مجاہد ختم نبوت آغا شورش کاشمیری کی ہنگامہ خیز تقاریر کا

پہلا مجموعہ

خطباتِ شورش

www.KitaboSunnat.com

مدوّن:

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

احرار فاؤنڈیشن پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

قبر سا واعظ، تنہائی سا بے ضرر ساتھی

اور

کتاب سا مخلص دوست کوئی نہیں

جملہ حقوق محفوظ

کتاب	:	خطباتِ شورش
مدوّن	:	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی
ناشر	:	احرار فاؤنڈیشن پاکستان
تعداد	:	1000
اشاعت	:	2003ء
قیمت	:	200روپے

www.KitaboSunnat.com

سٹاکسٹ

مکتبہ احرار 69/C حسین سٹریٹ، کرم آباد نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔

مکتبہ معاویہ جامع مسجد روڈ چیچہ وطنی، ضلع ساہیوال۔

بخاری اکیڈمی مہربان کالونی ملتان۔

راوی پبلشرز 16 سید الفضل مارکیٹ، 17 اُردو بازار، لاہور۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغا شورش کاشمیری جس پر وار کرتے ہیں

وہ پانی پہلے مانگتا ہے، داد بعد میں دیتا ہے

(پروفیسر مرزا محمد منور)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردِ درویش، ابنِ امیرِ شریعت

لے

سید عطاء المحسن بخاری علیہ الرحمۃ

کے نام

صدیوں کی سوچ تھی کہ وہ، قرنوں کا خواب تھا
اک شخص زندگی میں ملا، لاجواب تھا

پیدائش:

21۔جنوری 1938ء بروز جمعہ

وفات:

12۔نومبر 1999ء بروز جمعہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حسن ترتیب

شورش کاشمیری کی خطابت کی جھلکیاں 8

خطیب آتش نفس ..... ڈاکٹر شاہد کاشمیری 9

عندلیب خطابت ..... سید محمد کفیل بخاری 11

آغا عبدالکریم شورش ..... احسان دانش 12

حرفے چند ..... آغا مسعود شورش 13

نظم ..... شورش کاشمیری 14

دریچہ ..... شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی 15

تقریظ ..... پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی 18

قافلہ خطباء کا آخری شہسوار ..... پروفیسر مرزا محمد منور 27

شورش بطور خطیب ..... ابوسلمان شاہ جہانپوری 28

اخطب الخطباء ..... حافظ شفیق الرحمٰن 29

الفاظ کا جادوگر ..... انور عارف 32

خطابت ..... شورش کاشمیری 34

اسٹیج ..... شورش کاشمیری 36

میری پہلی تقریر ..... شورش کاشمیری 37

خطاب موچی دروازہ۔ لاہور 1963ء 41

خطاب کوٹ ادو 1970ء 77

خطاب مظفر گڑھ 1970ء 103

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب لائل پور (فیصل آباد) 1970ء 135

خطاب دیپال پور 1970ء 156

خطاب قلعہ کہنہ۔ ملتان 1970ء 181

خطاب راولپنڈی 1973ء 211

خطاب راولپنڈی 1974ء 236

خطاب دھوبی گھاٹ۔ فیصل آباد 1974ء 254

خطاب گوجرانوالہ 1974ء 272

خطاب چنیوٹ 1974ء 295

خطاب اچھرہ لاہور 1964ء 315

آغا شورش کاشمیریؒ کی خطابت علماء و زعماء کی نظر میں 332

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

22285

"خطابت' انبیاء کی میراث ہے۔ ہر نبی بنیادی طور پر خطیب ہی ہوتا ہے' مصنف نہیں۔ انبیاء کرام نے خطابت کے ذریعہ ہی سے اللہ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا ہے۔

خطابت اپنا کوئی موضوع نہیں رکھتی لیکن ہر موضوع کے ابلاغ کا نام ہے۔ خطیب وہی کامیاب ہوتا ہے جو عوام کو ان کی سطح سے اٹھا کر اپنی سطح پر لے آئے۔ خطابت فنون لطیفہ کی غیر مرئی آواز کے اجتماعی حسن کا نام ہے۔ چہروں کا حسن آنکھیں چنتی ہیں۔ آواز کا حسن کانوں سے چنا جاتا ہے"۔

خطیب الامت' امیر شریعت
سید عطاءاللہ شاہ بخاریؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شورش کاشمیری کی خطابت کی جھلکیاں

☆ حسن رانی میں ہو یا حکمرانی میں ہو۔ حسن حسن ہی ہوتا ہے۔

☆ مجھے 'نصر اللہ اور مودودی کو ماں بہن کی گالی دینے پر ان کی زبان اس طرح چلتی ہے جس طرح اس بازار میں نوابوں کے نوٹ چلتے ہیں۔

☆ جھریاں بھری ہوئی تھیں۔ دربار علی شاہ کے چہرے پر' میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ جھریاں نہیں ہیں ایسے لگتا تھا جیسے تاریخ طمانچے مار کر پاس سے گزر گئی ہے۔

☆ دن کو کابینہ کا اجلاس اٹینڈ کرتے' رات کو کسی ثمینہ کا گلاس اٹینڈ کرتے۔

☆ میاں صاحب! آپ کی سات نسلیں اور بھی پیدا ہو جائیں مگر محمد عربیؐ کے ملک میں محمد کی میم چلے گی۔ ماؤ کی میم نہیں چلے گی۔ مدینے کی میم چلے گی' ماسکو کی میم نہیں چلے گی۔

☆ سرمایہ داری رزق چھینتی ہے اور سوشلزم رازق چھینتا ہے۔

☆ قومیں جسمانی موت سے نہیں مراکرتیں ذھنی موت سے مراکرتی ہیں۔

☆ اخلاق جتنا پست ہوتا چلا جاتا ہے۔ مہنگائی اتنی بلند ہوتی چلی جاتی ہے۔

☆ شاہ جی نے تیور بدلے' اپنی خم کھاتی ہوئی زلفوں کو بل دیا۔ اور جب ان کی زلفیں خم کھاتی تھیں۔ تو ان کی خطابت کا گلوب گھومتا تھا۔

☆ میرا خیال ہے مجھے ایک وقت میں مختلف موضوعات پر ایک ڈیڑھ لاکھ سے کیا کم شعر یاد ہوں گے۔

☆ لوگ یونیورسٹیوں میں پڑھتے اور پروان چڑھتے ہیں۔ میں جیل خانوں میں پڑھتا رہا اور پروان چڑھتا رہا۔

☆ میری عمر کے سات دنوں میں تین دن جیل میں گزرے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطیبِ آتش نفس

شکر ایزد میں تخمی احراری ہوں، قلمی نہیں۔ ماں باپ نے جس محبت، خلوص اور شفقت سے دینی تربیت کی، سیاست کی تیرہ شبی اور ہجومِ حوادث کے تند و تیز تھپیڑے دل و دماغ کو ایک لحظہ کے لیے بھی کسی دوسری طرف نہ لے جا سکے اور گمراہی قریب نہ پھٹک سکی۔ اکابرِ احرار سے محبت اصلاً ان کے مشن سے محبت ہے۔ اپنے اسلاف کی بے تکان جدوجہد، بہادری، جرأت، دلاوری اور عظمتِ کردار کی داستانیں سن پڑھ کر دل میں ایک حسرت بھری کسک تھی کہ انہیں دیکھ نہ سکا مگر آغا شورش کاشمیری مرحوم کو جی بھر کر دیکھا اور سنا۔ ان کی خطابت کی جولانی، زبان کی روانی اور لفظوں کی راجدھانی تھی، جو سنتا سر دھنتا اور دیوانہ وار جھوم جھوم اٹھتا۔ آغا جیؒ رسول آخریں ﷺ کے شیدائی، ان کے منصبِ ختم نبوت کے فدائی، اسلام کے جگر دار سپاہی، قلم قافلہ کے سپہ سالار، رعب و دبدبہ اور ملکوتی تمکنت میں یکتائے روزگار تھے۔ ایک بزرگ جواب اس دنیا میں نہیں رہے' کا رقعہ لے کر میں دفتر ''چٹان'' میں حاضر ہوا۔ آغا جیؒ بے تکلفی سے لب کشا ہوئے ''ہاں بھئی کیہ گل اے''؟ میں نے رقعہ آگے بڑھا دیا۔ انہوں نے رقعہ پڑھ کر قہقہہ لگایا ''اوئے ایہہ میرا یار اے پر..... کتاباں دا لخیا سو، اچھا بدھنوں آ کے لے جائیں''۔ میں چلا آیا۔ مقررہ دن دوبارہ گیا۔ آغا جیؒ منتظر تھے، دیکھتے ہی بولے ''اوہ! آ گیا ایں بڑا پابند ایں ٹائم دا، کتاباں بجیاں پیاں نیں''۔ پھر استفسار کیا:

آغا جیؒ: کیہ کرنا ایں؟

میں: پڑھنا واں

آغا جیؒ: کہدا پترا ایں؟

میں: شہزادہ محمد شفیع (سیالکوٹ) دا

آغا جی: اچھا، اچھا

میں نے بھی اس قدر بے تکلف کیفیات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک سوال داغ دیا:

سوال: آغا جی اب تو آپ احرار میں نہیں مگر آپ کے رشحاتِ قلم سے احرار اور اکابرِ احرار کی محبت چھلکتی ہے، ایسا کیوں ہے؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: ان بزرگوں سے مدت العمر کی رفاقت، ان کی شفقت اور ان کا عظیم مشن میرے رگ وپے میں سرایت کر چکا ہے۔ بقول سعدی شیرازی

جمال ہمنشیں درمن اثر کرد
وگرنہ من ہما خاکم کہ ہستم

انگریز گورا ہو یا کالا، کوئی یہودی ہو یا مرزائی ان سب کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر پہ رکھتا ہوں ۔میری ہڈی میں خوف نہیں، جب تک زندہ ہوں فرنگی کے پنجابی نبی مرزا قادیانی اور اس کی ذریت البغایا پر تھوکتا رہوں گا''۔

آغا شورشؒ کے ان باطل شکن الفاظ کی گونج میری سماعت نے آج تک بطور امانت سنبھال رکھی تھی کہ اچانک شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی کے مرتب کردہ ''خطبات شورش'' کی خبر بذریعہ محترم سید محمد کفیل بخاری ملی۔ اپنے خوبصورت خیال سے لوگوں کے دل ودماغ کو ولولۂ تازہ، اک گونہ جوش وخروش اور جذب وجنوں بخشنے والے آغا جیؒ کو ہم سے جدا ہوئے ۲۷ برس بیت گئے مگر ان کی طاغوت شکن تقریروں کی صدا ہائے رستا خیز آج بھی پوری قوت وتوانائی، زیبائی وخوش نمائی، گہرائی وگیرائی، بے پناہ رعنائی اور دلربائی کے ساتھ کانوں میں گونج رہی ہے۔

یہ شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی صاحب کی شورش کاشمیریؒ سے پرخلوص اور ارادتمندی ہی کا اعجاز ہے کہ انہوں نے لیل ونہار کی محنتِ شاقہ سے ایک کٹھن مرحلہ خوش اسلوبی سے طے کر لیا۔ یوں بھی عہد حاضر کی اشد ضرورت تھی کہ ایسی ہمہ جہت شخصیت کی زبان آوری کے شہ پارے منصۂ شہود پر آئیں جو ادیبِ شہیر بھی تھی اور خطیب آتش نفس بھی، جو بطلِ حریت بھی تھی اور فدا کارِ تاج وتختِ ختم نبوت بھی اور جس کے تمام معاصر اس کے ادب وخطابت کے ہمیشہ خوش چیں رہے۔ آغا جیؒ بجا طور پر فرمایا کرتے تھے۔

میں خطیب العصر ہوں شاہِ اممؐ کے فیض سے
ہر معاصر ہے مرے زورِ قلم کا خوشہ چیں

ڈاکٹر شاہد کاشمیری۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عندلیبِ خطابت

ہوش سنبھالا تو آغا شورش کاشمیری کے نام کی گونج اپنے گھر میں سنی۔ ان کا ہفت روزہ ''چٹان'' ہر ہفتے پڑھنے کو ملتا۔ شعر و ادب، تاریخ و سیاست، خطابت و صحافت، سوانح و سیرت، تجزیہ و تنقید، شخصی خاکے، کہانی و افسانہ، آپ بیتی، جگ بیتی، طنز و مزاح اور ہجو و مدح ایسے موضوعات پر ہنگامہ خیز اور طوفان انگیز تحریریں ''چٹان'' کی روح و جان ہوتیں۔ جنہیں پڑھ کر فکر و شعور کو جلا ملتی اور خواہشات و خیالات میں شورش بپا ہوتی۔ میں نے ان کی دو تقریریں سنیں اور دو ملاقاتوں کا شرف حاصل ہوا۔ وہ اسم با مسمّٰی یعنی شورش کامل تھے۔ انہوں نے کبھی غلامی قبول نہیں کی۔ وہ سراپا احرار اور پیکرِ جرأت و ایثار تھے۔ شورش ابوالکلام کے اسلوبِ نگارش کا خوشہ چین، سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی خطابت کا امین، اقبال کے تصورِ خودی کا مبنّاد، افکارِ افضل حق کا اسیر، ظفر علی خان کے قلم کا وارث، جرأتِ احرار کی للکار اور پکار تھے۔ وہ ہم میں موجود نہیں مگر اُن کی تحریروں اور تقریروں کی گھن گرج آج بھی باقی ہے۔ خود انہی کے بقول:

افق کی سرخ قبا سے سراغ ملتا ہے ہمارا خون ستاروں میں جگمگائے گا
ہمارے بعد کہاں یہ وفا کے ہنگامے کوئی کہاں سے ہمارا جواب لائے گا

میں نے طویل سفر کر کے پاکستان بھر سے شورش کے کیسٹس جمع کیے۔ یہ میری پچیس برس کی محنت اور کمائی ہے۔ اللہ جزائے خیر دے محترم بھائی حبیب الرحمٰن بٹالوی صاحب کو، جنہوں نے میری فرمائش پر ان خطبات کو کاغذ پر منتقل کیا اور ترتیب و تہذیب کے بعد کتابی شکل دے دی۔ محترم ڈاکٹر شاہد کاشمیری اور شورش کے شاگردِ رشید محترم سید یونس الحسنی کی نظرِ ثانی اور مفید مشوروں سے کتاب کے حسن میں اضافہ ہوا۔ محترم میاں محمد اویس نے بارِ طباعت و اشاعت اٹھایا۔

''خطباتِ شورش'' کی اشاعت میرے انہی رفقاءِ فکر کے خلوص و محبت کا نتیجہ ہے۔

سید محمد کفیل بخاری
(ڈپٹی سیکرٹری جنرل، مجلس احرار اسلام پاکستان)
دار بنی ہاشم، ملتان (یکم جنوری ۲۰۰۳ء)

22285

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی جماعت میں کامیابی کے بعد بھی عبدالکریم مجھ سے ملتا رہا..... مدت کے بعد مجھے معلوم ہوا کہ وہ ظالم تو شعر کہنے لگا اور ''الفت'' تخلص کرتا ہے۔ مجھے وہ تخلص پسند نہ آیا اور میں نے اسے ''اُلفت'' سے ''شورش'' کر دیا۔ وقت گزرتا گیا۔ اس کے بعد وہ کچھ دنوں مولانا ظفر علی خان مدیر روزنامہ ''زمیندار'' اور پھر مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی خدمت میں تربیت پاتا رہا۔ جس سے اسے اسلامی تاریخ کے اہم اہم پہلوؤں اور سیاست کے پیچ وخم پر عبور ہو گیا اور اس نے تقاریر شروع کر دیں۔ ہوتے ہوتے وہ ایک شعلہ نوا مقرر ہو گیا اور بڑے بڑے جلسوں میں لوگ اس کی تقریریں پسند کرنے لگے۔ اسی سیاسی جنون میں ملک کی فلاح و بہبود کے تصور سے اس نے ایک طویل عرصہ جیل میں گزارا اور بڑی بڑی سختیاں برداشت کیں۔ مگر مذہب اور سیاست نے اس کے سینے میں اپنی جڑیں پھیلا دی تھیں..... آج وہی شورش ہفتہ وار اخبار ''چٹان'' کا مالک و مدیر ہے اور زبان و قلم کا ایسا مجاہد کہ ملک کا بچہ بچہ اس کی تقریر و تحریر کے افسوں کا والہ و شیدا ہے۔ اب وہ پاکستان کا نام ور صحافی بھی ہے اور سیف زبان مقرر بھی۔ اپنے علمی اور ادبی سفر میں وہ کہیں کا کہیں پہنچ چکا لیکن شاعری کے معاملے میں وہ اب تک مجھ سے مشورہ کرتا ہے۔ شروع سے اب تک جو اس کی نظر میں احترام ہے وہ اس دور میں مشکل ہی سے کسی اصیل شاگرد میں ملے گا..... اس میں ایک مردانہ پندار ہے جس میں وہ ہوش سے بیگانہ نہیں ہوتا..... تاریخ اسلام پر اس کی گہری نظر ہے اور غاصبوں کے پسینے کی بو کو پہچانتا ہے..... وہ تھان کا ٹرا اور زبان کا کڑوا ضرور ہے لیکن اس ناہمواری اور کھردرے پن کے جنگلوں سے اخلاقی پگڈنڈیاں بھی نکلتی ہیں۔

احسان دانش

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرفے چند

آغا مسعود شورش

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی نے آغا شورش کاشمیریؒ کی بارہ تقاریر پر مشتمل یہ کتاب ترتیب دی ہے۔اوران کا کہنا ہے کہ میں اس پر کچھ تحریر کروں۔

''میں کیا اور میری بساط کیا''

کہ ایک کندۂ ناتراش، لولوئے لالہ پر حرف زنی کر سکے۔ایک ایسا عبقری دماغ کہ ادب و شعر جس کے ہاتھ کی چھڑی اور صحافت و خطابت جس کی جیب کی گھڑی تھے.....ایک عہد آفریں شخصیت کہ وقت کے قدر آور خطباء نے جس کی خطابت کو سراہا۔میں اس قابل کہاں! کہ اس کے محاسنِ طلاقت کو کسی پیمانے کی حد میں لاسکوں۔

بہر کیف! میں نے اس کتاب کا جستہ جستہ مطالعہ کیا ہے،اس میں آغا صاحب کی تقاریر کے مختلف النوع خیالات، تراکیب و اشعار، مترادفات و تشبیہات کو بڑی محنت سے قلم بند کیا گیا ہے۔ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے ایک ایک جملے کو سننا.....ریکارڈر بند کر کے، اُسے لفظ بلفظ حیطۂ تحریر میں لانا.....پھر ٹیپ سننا.....پھر جملے کی تحریر.....گویا ایک ایک قطرہ جمع کر کے ایک سمندر تشکیل دیا گیا ہے ،جس میں سیاست کا جوار بھاٹا، عزیمت کی اٹھتی ہوئی لہریں، دین و دانش کے خوبصورت مونگے اور سیپیاں اور ادب و شعر کے دلکش موتی، جابجا تیرتے ہوئے، قاری کو نظر آئیں گے.....اس کتاب میں ،بلاشبہ، ایک عہد کی تاریخ، سلسۂ دار و رسن کی داستان، یارانِ سرپل کی کہانی، پیرانِ تسمہ پا کی دسیسہ کاریاں، موجودہ دور کی ''ضراری مسجدوں'' کے متولیوں کا انجام، غیروں کی ہرزہ سرائی کے قصے، اپنوں کی سنگ زنی کے تذکرے محفوظ کر دیئے گئے ہیں۔کہا جا سکتا ہے کہ مؤلف اگر یہ کام نہ کرتا تو آنے والا مؤرخ، ماضی کے اس تابناک باب کی بابت، اندھیرے میں رہتا.....آنے والی نسل کے لیے جو ماضی سے نا آشنا ہے، بلاشبہ یہ کتاب ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے.....جس عرق ریزی سے یہ کام انجام دیا گیا ہے، واقعی قابل داد ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شورش کاشمیریؒ

کوتاہ قامت

دماغ اِن کے چھوٹے، عمامے بڑے ہیں
فقیہانِ محراب و منبر کڑے ہیں

خطابت کے باورچی خانہ کا ایندھن
سیاست کی مٹی کے چکنے گھڑے ہیں

زبان و بیاں سے تہی دست واعظ
جہاں روزِ اوّل کھڑے تھے کھڑے ہیں

کئی باؤلوں کو لہو لگ گیا ہے
کئی اژدہا دوستوں کو لڑے ہیں

بڑے ٹھاٹھ سے روٹیاں توڑتے ہیں
جوانانِ ملّت کے پیچھے پڑے ہیں

مرے شہر کے مغبچو! ان سے بچنا
بہ قولِ ابوذر بخاری چھڑے ہیں

خطابت کے اُپلے، سیاست کے روڑے
ابھی تک پرانی روش پر اَڑے ہیں

سوا ہوگئی پھاوڑوں کی ضرورت
پیپیوں کے دفتر میں مُردنے گڑنے ہیں

زبانِ قلم سے بیانِ سخن میں
جواں فکر شورش نے موتی جڑے ہیں

(ہفت روزہ ''چٹان'' لاہور، ۲۹ر جون ۱۹۷۰ء)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریچہ

شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی

میرے ذہن میں بھی نہیں تھا کہ میں آغا شورش کاشمیری کی تقاریر کا کوئی مجموعہ مرتب کر سکوں گا۔ 1999ء میں ماہنامہ "نقیب ختم نبوت" کے ایڈیٹر سید کفیل بخاری نے، شورش کی برسی پر، کچھ تحریر کرنے کو کہا۔ میں ان دنوں شورش کی ایک تقریر کو تحریر کی شکل دے رہا تھا۔ وہی مکمل کر کے انہیں دے دی۔ شاہ جی نے پڑھنے کے بعد کہا کہ اگر آپ شورش کی تقاریر ضبط تحریر میں لے آئیں تو ایک خزینہ علم و حکمت محفوظ ہو سکتا ہے۔ میں نے اللہ کا نام لے کر کام شروع کر دیا۔ اور یہ محض اس کی کرم فرمائی ہے کہ آغا شورش کاشمیری کی جتنی آڈیو کیسٹیں دستیاب تھیں، میں نے ایک سال میں قلم بند کر لیں۔

اس کتاب میں آغا صاحب کی بارہ تقاریر شامل ہیں۔ ٹیپ ریکارڈر کی مدد سے، آغا صاحب کی زبانی جو کچھ میں نے سنا، سپرد قلم کر دیا۔ گو آغا صاحب کی اس بات سے انکار ممکن نہیں کہ "خطابت" اپنے تمام خصائص کے ساتھ "قلم بند" نہیں ہو سکتی۔ تحریر میں نہ زبان و لہجہ کا اتار چڑھاؤ آسکتا ہے، نہ تاثر و تاثیر کی خصوصیتیں حوالہ قلم ہو سکتی ہیں اور نہ مطبوعہ تقاریر سے کسی مقرر کے خطیبانہ اوصاف کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ تاہم یہ کہا جا سکتا ہے کہ آغا صاحب کی ان تقاریر میں برِ صغیر کی تاریخ بھی ہے اور ادب و انشاء کا بانکپن بھی۔ پر شکوہ الفاظ کا ذخیرہ بھی ہے اور مترادفات کے مسلسل استعمال کا لطف بھی۔ آغا صاحب کی اپنی سرگذشت بھی ہے اور دنیا جہان کی معلومات بھی۔ قاری خود محسوس کرے گا کہ یہ کتاب مرصع الفاظ میں گندھے ہوئے ادبی و

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی افکار، صحافتی و مذہبی تذکار اور برصغیر کی عمرانیات پر مبنی حالات و واقعات کا ایک ایسا مرقع ہے جس میں دینی اور ملی غیرت کا بے پناہ اظہار پایا جاتا ہے۔ میں نے جب سے ہوش سنبھالا آغا صاحب کو پڑھا اور سنا۔ میری غربت کا دور بھی مجھے ہفت روزہ "چٹان" کی خرید اور مطالعے کی چیٹک سے الگ نہ کر سکا۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ سلاست و بلاغت، برجستہ گوئی، حاضر دماغی اور خیالات کی رفعت پرواز کا جو جوہر آغا صاحب کی تقاریر میں مضمر ہے ان کے معاصرین میں کہیں نظر نہیں آتا۔ خوبصورت تشبیہات و استعارات، تمثیلات و لطائف، اشعار کا بر محل استعمال، طنز و لطافت، الفاظ و تراکیب کا تسلسل گویا اہل نظر کے لئے وہی سامان حظ، آغا صاحب کی تقریر میں پایا جاتا ہے جو ان کی تحریر میں ہے۔ آغا صاحب کی منفرد شعلہ نوائی، لہجے کا زیر و بم اور گفتنی و ناگفتنی احوال کے مطابق ان کی برق پاشیاں اس پر مستزاد ہیں۔ عوامی جلسوں میں آغا صاحب کی تقاریر کا سماں کچھ اور ہی ہوتا تھا۔ مجمع سنتا اور سر دھنتا۔ آڈیو کیسٹ پر آغا صاحب کی آواز سنئے تو جی چاہتا ہے کہ آدمی سنتا ہی چلا جائے۔

خم لگا دے مرے منہ سے ترے مے خانے کی خیر!
ایک دو جام سے ساقی مرا کیا ہوتا ہے

آغا شورش کاشمیری کی تقاریر کو ورطۂ تحریر میں لانے کا میرا مقصد کوئی سیاسی ہنگامہ آرائی نہیں اور نہ ہی جلب منفعت کا کوئی ذرہ بھر خیال میرے ذہن میں ہے۔ بطل حریت اور مرد آہن کی ان تقاریر کو جو مجھے کیسٹ کی شکل میں دستیاب ہوئیں اگر میں منظر عام پر نہ لاتا تو یہ بھی میری طبیعت پر ایک بوجھ تھا۔ میں نے اس میں اپنی طرف سے کسی پچی کاری، یا تحریف کا اہتمام نہیں کیا، میں نے صرف اور صرف، وہی کچھ اس کتاب میں نقل کیا جو آغا شورش کاشمیری اپنی زبان سے بیان کرتے ہیں۔ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تقریر پر سول اینڈ ملٹری گزٹ نے لکھا تھا۔ "مقرر نے لوگوں پر جادو کر دیا اور وہ مبہوت ہو گئے۔"

اپنے چہرے مہرے سے شروع میں مقرر معلوم نہیں ہوتے تھے۔ ان میں ایک اونچ کا لاابالی پن اور ایک شاعر کا تلون تھا۔ جب تک بولتے نہیں یا جہاں تہاں جاتے وہاں لوگ ان کی تقریر سے ناواقف ہوتے تو پہلی نگاہ میں جچتے نہیں لیکن جونہی تقریر شروع کرتے سامعین کو حیرت ہوتی پھر تعجب' وہ ششدر رہ جاتے' ایکا ایکی جھومتے اور سر دھنتے حتیٰ کہ واہ اور آہ کا سماں بندھ جاتا۔

یہ کوئی دس پندرہ منٹ کی بات نہیں' شورش نے گھنٹوں..... جی ہاں گھنٹوں یکساں لب و لہجہ اور یکساں لطافت و سلاست کے ساتھ تقریریں کی ہیں فقروں کی تراش خراش' جملوں کی ترکیب و تزئین' استعاروں کی بھرمار' تشبیہوں کی ندرت اور اشعار کا برجستہ استعمال جس فراوانی سے ان کے ہاں ہے کسی اور کے ہاں نہیں۔ ادب ان کی گھٹی میں پڑا ہوا ہے۔ آغاز سے اختتام تک وہ ایک سی رفتار کے ساتھ بولتے اور کاملاً اعتماد سے اپنی بات کہتے ہیں۔ جیسے جیسے ان کی تقریر بڑھتی اور معراج کو پہنچتی ہے۔ وہ ایک بندھی اور لپٹی ہوئی چیز کی طرح کھلتے اور بکھرتے چلے جاتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطابت

شورش کاشمیری

یہ کہنے میں مجھے عذر یا عیب محسوس نہیں ہوتا کہ میں نے خطابت کے میدان میں بڑے بڑے معرکے سر کئے ہیں۔ مولانا ظفر علی خاںؒ، سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا ابو الکلام آزادؒ کی خطیبانہ ناموری سے فکر و نظر کے اختلاف کو بھی اختلاف نہیں۔ میں نے ان کی صدارتوں میں عوام کو خطاب کیا اور دو دو گھنٹے بولتا رہا۔ انہوں نے جس خوشنودی کا اظہار کیا اور میرے بارے میں جو کلمات تحسین کہے میرا سرمایہ افتخار ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ خطابت کے معاملہ میں اللہ کی دین کا احسان مند ہوں۔ میں نے بڑے بڑے سرکش مجمعے توڑے ہیں۔ یہ ملکہ وہبی ہے اکتسابی نہیں۔ مطالعہ، مشاہدہ اور تجربہ خطابت کو واقعی پروان چڑھاتا ہے۔ خطابت کا جوہر قدرت کا عطیہ ہے۔ میں جب تک پڑھتا رہا۔ بلکہ پڑھائی کے بعد بھی میرے سان گمان میں نہ تھا کہ میں ایک مقرر ہو سکتا ہوں یا مجھ میں ایک خطیب کی صلاحیت موجود ہے۔ ایکا ایکی بند کھلا اور میں مقرر ہو گیا۔ پھر میرا مطالعہ خود بخود میرے کام آتا رہا۔ اس میدان میں بھی مولانا ابو الکلام آزاد کا اثر مجھ پر بہت زیادہ ہے۔ بلکہ الفاظ کے شکوہ اور ان کی طاقت کا اندازہ انہی کے خطبات سے ہوا ہے۔ مولانا ظفر علی خاں سے میں نے الفاظ کا استعمال سیکھا۔ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے خطابت کا طنطنہ اور لہجہ! دانشوروں کی محفلوں اور عوام کے مجمعوں کو میں نے یکساں اعتماد کے ساتھ خطاب کیا ہے۔ میرے نزدیک خطابت، الفاظ کی جادوگری اور مطالب کی ضیاکاری کا نام ہے۔ ایک خطیب تھوڑی سی بنیادی تیاری کے بعد مجمع پر قابو پا سکتا ہے۔ الفاظ کی طاقت بڑی طاقت ہے۔ خطابت کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منتہی یہی ہے کہ مجمع کو خیالات کی یو قلمونی کے باوجود اکائی میں بدل دو لوگوں کے دل و دماغ کو مٹھی میں لینے کا نام خطابت ہے۔ تقریر کئی اجزاء کا مرکب ہوتی ہے۔ زبان اور اس کی روانی' مطالب اور اس کی صراحت' موضوع سے وابستگی' مقصد سے عشق' اشارات و کنایات' مطائبات و طنزیات' حرکات و استدلال' مقرر کی ذاتی شخصیت اور سب سے بڑھ کر مقرر کا اپنی ذات پر اعتماد۔ وہ جو کچھ کہنا چاہتا ہے۔ اس پر یقین' ایک ایسا مقرر کبھی پسپا نہیں ہو سکتا۔ خیالات سے اتفاق یا اختلاف دوسری چیز ہے۔ لیکن جب مقرر میں یہ بانکپن ہوگا۔ اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوگا۔ میری اٹھائیس سالہ خطیبانہ عمر کے لیل و نہار کا یہی خلاصہ ہے۔

"نقوش" جلد دوم۔ آپ بیتی نمبر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیڈیج

آغا شورش کاشمیری

اسٹیج ہر مقرر کی ابتدائی آزمائش ہے۔ ہر بڑا مقرر اس آزمائش سے نکلا ہے۔ اس سے مفر ہی نہیں۔ گویا اسٹیج سب سے بڑی روک ہے۔ جو کسی مقرر کو شروع ہی میں پیش آتی ہے۔

ڈیما ستھنیز کے نزدیک سٹیج کا خوف حواس کی تپ ہے۔ سسرو کے نزدیک اعصاب کا رعشہ۔ چیتھم کے نزدیک سکون کی اترن۔ گلیڈسٹون کے نزدیک خطابت کی زچگی۔ ابتدائی طور پر مقرر ایک غیبی خوف سے گھبراتا ہے۔ اس کی دو صورتیں ہیں۔ ایک یہ کہ اپنی ذات پر اسے اعتماد نہیں۔ دوسرے یہ کے وہ عوام سے خوف زدہ ہے۔ لیکن یہ خوف دو تین صحبتوں میں ختم ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اسٹیج کا خوف کوئی خوف ہی نہیں۔ کچھ ہے تو حواس کی لغزیدہ پائی ہے۔ مقرر غیر شعوری طور پر اس کا شکار ہوتا ہے کہ اس کے سامنے جو لوگ بیٹھے ہیں وہ شاید نقاد یا محتسب ہیں۔ ان کی نگاہیں اس کے تعاقب میں ہیں۔ اس ڈر سے کبھی اس کی آواز کانپتی، کبھی دانت بجتے، کبھی لہجہ پھسل جاتا ہے۔ حتیٰ کہ الفاظ گلے کی پھانس ہو جاتے اور خیالات چکنا چور ہونے لگتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری پہلی تقریر

آغا شورس کاشمیری

میں اپنی تعلیمی عمر میں ایک شرمیلا نوجوان تھا۔ مجھے مخاطب سے گفتگو کرتے ہوئے حجاب آتا۔ سکول میں بزم ادب کا سیکرٹری رہا۔ لیکن اپنی تحریر کی ہوئی کارروائی پڑھتے ہوئے جھجکتا تھا۔ کبھی حوصلہ کیا چند سطریں پڑھوں تو اعصاب پر رعشہ طاری ہو گیا۔ یہ تصور ہی نہ کر سکتا تھا کہ میں بھی خطیب یا مقرر ہو سکتا ہوں۔

شہید گنج تحریک میں بہرہ کھلا۔ مولانا ظفر علی خاں وغیرہ گرفتار ہو گئے تو شاہی مسجد میں ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ وہاں ایک نوجوان حافظ معراج دین نے ترغیب دے کر مجھے جلسہ کا صدر بنا دیا اور میں صدارت کی کرسی پر بیٹھ گیا۔ سترہ سال سے کم عمر کا لڑکا لوگوں کی نگاہ میں کیونکر جچتا۔ منبر کا احترام تھا یا دلوں کا ولولہ۔ تقریر کے لئے کھڑا ہوا تو مطلق احساس نہ رہا کہ پہلی دفعہ بول رہا ہوں۔ میں جو سکول کی بزم ادب میں دو لفظ کہتے ہوئے کانپتا تھا' یہاں بے روک ہو کر بول رہا تھا۔ جس طرح ایک چھوٹا بچہ اچانک رینگنے لگتا ہے اور پھر رینگتے رینگتے ایک دن اچانک چلنے لگتا ہے۔ اس طرح میں بولنے لگا۔ اچانک بہرہ کھل گیا۔ کچھ معلوم نہ تھا کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ لیکن جو کچھ بھی کہہ رہا تھا اس میں میرا جوش اور میرا جذبہ شامل تھا۔ میں نے جذباتی فضا پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"گوری چمڑی والے گورنر کو راستے سے ہٹ جانا چاہئے۔ وہ ایک گندا ناٹک کھیل رہا ہے۔ جو کچھ بھی وہ کر رہا ہے ہم اس سے باخبر ہیں۔ وہ ہمارے صوبہ میں خون خرابہ کرانا چاہتا ہے۔ شہید گنج سکھوں نے نہیں گرائی' گورنر نے گرائی ہے۔ مسجد تو ہم لے کر ہی رہیں گے۔ آج نہیں تو کل' لیکن ہم دلی کے لال قلعہ پر بھی پرچم اسلام

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہرانے کا تہیہ کر چکے ہیں۔"

نعرہ تکبیر سے فضا معمور ہو گئی۔ دیر تک نعرے گونجتے رہے۔ عمر اور خطابت میں بہت دور کا فاصلہ تھا مگر لوگوں کے نعرہ ہائے تحسین نے میرے اردگرد ہالہ بنالیا۔ جس سے میرا حوصلہ اور بھی جوان ہو گیا۔ یہ میری پہلی تقریر تھی۔ لوگوں کی واہ واہ نے میرے اندر اعتماد پیدا کر دیا۔ اور اس پہلی تقریر کی بدولت قید ہو گیا۔ رہا ہو کر دوبارہ تقریر کی۔ اس طرح دنوں ہی میں مہینوں کی مشق ہو گئی۔ آخر ایک دو برس میں وہ تمام لوازم میری تقریر میں جمع ہو گئے جو ایک خطیب کے لئے ضروری ہیں۔ یہ تھا میرا تقریر کا آغاز جس نے مجھے یہاں تک پہنچایا۔ ایک زمانہ میں کہ ابھی ملک آزاد نہیں ہوا تھا، میں تقریباً چار گھنٹہ مسلسل اور مربوط لب و لہجہ کے ساتھ بول سکتا تھا۔ میں نے بے شمار تقریریں چار چار گھنٹے تک کی ہیں۔ روانی کا یہ حال تھا جیسے الفاظ میں سیلاب آگیا ہو۔ اور یوں معلوم ہوتا جیسے گلے کی گراریاں کھل گئی ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لادین خلیفوں کی معیت سے حذر کر
پر پیچ عباؤں کی امامت سے گزر جا
مومن ہے تو دامان محمدؐ میں چلا آ
پیران صنم خو کی اطاعت سے گزر جا

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب موچی دروازہ۔ لاہور

بموقع اہل حدیث کانفرنس۔1963ء

صدر گرامی قدر۔ حضرات علمائے کرام۔ بزرگان ملت۔ عزیزان گرامی۔ میری بھنو اور میرے بھائیو!

میرے لئے آج کا دن بڑی خوشی کا دن ہے' بڑے افتخار کا دن ہے اور بڑے عجز کا دن ہے۔ یہ عظیم الشان کانفرنس جو تین دن تک آپ لوگوں کے دل و دماغ کے دامن میں انوار قرآن و حدیث جمع کرتی رہی۔ (آپ خدا کے لئے بیٹھ جایئے ورنہ میرے خیالات' جو میں باندھنے کی کوشش کر رہا ہوں' ٹوٹ جائیں گے۔ مجھے آج کچھ اپنے دل کی باتیں کہنی ہیں اور کچھ اپنے بزرگ یعنی مولانا داؤد غزنوی کے حکم کی تعمیل کرنا ہے۔ میں ان کے حکم کے پس منظر کو سمجھتا ہوں' پیش منظر کو بھی سمجھتا ہوں اور تہ منظر کو بھی سمجھتا ہوں)۔ تو تین دن تک جو یہاں جو کچھ ہوتا رہا' جیسے دین کا تذکرہ رہا' جس طرح اسلام کا ذکر ہوا' جس طرح قرآن پاک کا ذکر ہوا' جس طرح سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں عقیدت کے پھول پیش کئے گئے' وہ سب آپ کے سامنے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ تھوڑی سی بات ذرا ادبی انداز میں ابو بکر صاحب (غزنوی) کی اجازت سے کہنی چاہیے کہ مولانا نے مجھے اس سارے مطلع کے بعد مقطع کے طور پر استعمال کیا ہے۔ میرا موضوع یہ ہے کہ دور حاضر میں علمائے اسلام کی ذمہ داریاں کیا ہیں؟ یا کیا ہونی چاہئیں؟ اور میں کوشش کروں گا کہ اپنی تقریر کا ایک ایک حرف' ایک ایک لفظ بلکہ ایک ایک شوشہ اس کے گرد گھومتا رہے اور اس کا پابند رہے۔ لیکن جیسا کہ میں نے یہ کہا کہ مجھے خوشی بھی ہے' مجھے افتخار بھی ہے اور مجھے اس بات کا عجز بھی ہے۔ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ میرے لئے یہی موضوع بہتر تھا بلکہ موزوں تھا۔ اور مجھے اس کانفرنس میں جہاں دین کے پیکر بیٹھے ہوں' جہاں علم کے مجسمے بیٹھے ہوں' جہاں حدیث پڑھانے اور پڑھنے والے بیٹھے ہوں' جہاں قرآن سننے اور سنانے والے بیٹھے ہوں' جہاں تفسیر میں ڈوبے ہوئے لوگ بیٹھے ہوں' اور جن کے ہاتھوں میں ہم نے ہاتھ شفاعت کے لئے دے دئے ہوں' ان کے سامنے مجھ جیسے شخص کو یہی بیان کرنا چاہیے کہ دور حاضرہ میں علمائے اسلام کی ذمہ داریاں کیا ہیں۔

دوستو! مجھے افسوس ہے ایک بات کا کہ بعض لوگوں نے میرے بارے میں یہ غلط تصور قائم کیا ہے کہ میں اس قسم کی باتیں کرتا ہوں جس سے کسی کی طبیعت میں پرخاش پیدا ہوتی ہے' جس سے کسی کے ذہن میں جاکر کانٹا چبھتا ہے' جس سے کسی کے دماغ میں جاکر لرزش پیدا ہوتی ہے' جس سے کسی کی طبیعت جھنجھلاتی ہے' جس سے کسی کے خیالات میں جاکر کنکر پڑتے ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں اور میں جانتا ہوں کہ آج جو کچھ چلتا رہا ہے' اس کے پیش نظر مجھے یہی کہنا چاہیے۔ اور آپ بھی میری تقریر کو غور سے سنیں' میرے خیالات کو غور سے سنیں' جو کچھ آج آپ کے سامنے کہوں گا بلکہ آپ سے زیادہ علمائے کرام سے کہوں گا۔ میں کل بھی علمائے کرام کے خیالات سننے کے لئے آیا تھا اور آج بھی علمائے کرام کے خیالات میں نے سنے ہیں اور میں ان کے خیالات سے بڑی حد تک واقف ہوں۔ لیکن جب میں اس موضوع کو لے کر ان کے سامنے آیا ہوں اور کہتا ہوں کہ میں اپنے دل و دماغ کی سرگزشت ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں تو میں انہیں یہ کہتا ہوں کہ میں اپنے ہم عمر نوجوانوں کے دل و دماغ کی سرگزشت ان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم لوگ اس بات کا دعوی کرتے ہیں کہ کلام اللہ جو ہے وہ کامل کتاب ہے اور اس میں یہ خوبی ہے کہ اس میں تمام دنیا کے لئے رہنمائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے۔ اس وقت جتنے مسلمان یہاں بیٹھے ہیں ان میں سے ایک مسلمان بھی اس بات سے انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ کوئی شخص اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک وہ قرآن پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ توحید پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ رسالت پر ایمان نہ رکھتا ہو۔ اس بات کی شہادت نہ دیتا ہو کہ اللہ ایک ہے وہی ہمارا معبود ہے۔ اسی کے آستانے کے لئے ہماری جبیں ہے اور محمد ﷺ ہمارے رسول ہیں۔ وہ ہمارے پاس اللہ کا پیغام لائے ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہو سکتا ہے اور جو ان کے بعد نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ کرہ ارضی پر سب سے بڑا جھوٹا ہے۔ جیسا کہ مجھ سے پہلے مولانا محمد اسحاق نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا اور بڑی خوبی کی انہوں نے بات کہی کہ ہم ہر اس شخص کو اہل حدیث مانتے ہیں جو اللہ کی توحید کا قائل ہو اور محمد عربی ﷺ کی حدیث کا قائل ہو' اور اس کے بعد ان تمام صحابہ کو' بڑے بڑے اکابر کو..... جو انہوں نے ہمارے سامنے دین کے معاملے میں ہدایت و راہنمائی کے ضابطے پیش کئے ہیں' جو تحریریں پیش کیں' ان کی تحریروں کو بشرطیکہ وہ قرآن و حدیث کی ترازو میں ٹھیک تلتی ہوں اور ان کے وزن میں کوئی فرق نہ ہو'۔ اس کو مانتا ہو..... ہمارے نزدیک وہ مسلمان ہے' وہ اہل حدیث ہے اور ہم کسی مسلمان کی تکفیر کرنے کے عادی نہیں ہیں' اور نہ کسی مسلمان کی تکفیر کرتے ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے آج جو بات آپ سے کہنا ہے' وہ یہ کہنا ہے کہ قرآن بھی ٹھیک ہے اور قرآن ایک کامل کتاب ہے اور اس کے کامل ہونے میں کوئی شبہ نہیں' لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس کے کامل ہونے کے بعد آیا ہم نے اس دنیا میں علم و نظر کی کوئی ایسی وادیاں فتح کی ہیں جن سے ہم دنیا کے سامنے قرآن کو ایک علمی ضابطے کے طور پر پیش کر سکیں اور دنیا کو یہ بتا سکیں کہ صاحب.....!

(جلسہ میں کچھ بد نظمی اور شرارت کے آثار ظاہر ہونے پر)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بات نہیں، آپ بیٹھے رہیں، بیٹھ جائیں۔ پولیس کو آواز دینے کی کیا ضرورت ہے۔ بالکل خاموش رہیں۔ انہوں نے سارا دن آج ان اینٹوں کا انتظام کیا ہے۔ ہمارے پاس اس بات کی اطلاع تھی اور میں تو مولانا کے ارشاد کا پابند ہوں اور اس کی تعمیل کروں گا۔ یہ بات بھی غلط ہے کہ کسی نے کہا پولیس کو بلاؤ۔ پولیس ان کا انتظام کرے کہ یہ اینٹیں نہ ماریں۔ کوئی پولیس کو بلانے کی ضرورت نہیں۔ جو اللہ کا نام لیا کرتے ہیں انہیں اینٹیں پڑا کرتی ہیں۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ پولیس کے ان جاسوسوں نے آج پولیس کے ساتھ مل کر افسران بالا کو اس قسم کی رپورٹیں بھیجیں کہ اگر شورش کی تقریر ہو گی تو وہاں پر فساد ہو جائے گا۔ ہنگامہ ہو جائے گا، قتل ہو جائے گا میں ان سے کہتا ہوں:

میں شیر ہوں جو گونج رہا ہوں کچھار میں
بلی نہیں جو گھر میں ہی کرتی رہے میاؤں

یہ اگر مجھ کو چھیڑیں گے تو میں ان کو ننگا کروں گا اور اگر مجھے نہیں چھیڑیں گے تو میں اپنے موضوع کی بات کروں گا۔ اس سے ادھر ادھر نہیں ہوں گا۔ کوئی پولیس سے کہنے کی ضرورت نہیں۔ اس علاقے کی پولیس کی مرضی ہے کام کرے، مرضی ہے کام نہ کرے۔ کوئی مائی کا لال پیدا نہیں ہوا جو شورش کاشمیری کے جلسے کو درہم برہم کر سکے۔ میں اپنا انتظام گھر سے خود کر کے آیا ہوں۔ سیدھی سادی بات ہے۔ جو تم کام کرتے ہو، سٹی کوتوالی میں جا کر مخبری، تم کیا کرو اور اس کے بعد نمازیں پڑھایا کرو۔ تمہارا یہی کام ہے۔ تم نے شاہ اسماعیل کی مخبری کی۔ تم نے سید احمد کی مخبری کی۔ تم نے قاسم نانوتوی کی مخبری کی، تم نے رشید احمد گنگوہی کی مخبری کی، تم نے محمود الحسن کی مخبری کی، تم نے عبداللہ غزنوی کی مخبری کی، تم نے داؤد غزنوی کی مخبری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی، تم نے عطاء اللہ شاہ کی مخبری کی۔ تم سے بدتر مخلوق نہ دنیا میں پیدا ہوئی ہے اور نہ آئندہ پیدا ہو گی۔ بس کوئی پروا نہیں، تم اینٹیں برساتے ہو؟ یہ پولیس کے علم میں ہے کہ کس نے اینٹیں برسائی ہیں، اسے آج اندر کرنا چاہیے۔ ورنہ لاہور کی فضا کو مکدر کر کے اس قسم کی باتیں یہاں پر نہیں چل سکتیں۔ ہم تو سیدھی سادی بات کرنے کے لئے یہاں پر آئے ہیں۔ کہ علمائے کرام کا کیا فرض ہے، علمائے کرام کو کیا کرنا چاہیے اور یہی میرا موضوع ہے۔ اسی پر میں بات کرنا چاہتا ہوں۔ اور یہی میری آج کی بات کا عنوان ہے اور یہی رہے گا۔ میں کہتا ہوں آیئے اس گفتگو کو اسی پر لے آتے ہیں۔

دین اسلام تین چیزوں سے عبارت ہے۔ اعتقادات، عبادات اور معاملات سے۔ اور میں کہتا ہوں کہ اسلام کی بدنصیبی کا سب سے پہلے آغاز اس دن ہوا جب نیک روحوں نے تھک ہار کر عبادات، اعتقادات کو الگ کر لیا۔ اور معاملات کو الگ کر لیا۔ جس شخص نے اسلام میں سب سے پہلے دین اور ریاضت کی تفریق کی..... دین اور سیاست کی تفریق کی اس نے بقول اقبال:

جدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اس نے چنگیزیت کی بنیاد رکھی۔ اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمان دو حصوں میں بٹ گئے۔ ایک وہ جن لوگوں نے جہاد کیا۔ جن لوگوں نے کلمہ حق بلند کیا اور یہ قرون اولیٰ کی باتیں ہیں۔ لیکن جب دیکھا کہ عبداللہ ابن زبیر جیسے کو بھی صلیب پر لٹکنا پڑتا ہے اور جب دیکھا کہ علی بن زید کو بھی کہنا پڑتا ہے، حجاج بن یوسف کو مخاطب ہو کر، کہ "تم اسی طرح ہم پر مظالم کرتے چلے جاؤ، لیکن تم یاد رکھو کہ ہماری مصیبت کے دن بھی تمہاری طاقت کے دنوں کی طرح جلد جلد گزرتے چلے جائیں گے"۔ چنانچہ اس کا لازمی اور بدیہی نتیجہ یہ نکلا کہ جن لوگوں نے صحابہ کی آنکھیں دیکھی تھیں، تابعین کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنکھیں دیکھی تھیں، تبع تابعین کی آنکھیں دیکھی تھیں اور جن لوگوں نے جہاد کیا تھا اور جو لوگ اللہ کا نام لے کر میدان میں آئے تھے جب انہوں نے دیکھا کہ ہمارے حکمرانوں نے خود ہی قیصر و کسریٰ کا دین اختیار کر لیا ہے تو اس کے بعد انہوں نے اعتقادات اور عبادات کا معاملہ الگ الگ کر لیا اور پھر اس سے تصوف کی بنیاد پڑی اور لوگوں نے یہ سمجھا کہ سلطنتیں، سلطنتوں کے گرگوں کے حوالے کر دو اور تصوف جو عرب کے مزاج کے منافی تھا لیکن عجم کی پیداوار تھا اس تصوف کی پیداوار نے ہماری ملت میں ایک بیمار خنہ پیدا کر دیا اور وہ رخنہ یہاں تک پہنچ چکا ہے کہ ہمارے اعتقادات کی دنیا بھی فراموش ہو چکی ہے اور عبادات کی دنیا بھی فراموش ہو چکی ہے۔ چنانچہ یہ چیز پھیلتی چلی گئی۔ لیکن یہ نہیں' حق والے ہر دور میں پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ حق جوان ہوتا رہتا ہے' حق دودھ پی کر پلتا رہتا ہے اور حق دودھ بھی کس کا پیتا ہے؟ مشیت الٰہی کا دودھ پیتا ہے۔ حق چلتا رہا۔ چنانچہ آپ دیکھیں اگر قرون اولیٰ میں ابو ذر غفاریؓ جیسی راست باز زبانیں اور ابو ہریرہؓ جیسی راست باز زبانیں ہمیں ملتی ہیں تو اس کے بعد امویہ کے زمانے میں بھی ہم کو سچی زبانیں ملتی ہیں اور ان سچی زبانوں ہی کا نتیجہ تھا کہ عمر بن عبدالعزیزؒ ہمارے سامنے آتے ہیں۔ جس کے بارے میں اقبال کہتا ہے:

ہوئی نہ عام جہاں میں کبھی حکومت عشق
سبب یہ ہے کہ محبت زمانہ ساز نہیں

چنانچہ یہ دور بھی ہمارے سامنے آیا۔ لیکن اس زمانے میں بھی آپ دیکھئے جیسا کہ یہاں پر رات کہا جا رہا تھا کہ یہ جو ہمارے سامنے فقہ آئی۔ چار بڑے بڑے امام آئے۔ امام ابو حنیفہؒ آئے' امام مالکؒ آئے' امام شافعیؒ آئے اور امام احمد بن حنبلؒ آئے۔ آپ دیکھئے کہ آج بھی اگر دین میں نام لیا جاتا ہے تو ان چار کا نام لیا جاتا ہے۔ اور ان چاروں کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماننے والے دنیا میں موجود ہیں لیکن دیکھنے کی بات یہ ہے کہ انہوں نے حق کو زندگی میں کس طرح قائم رکھا۔ ابو حنیفہؒ کو یاد کیجئے جب ابو حنیفہؒ سے جعفر بن منصور نے کہا کہ تم آؤ اور آکر عہدۂ قضا قبول کرو۔ یہی علماء کا منصب تھا اور یہی علماء کو آج سوچنا چاہیے کہ وہ اس منصب پر پورے اترتے ہیں کہ نہیں اترتے ہیں۔ کیا وجہ ہے کہ آج اسلام کی نمائندگی کی کونسلیں بنتی ہیں اور ان میں حق گو علماء کو نہیں لیا جاتا۔ جو ہر بات کرنے کو شاید تیار ہو جائیں، لیکن دین میں مداخلت، دین میں مفاہمت اور دین میں پیوند لگانے کے لئے تیار نہ ہوں۔ ان کی جگہ ایسے علماء کو لیا جاتا ہے بلکہ ان کے لئے لفظ علماء کا استعمال بھی علماء کی توہین ہے، ایسے لوگوں کو لیا جاتا ہے جو دین کی بات کہنے کی بجائے یہ بات زیادہ بہتر طور پر کر سکتے ہیں کہ گورنر کے پاس جائیں اور جا کر کہیں کہ شورش کاشمیری آج حق کہتا ہے اس کو جیل میں ڈال دو۔ چنانچہ یہ چیزیں ہمارے سامنے آئیں۔

امام ابو حنیفہؒ کو جب یہ کہا گیا کہ ہم تم کو عہدہ قضا پیش کرتے ہیں، چیف جسٹس کا عہدہ پیش کرتے ہیں، تم اسے قبول کر لو۔ تو میں کہتا ہوں وہ کس پائے کے لوگ تھے، کس مرتبے کے لوگ تھے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں یہ عہدہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے کہ میں اس کا اہل نہیں ہوں۔ اور جب اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ نہیں تم جھوٹ بولتے ہو تو انہوں نے کہا میرا فیصلہ تم نے خود کر دیا ہے۔ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو میں عہدہ قضا سنبھالنے کے قابل ہی نہیں ہوں۔ مسلمانوں کا قاضی وہ نہیں ہو سکتا جو جھوٹ بولتا ہو۔ اس کے بعد انہیں سو کوڑے لگتے ہیں اور وہ چار برس جیل میں رہتے ہیں۔ اور جب جیل سے نکلتے ہیں تو روح قفس عنصری سے پرواز کر چکی ہوتی ہے اور وہی بقول شاد عظیم آبادی :

چھٹے اسیر تو بدلا ہوا زمانہ تھا
وہ شاخ ہی نہ رہی جس پہ آشیانہ تھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اس کے بعد امام مالکؒ کا معاملہ آپ کے سامنے ہے۔ امام مالکؒ کو کوڑے مارے جاتے ہیں۔ امام مالکؒ کی پیٹھ داغی جاتی ہے۔ انہیں رسوا کیا جاتا ہے' انہیں ننگے اونٹ پر بٹھا کر ان پر پتھراؤ کیا جاتا ہے' انہیں جیل بھیج دیا جاتا ہے لیکن وہ حق کو ترک کرنے پر تیار نہیں ہوتے۔ وہاں پر بھی یہی طلاق کا مسئلہ تھا' یہی عائلی قوانین کا مسئلہ تھا لیکن وہاں پر کوئی مداخلت نہیں اور وہاں پر کوئی دین فروشی کا نام نہیں ملتا۔ اسی طرح امام شافعیؒ کے ساتھ سادات کو بھی گرفتار کیا جاتا ہے لیکن ان سے خلیفہ وقت اتنا مرعوب ہوتا ہے کہ ان کی خوش بیانی' ان کی حاضر جوابی' ان کی برجستہ گوئی' ان کی تیزی گفتار' ان کی منطق' ان کا استدلال' ان کا علم' ان کی نگاہ' ان کی فقہ' ان کا دین' دیکھنے کے بعد خلیفہ ان سے مرعوب ہو کر ان کو چھوڑ دیتا ہے۔ لیکن احمد بن حنبلؒ کی استقامت کو آپ دیکھئے۔ ان کا نام تو تم لیتے ہو لیکن ان جیسا ایک آدمی تو تم پیدا کرو۔ ساری داستان میں ایک ایسی داستان' ایک ایسا ورق تو لاؤ' ایسا ایک باب تو لاؤ کہ کس طرح وہ شخص خلق قرآن کے مسئلے میں کھڑا ہوتا ہے' کس طرح اس کی رسوائی ہوتی ہے' کس طرح پٹتا ہے' کس طرح مار کھاتا ہے' کس طرح اس کے پاؤں میں بیڑیاں پہنائی جاتی ہیں' کتنا ذلیل کیا جاتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ میں کلمہ حق کو ترک کرنے کے لئے کسی طرح بھی تیار نہیں کیونکہ میری جبیں صرف اللہ کے آستانے کے لئے بنی ہے۔ کسی دہلیز شاہی کے لئے نہیں بنی۔ چنانچہ جب ہم انہیں سامنے لاتے ہیں تو علمائے کرام خود سوچیں کہ جب یہ ان کی وراثت کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی مسند کے وارث ہیں' ہم صحابہ کرامؓ کے وارث ہیں' ہم احمد بن حنبلؒ کے وارث ہیں' ہم شافعیؒ کے وارث ہیں' ہم ابو حنیفہؒ کے وارث ہیں' امام مالکؒ کے وارث ہیں تو پھر سوچنا پڑے گا کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا جن لوگوں کی وراثت کا تم نام لیتے ہو انہوں نے دین میں کیا کیا۔ انہوں نے کیسے جہاد کیا' کیسے جدوجہد کی۔ لیکن میں کہتا ہوں اے میرے لٹے ہوئے قافلے کے رہنماؤ! سوچو کہ آج اسلام پنپ نہیں رہا۔ آج اسلام پٹ رہا ہے۔ اس کی ایک وجہ ہے کہ پہلے اسلام اس لئے پٹ گیا تھا کہ اس زمانے میں دین اور سیاست الگ کر دی گئی تھی' ورنہ یہ مسئلہ کبھی نہ ابو بکرؓ کے سامنے آیا' نہ عثمانؓ کے سامنے آیا' نہ فاروقؓ کے سامنے آیا' نہ حضرت علیؓ کے سامنے آیا۔ نہ اس وقت علم غیب کا مسئلہ تھا۔ نہ اسوقت رفع یدین کا مسئلہ تھا' نہ اس وقت حاضر ناظر کا مسئلہ تھا' نہ اس وقت گیارہویں کا مسئلہ تھا' نہ اس وقت بغداد کے پیر کا مسئلہ تھا۔ نہ اس وقت ملفوظات کا مسئلہ تھا۔ جو انگریز نے اپنی ضرورت کے تحت ایجاد کئے تاکہ مسلمان کے سینے سے جہاد کی روح ہمیشہ کے لئے سلب کر لی جائے۔ اس وقت یہ کوئی مسئلہ نہ تھا صرف ایک جہاد کا مسئلہ تھا۔ مجھے اب ان علماء کے سامنے ان واقعات کو بیان نہیں کرنا۔ یہاں پر ایسے لوگ بیٹھے ہیں جنہیں دیکھ کر میرے پاس کچھ ادبیات کا' کچھ تاریخ کا' کچھ فلسفے کا' کچھ صحافت کا اور کچھ خطابت کا اک تھوڑا سا اثاثہ رہ جاتا ہے۔ وہ بھی ایک طرف میرے مولانا بیٹھے ہیں' ایک طرف انہوں نے اپنے بڑے فاضل' فرزند' ارجمند بٹھا رکھے ہیں اور میں سینڈوچ بن کر سوچ رہا ہوں کہ :

دوراہے پہ کھڑا ہوں' سوچتا ہوں' کس طرف جاؤں

ادھر میرے مولانا داؤد غزنوی ہیں' ادھر جناب ابو بکر بیٹھے ہیں۔ بہر حال میں اپنی بات کہنے کے لئے آیا ہوں۔ میں دل کے دروازے پر دستک دینے کے لئے آیا ہوں۔ آپ کے دماغ کے دروازے پر دستک دینے کے لئے آیا ہوں اور بقول مولانا ابو الکلام آزاد کہ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آلہ جہیر الصوت کے ذریعے میری آواز اس کونے سے اس کونے تک پھیل سکتی ہے۔ مشرق کے دامن کو چھو سکتی ہے' مغرب سے ہم آغوش ہو سکتی ہے' شمال کی بلندیوں تک جا سکتی ہے اور جنوب کی پہنائیوں تک جا سکتی ہے۔ ثریٰ کی پستیوں میں اتر سکتی ہے اور ثریا کی بلندیوں تک پہنچ سکتی ہے۔ لیکن اے عزیزان ملت! میں تم سے پوچھتا ہوں تم مجھ کو بتاؤ کہ تمہارے دل و دماغ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے تاکہ میں کوشش کروں کہ میں اپنی آواز کو وہاں تک پہنچا سکوں"۔

دوستو! اس وقت یہ کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ صرف جہاد کا مسئلہ تھا۔ آپ دیکھئے کہ جب سرور کائنات ﷺ وصال فرما گئے تو اس وقت حضرت ابو بکرؓ نے جو اعلان کیا وہ یہی تھا کہ جو زکوٰۃ نہیں دے گا میری تلوار اس سے زکوٰۃ لے گی۔ یہ نہیں کہ جو گیارہویں نہیں دے گا میں اسے کافر بنا دوں گا۔

یہ اہل حدیث جو ہیں' یہ پیداوار ہی جہاد کی ہیں۔ میں اہل حدیث نہیں ہوں' میرا ایمان ان کی نسبت ابھی کمزور ہے۔ مولانا! آج میں آپ کو بتاؤں گا کہ نوجوان پود اسلام سے باغی کیوں ہو رہی ہے۔ ابھی تو میں اپنی تمہید ہی باندھ رہا ہوں' جیسے پولیس نے آج تمہید باندھی تھی کہ فساد ہو جائے گا۔ مجسٹریٹ نے کہا تھا' دفعہ ایک سو چوالیس لگا دو۔ اسی طرح میں ابھی تمہید باندھ رہا ہوں۔

وہ کہتے ہیں ہم سے خطرہ ہے۔ خطرہ تو ان لوگوں سے ہے جو مسلمان کو کافر کہتے ہیں۔ میں ان کے ساتھ جنت میں بھی جانے کے لئے تیار نہیں' جن کے مطابق شاہ عبدالرحیمؒ جہنمی' شاہ ولی اللہؒ کا باپ! میرے پاس فتویٰ ہے۔ آپ دیکھ سکتے ہیں۔ رفیع الدینؒ' عبدالقادرؒ' عبدالغنیؒ' شاہ اسحٰقؒ' شاہ اسماعیلؒ' سید احمدؒ' رشید احمد گنگوہیؒ' قاسم نانوتویؒ' خلیل احمد سہارن پوریؒ' محمود الحسن دیوبندیؒ' حسین احمدؒ' شبیر احمد عثمانیؒ'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشرف علی تھانویؒ' مولانا احمد علیؒ یہ سب جہنمی اور باقی ؟ توبہ توبہ.....! سب کہتے ہیں شورش فتنہ پیدا کرتا ہے۔ میں فتنہ پیدا کرتا ہوں ؟ سی آئی ڈی کے بھائیو بتاؤ' خدا کے لئے سچی رپورٹ لکھنا' تمہیں قیامت کے دن جواب دینا پڑے گا۔ یہ تو چار جاسوس یونہی جا کر بیچارے شریف افسروں کو تنگ کرتے ہیں۔ چار جاسوس ہیں۔ لاہور میں' نام کیا لینا ہے۔ میں باوضو ہوں اور جب باوضو ہوں تو غلط نام نہیں لیا کرتا۔ مجمع بڑا ہے۔ یہ مجمع خدا اس کو سلامت رکھے اور مولانا داؤد کو سلامت رکھے۔ ان کی بدولت ہمیں بھی اس مے خانے میں داخل ہونے کا اور خم لگانے کا موقع مل گیا ہے :

خم لگا دے میرے منہ سے تیرے مے خانے کی خیر
ایک دو جام سے ساقی میرا کیا ہوتا ہے

یہ مجمع بڑا ہے۔ اور کوئی اس میں شریر نہیں۔ جن میرے بھائیوں نے اینٹیں پھینکی تھیں' ابھی وہ بھی میرے قائل ہو جائیں گے۔ میں تو کسی کو برا کہتا ہی نہیں۔ میرا صرف اتنا قصور ہے کہ میں نے لائل پور میں کہا تھا کہ بھئی یہ سارے کافر ہیں ؟ انہیں کافر نہ کہو۔ لوگ کیا کہیں گے۔ اس پاکستان کے لئے۔ اس مملکت خداداد کے لئے' ساڑھے تین کروڑ مسلمان تم کافروں کے حوالے کر کے آئے ہو اور تم تو سب سے بڑے پیر پرست ہو۔ قبروں پر جانے والے ہو۔ کیسی کیسی قبریں تم نے کافروں کے حوالے کر دیں۔ اجمیر میں خواجہؒ کو حوالے کیا۔ نظام الدینؒ کو حوالے کیا۔ بختیار کاکیؒ کو حوالے کیا۔ سالار مسعود صابریؒ کو حوالے کیا۔ اورنگ زیبؒ کو حوالے کیا۔ مجدد الف ثانیؒ کو حوالے کیا۔ شاہ ولی اللہؒ کو حوالے کیا۔ کس کس کو حوالے نہیں کیا اور اعلیٰ حضرت احمد رضا خاںؒ کو حوالے کیا۔ سب کو تم نے حوالے کیا۔ اب خدا کے لئے ان مسلمانوں کو کافر کیوں کہتے ہو۔ اتنی بات میں نے کہی تھی۔ خدا کی قسم اس کے علاوہ میں نے کچھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہا۔ اور ساتھ اتنی بات کہی کہ بھئی اگر یہ دوزخ میں جائیں گے تو :

میرے محبوب کو ڈالا جو گیا دوزخ میں میں بھی دوزخ میں چلا جاؤں گا جنت لے کر

اور اس کے بعد قبلہ! ہوا کیا۔ میں نے ایک ایڈیٹوریل لکھا۔ حکومت کو توجہ دلائی۔ لاہور کی دیواروں پر میرے خلاف ایک پوسٹر آپ نے پڑھا ہو گا "اس بازار کا شورش' شورش کی شورش"۔ حالانکہ شورش کا شورش ہونا چاہئے..... کیونکہ شورش جب سے میرے ساتھ لگی ہے تو مذکر ہو گئی ہے۔ اتنی ساری چیزیں اور گالیاں' ماں بہن کی گالیاں۔ بیٹی کی گالیاں۔ میرے پتے پر خط آتے ہیں۔ عاشقانہ خط..... اس میں گالیاں۔ اور یہ مجھے کہتے ہیں کہ میں انہیں گالی دیتا ہوں۔ میں نے ایک دفعہ شاعرانہ انداز میں ایک آدھ چھیڑ خوانی ضرور کی ہے کہ چھیڑ خوباں سے چلی جائے اسد! یہ ضرور کیا ہے' لیکن یہ لاہور کی دیواروں پر پوسٹر لگے رہے' بغیر پرنٹ لائن کے۔ اور کیا ہوا' پھر میں ذرا اپنے ٹھاٹھ میں آگیا۔ میں نے یہ لکھا کہ :

ان کے بس میں ہو تو نا موس پیمبر نہ بچے
خانقاہوں میں مریدوں کو نچانے والے
گولیاں ترک جوانوں پہ چلانے والے

پھر میں نے یہ لکھا۔ پھر آپ جانتے ہیں کہ طبیعت کے جب بند کھلتے ہیں تو باغ و بہار ہو جاتی ہے۔ آخر میں ظفر علی خاں کا شاگرد ہوں۔ میں خدائے ذوالجلال کی قسم کھاتا ہوں کہ میں اب سید احمدؒ اور شاہ اسماعیلؒ کی سنت پر عمل کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہ تو ہو سکتا ہے کہ میرے بال بچے قتل ہو جائیں' میری بیوی قتل ہو جائے' میں قتل کر دیا جاؤں' میرے مکان کو آگ لگا دی جائے' میرا پریس ضبط کر لیا جائے' مجھے زندہ درگور کر دیا جائے' لیکن میں اس ملک میں کسی مسلمان کو کافر نہیں کہنے دوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ شاہ اسماعیل کی عزت کا رکھوالا بن جاؤں گا۔ کوئی ایسی بات نہیں ہو سکتی ہے اور تم اس قسم کی باتیں کرتے ہو۔ کوئی پروا نہیں۔ تم فتنے ہو جو مسلمانوں کو کافر کہتے ہو۔ یہ داؤد غزنوی کافر ہے؟ یہ علامہ علاؤالدین صدیقی کافر ہے؟ یہ حنیف (ندوی) کافر ہے؟ یہ مولانا اسحاق بول رہے تھے یہ کافر ہیں؟ یہ اکابرین ملت جو یہاں پر بیٹھے ہیں' یہ سب کافر ہیں؟ عجیب بات ہے۔ وہابی کا لفظ تو انگریز نے گالی کے طور پر ایجاد کیا تھا۔ علامہ صاحب! میں آج ہی ایک کتاب پڑھ رہا تھا۔ "وہابیز ان انڈیا اینڈ عربیہ"۔ مصنف کا صحیح تلفظ میری زبان پر نہیں آسکتا۔ سپیلنگ اس کے یہ ہیں۔ "کے ای ٹی سی ایچ ای آر" کچھ ایسا ہی ہے۔ وہ پڑھئے پھر رابرٹ ایڈورڈ کا وہ مقدمہ جو پٹنے کے علماء کا تھا وہ پڑھئے۔ میں نے تینوں کتابیں آج پڑھی ہیں۔ میں حیران ہوں' تو میں اس طرح مٹ جایا کرتی ہیں۔ پہلے ان سے الفاظ کے ساتھ کھیلا جایا کرتا ہے۔ یہ ایک بڑی عجیب و غریب داستان ہے' مثلاً ٹیپو سلطان ہے نا' انگریزوں نے جب ٹیپو سلطان سے انتقام لیا تو اس کے بعد اپنے کتوں کا نام ٹیپ ٹیپ رکھا۔ ہمارے دیسی صاحب بھی کہتے رہے۔ ٹیپ ٹیپ۔ اور دوسرے روٹی کھلانے پر جو ملازم رکھے اس کا نام خانساماں رکھا۔ اور علامہ صاحب! اصل میں ٹیپو کے ساتھ جو جواں مردی اور بہادری کے ساتھ لڑا تھا اور جس سے جنرل تک خوفزدہ تھے' وہ خان سامان وزیر جنگ تھا۔ اسے خان سامان کہتے تھے۔ اس کی ہتک کرنے کے لئے لفظ خانساماں بنا دیا۔ اور آپ کو پتہ ہے یہ اردلیوں کی جو وردی ہے' یہ کہاں سے لی گئی ہے۔ کبھی ٹیپو کی تصویر دیکھئے' جب شہادت کا جام اس نے نوش کیا' وہ پہنے ہوئے تھا۔ اگر ایرانی لٹریچر پڑھیں اور براؤن کی ہسٹری پڑھیں تو پتہ چلے گا آپ جو خلیفے کا لفظ استعمال کرتے ہیں' حجام کو کہتے ہیں خلیفہ' یا کسی کو کہنا یہ خلیفہ ہو گیا ہے' یعنی ناکارہ ہو گیا ہے۔ یہ خلیفے کا لفظ کہاں جاتا ہے۔ یہ بھی بعض مصنفوں نے جو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوارج کے ساتھ تعلق رکھتے تھے' انہوں نے یہ استعمال کیا۔ اسی طرح اردو اور فارسی شاعری میں شیخ کی مذمت کی گئی۔ یہ بھی وہ شیخین سے چلا ہے :

پہلے تو آ کے شیخ نے دیکھا ادھر ادھر
پھر سر جھکا کے داخلِ مے خانہ ہو گیا

اسی طرح یار غار اب برے معنوں میں۔ "او چھڈ یار' ساڈا یار غار اے"۔ یہ ابو بکر صدیقؓ کی توہین کی گئی ہے۔ میں کبھی اپنے اخبار میں استعمال نہیں کرتا۔ آپ کہتے ہیں کوئی ہو گا' زید بکر عمر۔ اسی طرح انگریزوں نے جب دیکھا 1857ء میں کہ شاہ اسماعیل شہیدؒ اور سید احمد شہیدؒ کے بقیۃ السیف اور ان کے نام لیواؤں میں جہاد کا وہ جذبہ ہے وہ ولولہ ہے' وہ بانکپن ہے جو نہیں گیا تو پھر وہ ساری چیزیں پنپتی چلی گئیں۔ 1857ء اس کے بعد علمائے صادق پور کا مقدمہ' پٹنہ' مالدہ' انبالہ کا مقدمہ' اور ایک مقدمہ جس میں مولانا یحییٰ علی کو پہلے پھانسی کی سزا دی گئی' لکھنو کے مقدمے میں۔ پھانسی کی سزا کے بعد یہ لکھا گیا کہ پھانسی کی کوٹھڑی میں اس کا وزن بڑھ گیا ہے' اور مولانا یحییٰ علی لکھتے ہیں کہ جب پھانسی کی کوٹھڑی میں انہیں لے جایا گیا' ان کی ڈاڑھی مونڈی گئی اور مونڈنے کے بعد ان کی ڈاڑھی ان کے پاؤں میں پھینک دی گئی تو وہ اپنی ڈاڑھی کے بال اٹھا اٹھا کے روتے جاتے تھے اور کہتے جاتے تھے کہ تو مجھ سے بازی لے گئی' شکر کر کہ اللہ کے راستے میں تو کٹ گئی اور میں ابھی انتظار میں بیٹھا ہوں۔ پھر اس کے بعد مجاہدین کی جنگیں' جنگ انبیلہ..... انگریز ان سے سخت پریشان ہو گیا۔ یہ جو تین کتابیں میں نے آپ کو بتائی ہیں' انہیں پڑھئے اور ان کی تفصیلات میں جایئے۔ خود لکھتا ہے ولیو ہنٹر کہ وہابی ہونا بڑا مشکل ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شہادت گہہ الفت میں قدم رکھنا ہے
لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلماں ہونا!

ساری کتاب پڑھ جایئے۔ انگریز کہتے ہیں ہم وھابیود کے ہاتھوں بہت تنگ ہیں۔ اہل حدیث' وہابی کا لفظ بعد میں آیا۔ کیوں آیا کیسے آیا یہ ایک عجیب و غریب داستان ہے۔ بعد میں آئے گی۔ گالی کے طور پر آیا۔ اس لفظ کو انگریزوں نے گالی بنایا۔ جیسے بنانے والوں نے خلیفہ کا لفظ گالی بنایا' زید عمر بکر بنایا' یار غار بنایا' شیخ بنایا' خانساماں بنایا۔ اسی طرح وہابی کا لفظ انگریزوں نے گالی بنایا۔ حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ محمد بن عبدالوہاب' شاہ اسماعیل شہید کے حج کا جو زمانہ ہے' اس میں مورخ کہتے ہیں دونوں کی ملاقات ہوئی۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں صاحب نے مکہ معظّمہ سے فتوے حاصل کیے۔ اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ اس وقت کے استنبول کے انگریز (پٹ مین) نے شریف مکہ سے مل کر وھابیوں کے خلاف فتویٰ حاصل کیا تھا اور پھر وہ فتوی چھپا۔ یہاں پر فتویٰ دینے والے واجد علی شاہ کے دربار کے لوگ تھے۔ جو ایک خاص مذہب کے ساتھ تعلق رکھتے تھے۔ یہاں کے فتویٰ دینے والے انگریزوں کے ساتھ تھے۔ جو محمد بن عبدالوہاب کے ساتھ تھے' ان لوگوں نے فتویٰ لینے کے بعد انہیں پھانسی پر چڑھانے کی کوشش کی۔ لارڈ رابرٹ کہتا ہے اس زمانے میں جس ڈاڑھی والے کو دیکھتے تھے پھانسی پر لٹکا دیتے تھے۔ جس کا پائنچہ اونچا دیکھتے تھے پھانسی دے دیتے تھے۔ تاراچند کی ہسٹری پڑھیے۔ لاہور کے ایک شریف النفس ڈپٹی کمشنر نے غدر پر ایک کتاب لکھی ہے' بڑے لائق اور فاضل ہیں' علم دوست ہیں' صاحب قلم ہیں۔ ان کی کتاب پڑھ لیجئے۔ آپ کو معلوم ہو جائے گا مسلمانوں کے ساتھ غدر میں کیا سلوک ہوا تھا۔ ریونیو منسٹر شیخ اکرام کی کتاب پڑھ لیجئے۔ میں تو کسی مسلمان کو کافر نہیں کہتا۔ میرے نزدیک کسی مسلمان کو کافر کہنا

بیحکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوار کعبہ کو گرانے سے بھی زیادہ بڑا گناہ ہے۔ میں تمہیں بھی کافر نہیں کہتا۔ حالانکہ تم میرے بارے میں مسجدوں میں فتویٰ دیتے ہو کہ اس کی بیوی کا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔ یہ تمہارا دین ہے۔ یہ تمہارا مذہب ہے۔ تو لارڈ رابرٹ نے کہا کہ انسانیت کے دو دشمن ہیں' محمد کی تلوار اور محمدؐ کا قرآن۔ اور سر ولیم میور نے کہا کہ جب تک مسلمانوں میں نظریہ جہاد باقی ہے اس وقت تک ہندوستان میں انگریزوں کی حکومت کی بنیادیں مضبوط نہیں ہو سکتیں۔ یہ دونوں حوالے فنانشل منسٹر شیخ اکرام کی کتاب "موج کوثر" میں آپ دیکھ سکتے ہیں۔ آپ اس زمانے کے انگریز مصنفین جنہوں نے یہاں کی تاریخ مرتب کی ہے انہیں پڑھئے۔ ان میں ایک ہی چیز ملتی ہے کہ ہمیں ان مجاہدین اور جہاد کے نعرہ دینے والوں سے کسی طرح نجات دلائی جائے کہ ہم انہیں پھانسی کی سزا دیتے ہیں تو ان کا وزن بڑھ جاتا ہے' ہم انہیں موت کے سامنے لاتے ہیں تو موت ان کے آگے گھٹنے ٹیک دیتی ہے چنانچہ انگریز نے اس چیز کو بڑی جدوجہد کے بعد روکا جیسا کہ اقبال کہتا ہے:

جو تھا نا خوب بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر

اور ادھر فتویٰ کیسے آیا۔ سر ولیم میور یوپی کا گورنر' جس نے علی گڑھ یونیورسٹی کی بنیاد رکھی تھی اور جس نے سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کے خلاف کتاب لکھی اور جس کا سر سید احمد نے جواب بھی لکھا۔ شاہ عبدالعزیز اور ان کے بھتیجے شاہ اسحاق نے یہ فتویٰ دیا کہ ہندوستان دار الحرب ہے اور دار الاسلام نہیں رہا۔ اور انگریز یہ کہتے تھے کہ جب تک اس سرزمین میں دار الحرب کا فتویٰ موجود ہے' ہم امن چین سے نہیں رہ سکتے ہیں۔ اور اس وقت ترکوں کے خلاف عربوں میں سے مصر کے بادشاہ محمد علی بھی اس میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شامل تھے۔ یہاں پھر انگریزوں نے ہندوستان کے دار لاسلام ہونے کا فتویٰ حاصل کیا۔ جن میں ایک خان بہادر تھے' ان کے والد تھے' یا پھر کلکتے کے بعض علماء تھے۔ یا پھر واجد علی شاہ کے دربار کے بعض مجتہد تھے۔ جن کا نام لینا میں اس وقت ضروری نہیں سمجھتا۔ ان لوگوں نے یہ فتوے دیئے اور آج یہ کہتے ہیں کہ ان فتووں کی رو سے شاہ اسماعیل کافر ہے۔ فلاں فلاں کافر ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ دیوبند کا مکتب فکر جو تھا زیر عتاب رہا۔ کیونکہ دیوبند والوں کو شکست دینے کے لئے جو چالیں چلی گئیں' جو سازشیں کی گئیں' جو کچھ کیا گیا وہ تاریخ کا ایک الگ باب ہے۔ یہ تو یہ بھی کہتے ہیں' قاسم نانوتوی رسول اللہ کا گستاخ تھا' لیکن میں یہ کہتا ہوں کہ قاسم نانوتوی رسول اللہؐ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھا۔ اس زمانے میں اہل اللہ کو فوج پکڑتی تھی اور پھانسی پہ لٹکا دیتی تھی' درختوں پر باندھ دیتی تھی۔ اور یہاں دریائے راوی کے کنارے کے بارے میں ایک سکھ ریجمنٹ کے اس وقت کے ایک صوبیدار نے جو لکھا ہے' اس کی یادداشت لائبریری میں موجود ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جب ہم ان مسلمانوں کو بھونتے تھے' ان کی بوٹیاں نوچتے تھے' کبھی ان کا بازو کاٹ لاتے تھے' کبھی ان کی انگلی کاٹ لاتے تھے' کبھی ان کی ایک آنکھ نکال لاتے تھے کبھی ان کے بھیجے پر ضربیں لگاتے' کبھی ان کے رخسار کاٹ لاتے' کبھی ان کے بتیس دانتوں میں سے دانت توڑ لاتے' اور کبھی رقص بسمل کا تماشہ دیکھنے کے بعد جب آسامی فوج ان کے گرد ناچا کرتی اور جب اس رقص بسمل کے بارے میں کلکتے کے پادریوں سے سوال کیا گیا کہ اس کے بارے میں مضمون لکھو تو انہوں نے ورق خالی چھوڑ دیئے اور کہا کہ یہ اتنا دردناک واقعہ ہے کہ بائبل ہمیں اس کے بارے میں دوسری تعلیم دیتی ہے اور ہم یہاں سامراجی مصلحتوں کو ننگا نہیں کرنا چاہتے۔ پھر خلافت تحریک کے زمانے میں جب یہاں کے مسلمانوں نے ایک نئی انگڑائی لی' دیوبند والوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ دیا۔ قاسم نانوتوی کے اقرباء نے جب اس سے کہا کہ تمام شہر میں فوج پھر رہی ہے اور انہیں جو مسلمان نظر آتا ہے اسے پکڑ کر تختہ دار پر لٹکا دیا جاتا ہے' اسے پھانسی چڑھا دیا جاتا ہے' آپ خدا کے لئے گھر چلے جائیں' ہم آپ کی پھانسی کے ساتھ آپ کے اس علم سے بھی محروم ہو جائیں گے' اور دین کی نشانیاں کم ہو جائیں گی۔ اور انہیں پکڑ کر گھر لے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کچھ دن گھر میں گزاریئے لیکن تین دن کے بعد قاسم نانوتوی باہر آجاتے ہیں۔ ان کی بہن' ان کی بیٹیاں ان کی بیوی ان سے کہتی ہیں کہ آپ باہر کیوں آگئے ہیں' فوج آپ کی متلاشی ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ میں تین دن سے زیادہ گھر میں چھپا ہوا نہیں رہ سکتا کہ یہ میرے نبی کی سنت کی خلاف ورزی ہو گی۔ میرے نبی بھی غار ثور میں تین دن ہی رہے تھے۔ جو شخص عشق رسول میں اتنا ڈوبا ہوا ہو اسے اچھرے کا مولوی کافر کہتا ہے' مرتد کہتا ہے' تو میں یہاں کے حکام سے' یہاں کی پولیس سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس ملک میں اتنی ذلالت کی زندگی بسر نہیں کی جا سکتی۔ مرزا بشیر الدین کے متعلق کچھ کہا جاتا ہے وہ تم ضبط کر لیتے ہو' تو جن کے ساتھ ہماری عاقبت ہے' جن کے ہاتھ میں ہمارا دین ہے' جن کی وجہ سے ہمارا علم ہے' ہمارا اسلام ہے' جب ان کے بارے میں لکھا جائے گا تو تم ہمیں کہتے ہو کہ ہم مداہنت کریں۔ تو قیامت کے دن اللہ کو کیا جواب دیں گے۔ ہم تمہیں جواب دے کر قید ہونے کو تیار ہیں۔ جب خلافت کی تحریک چلی اس میں تو مسلمانوں میں کوئی اختلاف نہیں تھا نا؟ محمد علی' جس نے کہا تھا:

آنکھیں بھر آئیں جب نہ رہا کوئی آسرا
آئی خدا کی یاد مگر نا خدا کے بعد

اور توحید تو یہ ہے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ مرے اس دعا کے بعد

اور توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے

یہ سب انسان اس وقت اکٹھے تھے۔ ندوہ' دیوبند' مولانا محمد علی' شوکت علی' ابو الکلام آزاد۔ یہ سب لوگ امر تسر میں اس پودے کی آبیاری کرنے والے تھے۔ ہمارے شاہ جی بھی تھے۔وہ بھی ان کے نزدیک کافر۔جو شخص ساری زندگی ختم نبوت کے لئے لڑ تا رہا آج وہ بھی کافر ہے۔ اس دالگراں کے چوک میں ڈیڑھ بالشت کا ایک ملا ہے وہ بھی کہتا ہے کافر۔ پھر کہتے ہیں ان کی بے عزتی نہ کرو۔ مولانا! شاہ صاحب کافر تھے ؟ بخاری کافر تھا؟ جس کی ساری عمر کوئی جائیداد نہیں۔میں کہتا ہوں اے اکابر حکومت ان کی زبانوں کو لگام دو۔ ہماری ان سے کوئی لڑائی نہیں' کوئی جھگڑا نہیں' کوئی تنازعہ نہیں' لیکن ہم انہیں اپنے اکابر کو کافر نہیں کہنے دیں گے' ہمارا پیمانہ صبر لبریز ہو چکا ہے۔ ان کا تعاقب کرنے والا' انگریز سے لڑنے والا کافر۔ ختم نبوت کے سارق سے لڑنے والا کافر۔ ابو الحسنات کو ساتھ لے کر چلنے والا کافر۔ تمہاری زبانوں کو لگام دینے والا کوئی نہیں ؟ کوئی تمہیں پوچھنے والا نہیں ؟ کوئی تمہیں سمجھانے والا نہیں ؟ فتنہ تم پیدا کرتے ہو یا ہم پیدا کرتے ہیں ؟ میں صاف کہتا ہوں۔ سب میرے مخالف ہو جائیں۔ آپ بھی ہو جائیں۔ میں جب تک زندہ ہوں انہیں ایسی باتیں نہیں کرنے دوں گا۔ ان کی راتوں کی نیندیں حرام کر دوں گا۔ میں اب انہیں نہیں چھوڑوں گا۔ جاؤ جس کے پاس شکایت کرنی ہے کرو۔ میں نے پہلے ساڑھے دس سال قید وطن کی آزادی کی خاطر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاٹی ہے۔ اب میں شاہ اسمٰعیل کے لئے دس سال کاٹ سکتا ہوں۔ ترکوں کے خلاف انہوں نے تعویذ دیئے تھے کہ انگریز کی فوج میں بھرتی ہو کر جاؤ' گولی تم پر اثر نہیں کرے گی۔ میں نے وہ تعویذ منگوا لئے ہیں اور بریلی نمبر میں چھاپ رہا ہوں۔ استنبول کے عجائب خانے میں پڑے ہوئے تھے۔ ان کی تصویر بھی منگوالی ہے۔ دربار پر گولی چلی' شاہ عبدالقادرؒ کے مزار کا غلاف پھاڑا گیا۔ انہوں نے کہا جنہوں نے غلاف پھاڑا ہے وہ جہنمی ہیں۔ تم نے ان کا جرم یہ قرار دیا کہ تم عبدالقادرؒ کے شہر بغداد کے لئے کیوں لڑتے ہو۔ یہ اپنے ابن تیمیہؒ کی سنت پر لڑے تھے جس طرح وہ تاتاریوں کے حملے پر لڑا تھا اس طرح یہ انگریزوں کے حملے پر لڑے تھے۔ اور کب فتویٰ دیا' جب خانہ کعبہ کا غلاف جلایا گیا۔ جب مہدی سوڈانی کی لاش کو اکھاڑا گیا اور خرطوم کے دروازے پر لٹکایا گیا۔ جب شام کے بازاروں کو خون مسلم سے رنگین کیا گیا۔ میرے پاس سپاس نامہ ہے' وہ خاص نمبر میں چھاپ رہا ہوں۔ انہوں نے جنرل ایڈوائر کو دیا تھا کہ آپ نے ترکوں کے ساتھ جو سلوک کیا ٹھیک کیا' کیونکہ انہوں نے قرآن سے بغاوت کر کے فساد فی الارض کیا تھا۔ تم میرا پرچہ ضبط کر دو' مجھے قید کرا دو۔ جب رہا ہوں گا پھر تمہارے پیچھے۔ میں گیا وقت نہیں ہوں کہ پھر آ بھی نہ سکوں۔ جنوری تو ہے میری جاں تو دسمبر میں ہوں۔ چھوڑوں گا نہیں میں تم کو۔ میں تو سچی بات ہے ان چار اماموں کا جن کا ذکر کیا گیا ہے امام ابو حنیفہؒ ' امام احمد بن حنبلؒ ' امام شافعیؒ اور امام مالکؒ۔ میں تو ان کی خوبیوں کا مرقع ایک اور شخصیت پاتا ہوں جن کا نام ابن تیمیہؒ ہے۔ میں ان کا بہت قائل ہوں۔ مجھے اس نے اپنے علم سے پاگل کر دیا ہے۔ جو کہتا ہے میں بچپن میں کبھی کھیلا ہی نہیں۔ میں لفظ کھیل سے ہی نا آشنا ہوں اور جس کے بارے میں کہنے والوں نے کہا ہے کہ اس نے ساری زندگی میں صرف دو راتیں پڑھنے کے بغیر گزاری تھیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک وہ رات جب اس کے والد کا انتقال ہوا تھا اور دوسری وہ رات جب ان کی شادی ہوئی تھی۔ کیسے کیسے پابجولاں لوگ تھے اور کیسے وہ حاکموں سے کہتے تھے تم مجھ کو ڈراتے ہو۔! :

بجرم عشق توام می کشند غوغا ایست
تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشا ایست
گریز از صف ما آنکہ مرد غوغا نیست
"کسے کہ کشتہ نہ شد از قبیلہ ما نیست"

یہ وہی مصرع ہے جس کے بارے میں اقبال کہتا ہے :

بملک جم ندہم مصرع نظیری را
"کسے کہ کشتہ نشد از قبیلہ ما نیست"

ہائے! ظفر علی خاں کب یاد آیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو جگمگا تا رہے۔ اس نے کہا ہے :

آپ کہتے ہیں پرایوں نے کیا ہم کو تباہ
بندہ پرورہ کہیں اپنوں ہی کا یہ کام نہ ہو
یوں تو ہے شرم پیمبر کی تمہیں بھی لیکن
دل میں ڈرتے ہیں کہ ناراض کہیں شام نہ ہو
اس مسلمان سے سو بار ہے کافر اچھا
جس مسلمان کے پیش نظر انجام نہ ہو

جب ظفر علی کہتا تھا :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہہ کر حق جتا دوں گا محمدؐ کی شفاعت کا
کہ آقا میں نے تیری خاطر چکی جیل میں پیسی

اور یہ لوگ کہتے تھے' ظفر علیؒ کافر ہے۔ محمد علیؒ کافر ہے۔ اقبالؒ بھی کافر ہے اور ابن تیمیہؒ..... وہ کیا چیز تھا ہائے! احسان دانش کا ایک شعر یاد آگیا:

آب و گل میں مدتوں آرائشیں ہوتی رہیں
تب کہیں اک آدمی' کونین کا حاصل بنا

اور یہ لوگ ابن تیمیہؒ کو بھی کافر کہتے ہیں۔ جب بغداد پہ تاتاریوں نے حملہ کیا' بغداد کے علماء نے ابن تیمیہؒ سے فتویٰ مانگا کہ تاتاری آگئے ہیں۔ نہ یہ کافر ہیں نہ یہ باغی ہیں ان سے جہاد کیسے ہو سکتا ہے۔ یہ کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں۔ آپ ان سے جہاد کیسے کریں گے۔ تو ابن تیمیہؒ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے۔ نہ یہ کافر ہیں' نہ باغی ہیں لیکن یہ خوارج کے حکم میں آتے ہیں۔ اور یہ فتنہ برپا کرتے ہیں۔ اور یاد رکھو کہ اگر ابن تیمیہؒ سر پہ قرآن رکھ کر تاتاریوں کی فوج میں شامل ہو جائے تو تم اس کا بھی کہا نہ مانو۔ یہ تھا دین۔ سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے حق کہنا چھوڑ دیا ہے۔ کسی کے سینے میں احمد بن حنبلؒ کا دل نہیں' نہ مالکؒ کا دل ہے۔ نہ ابن تیمیہؒ کا دل ہے' نہ مجدد الف ثانیؒ کا دل ہے۔ لوگ اب بھی قید ہوتے ہیں لیکن قید ہو کر شاہ جہاں کی طرح تاج محل سامنے رکھتے ہیں۔ کوئی مجدد الف ثانیؒ کی طرح قید ہو کر گوالیار کے قلعے میں حق نہیں بولتا۔ یہ ہمارے سامنے مفتی محمد حسنؒ اور احمد علیؒ نے کیا کچھ اسلام کے لئے نہیں کیا۔ اتنی خدمت کی۔ تو اگر یہ ساری زندگی قرآن پڑھانے' تفسیر لکھنے کے بعد بھی جنت کے حقدار نہیں تو مجھ جیسا شاعر طبیعت کا آدمی جو کبھی زلف یار سنوارتا ہے' کبھی کبھی وصال کے کوچے میں چلا جاتا ہے' کبھی دل کی وادی طے کرتا ہے' اس کے لئے جنت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں ہے۔ پھر اس کو سوچنا پڑتا ہے اور آج کا نوجوان کہتا ہے کہ اس دین کو لے کر ہم کیا کریں۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اس وقت اسلام سخت خطرے میں ہے۔ نازک حالت میں ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ہم لوگ قرآن بھی پڑھتے ہیں' حدیث بھی پڑھتے ہیں' تفسیر بھی پڑھتے ہیں۔ ہمارے علماء آپ کے سامنے آکر موتی بھی بکھیرتے ہیں لیکن یاران عزیز' اے میرے دوستو' بھائیو' بزرگو اور میرے لئے واجب الاحترام انسانو! میں سچ کہتا ہوں کہ آج اس قوم کو ضرورت ہے کہ اس قوم کے سامنے سچی بات کہی جائے۔ آخر شاہ ولی اللہؒ نے بھی سچی بات کی تھی' شاہ عبدالعزیزؒ نے بھی سچی بات کہی تھی تو ان کے جسم پر چھپکلی کا تیل نکال کر مل دیا گیا تھا۔ ان کے برص کے داغ پڑ گئے تھے۔ تو سچی بات کہنے سے رکنا نہیں چاہیے۔ سچی بات بہر حال کہنی چاہیے۔ سچی بات سے ہی فتح ہے۔ یاد رکھو میں آپ کو سچ کہتا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کہ قرآن مجید کامل کتاب ہے میں بھی کہتا ہوں کہ قرآن مجید سچی کتاب ہے اور اقبال بھی کہتا ہے کہ :

قرآن میں ہو غوطہ زن اے مرد مسلماں
اللہ کرے تجھ کو عطا جدت کردار

اور دوسری بات وہ یہ کہتا ہے کہ :

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر و موجود سے بیزار کرے
فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کرے

اور تیسری بات وہ یہ کہتا ہے کہ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

اور چوتھی بات وہ یہ کہتا ہے :

ادھر نہ دیکھ ادھر دیکھ اے جوان عزیز
بلند سوز دروں سے ہوا ہے فوارہ

اور سچی بات تو یہ ہے کہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد کسی بڑے سے بڑے حضرت کا قول بھی ہمارے لئے حجت نہیں ہے۔ علامہ خواہ مخواہ مجھے اہل حدیث بنا رہے ہیں۔ اگر میں اہل حدیث ہوتا تو اب تک میں پھانسی پر لٹک گیا ہوتا۔ ویسے مولانا داؤد غزنوی نے مجھے تھوڑا سا اہل حدیث کر لیا ہے۔ باقی یہ قبریں..... ؟ یہ غلط بات ہے کوئی کسی کو بیٹا بیٹی نہیں دے سکتا۔ یہ تو خدا کی توہین ہے۔ یہ پیر کیا دے سکتے ہیں ہم کو؟ جنہیں اپنی موت وحیات پر قابو نہیں ہے' کچھ نہیں دے سکتے۔ صرف ایک خدا کی ذات ہے جو اس پر قادر ہے اور اس کے بعد کیا ہے کہ :

یہی ہے فلسفہء "انما انا بشر"
خدا کے بعد سبھی کچھ کہو خدا نہ کہو

اقبال کہتا ہے :

سبق ملا ہے یہ معراج مصطفیٰ سے مجھے
کہ عالم بشریت کی زد میں ہے گردوں
یہ کائنات ابھی نا تمام ہے شاید
کہ آ رہی ہے دمادم صدائے کن فیکوں

اور اسی بات کو اقبال کہتا ہے :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ترا دور بھی آنے کو ہے اے فقر غیور
کھا گئی روح فرنگی کو ہوائے زر و سیم
لفظ اسلام سے یورپ کو اگر کد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دین کا ہے فقر غیور

دوستو! یہ بڑی لمبی داستانیں ہیں' یہ عجیب و غریب قصے ہیں۔ میری قوم کو کہاں لے جا رہے ہیں۔ دنیا ستاروں میں پہنچ رہی ہے یہ قبروں میں جا رہے ہیں۔ بقول اقبال کے :

عروج آدمی خاکی سے انجم سہمے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارہ مہ کامل نہ بن جائے

پھر مجھے مفتی محمد حسنؒ کے صاحبزادے نے بتایا کہ میں نے دیکھا ایک آدمی داتا صاحبؒ کے آستانے پر ناک رگڑ رہا ہے تو میں نے کہا کہ بھائی یہ کیا کر رہے ہو۔ خدا سے ڈرو۔ کہنے لگا چھوڑو جی میرا تو یہی خدا ہے تیرا خدا کوئی اور ہو گا۔ یہ "کشف المحجوب" کے مصنف کے ساتھ ہو رہا ہے۔ "کشف المحجوب" انہوں نے کبھی پڑھی نہیں' جانتے ہی نہیں۔ اسلام اس لئے آیا تھا کہ ہماری مائیں' بہنیں' بیٹیاں جائیں اور اپنی چٹیا کے بال داتا صاحب کی جالی سے باندھ دیں؟ میں کہتا ہوں اگر قبروں پر سجدہ جائز ہوتا تو صدیق اکبرؓ سے بڑا عاشق رسول کون تھا۔ جو مسند رسولؐ پر کھڑے ہوتے ہوئے ڈرتا تھا اور روتا تھا کہ یہاں تو میرے آقا اور مولا کھڑے ہوتے تھے میں کیسے کھڑا ہو جاؤں۔ یہ مخبری کرتے ہیں' شورش کو اندر کر دو۔ میرے لئے' میری جان! جیل ایسے ہی ہے' ہتھکڑی ایسے ہی ہے' جیسے زلف یار :

عمریست کہ آوازۂ منصور کہن شد
من از سر نو جلوہ دہم دار و رسن را

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول اقبال کے :

شہپر زاغ و زغن زیبائے قید و بند نیست
ایں سعادت خدمت شہباز و شاہیں کردہ است

میں کہتا ہوں شاید مجھ جیسا گنہگار' مجھ جیسا فاسق آدمی' مجھ جیسا عاجز آدمی' مجھ جیسا ناتواں آدمی۔ خدا کی قسم میں اتنا گنہگار آدمی ہوں قیامت کے دن سوائے رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کے' کوئی سہارا کوئی وسیلہ نہیں۔ اور جب میں انہیں دیکھتا ہوں تو یقین ہو جاتا ہے کہ میں جنت میں ضرور جاؤں گا۔ میں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ تیرا عذاب مجھ پر نازل ہو' میری اولاد پر تیرا عذاب نازل ہو' اگر میں نے کبھی قلم کا ایک شوشہ ایک نقطہ بھی فروخت کیا ہو۔ میں نے غلطیاں کیں۔ کروڑوں غلطیاں کیں۔ میرے فیصلے غلط ہوں گے ۔ دماغی فیصلے۔ لیکن یہ نبی کے وارث روز ایک خط لکھ دیتے ہیں پکڑو "چٹان" کو۔ بند کرو۔ دل ضبط' زباں ضبط' فغاں ضبط' چٹاں ضبط۔ اور

ان کو آشفتہ مزاجوں کی خبر سے کیا کام
یہ سنوارا کریں بیٹھے ہوئے گیسو اپنا

ایک دن علامہ صاحب کو فون کیا' مگر علامہ صاحب ہماری تقدیر کی طرح غائب رہتے ہیں۔ ہم ڈھونڈ رہے ہیں کہ کہیں علامہ صاحب ہیں؟ علامہ صاحب نہیں تھے :

وہی راستے وہی منزلیں وہی کارواں وہی مرحلے
مگر اپنے اپنے مقام پر کبھی ہم نہیں کبھی تم نہیں

مجھے تو دین کی اتنی واقفیت نہیں میں تو قلندر جز دو حرف لا الہ کچھ نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر-مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا۔ میں نے جب سے لا الہ الا اللہ کے معنی سیکھے ہیں۔ محمد رسول اللہ کے معنی سیکھے ہیں میری کائنات بدل کے رہ گئی ہے :

یہ نغمہ فصل گل و لا لہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

اسی طرح میں نے بھی ایک شعر کہا تھا کہ :

نثار سید کونینؐ پر مرے ماں باپ
سبق دیا بھی تو کیا لا الہ الا اللہ

خدا کی قسم جب سے لا الہ الا اللہ پڑھا ہے کسی کے سامنے جھکنا سیکھا ہی نہیں۔ بقول ظفر علی خاں کے :

اس ابتلا سے خدا کی ہزار بار پناہ
کہ جھک کے تم کسی نا اہل کو سلام کرو

خدا کی قسم اگر سجدہ کرنے والی کوئی بات ہوتی تو جس کے لئے یہ کائنات پیدا کی گئی اس کو ہم سجدہ کرتے۔ محمد عربی ﷺ کو سجدہ کرتے۔ وہ کہتے کہ مجھے سجدہ کرو۔ وہ تو نزع میں بھی کہتے ہیں یا اللہ! میری امت کو ان یہودیوں کے طریقے سے بچانا جنہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا لیا تھا۔ کیا انسان تھا' کیا بات کہی ہے ایک کافر نے۔ ہری چند اختر ایک کافر شاعر تھا۔ علامہ صاحب! جس کے مشہور شعر ہیں :

جس نے قطروں کو سمیٹا اور دریا کر دیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے ذروں کو بھیر ااور صحرا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

اسی کا شعر ہے :

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دکان آئینہ ساز میں

اور وہ ایک اپنے لئے بھی شعر کہتا ہے : یہ ہمیں کافر کہنے والے یہ سوچ لیں کہ وہ کافر کیا کہتا ہے۔ :

جناب شیخ کو جنت ہمیں دوزخ عطا ہو گا
بس اتنی بات ہے جس کے لئے محشر بپا ہو گا

علامہ صاحب! میں پہلے بدعتی ہوتا تھا مثلاً کبھی قوالی سن لی۔ میں نے کہا کہ وہاں قوالی میں اللہ کا نام آتا ہے۔ فیضی کا شعر آتا ہے' غالب کا شعر آتا ہے تو کسی کو وجد نہیں آتا لیکن وجد کس پر آتا ہے۔ "میری لگدی کسے نہ ویکھی تے ٹٹدی نوں جگ جاندا"۔ صرف میں اور میرا بھائی یہ آغا تھا۔ جس کو پیر مہر علی شاہؒ کے اس مشہور شعر پر :

اج سک متراں دی ودھیری اے کیوں جندڑی اداس گھنیری اے
لوں لوں وچ شوق چنگیری اے اج نیناں نے لایاں کیوں جھڑیاں

اور جس نے یہ شعر کہا اس کی قبر پر کیوں نہ اللہ کی رحمتیں برستی ہوں گی :

سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک
کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

انہیں شرم نہیں آتی۔ کپڑا ریشم کا لینے انڈیا جائیں۔ بیٹیوں کی شادی کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے۔ جن کی بیٹیوں کی عصمت منٹو پنجاب میں لٹ گئی ہو۔ تمہاری یہ غیرت ہے نظام الدینؒ کے نام کی روٹی کھانے والو۔ اور بختیار کاکیؒ کا عرس منانے والو۔ اور اجمیر کے نام پر ناچنے اور جھومنے والو۔ آج ان کی روحیں تم کو بد دعا دیتی ہیں کہ تم ان کے ساتھ دغا کرتے ہو۔ جاؤ' مجدد الف ثانیؒ نے تو پہلے ہی کہا تھا کہ "ہیں اہل نظر کشور پنجاب سے بیزار۔" مجھ سے پوچھو' تم بیٹھے ہوئے کس قسم کی باتیں کرتے ہو۔ ہماری ابھی تاریخ کی صبح طلوع نہیں ہوئی تھی۔ بقول ابوالکلام کے' ہمارے قافلے گنگا اور جمنا کے کناروں پر وضو کرتے ہوئے نظر آتے تھے۔ تم دل کی باتیں کرتے ہو؟ دل جب تک لذت آشنائے درد نہ ہو۔ برف کی ایک قاش ہے جسے پانی بنتے تو دیکھا ہے آگ میں جلتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔ تم کس کی باتیں کرتے ہو۔ تم نے ایماں کی جانکنی کا نام تقدیر رکھ دیا ہے۔ تم نے جن بازاروں میں قوموں کی قسمتیں خریدی تھیں' آج ان میں بکاؤ مال کی طرح بک گئے ہو۔ تم ان لوگوں کو برا کہتے ہو' جنہوں نے جہاد کیا' جنہوں نے اپنے نفس کو مارا' جس قاسم نانوتویؒ نے کہا اے علم اگر تو میرے پاس نہ ہوتا تو میں اپنا وجود خاکستر کر لیتا۔ کوئی مائی کا لال جس نے کبھی کانٹے کی چبھن محسوس نہ کی ہو' تلوار کی حکایت کیسے بیان کر سکتا ہے۔ تم کیا جانو کہ اسماعیلؒ کیسے شہید ہوا تھا۔ اس کی لاش پر شیر سنگھ نے کیسے گھوڑے دوڑائے تھے۔ تمہیں کیا پتہ کہ سید احمدؒ کا مرتبہ بارگاہ رسالتؐ میں کیا ہے۔ کچھ تم کو معلوم نہیں او انگریز کے ایجنٹو! او انگریز کے جاسوسو! اور انگریز کی ناپاک اولاد! شرم کرو شاہ ولی اللہؒ کو کیا جواب دو گے۔ شاہ عبدالرحیمؒ کو کیا جواب دو گے۔ عبدالقادرؒ کو کیا جواب دو گے۔ رفیع الدینؒ کو کیا جواب دو گے۔ عبدالغنیؒ کو کیا جواب دو گے۔ شاہ اسحاقؒ کو کیا جواب دو گے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام کے ستون تھے' اسلام کی نشانیاں تھے' اسلام کی دلیلیں تھے۔ کیا جواب دو گے؟ ہم تمہارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھوٹے خداؤں کو برا نہیں کہتے' تم ہمارے سچے دوستوں کو برا کہتے ہو۔ بالا کوٹ سے پوچھو' سکھوں نے کیسے ان کی گردنیں کاٹی تھیں۔ کیسے ان کے ناک کاٹے تھے۔ کیسے ان کا مثلہ کیا تھا۔ تم ان کو کہتے ہو کہ وہ کافر تھے۔ آج اسلام کو کسی ہندو اور آریہ سماجی سے خطرہ نہیں۔ آج اسلام کے رکھوالوں سے اسلام کو خطرہ ہے۔ یہ قوم کو باغی بنا رہے ہیں۔ قوم کو ذلیل کر رہے ہیں۔ میں کس کو گالی دیتا ہوں؟ میں تو یہ کہتا ہوں کہ تم ان لوگوں کو کافر نہ کہو۔ حکومت انہیں روکے' حکومت ان کے منہ میں لگام دے' ان کی کتابیں ضبط کرے اور یہ پیر جورات کو بڑے بڑے پولیس افسروں کے پاس جا کر ٹھہرتے ہیں اور مخبریاں کرتے ہیں' یہ باز آئیں۔ شورش اب مرنے پہ تل گیا ہے۔ وہ شاہ اسماعیلؒ کی جوتیوں میں مر جائے گا' لیکن تمہاری بات کبھی قبول نہیں کرے گا۔ میں لاہور کے نیک افسروں سے کہتا ہوں' یہ کتابیں پڑھ پڑھ کے میرا دل جل گیا ہے۔ کون اسلام کو قبول کرے گا۔ ٹھیک کہا لاہور کے ایس پی نے' چکلوں پر میں نے لکھا تھا "بازار زنا میں عید میلاد النبی"۔ اس پر میرے خلاف ہو گئے۔ میں نے کہا تم میں کوئی آدمی نہیں جو اپنی ماں بہن کا نام اس بازار میں لینا گوارا کرتا ہو۔ علامہ صاحب! صرف میں نے اتنا لکھا۔ لیکن تم؟ یہ سامنے دریچے' یہ روزن۔ :

لپکتے ہوئے پاؤں زینوں کی جانب
یہ بڑھتے ہوئے ہاتھ سینوں کی جانب
لوگ بڑھتے ہی جائیں حسینوں کی جانب
یہاں پیر بھی آ چکے ہیں جواں بھی
تنو مند بیٹے بھی ابا میاں بھی
جو بیوی بھی ہے' بہن بھی ہے' ماں بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تم وہاں بیٹھ کر فاطمہؓ کا نام لیتے ہو۔ رسول اللہ کی بیٹی کا نام لیتے ہو جس کے بارے میں اقبال کہتا ہے :

بتولے باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

ان لوگوں کے بارے میں کیا کہوں :

میں اگر سوختہ ساماں ہوں تو یہ روز سیاہ
خود دکھایا ہے مرے گھر کے چراغاں نے مجھے
کوئی کافر میری تذلیل نہ کر سکتا تھا
مرحمت کی ہے یہ سوغات مسلماں نے مجھے

ملتانی میرے بھائی بتائیں۔ جب گھر میں جائیں' پیر حرم میں ہے' اور اس کا جوتا باہر پڑا ہے' دروازہ بند پڑا ہے۔ تو تم جوتے کی حفاظت کرو دروازہ نہ کھٹکھٹاؤ۔ یہ پیروں کو سجادہ نشینوں کو سجدہ کرتے ہیں۔ بھئی سجدہ کرنا ہوتا تو رسول اللہ کو حضرت عائشہؓ کرتیں' خدیجہؓ کرتیں' ان کے بچے کرتے۔ کس نے سجدہ کیا؟ خدا کا تصور کیسے بنا۔ تدفین سے تنزیح کی طرف آیا۔ کائنات کی ڈویلپمنٹ ایسے ہوئی بقول اقبال کے :

زمانہ ایک حیات ایک کائنات بھی ایک
دلیل کم نظری قصہ جدید و قدیم

تدفین سے تنزیح کی طرف آیا پھر اس کی دوسری منزل تعدد و اشراق سے توحید کی طرف آئی۔ پھر اس کی تیسری منزل صفت قہر و جلال سے صفت رحمت و جمال کی طرف آئی لیکن تم مسلمان اب خدا کی ہستی سے خدا کی نفی کی طرف لے جا رہے ہو۔ اور یہی چیز ہے جسے اقبال کہتا ہے :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم از بے بصری بندگئ آدم کرد
گوہر داشت ولے نذر کمال و جم کرد
یعنی از خوئے غلامی زسگاں خوار ترایم
ما ندیدیم سگے پیش سگے سر خم کرد

(کتے نے کتے کے سامنے سر نہیں جھکایا۔ مگر انسان نے انسان کے سامنے سر خم کر دیا)

دوستو! میں کہاں تک تم کو بتاؤں کیسے تم کو بتاؤں، کس طرح بتاؤں۔ کاش میرے پاس اتنا علم ہوتا کہ میں اسے اس طرح تقسیم کرتا جیسے ستارے رات کو اپنی چمک تقسیم کرتے ہیں۔ میرے پاس ہواؤں کی روانی ہوتی۔ میں تمہارے مشام جاں کو معطر کرتا۔ میرے پاس دریاؤں کی طغیانی ہوتی میں تمہارے بیابانوں کو لالہ زار بنا دیتا۔ میرے بس میں ہوتا تو کلیوں کو توڑ کر اپنے آنسوؤں سے نم دے کر تمہارے گلستانوں کے لبدی پھول بنا دیتا۔ میرے پاس کچھ نہیں۔ میرے پاس ایک دکھا ہوا دل ہے۔ میں تمہارے دروازے پر دستک دیتا ہوں۔ میں تمہیں اسلام کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ میں خدا کے نام پر اپیل کرتا ہوں۔ میں اس رحمة اللعالمین کی رحمت اللعالمینی کے نام پر اپیل کرتا ہوں جس کے بارے میں غالب کہتا ہے کہ :

ہر کجا ہنگامہ عالم بود
رحمت اللعالمینے ہم بود

اقبال نے ایک اور بات کہی ہے :

سمجھ میں نقطہ توحید آ تو سکتا ہے
تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہیے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستو! آج ہمیں یہ قرارداد بھی پاس کرنی ہو گی کہ ہم اپنی حکومت کے کہنے پر جانیں لڑا دیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم ان بدعتیوں کی گرفتاری کا مطالبہ کرتے ہیں۔ اگر لاہور میں کوئی فساد ہو تو میں ذمہ دار' کوئی جھگڑا ہو میں ذمہ دار' کوئی دنگا ہو میں ذمہ دار؟ ہماری ضلع کے حکام سے درخواست ہے کہ خدا کے لئے انہیں روکیں۔ ایک راون اور تین اس کے ساتھی' یہ دسہرہ جو ہے اسے روکیں۔ ہم اور کچھ نہیں چاہتے۔ ایک وہ داتا گنج بخشؒ کہ بقول شیخ خورشید احمد کے 'نگاہ اٹھائی اور بستیاں مسلماں ہو گئیں اور ایک یہ کہ زبان کھولی اور سب مسلمان کافر ہو گئے۔ عیسائیوں کو آج بات کرنے کا موقع مل گیا۔ مجھے میرے شاہ جیؒ نے ایک دفعہ کہا۔ ہائے میرے شاہ جیؒ کہاں چلے گئے۔ بخاریؒ کہاں چلا گیا۔ میرے بس میں ہوتا تو میں اپنی زندگی تجھے دے کر زندہ رکھتا۔ وہ تیرا قرآن سناتا:

نشان راہ دکھاتا تھا جو ستاروں کو
ترس گئے ہیں اسی مرد راہ داں کے لئے

مجھے شاہ جیؒ نے کہا۔ بیٹا! نعتیں لکھا کرو۔ میں نے کہا۔ شاہ جیؒ میں کانپتا ہوں کہ جن القاظ سے اور جس قلم سے میں دنیاداروں کی مدح کر چکا ہوں' انہی سے میں رسولؐ کی مدح کروں:

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

اور بقول ظفر علی خاں کے:

نماز اچھی حج اچھا روزہ اچھا اور زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

میرے بارے میں انہوں نے مشہور کر دیا کہ میں رسول اللہ کو گالی دیتا ہوں۔ میں مرتد ہو گیا ہوں۔ میں کافر ہو گیا ہوں۔ میں قیامت کے دن حضورؐ کے سامنے کھڑے ہو کر فریاد کروں گا کہ یہ لوگ مجھے تیرے عشق میں کافر کہتے تھے۔ خدا کی قسم مجھے دس ہزار زندگیاں بھی مل جائیں تو وہ بھی رسول اللہؐ کی عزت پر وار دوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے اس وقت سیاست میں قدم رکھا تھا
جب سیاست کا صلہ آھنی زنجیریں تھیں
سر فروشوں کے لئے دار و رسن قائم تھے
خان زادوں کے لئے مفت کی جاگیریں تھیں

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب کوٹ ادو

(نواب زادہ نصر اللہ خاں کی انتخابی مہم کے جلسہ سے خطاب)1970ء

صدر گرامی قدر! دوستو! بھائیو! عزیزو اور بزرگو!

میری تقریباً چالیس سال کی سیاسی زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ میں کوٹ ادو میں آپ دوستوں کو خطاب کرنے کی عزت حاصل کر رہا ہوں۔ میں ایک شہری آدمی ہوں۔ میری خاص قسم کی ذہنی فضا ہے' خاص قسم کی زبان ہے' لہجہ ہے' الفاظ ہیں' معانی ہیں' دل و دماغ کی تربیت ہے ایک خاص سانچہ ہے جس میں ڈھل کے نکلا ہوں۔ اس لئے کوئی ایسی بات جو آپ کی سمجھ میں نہ آئے یا جس کو آپ محسوس نہ کر سکیں۔ یا جس میں آپ کو کوئی دشواری پیش آئے' تو میں آپ سے التماس کروں گا کہ آپ بڑے شوق سے وہ بات دوبارہ مجھ سے پوچھ سکتے ہیں۔ اور میں اپنی طرف سے' جو خدا نے مجھ کو بیان کی طاقت دی ہے' یہ کوشش کروں گا کہ میری بات آپ کے دل میں جا کر اس طرح ترازو ہو جائے جس طرح شاعر کے دل میں سرمگیں نگاہ کا ڈورا جا کر پیوست ہو جاتا ہے۔ (یار آپ انہیں کیوں روکتے ہیں؟ بھئی! تالیاں پیٹتے ہیں پیٹنے دیں۔ نعرے لگاتے ہیں لگانے دیں۔ جب ان کی تربیت کئی سالوں سے تالیوں سے ہی ہو رہی ہے تو تالیاں ہی پیٹنے دیں۔ ایسی کوئی بات نہیں)۔ یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ میں ایک ایسے موقع پر آپ کے سامنے تقریر کر رہا ہوں جب کہ ایک ہی دن پہلے مجھ سے ایک بہت بڑے آدمی' بڑے نامور آدمی' بڑے معروف آدمی' بڑے مشہور آدمی' بڑے چار چول چوکس آدمی' بڑے ترت پھرت آدمی' بڑے ذہین' فطین' حسین اور مہ جبین آدمی آپ کے سامنے آکر اپنے خیالات کا اظہار کر چکے ہیں۔ جو کچھ روایت مجھ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچی ہے۔ اگر وہ باتیں درست ہیں تو میں افسوس سے کہہ سکتا ہوں کہ میں کوشش کے باوجود کہ میں ان سے بہت ہی چھوٹا آدمی ہوں' نہ میں اپنے منہ کو اس طرح بگاڑ سکتا ہوں اور نہ وہ زبان استعمال کر سکتا ہوں۔ دوسری بات میں نے یہ سنی ہے کہ آج کے جلسے کے اعلان کے پیچھے پیچھے یہ اعلان بھی ہوتا رہا ہے کہ میرے جلسے میں نہ جائیں۔ کیوں نہ جائیں ؟ ان دوستوں سے میں اتنی بات کہہ سکتا ہوں کہ :

عروس لالہ! مناسب نہیں ہے مجھ سے حجاب
کہ میں نسیم سحر کے سوا کچھ اور نہیں!

میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ میری بات سے اپنے دماغوں کو مغلوب نہ کریں۔ میں آپ کے دماغوں کو فتح کرنے یا زنجیر پہنانے نہیں آیا۔ میں آپ کے دماغ میں کچھ باتیں ڈالنے کے لئے آیا ہوں۔ آپ اسے دماغ میں ڈال کر گھر لے جائیں۔ اس پر غور کریں۔ اور میں یہ نہیں کہتا کہ میرے مخالف کے جلسے میں نہ جائیں۔ میرے بدترین مخالف کے جلسے میں بھی جائیں اور اس کے بعد میری اور اس کی بات کا موازنہ کریں کہ سچائی پر کون ہے ؟ اور جھوٹ پر کون ؟ ان کے جلسے میں بھی ضرور جائیں۔ جو وہ قومی پالیسی کے بارے میں کہتے ہیں وہ بھی سنیں۔ جو سیاسی پالیسی کے بارے میں کہتے ہیں' وہ بھی سنیں۔ جو ملکی پالیسی کے بارے میں کہتے ہیں' وہ بھی سنیں۔ جو موجودہ کشمکش کے بارے میں کہتے ہیں وہ بھی سنیں۔ آپ کے ساتھ وہ جو کچھ وعدے کر گیا ہے ان کو اپنے دامن تخیل میں جگہ دیں۔ اور پھر جا کر آپ میری باتوں سے موازنہ کریں۔ میں صرف اتنا ہی کہہ سکتا ہوں :

ہیں کواکب کچھ نظر آتے ہیں کچھ!
دیتے ہیں دھوکہ یہ بازی گر کھلا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے میں تو اس لئے یہاں آیا تھا۔ یہ نہیں کہ میرا کوئی پہلے سے طے شدہ پروگرام تھا کہ میں جاؤں گا۔ وہ پہلے آئیں گے' پھر میں ان کے بعد تقریر کروں گا اور میں آپ کے ذہن و فکر کو ضغطے میں ڈالوں گا۔ میں نے ایک مہینہ پہلے یہ پروگرام دیا تھا۔ شاید آپ نہیں جانتے کہ میں اس معاملے میں بہت مشغول آدمی ہوں۔ تمام ملک سے دوست احباب آتے ہی رہتے ہیں۔ شہروں سے بہت زیادہ تقاضا ہوتا ہے کہ میں ان کے ہاں تقریر کر جاؤں۔ اور گرمی میں ملتان یا مظفر گڑھ کے ضلع میں آنا' میں سمجھتا ہوں یہ ایک بہت بڑی قربانی ہے۔ مجھ جیسا آدمی جو شاعرانہ نشوونما رکھتا ہے اور ادب کے ماحول میں پرورش پا کر نکلا ہے' اس کا اس دور دراز طبقے میں چل کر آنا اور آپ دوستوں سے آپ بھائیوں سے' آپ لوگوں سے خطاب کرنا' میں سمجھتا ہوں کہ جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔ خاص طور پر ان حالات میں بقول غالب : صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا۔ بہر حال! میں نے جب یہ وقت دیا تھا اور نواب زادہ نصر اللہ نے یہ کہا تھا کہ کوٹ ادو کے احباب مجھ سے یہ کہتے ہیں کہ ایک آدھ جلسہ وہاں پر کر جاؤ' وہاں پر سرفروش نوجوان بھی ہیں۔ پی ڈی پی کے بھی ہیں۔ جماعت اسلامی کے بھی ہیں۔ سارے تن بزرگ ہیں۔ موافق بھی ہیں۔ مخالف بھی ہیں۔ ان کا پرچم بھی ہے۔ ہمارا پرچم بھی ہے۔ ان کا دامن بھی ہے ہمارا گریبان بھی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے ان دونوں میں نجات کون پاتا ہے۔ اپنے بارے میں تو یہی کہہ سکتا ہوں کہ :

حاضر ہیں میرے جیب و گریباں کی دھجیاں
اب اور کیا تجھے دل دیوانہ چاہئے!

میں یہاں اس لئے آیا تھا کہ میں سمجھتا تھا کہ مظفر گڑھ کا ضلع ایک ایسا ضلع ہے' تاریخ نے اسے ایسا ضلع بنا دیا ہے کہ جب سارے ملک میں رات چھائی ہوئی تھی تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں ضرورت محسوس ہوئی ہے۔ میں نے تو ان کے دل و دماغ کو ہمیشہ صاف ستھرا پایا۔ مجھے افسوس ہے میں کبھی کسی کو گالی نہیں دیا کرتا۔ میرا دشمن جو مجھ کو ماں بہن کی گالی دیتا ہے۔ میں اس کو بھی گالی نہیں دیتا کہ اس کی ماں بہن تو میری ماں بہن ہے۔ اگر میں گالی دوں تو ایک شریف اور اوباش انسان میں کوئی فرق نہیں۔ گالی وہ دیتا ہے' جھوٹ وہ بولتا ہے' بہتان وہ باندھتا ہے جس کے پاس دلیل نہ ہو' مضمون نہ ہو اور معنی نہ ہوں۔ اللہ نے مجھے وہ دولت دی ہے کہ جس جس بات پر آپ چاہیں' اس اس بات پر تقریر کرتا رہوں۔ اور اس وقت تک تقریر کرتا رہوں جب تک آپ کی تسلی نہ ہو جائے۔ لیکن یہ آوازیں کسنا میرا خیال ہے مناسب نہیں ہے۔ لیکن جب پڑھے لکھے آدمی یہ کہتے ہیں کہ ہم بین الاقوامی شہرت کے مالک ہیں۔ اور ہم قندار میں آئیں گے اور جو ہماری بات نہ مانیں گے اس کا سر منڈا دیں گے' اس کی مونچھیں منڈا دیں گے' اس کی ڈاڑھی منڈا دیں گے۔ ڈاڑھی مونچھیں تو ان کی' ہماری پہلے ہی مونڈی ہوئی ہیں۔ میں تو سر منڈا کر آیا ہوں اور آپ جانتے ہیں کہ آدمی جب سر منڈاتا ہے تو اولے تو پھر پڑا ہی کرتے ہیں۔ اس لئے پہلی بات تو یہ کہ اس نے کہا کہ وہ بوڑھا ہے۔ اپنے علاج کے لئے لندن چلے جائیں۔ پیسے میں بھجوا دوں گا۔ سوال یہ ہے کہ آپ کے پاس پیسے کہاں سے آئے؟ اور جو پیسے آپ نوابزادہ کو دیتے ہیں وہ پیسے آپ اپنی جاگیر' 24 ہزار ایکڑ' کے مزارعوں کو' ہاریوں کو اور کسانوں کو کیوں نہیں دیتے۔ جب وہ اپنی بیٹیاں بازار میں لے کر انہیں فروخت کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں میں دے دوں گا۔ کیا دے دوں گا۔ تیسری بات یہ کرنا کہ اپنا منہ بنانا اور منہ بنا کر عو عو کرنا۔ میرے خیال میں یہ بات غلط ہے۔ ایک پڑھا لکھا آدمی عو عو نہیں کیا کرتا۔ کبھی آپ نے نوابزادہ نصر اللہ کو بھی کسی کو گالی دیتے ہوئے سنا؟ کوئی عیب سنا؟ کسی پر الزام سنا؟ سوائے سیاسی بات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیت کے کہ فلاں بات غلط ہے فلاں بات صحیح ہے۔ یا نوابزادہ کے بارے میں کوئی بات سنی کہ اس نے اپنی زمینیں بیچ کر کوئی تہوار کی راتیں گزاری ہوں یا صہباو پیمانہ سے کوئی واسطہ باندھا ہو۔ ایک شریف انسان، مکمل شریف انسان۔ اور ایسے انسان کے متعلق آکر یہاں اس قسم کی باتیں کرنا میں سمجھتا ہوں ایک اچھے سیاست دان کو زیب نہیں دیتا۔ لیکن اس سے یہی توقع کی جاسکتی ہے۔ جو شخص اپنے آقا کا وفادار نہ رہا ہو' وہ دوسرے کے بارے میں کیا صحیح رائے قائم کر سکتا ہے۔ پھر یہ کہتے ہیں کہ نوابزادہ صاحب یہ ہیں نوابزادہ صاحب وہ ہیں۔ مجھے نوابزادہ صاحب کی قبر میں نہیں جانا ہے۔ میں نوابزادہ صاحب کی پارٹی میں نہیں ہوں۔ میری تنظیم تو چھوٹی موٹی تنظیم ہے۔ اور اس میں بھی نہیں پتہ کتنے وفادار ہیں اور کتنے غیر وفادار ہیں۔ بہر حال جذبہ ان کا صادق ہے۔ اور مجھے تو یہاں کے نعرے' یہاں کے جوش' یہاں کے ولولے' یہاں کے ہمہمے' یہاں کے طنطنے' یہاں کے دبدبے' یہاں کے حوصلے' یہاں کے یقین' یہاں کے اعتماد' یہاں کی گفتار' یہاں کے کردار' یہاں کے استقلال' یہاں کی روانی اور یہاں کی طغیانی' اور یہاں کی جوانی سے یہ محسوس ہوا کہ ان لوگوں کا جذبہ واقعی صادق ہے۔ میری نوابزادہ صاحب سے بس محبت ہے۔ اس لئے چلا آیا۔ ورنہ میں بیمار ہوں۔ شوگر ہے۔ نہ میرا کوئی شریک سفر ہوتا ہے۔ صبح اٹھتا ہوں چائے کی ایک پیالی پیتا ہوں۔ دوپہر کو ایک روٹی کھاتا ہوں۔ پھر شام کو چائے کی ایک پیالی پیتا ہوں۔ پھر رات کو ایک روٹی کھاتا ہوں۔ بس یہی میرا کھانا ہے۔ یہ لیڈر ہمارے جو ہیں رنگا رنگ کے لیڈر ہیں۔ بس ان کے متعلق کیا کہیں کہ کیسے لیڈر ہیں۔ نوابزادہ صاحب کے متعلق جو کچھ انہوں نے کہا ہے۔ اس قسم کی باتیں کرنا نہ میرا شیوہ ہے۔ لیکن جب میں نے لاہور میں یہ تقریر پڑھی۔ نوائے وقت' امروز اور مشرق میں' وہاں کے ایڈیشنوں میں' کوہستان میں اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا ایک بیٹا اٹھا۔ اس رات کے سینے میں خنجر بھونک کر' آمریت کے جنازے کو کندھا دینے کے لئے آگیا۔ (نواب زادہ نصر اللہ خان زندہ باد)۔ بھئی! زندہ باد زندہ باد پھر کر لینا۔ کوئی پتہ نہیں آپ کے زندہ باد اور مردہ باد کا بھی!

باما شراب خوردو بہ زاہد نماز کرد

تاریخ کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔ اخبار اٹھا لیجئے۔ یہ کیا ہے؟ یہ کہہ دینا کہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ بھئی! یہ کوئی رشتہ دینے کا سوال ہے۔ بوڑھا ہو گیا ہے۔ کوئی بات ہی نہیں' کوئی ایسا سوال نہیں۔ نہ نواب صاحب نے کوئی شادی کرنا ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ دنیا میں جمہوریت کا یہ دستور رہا ہے' انسانیت کا یہ دستور رہا ہے کہ انسان جتنا بڑھاپے کی طرف جاتا ہے' عمر کی منزل آگے بڑھتی ہے تو اس کی دانائی اور بصیرت پر بھروسہ کیا جاتا ہے۔ یہ اسمبلی جو ہے بننے والی' بچوں کے حوالے کرنا چاہتے ہیں' یا شاہدو شراب کے رسیا کے حوالے کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بوڑھا ہو گیا ہے۔ بھئی بوڑھے کی کیا بات ہے۔ آپ کوئی پولیٹیکل بات کیجئے! آپ پڑھے لکھے آدمی ہیں۔ ذہین آدمی ہیں۔ بڑے اونچے عہدوں پر متمکن رہے ہیں۔ آپ کی ذہانت کا تمام ملک میں چرچا ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ آپ کی ذہانت کا ڈھنڈورا وہ بھی پیٹ رہے ہیں جنہوں نے کبھی حسین احمد مدنیؒ اور انور شاہؒ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کیا تھا۔ اور یہ بھی میں جانتا ہوں کہ ذہانت کتنی ہے۔ مجھ میں اور ان میں صرف اتنا فرق ہے کہ میں نے ایک غریب باپ کے ہاں پرورش پائی ہے اور اس نے ایک سرمایہ دار کے ہاں پرورش پائی ہے۔ لطف تو یہ تھا کہ وہ بھی ہوتے اور میں بھی ہوتا اور قوم فیصلہ کرتی کہ بات چار چول چو کس کس کی کھری ہے۔ اور پھر یہ کہنا کہ مجھ سے پیسے لے جاؤ۔ ڈالر لے جاؤ اور علاج کرانے لندن چلے جاؤ۔ نواب صاحب کا کون سا حصہ ناکارہ ہو گیا ہے کہ علاج کرانے کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں کے جسارت میں یہ تقریر پڑھی اور پڑھنے کے بعد میں نے کہا ایک بڑا آدمی' ایک مشہور آدمی تو اس قسم کی باتیں نہیں کیا کرتا۔ کیونکہ آدمی کے اندر جو کچھ ہو وہی باہر نکلا کرتا ہے۔ تو میں نے جیسا نوابزادہ صاحب کو پایا اسی طرح صاف ستھرا اور بے عیب پایا۔ جس طرح معصوم اور شیر خوار بچے کے لئے ماں کا دودھ ہوتا ہے۔ لیکن اس نے یہاں آکر ایسی باتیں کیں۔ او کوٹ ادو کے مسلمانو! میں آپ سے پوچھتا ہوں اور میں ان دوستوں کی طرف بھی آؤں گا جو آج ان کے نکاح میں شریک ہو کر نکاح کے چھوہارے کھا رہے ہیں۔ اور ان کو معلوم نہیں کہ وہ کہاں کھڑے ہیں اور کہاں جانے والے ہیں۔ وہ کون سا راستہ اختیار کر رہے ہیں۔ اور ان کو میرے خیال میں اتنا بھی معلوم نہیں کہ سوشلزم ہوتا کیا ہے۔ سوشلزم کے معنی کیا ہیں۔ اس کے مبادیات کیا ہیں۔ اس کی الف کیا ہے۔ اس کی ب کیا ہے اس کی پ کیا ہے۔ اس کی ی کیا ہے۔ اور انہیں یہ بھی پتہ نہیں کہ سوشلزم کا بانی کون تھا۔ اور سائینٹیفک سوشلزم کا بانی کون تھا۔ اور سوشلزم کا جو بانی تھا اس نے کس قسم کے خطوط مرتب کئے۔ علم اور فن کی دنیا میں' سیاست کی دنیا میں اور فلسفے کی دنیا میں اور پھر اس کو پریکٹیکل شیپ دینے والا کون تھا۔ اسے عملی لباس پہنانے والا کون تھا۔ اور کون سا انقلاب آیا اور اس انقلاب نے مذہب کے ساتھ' دین کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور پھر اس نے کس قسم کے برگ وبار پیدا کئے۔ اس کی تاریخ کیا ہے۔ ان دوستوں کو معلوم نہیں کہ جدلیاتی نظریہ کیا ہوتا ہے۔ یہاں کچھ دوست پڑھے لکھے ضرور کھڑے ہوں گے۔ وہ جانتے ہیں کہ تاریخ کا جدلیاتی مادی پس منظر جس کو کہتے ہیں' اس کا قرآن اور اسلام کے ساتھ تصادم کیا ہے' شرع کے ساتھ تصادم کیا ہے' دین کے ساتھ تصادم کیا ہے۔ اور تاریخ کی مادی تعبیر جو ہے وہ اپنے کیا نتائج پیدا کرتی ہے۔ افسوس کہ کوٹ ادو کے ان سادہ دل لوگوں میں جن کی طبیعتیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالکل سادہ ہیں' بے عیب ہیں۔ ہواؤں کی طرح جو لوگ پیارے ہیں۔ چاند کی طرح جو لوگ روشن ہیں۔ اور گنے کی پور کی طرح جن میں مٹھاس ہے۔ اور جو لغت کا سرمایہ نہیں رکھتے۔ میں اس قسم کے پیچیدہ الفاظ سنا کر' اس قسم کے پیچیدہ فلسفے سنا کر ان کے دماغوں پر بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا' کیونکہ میرا معاملہ تو ایسے شخص کے ساتھ رہا ہے۔ میں اس شخص کی یادگار ہوں' میرا تو قافلہ ہی بچھڑ رہا ہے یا بچھڑ چکا ہے۔ میرے لوگ اللہ کو پیارے ہو گئے۔ ایک مخاریؒ اس ملک میں ہوا کرتا تھا۔ جس کے گھنگھریالے بال گھوما کرتے تھے۔ اور لوگوں کو خطاب کیا کرتا تھا تو کائنات اپنی پوری گردش میں آیا کرتی تھی۔ اور جب کائنات گردش میں آیا کرتی تھی۔ تو اس کے بعد وجدان خاص طور پر اس کے گھنگھریالے بالوں کو کہا کرتا تھا کہ :

شب غم کی دست درازیاں تیرے گیسوؤں پر نثار ہوں
میری بے کسی کی قسم تجھے میری بے کسی کا الم نہ کر

میں تو اس قبیلے کا آدمی ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ جہاں ٹھوس باتیں بھی آپ کو سمجھاتا چلا جاؤں۔ سمجھاتا چلا جاؤں' وہاں تھوڑی سی ایسی باتیں بھی کرتا چلا جاؤں جو آپ لوگوں کی طبیعت اور مزاج کے مطابق ہوں۔ میرے یہاں آنے کا ایک ہی مقصد تھا کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں۔ مظفر گڑھ کے ضلع کا شکریہ ادا کروں کہ مظفر گڑھ کے ضلع نے ایک ایسی تاریخ بنائی' ایک ایسا اس زمین کے اوپر احسان کیا' ایک ایسی مہربانی کی اور ایک ایسی چیز ہم کو دی کہ اس کا تاریخ میں نام گونجتا رہا۔ آج تک اس ضلع سے بہت سے لوگ حکمران بھی ہوئے۔ میرے بہت ہی مہربان اور بزرگ دوست ہیں' نواب مشتاق احمد گورمانی۔ اور حکومت ان کے سامنے ایسے کھڑی ہوتی تھی جس طرح امویہ اور عباسیہ کے درباروں میں لونڈیاں کھڑی ہوتی تھیں۔ ہم نے ان کا جاہ و جلال بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا ہے۔ ان کی حکومت بھی دیکھی ہے۔ ان کی وزارت بھی دیکھی ہے۔ ان کی گورنری بھی دیکھی ہے۔ اور ان کو بڑا با عروج پایا۔ ان کے بعد سردار عبد الحمید دستی کا زمانہ بھی دیکھا۔ اور پھر محمد ابراہیم برق جب یونینسٹ پارٹی میں وزیر بنے تھے۔ وہ زمانہ بھی دیکھا۔ پھر ملک قادر بخش کا زمانہ بھی دیکھا۔ پھر ایسے زمانے بھی دیکھے کہ لوگ حکومت میں جاکر حکومت کی انگوٹھی میں نگینے کی طرح جگمگاتے تھے۔ یا حکومت کے ایوانوں میں فانوس کی طرح روشنی تو ضرور دیتے تھے۔ لیکن کوئی ایسا نہیں اٹھا جس نے اپوزیشن میں کھڑے ہو کر نعرہ رستاخیز بلند کیا ہو۔ اور پھر نوابزادہ بھی ہو۔ دولت میں پلا ہو۔ نازو نعم میں پلا ہو۔ لیکن جب جیل گیا ہو تو جیل میں اس طرح رہا ہو جس طرح پہاڑ اپنے مقام پر کھڑا ہوتا ہے۔ اور حکومت نے اپنی سی کوشش کی ہو کہ اس کو اپنی جگہ سے ہٹائے یا ہسپتال میں بھیجے۔ جب بڑے بڑے لیڈر بیماریوں کے بہانے کر کے ہسپتالوں میں آجاتے تھے۔ نوابزادہ نصر اللہ خان اس وقت بیمار بھی تھا اور پہلی دفعہ جیل میں گیا تھا۔ پھر اس کو دور دراز کے جیلوں میں بھیجا گیا۔ کبھی کیمبل پور کے جیل میں بھیجا گیا اور کبھی ادھر ادھر ڈالا گیا لیکن میں خدائے ذوالجلال کو گواہ بنا کر کہتا ہوں اور مجھے اپنے رب کو جان دینی ہے' میں نے نوابزادہ سے کوئی زیادہ بہادر' کوئی زیادہ جری اور کوئی زیادہ حوصلہ مند آدمی نہیں پایا۔ اور پھر نوابزادہ نصر اللہ خان اس وقت بھی ایوب خان کو للکارتے رہے اور اس وقت بھی ایوب خان کو جھنجھوڑتے رہے اور انہوں نے اپوزیشن کی شمع روشن کی جب ہمارا آج کا انقلابی لیڈر جو دوسروں پر عو عو کرتا ہے' آٹھ سال تک اس کے نکاح میں رہا۔ اس کا وزیر رہا اور اس کے دامن سے بندھا رہا۔ اور جس نے کھڑے ہو کر مادر ملت کا مقابلہ کیا۔ اور قائداعظم کی روح کو اس طرح ثواب پہنچایا۔ مجھے شرم آتی ہے اگر میرے حریف شاعری سمجھتے ہوتے تو میں انہیں جوش کے دو شعر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا دیتا کہ :

مجرموں کے واسطے زیبا نہیں یہ شور و شین
کل یزید و شمر تھے اور آج بنتے ہو حسین
اک کہانی وقت لکھے گا نئے مضمون کی
اس کی سرخی کو ضرورت ہے تمہارے خون کی

بھئی! میں نے ابھی تقریر شروع نہیں کی۔ جس کو جانا ہے ابھی چلا جائے۔ ایک ایک بات آپ کو سمجھا کر جاؤں گا ریاضی کی طرح۔ جیسے ایک اور ایک دو ہوتے ہیں۔ دو اور دو چار ہوتے ہیں۔ اور نو اور دو گیارہ ہوتے ہیں۔ انشاء اللہ یار لوگ تو نو اور دو ہو ہی جائیں گے۔ پتہ نہیں یہ پنجاب کی عادت ہے کہ باہر سے فاتح آتے چلے جاتے ہیں۔ میں اسے لیڈر ویڈر نہیں مانتا جو کل یہاں تقریر کر گیا۔ وہ آپ کے لئے ہو گا :

کسی مغرور کے آگے ہمارا سر نہیں جھکتا
فقیری میں بھی اکبر شوکت شاہانہ رکھتے ہیں

اور یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔ خنجر تو جانتے ہی نہیں' نگاہ بھی نہیں اٹھے گی۔ میں تو انہیں جانتا ہوں یہ فتنہ محشر ہیں :

یہ نیچی نظر والے اک فتنہ محشر ہیں
کہنے کو بڑے بھولے' بے چارے بڑے معصوم

میں آج آپ کو بتا کر جاؤں گا کہ سوشلزم ہے کیا۔ یہ کس نازنین کا نام ہے۔ اس دوشیزہ نے کس کے گھر میں پرورش پائی ہے۔ اس مہ جبیں کے خدوخال کیا ہیں۔ اس کا نکاح آج کل کون سے بزرگ پڑھا رہے ہیں۔ اور کس قیمت پر پڑھا رہے ہیں۔ یہ پانچویں شاہسوار کہاں سے آئے ہیں۔ جن کا چٹکی پروگرام ہے۔ جو شامل باجے ہو گئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہ شامل باجے لیا ہیں۔ یہ میں آپ کو بتاؤں گا۔ جو نقطہ سمجھ میں نہ آئے بے شک پوچھیں۔ میں اس معاملے میں بڑا حوصلہ مند آدمی ہوں۔ قید مجھ کو نہیں ڈرا سکتی۔ چون برس میری عمر ہے۔ ساڑھے بارہ برس تو میں نے قید ہی کاٹی ہے۔ مجھے کبھی کسی نے روح افزا کی بوتل میں وہ خاص چیز نہیں پہنچائی تھی۔ پہلی بات آپ نے سن لی کہ وہ بوڑھا ہے' حالانکہ نوابزادہ نصر اللہ خان ابھی بوڑھے نہیں۔ کم بخت جوانی سینے میں ناگن کی طرح لہراتی ہے۔ کھر صاحب! کوئی اس سے پوچھے کہ وہ کیسے بوڑھا ہے۔ بڑھاپے میں اسے کیسے شکایت پیدا ہوئی۔ کہاں انہوں نے اس کا تجربہ کیا کہ انہیں بوڑھا نظر آیا۔ یہ سمجھ میں نہیں آئی۔ بوڑھا' بڈھا' بیمار ہے۔ مجھ سے پیسے لے لے۔ تمہارے پاس مال کہاں سے آیا:

قریب ہے یار روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

مجھے افسوس ان پر ہے جو صرف شرعی ثواب کی خاطر ان کے ساتھ ہو گئے ہیں۔ انہیں یہ بھی احساس نہیں رہا کہ ان کا امیر شریعت' نصر اللہ خان کے ہاں کتنی دیر رہا ہے۔ اس کی حیا بھی نہیں کی۔ نصر اللہ خان میں کوئی عیب نکالو۔ بتاؤ۔ دیہاتی تو بہت اچھے واقف ہوتے ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ جو آپ کی چارپائیاں اٹھا کر لے جایا کرتے ہیں۔ آپ کی عزتیں بھی اٹھا کر لے جایا کرتے ہیں۔ یہ اپنی بیویاں ایسے بدلا کرتے ہیں جیسے جوتے بدلے جاتے ہیں۔ سب کچھ کرتے ہیں۔ لیکن کیا نوابزادہ نصر اللہ خان سے آپ کو یہ شکایت پیدا ہوئی؟ کبھی آپ نے اسے شراب پیتے دیکھا؟ کبھی کسی کی عزت و آبرو پر ہاتھ اٹھاتے دیکھا؟ پھر جب آپ نے اسے ممبر بنا کر بھیجا تو اس نے ٹھوس کریکٹر کا ثبوت دیا۔ جنرل موسیٰ نے مجھے' جب میں 1966ء میں رہا ہو کر آیا' بلا کر کہا کہ نصر اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاں تمہارا بہت گہرا دوست ہے۔ تم اسے کہو کہ ہم اسے مظفر گڑھ کے ضلع میں ٹیکسٹائل مل دے دیتے ہیں۔ لیکن اس ضد کو چھوڑ دو جس قیمت پر راضی کر سکتے ہو کرو۔ یہاں میاں مشتاق احمد گورمانی موجود ہیں سردار عبدالحمید دستی موجود ہیں اور اس برخوردار کا تو میں نام ہی نہیں لینا چاہتا جو اس کے مقابلہ میں کامیاب ہو گیا تھا۔ کوئی بتائے نوابزادہ نے کوئی شخصی بددیانتی کی ہو' قومی بددیانتی کی ہو یہ چودھری فضل الٰہی سپیکر جو اب پیپلز پارٹی میں داخل ہوئے ہیں' یہ بھی اس کی شہادت دے سکتے ہیں۔ اور بنگال کے بڑے بڑے لیڈز اور چودھری محمد حسین چٹھہ بھی اس کی شہادت دے سکتے ہیں۔ وہ اس سے انکار نہیں کر سکتے۔ اس زمانے میں ایوب کا طوطی بولتا تھا۔ وہ اسے کہا کرتا تھا۔ "مائی ڈیئر سن زلفی"! اس زمانے میں جب "مائی ڈیئر سن زلفی" کہلاتے تھے' وہ "ڈیڈی" کہلاتا تھا۔ جس زمانے میں ایوب خان میں خون نہیں تھا' رگیں نہیں تھیں بلکہ سیسہ پگھلا ہوا تھا۔ وہ "انا ربکم الاعلیٰ" کے انداز میں گفتگو کرتا تھا۔ میں اس کا خود عینی شاہد ہوں۔ جب نصر اللہ خان نے کہا یہ نظام نہیں چلے گا تو اس نے نصر اللہ کو ڈانٹنا چاہا۔ تو نصر اللہ نے کہا..... معلوم ہوتا ہے مسٹر پریذیڈنٹ! تم کو شریفوں سے گفتگو کرنے کا سلیقہ نہیں آتا ہے۔ اگر تم اسی انداز میں گفتگو کرو گے تو اسی انداز میں جواب پاؤ گے۔ تو ایوب خاں بہت بہادر تھے۔ اس نے کہا یہ لڑکا میرے سامنے اس طرح گفتگو کرتا ہے؟ کہا' نہیں نوابزادہ صاحب' آپ کو میں بہت دیانتدار اور بہادر پاتا ہوں۔ پھر اس نصر اللہ خان نے اپوزیشن کو اکٹھا کیا۔ لوگ دانوں کی طرح بکھرے ہوئے تھے۔ چاول کے دانوں کی طرح' گیہوں کے دانے کی طرح' مکئی کے دانوں کی طرح یوں کہیے کہ اس طرح بکھرے ہوئے تھے جیسے بیوہ کے آنسو بکھرے ہوتے ہیں۔ اس نے بیوہ کے آنسوؤں کو جمع کر کے مروارید بنا دیا۔ لولوئے لالہ بنا دیا۔ پھر مادر ملت کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیکشن میں جس جرات و مردانگی کے ساتھ وہ لڑا۔ تم اس کی شہادت کیا دے سکتے ہو' اس کی شہادت تو وہ مرد وجود دے سکتا ہے جس کا نام چودھری محمد علی ہے۔ اس کی شہادت ابو الاعلیٰ مودودی دے سکتا ہے۔ فاطمہ جناح کی قبر دے سکتی ہے۔ اس کی شہادت خود ممتاز دولتانہ دے سکتے ہیں۔ نورالامین دے سکتے ہیں۔ پھر جس طرح اس نے اپنی زمینیں بیچ کر' اپنے بھائیوں سے مال لے کر' اپنی فصلیں بیچ کر' فلیٹیز ہوٹل کا ایک کمرہ کرائے پر لے کر' کسی کا ممنون احسان نہ ہو کر اپوزیشن کو جس طرح چلایا۔ میں تو لاہور کا رہنے والا ہوں' جس طرح لاہور میں جلوس نکالے اور جس طرح اسے خریدو فروخت کی کوشش کی گئی' اور جس طرح وہ لڑتا رہا' اور جس طرح لاہور کے جلوس میں ایوب خان کو الٹانے کے لئے نکلا۔ 31 مارچ کو میرے مکان کے سامنے' ہائیکورٹ کے سامنے جب فوج بھی آئی اور انسپکٹر جنرل بھی آگئے۔ سینہ تان کر بندوقوں کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ اور جس نے کہا کہ میں کفن باندھ کر اللہ کے پاس جانے کو تیار ہوں۔ اسے یہ "کبوتر بام حرم" کیا طعن دے سکتے ہیں۔ اور اس کو طعن دینے کی جرات کیسے ہوئی۔ تم کو ابھی حساب دینا ہو گا' کہ تم نے سن 1965ء کی جنگ میں رول کیا ادا کیا ہے۔ تم کہتے ہو کہ تاشقند میں ایک میں ہی وزیر تھا جس نے احتجاج کیا تھا۔ تقریر کا ایک رخ' تین سال سے ہم بھی سن رہے ہیں۔ تاشقند' تاشقند' تاشقند' تاشقند۔ پھر آج تک وہ بلی تھیلے سے باہر نہ آئی۔ نہ اس کچے آم کو پکا ہوتے دیکھا۔ نہ وہ کھجور کی جڑ ہمارے سامنے آئی۔ میں ابھی بتاتا ہوں تاشقند ہے کیا؟ کہتا ہے میں زمینیں کہیں بانٹ دوں گا۔ اپنے مزارعوں کو تو یہ زمینیں نہیں دیتا۔ لوگوں کو صرف دھوکا دینا۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس ملک میں سرمایہ داری زیادہ دیر تک زندہ نہیں رہ سکتی۔ کوئی اس کو باقی نہیں رکھ سکتا۔ اس کی موت تاریخ میں نوشتہ ہو چکی ہے۔ لیکن تم کچھ نہیں دو گے۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کچھ نہیں دو گے۔ تم دے سکتے ہی نہیں۔ اگر لوگ ان وعدوں پر جینا چاہتے ہیں، تو میں تو غالب کے الفاظ میں یہی کہہ سکتا ہوں کہ :

تیرے وعدے پہ جئے ہم تو یہ جان! جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا!

یا بقول امیر مینائی کے :

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمہی منصفی سے کہہ دو تمہیں اعتبار ہوتا!

تم ہی بتادو کہ تم نے تاشقند میں کیا کیا تھا۔ وہ کون سی بات تھی جس پر انہوں نے احتجاج کیا تھا۔ کہتے ہیں باقی سارے بے ایمان تھے۔ ایک میں ہی ایمان دار تھا۔ یہ باتیں کرنے کی ہیں ؟ میں بتاتا ہوں۔ لو اب آپ سنتے جایئے۔ اب میرے وہ بھائی جو ڈھنڈورا پیٹتے رہے ہیں۔ وہ علمائے کرام کا ایک حصہ، مجھے ان پر بڑا افسوس ہے۔ میں ان پر ناز کرتا تھا اور وہ مجھ پر ناز کرتے تھے۔ لیکن اب میں ان کے لئے اپنے دل میں کوئی عزت نہیں رکھتا۔ اور وہ میرے لئے اپنے دل میں کوئی عزت نہیں رکھتے۔ لیکن میں ان سے اتنا ہی کہتا ہوں کہ ببیں از کہ بریدی وباکہ پیوستی ؟ وہ بتائیں تو سہی ہوا کیا؟ اب آپ سنیے میں آپ کے سامنے راز کھولتا ہوں۔ آپ کو یہ تو معلوم ہے کہ ہندوستان نے پاکستان کو ذہنی طور پر کبھی تسلیم نہیں کیا۔ نمبر دو، کشمیر اس کے قبضے میں ہے۔ نمبر تین دریاؤں کا پانی وہ لے گیا۔ ایوب خان نے، ان کے دور ہمایونی میں جب یہ وزیر خارجہ تھے.....؟... اس کی قیمت وصول کی۔ نمبر چار، امریکہ نے پاکستان کو مجبور کیا کہ تم ہندوستان کے ساتھ چین کے معاملے میں مشترکہ دفاع قائم کرو۔ ڈیفنس لائن تمہاری ایک ہونی چاہئے۔ یہ آپ ایوب خان سے پوچھ لیں۔ دوسرے منسٹروں سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھ لیں۔ابھی موسیٰ خان نے میرے ساتھ جو سلوک کیا۔آپ کو معلوم ہے۔سب کچھ میرا ضبط کر کے مجھے جیل میں ڈالا۔ابھی اس کا انٹرویو "اخبار جہاں" میں چھپا ہے۔ کہ بعض آدمی سن پینسٹھ کی جنگ کے ہیرو بنتے ہیں۔اگر وہ اپنی اس حرکت سے باز نہ آئے تو جو بات شورش کشمیری نے گجرات میں کہی ہے میں اس کے چہرے سے نقاب اٹھا دوں گا۔یہ میرے دشمن نے کہا ہے۔وہ بات کیا ہے۔ایوب خان نے مجبور کیا۔لیکن یہ بات یہیں چھوڑیئے۔جنرل سرفراز کے اس سوال کے جواب میں کہ سن پینسٹھ میں جو جنگ ہوئی' اس کے لئے اس لیڈر نے ایوب خان کو اور جرنیلوں کو یقین دلایا تھا کہ انٹرنیشنل بارڈر پر پاکستان کی سرحد پر کوئی حملہ نہیں ہوگا' ہمیں کشمیری مسلمانوں کی جنگ کے معاملے میں اپنی رفتار تیز کرنی چاہئے۔جنرل سرفراز کہتے ہیں۔جب ہم نے سارے ملک کی فوج چھمب اور جوڑیاں میں بھیج دی' اور لاہور خالی ہو گیا' اس شخص کی یقین دہانی پر' تو اس سے اگلے روز ہمارے بارڈر پر ہندوستان نے حملہ کر دیا۔یہ امریکن سفیر کی طرف سے یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ حملہ نہیں ہوگا لیکن جب حملہ ہو گیا تو امریکن سفیر ایوب خان کے پاس پہنچا اور کہا کہ لاہور تو اب گھر گیا ہے۔دشمن کے قبضے میں چلا گیا ہے۔آپ نے سنا تھا نا؟ انڈیا کے جنرل چودھری کو کہ جس نے کہا تھا کہ ہم صبح کی چائے اب لاہور کے جمخانہ کلب میں پئیں گے :

آئے تھے بڑے زور سے منہ زور مہاشے
یوں بیٹھ گئے جس طرح پانی میں پتاشے

جنرل سرفراز کہتے ہیں' امریکن سفیر نے ایوب خان کو کہا کہ لاہور ختم ہو گیا۔اب تم کشمیر میں جنگ بند کرتے ہو کہ نہیں؟ جواب دو۔ورنہ لڑائی تیز ہو کر پورے محاذ پر پھیل جائے گی۔چونڈہ سیالکوٹ..... جیسے کہ پھیلی۔راجستھان کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیکٹر تک چلی گئی۔ ایوب خان نے ایک کام اس وقت یہ بہادری کا کیا۔ کہا..... میں اس کا جواب اپنے جرنیلوں سے مشورہ کرنے کے بعد کل دوں گا۔ اس نے کہا آج ہی دو۔ اس نے کہا کل دوں گا۔ جنرل سرفراز کہتے ہیں' اس دن جرنیلوں کو جمع کیا گیا۔ جنرل موسیٰ آئے' یحییٰ آئے' حمید آئے' ٹکا خان آئے' امراؤ خان..... یہ جتنے جرنیل تھے' جمع ہوئے اور ان سے کہا کہ امریکن سفیر نے یہ پیغام دیا ہے۔ جنرل سرفراز کہتے ہیں کہ ہم تمام جرنیلوں نے ان سے کہا کہ آپ امریکن سفیر سے کہہ دیجئے کہ ہماری لاشوں سے گزر کر تو لاہور حوالے کیا جاسکتا ہے' ہماری زندگی میں نہیں۔ سنیئے۔ میں کہتا ہوں سچائی بڑی ناگوار ہوتی ہے۔ تردید کرنے کا حوصلہ ہے تو تردید کیجئے! کوٹ ادو کے لوگو! آپ نے تو وہ لڑائی دیکھی نہیں۔ میں نے تو وہ لڑائی دیکھی ہے۔ میں محاذوں پر پھرتا رہا ہوں۔ میرے شہروں میں وہ لڑائی لڑی گئی۔ اور میں ہمیشہ تقریر میں کہا کرتا ہوں کہ جب لاہور میں واہگہ کے محاذ پر نہر کے کنارے لڑائی ہوتی تھی۔ توپیں دھناد ھن اور گھنا گھن چلتی تھیں۔ اور اڑا دھم کی آواز آتی تھی۔ اور جب رانی توپ شالامار سے مار کرتی تھی' تو لاہور کے در و دیوار رات کی تنہائیوں میں یوں ہلتے تھے' جس طرح شب کی تاریکی میں گنہگار کا دل ہلا کرتا ہے۔ اور یہ کہتا ہے کہ جنگ میں نے جیتی۔ مارا گیا عزیز بھٹی۔ بریگیڈیئر شامی مارا گیا۔ عابد حسین مارا گیا۔ یونس شہید مارا گیا۔ رفیق شہید مارا گیا۔ جانے کتنے ماؤں کے لال مارے گئے۔ اور ہماری بہادر فوج کے بہادر جوان موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مرتے رہے۔ مارے گئے وہ' جنگ انہوں نے لڑی۔ یحییٰ نے لڑی۔ چھمب اور جوڑیاں کے محاذ پر' سیالکوٹ کے محاذ پر جنرل نیازی اور ٹکا خاں نے لڑی۔ جنرل حمید اور دوسرے جرنیلوں نے یہ جنگ لڑی۔ اور موت سے اس طرح کھیلتے رہے جس طرح شب عروسی میں نوجوان دلہا اپنی دلہن کے بالوں سے کھیلا کرتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اور جنگ لڑی ان بہنوں نے 'ان ماؤں نے 'ان مولویوں ں نے جو مسجدوں میں بیٹھ کر درود شریف پڑھتے تھے 'سورۃ اخلاص پڑھتے تھے 'اور سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے 'اور اپنے رب کے دامن کو تھامتے تھے۔اور ہماری بہنوں نے جو راتیں گزاریں لاہور کی تاریکی میں۔ مہینہ بھر ڈوبا رہا۔ کبھی لاہور والوں نے چراغ دیکھا نہ شمع دیکھی نہ بتی دیکھی۔ لاہور تاریک رہا لیکن ہماری بہنیں اور مائیں رات کی تاریکی میں اپنی پلکوں پر آنسو سجاتی تھیں اور اپنے رب سے دعائیں مانگتی تھیں کہ ہمارے سینوں میں تیرا قرآن محفوظ ہے۔ کیا ہم غیر کے قبضے میں چلی جائیں گی۔اس وقت ہماری بہنوں اور بیٹیوں کے آنسو خندقوں میں جا کر اس طرح ہمارے سپاہیوں کی راہنمائی کرتے تھے 'جیسے طور سینا کے جلوے جا کر خندقوں میں رہنمائی کر رہے ہوں اور یہ کہتا ہے جنگ میں نے جیتی :

کھیر پکائی جتن سے چرخہ دیا جلا
آیا کتا کھا گیا تو بیٹھی ڈھول بجا

میں یہ شعر نہ پڑھتا اگر عو عو کی آوازیں نہ پیدا ہوتیں۔ جنگ جیتی کیسے ؟ جنرل سرفراز کہتے ہیں اور موسیٰ بھی یہ کہتے ہیں تحقیق کریں۔ایک دفعہ یہ امریکہ گیا ہے اور یو این او کے اجلاس میں تقریر کی ہے۔اور کہیں نہیں گیا۔ ملک سے باہر تو نور خاں جاتا رہا۔ اصغر خاں جاتا رہا۔ خود ایوب خان چین میں گئے اور وہاں سے پرواز کا سروسامان کرتے رہے۔ یہ تو کہیں گئے ہی نہیں اور پھر جنگ پتہ ہے کیسے جیتی گئی۔ ہائے۔ہائے !جو محمد ﷺ سے وفا کرتا ہے۔اللہ اس سے وفا کرتا ہے :

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جایئے نا مصر کی سر زمین پر۔ سوشلزم۔ شام' سوشلزم۔ لیبیا' سوشلزم۔ عراق' سوشلزم اور ایک اسرائیل 27 لاکھ کا ملک۔ 16 کروڑ عربوں کے مقابلے میں کھڑا ہے۔ قدم انگلش کا بڑھتا ہے۔ فتح جرمن کی ہوتی ہے۔ یا' قدم جرمن کا بڑھتا ہے۔ فتح انگلش کی ہوتی ہے۔ لیکن یہاں آپ نے دیکھا' چالیس کروڑ کا ملک پاکستان پر چڑھ دوڑا۔ فوجیں' ان کی یقین دہانی پر چھمب اور جوڑیاں میں۔ جنرل سرفراز کہتے ہیں کہ جب بارڈر پر حملہ ہوا' شالا مار تک ہندوستان کی فوج آگئی۔ یہ بھی آپ کو معلوم ہے؟ ہندو فوج کہتی ہے' لالے کہتے ہیں کہ جب ہم شالا مار تک پہنچ گئے' ہمیں خیال آیا کہ کہیں پاکستان ہمیں گھیرے میں لے کر دھوکے سے مارنا تو نہیں چاہتا۔ چلو پیچھے۔ اور آپ حیران ہونگے۔ جنرل سرفراز کہتے ہیں کہ جب ہم نے دیکھا کہ حملہ ہو گیا ہے۔ تو ہم آگے بڑھے اور برکی کے محاذ پر پہنچے جہاں عزیز بھٹی شہید ہوا۔ تو یکایک اندھیری آئی اور ایسی سخت خونی اندھیری آئی کہ ہمارے مقابلے میں ہندوستان کی تیس ہزار فوج تھی۔ تین ڈویژن فوج۔ ہم نے اس اندھیری میں گولہ باری شروع کی تو انہوں نے وائرلیس کے ذریعے ہیڈ کوارٹر کو کہا کہ پاکستان نے بڑی جانثاری سے جوابی حملہ کر دیا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اس کی ہم سے دگنی فوج آگئی ہے۔ ہم دھوکے میں ہیں۔ کیا حکم ہے؟ تو وہ کہتے ہیں کہ ہم نے وہ بیچ میں سے کیچ کر لیا ان کا پیغام۔ تو انہیں جواب آیا۔ اگر دشمن کی اتنی فوج ہے تو آدمیوں کی جانیں بچاؤ۔ اسلحہ چھوڑ کر پیچھے ہٹ جاؤ۔ کہتے ہیں' دشمن پیچھے ہٹ گیا۔ ہم نے اسلحے پر قبضہ کر لیا۔ میں نے کہا۔ جنرل صاحب! آپ کی کتنی فوج تھی۔ اس نے کہا سچ بتاؤں؟ اس کو کہتے ہیں معجزہ اور اس کو کہتے ہیں:

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع، و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا' آپ کتنے تھے۔ کہنے لگے' خدا کی قسم! ہم تیس ہزار ہندوستان کی فوج کے مقابلے میں' صرف ایک سو تیس تھے۔ دیکھا۔ کریڈٹ کس کو جاتا ہے؟ لیکن کریڈٹ یہ لیتے ہیں کہ میں نے سورن سنگھ کو بھگا دیا۔ اور للکارتے ہیں' او! سورن سنگھ۔ بھئی گھر میں تو بلی بھی شیر ہوتی ہے۔ میں بھی چاہوں تو یہاں سے کہہ سکتا ہوں او! اندرا گاندھی! آ میرے ساتھ جنگ کر۔ لیکن آپ مجھے سب احمق کہیں گے۔ مگر اس کے بیان پر آپ لٹو ہوتے ہیں۔ بڑے خوش ہوتے ہیں۔ بڑا ناز کرتے ہیں۔ دوستو! آخر گفتگو میں نفاست ہونی چاہئے۔ انداز گفتگو تو شریفانہ چاہئے۔ سیدھی سادی بات کرو۔ اور پھر کہتے ہیں الیکشن! نوابزادہ نصر اللہ خان نے ایوب خاں سے بات کی تو الیکشن ہی آیا تھا نا! یہ تو انہوں نے مارشل لاء لگوایا' اب مارشل لاء کے بعد پھر الیکشن لڑ رہے ہیں۔ یہ ذرا سمجھ کی باتیں ہیں۔ کیوں لڑ رہے ہو۔ بتاؤ بھئی! لڑنے کی بات ہے۔ الیکشن تو اس وقت بھی آیا تھا۔ اور اس وقت جو الیکشن آیا تھا۔ وہ زیادہ واضح تھا۔ لیکن اس وقت تم کہتے تھے۔ ہڑتالیں کرو۔ آپ نہیں سمجھتے۔ او! کوٹ ادو کے مسلمانو۔ مظفر گڑھ کے مسلمانو! ایک معمولی جبلی بات میں آپ کو سمجھاتا ہوں اور وہ بھی اس لئے کہ میں دیکھتا ہوں کہ کچھ لوگوں کو مشکل پڑ رہی ہے۔ اور وہ بے چارے کروٹیں لے رہے ہیں۔

مولوی صاحبان! آپ کو کیا پتا سوشلزم کیا ہے؟ میں آپ سے بھی کہتا ہوں کہ ہم لڑکی کی شادی کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں لڑکا ٹھیک ہے' سوہنا ہے' کماؤ ہے' عیب تو نہیں۔ شراب تو نہیں پیتا۔ جی۔ یہ ساری چیزیں دیکھتے ہیں۔ ایک بارات گئی محلے میں۔ سب نے لڑکی کی ماں سے کہا۔ مبارک ہو۔ لڑکا بہت خوبصورت ہے۔ نیا نیا پڑھ کر آیا ہے۔ کسی اخبار کا سٹاف رپورٹر معلوم ہوتا ہے۔ نین نقش بھی اچھے ہیں۔ ناک ستواں ہے۔ پیشانی کشادہ ہے۔ بال گھنگھریالے ہیں۔ ہونٹ ایسے ہیں جیسے لب ہائے عقیق

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔ چال ایسی ہے کہ موج خرام یار بھی کیا گل کتر گئی۔ بدن بھی چھریرا ہے۔ اور قد ایسا ہے کہ میرا یار نی سرو دا بوٹا' تے ویڑے وچ لا رکھدی۔ سارے مبارک باد دے رہے تھے کہ اتنے میں ایک مائی بوڑھی' نوابزادہ نصر اللہ خان کی عمر کی تھی۔ (کیوں جی نواب صاحب؟) میں نواب صاحب سے بڑا ہوں' نواب صاحب مجھ سے چھوٹے ہیں۔ مگر اس طرح ہیں کہ :

حشر میں بھی خسروانہ شان سے جائیں گے ہم
اور اگر فرصت نہ ہوگی تو پلٹ آئیں گے ہم

وہ بھی اس طرح اعلان کریں' جس طرح میں کرتا ہوں۔ میرا انتخاب سے کوئی تعلق نہیں۔ مجھے ذاتی طور پر کسی الیکشن میں کھڑا نہیں ہونا۔ میں الیکشن کا آدمی نہیں۔ ایک دفعہ میں نے پیر گولڑہ شریف سے کہا تھا کہ حضرت! بات لمبی تھی' میں نے ان سے کہا تھا کہ حضرت اگر کسی آدمی کی یہ وصیت ہو کہ اس کا جنازہ وہ پڑھائے جس نے زندگی میں زنا' نہ کیا ہو تو رب ذوالجلال گواہ ہے شورش کاشمیری سینہ تان کر جنازہ پڑھائے گا۔ یہ ہمیں کیا ڈرا سکتے ہیں۔ شراب کے پیالوں کی پیداوار :

ان مست انکھڑیوں کی قسم کھا کے پی گیا
کوئی لہر آگئی تو میں لہرا کے پی گیا
توبہ کو توڑ تاڑ کے ٹھکرا کے پی گیا
واعظ کو باتوں باتوں میں بہلا کے پی گیا
آزردگئی خاطر ساقی کو دیکھ کر
کچھ ایسی شرم آئی کہ شرما کے پی گیا
او رحمت تمام میری ہر خطا معاف!
میں انتہائے شوق میں گھبرا کے پی گیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہمیں کہتے ہیں کہ پیسے لے لو۔ ہمیں خریدنے والو! اگر ہم بکنے والے ہوتے تو ہمیں خریدنے والے خود بک بک کر ہمیں خریدتے۔ یہ ہمیں کیا پیسے دیں گے۔ فقیر ہیں ہم :

دارا و سکندر سے وہ مرد فقیر اولیٰ
ہو جس کی فقیری میں بوئے اسد اللٰہی

ہم نے عمرؓ کو پڑھا ہے۔ ہم نے صدیقؓ کو پڑھا ہے۔ عثمانؓ کو پڑھا ہے۔ علیؓ کو پڑھا ہے۔ تم تو علیؓ کی تلوار بھی ہو لیکن کند ہو۔ ہمارا کیا ہے :

فقیرا نہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

سپیکر کی تار ٹھیک نہیں ہوتی تو جائے سپیکر بھی جہنم میں۔ ایک سپیکر تو اس کی پارٹی میں شامل ہو گیا ہے۔ ظفر علی خاں' یار کیا کیا باتیں کہہ گیا ہے :

میرے اس لیڈر پہ ہے فضل الٰہی کس قدر
شوشہ شوشہ نقطہ نقطہ نذر سنسر ہو گیا

کہنے لگیں۔ بہن مبارک ہو لڑکا بڑا سوہنا۔ بہت خوبصورت تمہیں جوائی مل گیا ہے۔ ایک بوڑھی بیٹھی ہوئی تھی کہنے لگی۔ داماد تو واقعی بہت خوبصورت ہے۔ لیکن ہے ذرا وہابی! ساری عورتیں سن کر کہنے لگیں' تبھی تو چہرے پر لعنت برستی ہے۔ میں جب رہا ہو کر آیا تو مجھے یہ کہنے لگے۔ امام احمد بن حنبلؒ کی سنت کا ادا کرنے والا۔ اب مجھے کہتے ہیں' شیطان۔ نہ میں اس وقت امام احمد بن حنبل تھا' نہ میں اب شیطان ہوں۔ میں اس وقت بھی امام احمد بن حنبلؒ کے جوتے کا تلوا تھا' اور اب بھی شیطان کے لئے لاحول ہوں۔ خواجہ غفور' صوفی انور کہتے ہیں کہ تالیاں نہ پیٹو۔ شکر کرو تالیاں ہی پیٹتے ہیں :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طفل میں کیا بو آئے ماں باپ کے اطوار کی
دودھ تو ڈبے کا ہے تعلیم ہے سرکار کی

وہ لوگ مر گئے جو اللہ اکبر سکھایا کرتے تھے۔ کہاں ہے محمد علیؒ۔ کہاں ہے شوکت علیؒ۔ وہ لوگ ہی چلے گئے۔ وہ عطاء اللہ شاہؒ ہی چلا گیا۔ وہ اہل دین ہی چلے گئے:

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

آسکتی نہیں۔ نئی پود کو پتا ہی نہیں۔ نہ اس کو اپنے حال کا پتا' نہ ماضی کا پتا' نہ مستقبل کا پتا۔ وہ تو اتنا جانتی ہے:

وے بلوری اکھاں والیا
اساں دل تیرے نال لالیا

یا "ہے جمالو"!

اور یہ ہمارے بزرگ کی جماعت کو خیال نہیں آتا کہ:

تمہاری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں ہے

جو میرے مقدر میں آجائے تو تیرگی اور تمہارے زلف میں آجائے تو حسن لازوال۔ تو میں یہ کہہ رہا تھا بھائی کہ تم لڑکے لڑکی کی شادی میں ہی بڑی پڑتال کرتے ہو۔ اور قوم کے لیڈر ہی ایسے ہیں کہ تم ان کا حلیہ' ان کا شجرہ نسب اور ان کی رنگت نہیں دیکھتے۔ ان کو بھی دیکھو کہ یہ کیا ہیں۔ اچھا میں ایک بات پوچھتا ہوں۔ میں ابھی آرہا تھا' میں نے دیکھا یہاں نیو صداقت گڈز ٹرانسپورٹ ہے۔ میں نے کہا یار' صداقت تو عالمگیر ہے۔ جو سمندروں اور پہاڑوں کی ہم عمر ہے۔ اس میں تو نیو اور اولڈ کا سوال ہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں پیدا ہوتا۔ یہ پرانی صداقت کیا اور نئی صداقت کیا۔ تو میں نے کہا اس کا مطلب ہے اسلامی سوشلزم۔ جب یہ علماء کہتے ہیں اسلامی سوشلزم تو یہ بتلائیں جب یہ تم اصطلاح استعمال کرتے ہو' ان کا ساتھ دیتے ہو تو تم بتاؤ' دونوں میں کون سی چیز ناقص ہے کہ تمہیں دونوں کو جفت کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یا اسلام تمہارے نزدیک نامکمل ہے یا تمہارے نزدیک سوشلزم نامکمل ہے۔ بھئی مرکب کرنے کی ضرورت تو اس وقت محسوس ہوتی ہے جب ایک چیز ادھوری ہو۔ ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔ کبھی تم اس کا ترجمہ کرتے ہو اسلامی مساوات' محمدی مساوات۔ یہ تو سارے فریب ہیں۔ یہ تو دانہ و دام ہیں۔ تم سیدھا کیوں نہیں کہتے' اسلام۔ یہ کریں گے وہ کریں گے۔ ٹھیک ہے سرمایہ داری کو ختم کرو' ہم تمہارے سپاہی۔ جاگیرداری کو ختم کرو' ہم تمہارے سپاہی۔ لیکن بالاخانوں پر جا کر چمکتے ہوئے چہروں کو نہ دیکھو۔ دوستو! میں ابھی کہہ رہا تھا' قرآن سے آگے تو کوئی بات نہیں۔ پھر آثار صحابہ۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ ائمہ۔ محدثین۔ مفسرین۔ علماء حق۔ ان کے مقابلے میں تم کسی دوسرے کی بات تو نہیں مانتے۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ اگر کوئی کہے کہ رسول ﷺ نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں تو تم کس کی بات مانو گے؟ بھئی بولو تو سہی۔ رسول پاک ﷺ کی! بتاؤ زانی کی سزا کیا ہے؟ سنگسار! جو حضرت عمر فاروقؓ نے اپنے بیٹے کو کیا تھا۔ اور شرابی کے لئے جو زانی اور شرابی ہو یا سنگسار یا کوڑے۔ یا تم اس کو اپنا نمائندہ بنا کر اسمبلی میں بھیجو گے؟ جی بولیے' وہ کہتے ہیں' آب زمزم جا کر سستا کرے گا۔ یہ ہیں علماء' جو کہتے ہیں' ہم سوشلزم کے حامی ہیں۔ بات کیا ہے' میں بتاتا ہوں۔ آپ کو معلوم ہے' آپ کی سرزمین میں اسلام کہاں سے آیا تھا؟ یہ نقشبندی' یہ صابری' یہ سہروردی' یہ مجددی سلسلے کہاں سے آئے تھے؟ یہ روسی ترکستان سے آئے تھے۔ تاشقند اور بخارا سے آئے تھے۔ آپ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہے آپ کے حکمران کہاں سے آئے تھے۔ خلجی، غوری کہاں سے آئے۔ بلبن کہاں سے آئے تھے۔ التمش کہاں سے آیا تھا۔ اور یہ بابر اور مغل کہاں سے آئے تھے۔ یہ روسی ترکستان سے آئے تھے۔ آپ کو معلوم ہے یہ امام بخاریؒ کہاں کے ہیں۔ اسی بخارا اور سمرقند کے۔ اس کے بعد جب سے وہاں سوشلزم آیا ہے، کبھی کوئی روسی ترکستان سے اسلام کا بادل اٹھا ہے؟ کبھی کوئی لہر اٹھی؟ اور کبھی کوئی ٹکڑا برسا؟ کوئی بخاری آیا؟ کوئی غوری آیا؟ کوئی التمش آیا؟ کوئی کتاب آئی؟ کسی مسجد میں اذان گونجی؟ تکبیر گونجی؟ کوئی بتائے تو سہی۔ کوئی نہیں گونجی تو پھر یہ کس کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں۔ کیا کر رہے ہیں۔ کیسے سوچ رہے ہیں۔ پاکستان باقی رہے گا تو اسلام کے نام پر باقی رہے گا۔ تم یہاں پر سوشلزم لاؤ گے تو اسلام مٹ جائے گا۔ پھر موہن سنگھ تارا سنگھ کا بیٹا، میں اور تم اکٹھے ہو جائیں گے۔ چونکہ جب اسلام نہ ہوگا تو پاکستان کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔ میں تم سے ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ نوابزادہ نصر اللہ نے تاریخ کی خدمت کی ہے۔ پاکستان کی خدمت کی ہے۔ اسلام کی خدمت کی ہے۔ انسانیت کی خدمت کی ہے۔ آئین کی خدمت کی ہے تو تمہارا فرض ہے کہ اپنے اس مایہ ناز فرزند کو اس طرح کامیاب کراؤ کہ دشمن کی ضمانت ضبط ہو جائے۔ اور سوشلزم کے حامیوں کے ساتھ وہ سلوک کرو جو ہمارے ہزارے کے مولوی استنجے کے ڈھیلے کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی تقریروں کو سوز جاودانی بخش کر
پانچ دریاوں کے پانی کی روانی بخش کر
میں نے شاہوں کے تبختر روند ڈالے دوستو
میں نے تاج و تخت نیزوں پر اچھالے دوستو

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب مظفر گڑھ

بسلسلہ انتخابات 1970ء

صدر گرامی قدر۔ بزرگان ملت۔ دوست داران عزیز!

میں سیاست کی اس خارزار وادی میں اپنی زندگی کا ایک عرصہ گزار چکا ہوں۔ لیکن مظفر گڑھ کے ضلع میں میرا جہاں تک خیال ہے مجھے اس طرح کے جلسہ عام کو خطاب کرنے کی سعادت پہلی دفعہ حاصل ہو رہی ہے۔ پچھلے دنوں میں یہاں کوٹ ادو اور لیہ وغیرہ میں آیا تھا اور اسی راستے سے ہو کر نکلا تھا' اور مجھے اس وقت احساس بھی ہوا تھا کہ میرا یہاں سے نکل جانا ایسے ہی ہے جیسے پہاڑ پر سے بادل کا کوئی آوارہ ٹکڑا' بغیر برسے گزر جاتا ہے۔ لیکن زندگی کچھ ایسے ہی ہے کہ :

ہر گھڑی درد کے پیوند لگے جاتے ہیں

آج میں آپ کے سامنے آیا ہوں۔ میرے ذہن میں بات بالکل مختلف تھی۔ اور میں انتخاب کے جلسے میں نہ آتا' یا انتخاب کا موضوع نہ ہوتا' یا انتخاب کے دن نہ ہوتے تو سینکڑوں ہمارے سامنے موضوع اور مضامین بکھرے پڑے ہیں۔ میں ان پر بات چیت کرتا۔ لیکن مجھے ایک آپ سے شکوہ ہے اور ایک اپنے آپ سے بھی گلہ ہے کہ میں ایک ایسے شخص کو یا ایک ایسے شخص کے لئے یا ان کے رفقاء کے لئے آپ کے سامنے بات چیت کرنے آیا ہوں یا یوں کہیے اسے خراج ادا کرنے کے لئے آیا ہوں' اس کا تذکرہ کرنے کے لئے آیا ہوں' اس کی کہانی سنانے کیلئے آیا ہوں' اس کی داستان بیان کرنے کے لئے آیا ہوں' اس کی حکایت چھیڑنے کے لئے آیا ہوں' اس کا نغمہ اٹھانے کیلئے آیا ہوں جس آدمی کو اس ملک کی تاریخ' اس کی زندگی کے بعد بھی خراج ادا کرتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گی۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں۔ ہم نے جو گذشتہ سال معرکے سر کئے' انہیں مظفر گڑھ کے لوگ اچھی طرح سمجھتے ہیں اور اچھی طرح جانتے ہیں' لیکن یہ بات نواب زادہ صاحب کے لئے کوئی انوکھی بات نہیں۔ یہ بات ان کی داستان حیات اور ان کی سیاسی زندگی کی سرگزشت میں دیکھی جا سکتی ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ اس وقت ملک کس طرف جا رہا ہے اور آپ کے ذہن میں کس قسم کے خیالات پرورش پا رہے ہیں اور آپ کیا چاہتے ہیں۔ تو میں سب سے پہلے وہی کہوں گا جو مجھے کہنا چاہیے اور جو میں ہر جگہ کہتا ہوں۔ مجھے معلوم ہے کہ لوگ میرے متعلق بہت سی باتیں کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب لوگ میری برائی کرتے ہیں تو وہ لوگ اپنے الفاظ کو ضائع کرتے ہیں اور جو لوگ میری اچھائی بیان کرتے ہیں وہ لوگ بھی اپنے الفاظ کو ضائع کرتے ہیں۔ انسان کو جب تک خود تجربے پہ لا کے پرکھا نہ جائے' اس کا براہ راست' بلاواسطہ مطالعہ نہ کیا جائے' اس وقت تک انسان کے متعلق کوئی رائے نہیں قائم کی جا سکتی ہے۔ اس لئے نہ تو میں کسی کی ذات کو زیر بحث لاؤں گا' اور زیر بحث لاؤں گا تو صرف سیاسی حد تک لاؤں گا' فکری حد تک لاؤں گا' نظری حد تک لاؤں گا اور ان معاملات کی حد تک لاؤں گا جو ملک کو درپیش ہیں اور ان وعدوں تک لاؤں گا جو ملک کے ساتھ کئے جا رہے ہیں اور ان وعدوں کی خاصیت بیان کروں گا جو ملک کے سامنے رکھے جا رہے ہیں۔ جہاں تک ذاتیات کا تعلق ہے' جس میں انسان کی اپنی زندگی آ جاتی ہے اور جس میں قاعدے قانون آ جاتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں سیاسی زندگی میں اس رباب کو چھیڑنا' اس کے تاروں کو چھیڑنا' اس پر بات چیت کرنا' نہ تو یہ عقل و شرافت کے نزدیک صحیح ہے اور نہ اس اعتبار سے صحیح ہے کہ اسے اس طرح بیان کیا جائے کہ دوسرا آدمی یہ محسوس کرے کہ اس نے مجھے زخم لگانے کی کوشش کی ہے اور اس انداز سے کوشش کی ہے کہ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کسی طرح بھی قابل تحسین قرار نہیں دی جاسکتی۔ میں جب کوٹ ادو اور لیہ جارہا تھا تو اس زمانے میں مجھے بعض دوستوں نے یہ بتایا کہ یہاں ایک بہت بڑے لیڈز جو آج کل ملک میں آندھی بن کر اٹھے ہیں' غبار کی طرح چھائے ہوئے ہیں اور گرد کی طرح بیٹھنے والے ہیں' اس لیڈر نے یہاں پر آکر تقریر کی ہے۔ اگرچہ آدمی دوسرے کے متعلق اس قسم کی باتیں کہے تو میں سمجھتا ہوں (اگر میں بھی کہوں تو) شریفانہ بات نہیں ہوگی۔ اور کوئی آدمی شریفانہ اور غیر شریفانہ حدوں کو پار کرنے والوں کو یہ نہیں کہے گا کہ اس سے غیر شریفانہ بات جو ہے وہ شریفانہ ہوگئی ہے اور جو شریفانہ بات ہے وہ غیر شریفانہ ہوگئی ہے۔ اول تو میں یہ چاہتا تھا کہ آپ جس موضوع پر کہیں' اس موضوع پر تقریر کروں چونکہ میرے سامنے پورے چالیس برس کی تاریخ بکھری پڑی ہے۔ میں نے اس تاریخ کے بنانے میں حصہ نہیں لیا تو اس تاریخ کے سفر میں ضرور حصہ لیا ہے۔ چنانچہ میں اس تاریخ کا ایک جزو رہا ہوں۔ مجھے کبھی کبھی اپنی ذات پر یہ احساس ہوتا ہے کہ میں ایک ایسا ٹمٹماتا ہوا چراغ ہوں جو صحرا میں جل رہا ہے۔ جس کی روشنی نہ ریگزار کو فائدہ پہنچا سکتی ہے' نہ افق کو فائدہ پہنچا سکتی ہے۔ لیکن میرے عزیزو' میرے دوستو' میرے بھائیو! میں جو بات آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ میں سے کوئی بھائی مجھے..... یہاں بہت سے لوگ پڑھے لکھے نظر آرہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دلوں میں بھی بہت سی باتیں ہوں گی؟ ان کے ذہنوں میں بھی بہت سی باتیں ہوں گی یہاں پر بہت ہی کم لوگ مجھے ذاتی طور پر جانتے ہوں گے۔ ایک نواب زادہ نصر اللہ خاں کا خاندان جانتا ہوگا۔ ایک آج کے جلسے کے صدر سردار عبدالحمید دستی جانتے ہوں گے۔ چونکہ یہ ہمارے صوبے کے وزیر اعظم رہ چکے ہیں۔ اور پھر یہاں کے گورنر نواب مشتاق احمد گورمانی جانتے ہوں گے۔ لیکن یہ بھی براہ راست نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہوں گے۔ سی آئی ڈی کے کاغذات کی معرفت جانتے ہوں گے کہ میری تقریر کس قسم کی ان تک پہنچتی رہی ہے۔ بہر حال بعض شریف لوگ ہوتے ہیں' وہ اگر حکومت میں بھی ہوں' یا حکومت سے باہر بھی ہوں ان کی شرافت کا ضرور احترام کیا جاتا ہے۔ حسن رانی میں ہو یا حکمرانی میں ہو' حسن حسن ہی ہوتا ہے۔ حسن کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ تو اس لئے میرے جس دوست نے یہ بات کہی' ان کی باتیں تین قسم کی ہوتی ہیں۔ اور آپ عام طور پر جانتے ہیں جو شطرنج کی چال کھیلا کرتے ہیں انہیں تین "کانوں" کے ساتھ ضرور واسطہ پڑتا ہے۔ پہلی بات تو وہ یہ کرتے ہیں کہ میں نے فلاں آمر کو اڑنگے پہ لا کر ایسی پٹخنی دی کہ چاروں شانے چت ہو کر رہ گیا اور چار چول چوکس!..... فضا جو تھی وہ روشن ہو کر رہ گئی۔ بات تو یہ ہے کہ جب کوئی دعویٰ کیا جاتا ہے تو اس دعوے کے ساتھ دلیل لائی جاتی ہے۔ جب کوئی شہادت دی جاتی ہے تو شہادت پر جرح بھی ہوتی ہے اور اس شہادت کا کوئی ثبوت بھی ہوتا ہے' کوئی دستاویز بھی ہوتی ہے' کوئی چشم دید گواہ بھی ہوتا ہے کہ صاحب یہ بات جو میں کہہ رہا ہوں۔ مثلاً میں نے ٹوپی پہنی ہے تو یہ بات اس کی شہادت دیتی ہے کہ میں نے ٹوپی پہنی ہوئی ہے اور اگر میں سر سے ننگا ہوں گا اور کہوں گا کہ ٹوپی پہنی ہوئی ہے تو اس کے ثبوت کے لئے خواہ اپنی خطابت کے تمام جوہر ختم کر دوں' خواہ فصاحت کے پورے دریا بہا دوں' خواہ بلاغت کی پوری روانی آپ کے سامنے رکھ دوں' خواہ زبان کا پورا زور لگا لوں' اور خواہ الفاظ کو اپنے سامنے اس طرح حاضر کر لوں جس طرح امویوں اور عباسیوں کے دربار میں کنیزیں حاضر ہوتی تھیں تو اس کے باوجود میرا سر تو ننگا ہی رہے گا' جب تک کہ میں اپنے سر پر ٹوپی نہ رکھ لوں گا۔ (بھئی آپ میری تصویر نہ اتاریں' میں اپنی تصویر خود بنا رہا ہوں) بھئی تصویر بڑے بڑے آدمیوں کی چھپتی ہے۔ میں تو وہ آدمی ہوں کہ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایا ہوں دل کے داغ نمایاں کیے ہوئے

میں تو اپنے دل کے داغ آپ کے سامنے نمایاں کرنے کے لئے آیا ہوں۔ یہ بھی میں نہیں کہتا کہ میری بات پر اعتبار کریں اور میری بات کو مان لیں۔ دیکھا' ملتان میں ایک آدمی نے بات پر اعتبار کیا تھا اور کہا تھا کہ یہی انقلاب لائے گا۔ اور انقلاب لانے والا' ٹکٹ بھی اس کے لئے نہ لا سکا۔ اور پھر وہ ایسے بدلا کہ :

بدل گئیں وہ نگاہیں یہ حادثہ تھا اخیر
پھر اس کے بعد کوئی انقلاب ہو نہ سکا

چنانچہ میں کوئی ایسا وعدہ آپ کے ساتھ نہیں کروں گا کہ جس کے لئے آپ کل کو یہ کہیں کہ :

جو تمہاری طرح تم سے کوئی جھوٹے وعدے کرتا
تمہی منصفی سے کہہ دو تمہیں اعتبار ہوتا

یہ بات پڑھنے کا آپ کو کبھی موقع نہ آئے گا۔ نہ آپ کو میرا وعدہ دوشیزہ کی کہہ مکرنی نظر آئے گا' نہ آپ کو میرے وعدے کے ٹوٹے ہوئے ریزے چننے کی کبھی ضرورت محسوس ہو گی۔ میں جو بات کروں گا' آپ کے سامنے کھل کے کروں گا' سادہ کروں گا' صاف کروں گا' ستھری کروں گا' بے عیب کروں گا' سمجھانے کی کوشش کروں گا' افہام کے ساتھ کروں گا' تفہیم کے ساتھ کروں گا' بولتی ہوئی کروں گا' چلتی ہوئی کروں گا' کردار کے ساتھ کروں گا' گفتار کے ساتھ کروں گا' خیال کے ساتھ کروں گا' فکر کے ساتھ کروں گا' نظر کے ساتھ کروں گا' استدلال کے ساتھ کروں گا۔ اور پھر آپ پر یہ فیصلہ چھوڑوں گا کہ میری بات میں کوئی سچائی ہے کہ نہیں ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ آپ میری بات پر فوراً ایمان لے آئیں۔ یہ بات غلط ہو گی۔ بات پر ایمان تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبروں کی لانا چاہیے۔ ہم عام انسان ہیں۔ غلطی بھی کرتے ہیں۔ گناہ بھی کرتے ہیں۔ خطا بھی کرتے ہیں۔ لغزش بھی کرتے ہیں۔ ہمارے دماغی فیصلے غلط بھی ہو سکتے ہیں۔ ہمارا دل کوتاہی بھی کر سکتا ہے۔ ہمارے الفاظ کے پیچ و خم میں کوئی رخنہ بھی آسکتا ہے۔ جو باتیں میں آپ سے کروں گا۔ ان باتوں کو آپ اپنے کانوں میں ضرور ڈالیئے اور ضرور اس پر سوچیئے۔ یہاں بیٹھ کر نہیں' گھر جا کر سوچیئے۔ پھر میں دوسری بات کہتا ہوں کہ میرا مخالف یہاں پر آئے' یا وہی لیڈر جو آج ملک میں کٹے ہوئے پتنگ کی طرح اڑتا پھرتا ہے' یہاں پر آئے تو اس کی باتیں بھی سنیئے اور سننے کے بعد پھر دونوں باتوں کا موازنہ کیجیئے۔ اور موازنہ کرنے کے بعد کسی نتیجے پر پہنچیئے کہ دونوں میں سے کس کی بات صحیح تھی اور کس کی بات غلط تھی۔ پھر جو بات صحیح نظر آئے اگر وہ میری ہو تو میری بات تسلیم کر لیجیئے' اگر اس کی ہو تو اس کی بات تسلیم کر لیجیئے۔ میں گالی کسی کو نہیں دیا کرتا گالی تو وہ دیا کرتا ہے جس کے پاس دلیل نہ ہو۔ اور جس کے پاس دلیل بھی ہو' علم بھی ہو' تاریخ بھی ہو' تجربہ بھی ہو' مطالعہ بھی ہو' مشاہدہ بھی ہو' دماغ بھی ہو' ذہن بھی ہو' وہ کسی کو گالی دے کر اپنے مفہوم کو کبھی وزن دار نہیں بنا سکتا۔ چنانچہ وہ لیڈر جو تین قسم کی باتیں یہاں پر کرتا پھرتا ہے اور جس کی تقریر آپ نے یہاں پر سنی۔ اور اس نے جیسی تقریر کی وہ بعد میں' میں زیر بحث لانا چاہتا ہوں' اور لاؤں گا کہ اس لیڈر کے تین پہلو ہیں۔ ایک تو یہ کہتا ہے کہ میں نے فلاں شیر کو زخمی کیا۔ کس کچھار میں کیا؟ کس جنگل میں کیا؟ کس بیاباں میں کیا؟ اور کس طرح کیا؟ آیا اپنی شجاعت و شہامت سے کیا' یا نگاہ ناز سے کیا' یا موج خرام سے کیا۔ اس کا تجزیہ بھی میں آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ وہ اپنے حریفوں کے بارے میں اس قسم کی زبان استعمال کرتا ہے تایئے۔ یہ کوئی زبان ہے :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک بات پہ کہتے ہو تم کہ تو کیا ہے
تمہی کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

اس قسم کی زبان استعمال کرنا کہ فلاں آدمی بوڑھا ہو گیا ہے۔ وہ مجھ سے ڈالر لے کر لندن میں علاج کرا آئے۔ جیسا آدمی کا ذہن ہوتا ہے ویسی وہ زبان پہ بات لاتا ہے۔ اس میں انہوں نے تین باتیں کہی ہیں۔ ایک تو یہ کہ میرے پاس ڈالر موجود ہیں۔ واقعی ان کے پاس ڈالر موجود ہیں' اتنی بات ہم مانتے ہیں۔ دوسرے کہا کہ وہ لندن میں جا کر علاج کرا آئیں۔ جن آدمیوں کو اپنے بچوں کے لئے ملک کے سکول اور اپنے علاج کے لئے ملک کے ہسپتال نہیں ملتے وہ دوسروں کو بھی یہی مشورے دیا کرتے ہیں۔ تیسری بات..... انہوں نے کہا' بوڑھا ہو گیا ہے۔ یہ بوڑھا ہو جانے کی نئی بات میری سمجھ میں نہیں آئی۔ میں نے لاہور میں بھی یہی سوال کیا تھا کہ میرے اس دوست کو نواب زادہ صاحب کے بوڑھا ہو جانے کا احساس کیسے ہوا۔ پھر مسئلہ تو انتخاب کا ہے' رشتے کا تو مسئلہ ہی نہیں ہے۔ نوابزادہ صاحب بوڑھے ہیں یا جوان' اس سے کیا فرق پڑتا ہے؟ اور پھر بوڑھا تو میں بھی ابھی نہیں ہوا' جو نواب زادہ سے پانچ سات برس بڑا ہے۔ اور میرا اپنا عالم یہ ہے کہ :

کم بخت جوانی سینے میں ناگن کی طرح لہراتی ہے

والی بات ہے (آپ دیکھیں ہمارے صوفی صاحب بڑے نیک ہیں۔ اور کہتے ہیں "کیا کہنے") تو آپ خود ہی یہ فیصلہ کیجئے۔ یہ کسی بڑے لیڈر کا انداز نہیں ہے۔ جب اس کے اور نواب زادہ صاحب میں کوئی ملاقات ہی نہیں ہوئی' کوئی بیٹھک نہیں ہوئی' کبھی کوئی شاعرانہ خلوت ہی نہیں ہوئی' تو اسے بوڑھا ہونے کا احساس کیسے ہو گیا کہ فلاں آدمی بوڑھا ہو گیا ہے' فلاں آدمی جوان ہو گیا ہے۔ ایمانداری کی بات یہ ہے' جوانی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اعصاب کا نام نہیں ہوتا۔ جوانی انسان کی قوتِ ایمانی کا نام ہوتا ہے۔ قوت ارادی کا نام ہوتا ہے۔ اور وہ نیکی اور وہ سچائی جو انسان کے اندر کام کرتی ہے' وہی اس کی جوانی ہوتی ہے۔ وہ دوسری جوانی جس کے متعلق ہمارے شاعر عام طور پر ماتم کرتے چلے آ رہے ہیں۔ جوش نے کہا تھا:

کیا نزع کی تکلیفوں کا مزہ جب موت نہ آئے جوانی میں
یا لطف جنازہ اٹھنے کا ہر گام یہ جب ماتم نہ ہوا

یا جس کے متعلق حسرت نے یہ کہا تھا:

مئے رنگیں تھا سادہ پانی بھی ہائے کیا چیز تھی جوانی بھی

یا جس کے متعلق ہمارے ایک شاعر فضل کریم فضلی نے یہ کہا تھا:

کجا وہ حوصلے ذوق گنہ کے جو خود خوف خدا کر وار ہا تھا

یا جس کے متعلق اختر شیرانی نے کہا تھا کہ:

خود پیر مغاں یہ کہتا ہے
یہ عمر جواں برباد نہ کر

تو اس جوانی کا ذکر سیاست میں آیا کرتا ہے۔ شاعری میں آیا کرتا ہے۔ میرے دوست کو پتہ نہیں نوابزادہ صاحب کی جوانی میں کیا شکایت پیدا ہوئی۔ میں تو نوابزادہ صاحب کا بہت پرانا دوست ہوں۔ رفیق ہوں۔ ساتھی ہوں۔ اور میں ان کے متعلق بہت کچھ جانتا ہوں بلکہ ایمان سے' آپ سے کہتا ہوں..... کبھی کبھی اپنی خلوت میں بیٹھ کر سوچتا ہوں کہ نوابوں کے خاندان میں ایسے شریف لوگ بھی پیدا ہوا کرتے ہیں؟ وہ بات' میں آگے جا کر نواب صاحب کے متعلق بیان کروں گا۔ جب بات سے بات پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اس طرح کے ذاتی حملے کرنا کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اگر اس قسم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذاتی حملے کئے جائیں تو آپ جانتے ہیں ہم تو بڑے زبان آور لوگ ہیں۔ ہم نے تو غالب بھی پڑھا ہے اور غالب سے پہلے ہم نے نظیری بھی پڑھا ہے اور نظیری کیا ہم نے حافظ بھی پڑھا ہے۔ ساری فارسی شاعری پڑھی ہے۔ ساری اردو شاعری پڑھی ہے اور پھر اس کے بعد پنجابی شاعری بھی پڑھی ہے۔ بلھے شاہ بھی پڑھا ہے۔ اور دوہے بھی پڑھے ہیں اور ہمیں ان کے معنی بھی آتے ہیں کہ :

میری لگدی کسے نہ ویکھی تے ٹٹدی نوں جگ جاندا

اور ہمیں اس کے معنی بھی آتے ہیں کہ :

کگی لے کے اڈاری نکلی تے اڈدی نوں باز پے گیا

اور ہمیں س کے معنی بھی آتے ہیں کہ :

رن نہا کے چھپڑ وچوں نکلی تے بلھے دی لاٹ ورگی

مجھے پنجابی اتنی ہی آتی ہے۔ معاف کرنا۔ جتنی ان کے لیڈر کو نماز آتی ہے۔ اس سے زیادہ مجھے پنجابی نہیں آتی۔ تو اس لئے میں آپ کو سمجھانے کے لئے کہیں کہیں پنجابی میں بات کرتا چلا جاؤں گا۔ اس قسم کی بات ایک لیڈر کے شایان شان نہیں آپ مظفر گڑھ والے بہتر جانتے ہیں۔ اس کے امیدواروں کو بھی جانتے ہیں' اس کے ساتھیوں کو بھی جانتے ہیں اور نصر اللہ خاں کو بھی جانتے ہیں۔ خود فیصلہ کریں کہ دونوں میں شریف کون ہے ؟ نفس کے اعتبار سے' سیاست کے اعتبار سے' کردار کے اعتبار سے۔ اور اگر میری زبان پر اعتبار ہے' اگر میں سیاسی تقریر کروں تو ایک بات کہتا ہوں' جب میں 1965ء کی جنگ کے بعد پکڑا گیا اور ایوب خاں نے مجھے بلاوجہ اور بے گناہ پکڑ کے جیل میں ڈال دیا کیونکہ میرا کوئی قصور نہیں تھا۔ میں نے ایک آرٹیکل لکھا تھا کہ صدر ایوب کیا کریں۔ اور اس میں لکھا تھا کہ مسلمان قوم خود خواہ عیوب میں ڈوبی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو' خواہ خود گناہوں میں ڈوبی ہو اور خواہ اس کی زندگی شاہد بخنار اور شراب بحف ہو لیکن مسلمان قوم اپنے حکمرانوں سے یہ توقع ضرور کرتی ہے کہ اس کی سیرت ہو تو صدیقؓ جیسی ہو' عمر فاروقؓ جیسی ہو' اس کا کریکٹر ہو تو عثمانؓ جیسا ہو اور اس کا جذبہ ہو تو علی مرتضیٰؓ جیسا ہو۔ یہ مطالبہ ضرور کرتی ہے۔ چنانچہ اس میں میں نے یہ بات لکھی تھی اور مسلمان قوم اپنے حکمرانوں کو یوں دیکھتی ہے جیسے حضرت عمرؓ نے اپنے بیٹے کو سزا دی تھی اور درے لگوائے تھے۔ اس کے بارے میں اگرچہ یہ بات بھی کہی جاتی ہے کہ روایت کسی قدر ضعیف ہے۔ لیکن ایک صاف اور ستھری بات مولانا شبلی نے بھی لکھی ہے اور دوسرے مصنفوں نے بھی لکھی ہے کہ جب ایک عورت نے حضرت عمرؓ کے دربار میں یہ کہا۔ دربار کے لفظ کا اطلاق یہاں نہیں ہوتا لیکن میں آپ کے افہام کے لئے یہ بات کرتا ہوں۔ دنیا میں بہت سی باتیں افہام و تفہیم کے لئے کی جاتی ہیں۔ جو زمانہ آتا ہے اس زمانے کی لغت بولی جاتی ہے' اس زمانے کے لفظ بولے جاتے ہیں تاکہ لوگوں کے ذہن میں بات فوراً بیٹھ جائے ورنہ اسلام تو دربار کا بھی مخالف ہے' قیصر کا بھی مخالف ہے' کسریٰ کا بھی مخالف ہے' مقوقس کا بھی مخالف ہے' تاج کا بھی مخالف ہے۔ تخت کا بھی مخالف ہے' امراء کا بھی مخالف ہے' نورتن کا بھی مخالف ہے۔ قیصر روم کا نمائندہ جب مدینے میں گیا' اور مدینے میں جا کر کہا کہ میں تمہارے بادشاہ کے مکان پر جانا چاہتا ہوں تو انہوں نے کہا ہمارے ہاں بادشاہ کوئی نہیں ہوتا' ہم اپنا کام چلانے کے لئے ایک امیر مقرر کر لیتے ہیں' ہمارا امیر ہے۔ تو اس نے کہا میں تمہارے امیر کے ہاں جانا چاہتا ہوں۔ اس کا محل کہاں ہے؟ انہوں نے کہا اس کا محل بھی کوئی نہیں۔ وہ سامنے کھجور کا درخت ہے اور وہ چٹائی پر پتھر رکھ کر جو لیٹا ہوا ہے وہی ہمارا بادشاہ ہے' وہی ہمارا امیر ہے۔ چنانچہ آج بھی جب وہ تبصرہ کرتے ہیں اور ذکر لاتے ہوئے وہ بڑے بڑے یورپین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائٹر یہ لکھتے ہیں۔ میرے پڑھے لکھے دوست اور بھائی یہاں موجود ہیں۔ وہ اس بات کی شہادت دے سکتے ہیں کہ جب قیصر روم کا نمائندہ عمر فاروقؓ کے دربار میں حاضر ہوا اور اس نے مسلمانوں کے بادشاہ سے یہ سوال کیا۔ مؤرخ رولر کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ ان کا تعلق نہ دربار سے تھا نہ بادشاہت کے ساتھ تھا۔ لیکن آج کوئی اس بات کو پکڑ لے کہ جناب عمر فاروقؓ کا دربار تھا۔ جیسے آج لوگوں نے یہ بات پکڑ لی ہے کہ علامہ اقبالؒ نے بھی سوشلزم کا لفظ استعمال کیا تھا۔ اور جناب قائداعظم نے بھی سوشلزم کا لفظ استعمال کیا تھا اور اس کے ساتھ لفظ "اسلامی" استعمال کیا تھا۔ قائداعظم نے یا علامہ اقبال نے جیسا کہ آگے چل کر میں آپ کو بتاؤں گا' اسلامی سوشلزم کا لفظ ترکیب کے طور پر استعمال نہیں کیا بلکہ اپنے مخالف کو سمجھانے کے لئے افہام و تفہیم کے طور پر استعمال کیا۔ لیکن میرے دوست یہ کہتے ہیں کہ یہ بات تو فاطمہ جناح نے بھی کہی تھی اور تم اس کے منشور میں سے آج یہ نکالتے ہو۔ تو نصر اللہ تو فاطمہ کے ساتھ تھے' تم کس کے ساتھ تھے۔ یہ باتیں اس طرح نہیں چلا کرتیں۔ بات سمجھانے کے لئے سیدھی کرنی چاہیے۔ ایک تو وہ کہتا ہے کہ شیر کو میں نے زخمی کیا' اس کا جواب میں آگے چل کر دوں گا۔ اور دوسری بات وہ یہ کہتا ہے کہ میں برسر اقتدار آؤں گا' میں یہ کروں گا' میں وہ کروں گا۔ آج جب میں مظفر گڑھ کے راستے میں آرہا تھا تو ملتان میں مجھے ایک دفتر کا افتتاح کرنا تھا۔ وہاں لوگ اکٹھے ہو گئے اور کہنے لگے تقریر کرو۔ میں نے کہا کہ تقریر تو مجھے مظفر گڑھ میں کرنی ہے اور وہاں دو تین دن گزارنے ہیں لیکن میں تمہیں یہ بات بتا دوں کہ جو بابو یہاں سے نکل کر ادھر چلا گیا ہے اسے واپس آنا پڑے گا۔ آپ کے اس کوچے سے پناہ لے کر آنا پڑے گا۔ بقول آرزو لکھنوی :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی سر کے بل جو کھڑے رہے، کبھی آہ بھر کے چلے گئے
تیرے کوچے میں ہم آئے بھی تو ٹھہر ٹھہر کے چلے گئے

چنانچہ تم ٹھہر ٹھہر کے چلے گئے، تمہاری اس وقت دوستی تھی۔ تم اس وقت ساری برادری کو ساتھ لے کر اس سے تعاون کرتے تھے اور اپنے مکانوں پر اس کے پرچم لہراتے تھے۔ ہمیں اس وقت بھی غالب یاد آتا تھا:

عشق کہتا تھا کہ اس کا غیر سے اخلاص حیف!
عقل کہتی تھی کہ وہ بے مہر کس کا آشنا؟

چنانچہ تمہیں مایوسی ہوئی اور آج تم اس مایوسی کو لے کر واپس آئے ہو۔ ہمیں ان سے نہ کبھی پہلے امید تھی نہ اب ہے۔ اور یاد رکھو، مایوسی تب ہوتی ہے جب کسی کے ساتھ امید ہو۔ اور امید پیدا نہیں ہو گی تو مایوسی کا سوال ہی پیدا نہیں ہو گا۔ میں ابھی بعض دوستوں کی طرف بھی آؤں گا۔ یہ تو میں صرف تمہید باندھ رہا ہوں۔ اگر میں کوئی ایسی ویسی بات کروں آپ مجھے ٹوک سکتے ہیں کہ یہ بات ثقاہت سے گری ہوئی ہے۔ کبھی وہ یہ کہتا ہے کہ میری مخالفت کرنا پاکستان کی مخالفت کرنا ہے، اسلام کی مخالفت کرنا ہے اور چین کی مخالفت کرنا ہے۔ قائداعظم نے بھی کبھی یہ نہیں کہا تھا کہ میری مخالفت کرنا اسلام کی مخالفت ہے۔ انہوں نے یہ ضرور کہا تھا کہ میری مخالفت کرنا، مسلمانوں کی ابھرتی ہوئی سلطنت کی مخالفت کرنا ہے۔ لیکن انہوں نے یہ کبھی نہیں کہا تھا کہ میں اسلام کا نمائندہ ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں مسلمانوں کا وکیل ہوں۔ اور قوم نے کہا تھا کہ تم ہمارے وکیل نہیں ہمارے قائداعظم ہو۔ اب کوئی بڑا آدمی یہ سوال نہیں کرتا چین سے کہ تم ہمارے ملک کے ساتھ دوستی کرنا چاہتے ہو یا اس کے ساتھ دوستی کرنا چاہتے ہو۔ اور تم نے یہ چھوڑ رکھا ہے تو کس لئے چھوڑ رکھا ہے۔ تمہاری دوستی کا معیار

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ میں آپ کو بتاؤں گا کہ چین اس کے متعلق کیا محسوس کرتا ہے۔ اور میرے بھائی' میرے دوست جو یہاں موجود ہیں میں ان سے بھی کہوں گا۔ یہ کیا خیبر شکنی کرے گا۔ ابھی تک تو سوائے شیشہ شکنی کے اس کے بارے میں تو ہمارے پاس اور کوئی روایت نہیں۔ کہتا ہے جب میں آؤں گا تو ہر آدمی کو بارہ ایکڑ زمین دوں گا۔ تو اے مظفر گڑھ کے زندہ دل انسانو! میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں۔ شرافت کے نام پر' انصاف کے نام پر' عدل کے نام پر' پاکستان کے نام پر اور تمہاری اولاد کے مستقبل کے نام پر اور اس ملک کی جیتی جاگتی زندگی کے نام پر اور ان کھیتوں کے نام پر جو فصلیں اگاتے ہیں اور ان بادلوں کے نام پر جو ان کھڑے کھیتوں کو سرسبز کرتے ہیں اور ان بجلیوں کے نام پر جو کھلنے والے شگوفوں کی قسمت پر مسکراتی ہیں۔ اور اس موج صبا کے نام پر جو تمہاری کلیوں کو پھول بناتی ہے اور اس خرام ناز کے نام پر جو تمہاری شاخوں پر آکر گلاب بنتی ہے۔ میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں۔ کہ بات تو اصول کی ہونی چاہیے۔ بتایئے اس ملک کی آبادی کتنی ہے۔ بارہ کروڑ کی آبادی میں سے آٹھ کروڑ انسان ایسے ہیں جو کھیتی باڑی پر گزارہ کرتے ہیں اور ایک گھر کے آٹھ فرد بھی رکھیں تو گویا ایک کروڑ مزارع کو یہ بارہ ایکڑ زمین دیں گے۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارے ملک میں ساری قابل کاشت زمین دو کروڑ ایکڑ ہے۔ کل بارہ کروڑ زمین باقی دس کروڑ کہاں سے آئے گی۔ اتنے جھوٹے وعدے تو شاعروں کے ساتھ ان کی غزل کا معشوق بھی نہیں کرتا جتنے تم کر رہے ہو۔ غالب نے کہا تھا کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا۔ اب میں اپنی قوم سے کیا کہوں کہ میر تقی میر نے کیا کہا تھا:

میر کیا سادہ ہیں بیمار ہوئے جس کے سبب
اسی عطار کے لونڈے سے دوا لیتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے کوئی صاحب کھڑے ہو کر بتائیں تو صحیح۔ یہ کوئی جھگڑے کی بات نہیں۔ میرے دوست ہیں' میرے بھائی ہیں' میرے عزیز ہیں' میرے مخدوم ہیں۔ میں ان کی بڑی عزت کرتا ہوں۔ مجھے اس بات کا ضرور افسوس ہے کہ انہوں نے اپنی تاریخ کو خود ہی جلانے کا تہیہ کر لیا ہے۔ انہیں تو خوش ہونا چاہیے تھا کہ مظفر گڑھ کی زمین سے ایک ایسا آدمی پیدا ہوا جس نے سارے پاکستان میں اپوزیشن کی رہنمائی کی۔ مجھے کوئی آدمی سمجھا دے' آپ کے ضلعے کا بڑا زور رہا ہے حکومت میں۔ یہ بڑا طاقتور ضلع رہا ہے۔ اس کا بڑا طنطنہ ہے' اس کا بڑا دبدبہ ہے' بڑا ولولہ ہے' بڑا حوصلہ ہے' بڑا جلال ہے' بڑا جمال ہے' بڑا کمال ہے' بڑی سطوت رہی ہے' بڑی حشمت رہی ہے' بڑی طاقت رہی ہے' بڑی بسالت رہی ہے۔ آپ کے ضلعے سے کوئی آدمی اٹھ کر یہ تو بتائے' پہلے زمانے میں لیڈر شپ جیسی ہوتی تھی' ویسے پیروکار ہوتے تھے۔ لیڈر شپ خلافت کی آئی محمد علی آیا' شوکت علی آیا' ظفر علی آیا' ابوالکلام آیا' دوسرے تیسرے لوگ آئے' عطاء اللہ شاہ آئے' حسرت موہانی آئے' ڈاکٹر انصاری نے بھی اس زمانے میں ڈاڑھی رکھ لی تھی' ذاکر حسین نے بھی ڈاڑھی رکھ لی تھی' ڈاکٹر عالم نے بھی ڈاڑھی رکھ لی تھی' تمام نے اپنی صورتیں شرعی بنالیں تھیں۔ اور اب میں ان سے پوچھتا ہوں' کبھی انہوں نے اپنے مزارع کی کسی غریب بیٹی کو کوئی کپڑا بھی سلوا کے دیا؟ یہ جھنڈے ونڈے کیا ہیں۔ اس سے کچھ نہیں بنتا۔ یہ جس کے ساتھ الائنس کر کے بیٹھے ہیں اس نے نعرے بدل دیئے ہیں۔ لاہور میں اس کا نعرہ ہے "ہے جمالو"۔ وہ پیچھے تالی بجا رہا ہوتا ہے اور لڑکے آگے کر رہے ہوتے ہیں "ہے جمالو"۔ میں نے سنا ہے رات میاں چنوں میں تین لڑکیوں اور ستر لڑکوں نے ترنگا لباس پہن کر ڈانس کیا ہے۔ اور "ہے جمالو" گایا ہے۔ یہ ہمارے بڑے بڑے حضرت بتائیں "ہے جمالو" ہے کون۔ یہ بڑے بڑے محدث' بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے فقیہ' بڑے بڑے قرآن کے مفسر' بڑے بڑے واعظ' بزرگ' مساجد کے اندر یاد اللہ کرنے والے' علماء کی جانشینی کا دم بھرنے والے' پیغمبر کے مصلے پر بیٹھنے والے' قرآن کی تلاوت کرنے والے..... ان کی زبان نہیں کھلتی۔ لیکن مجھے 'نصر اللہ اور مودودی کو ماں بہن کی گالی دینے پر ان کی زبان اس طرح چلتی ہے جس طرح اس بازار میں نوابوں کے نوٹ چلتے ہیں۔ ابھی میں آپ کو تیار کر رہا ہوں۔ پانی کو جوش دے رہا ہوں۔ اس کے بعد پتی ڈالوں گا۔ پھر پانی میں پھول آئیں گے' خم آئے گا' صراحی آئے گی تب جام آئے گا۔ تو ان کے سامنے "ہے جمالو" ہوتا ہے اس پر اعتراض نہیں کرتے۔ ہم نے لاہور میں شوکت اسلام کا ڈے منایا۔ بچہ بچہ شہادت دے سکتا ہے۔ ملٹری کے بڑے بڑے افسروں نے' پولیس کے افسروں نے تمام لوگوں نے جو حکومت کے اعضاء اور حکومت کے ارکان کہلاتے ہیں' اس بات کی شہادت دی کہ انتہائی شریفانہ جلوس تھا۔ میں اور مودودی ایک ٹرک پر تھے۔ کوئی ایک نعرہ تک نہیں لگایا گیا۔ دوسرے دن انہوں نے جلوس نکالا۔ قومی نعرہ ان کا یہ تھا "ہے جمالو"۔ اور اس کے بعد ہر وہ گالی جو بازار میں بکی جا سکتی ہے انہوں نے دی۔ بات یہ ہے کہ جیسا درخت ہوتا ہے ویسا پھل آتا ہے۔ جیسا لیڈر آتا ہے ویسے پیروکار ہوتے ہیں۔ تو میں آپ سے سوال کرتا ہوں میرے دوستو' غریبوں کو فریب دینے والو! ان سے سنہری وعدے کرنے والو! میں تم سے کہتا ہوں یہ تمہارے لئے کوئی دلہن نہیں لائیں گے' تمہارے لئے کوئی ڈولی نہیں لائیں گے۔ میری بات آج نوٹ کر لو اور جب وہ دن آئے گا تو تمہارے چھوہارے اور بتاشے بھی یہ لوگ لے جائیں گے اور تم دیکھتے رہ جاؤ گے۔ یہ یہاں سوشلزم لا کر انسان کو اجتماعی طور پر غلام بنانا چاہتے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ موجودہ سرمایہ داری کا نظام زیادہ دیر تک نہیں چل سکتا۔ اس سے مجھے بھی شکایتیں ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانوں کا خون زیادہ دیر تک نہیں چوسا جا سکتا یہ تکبر زیادہ دیر تک نہیں برداشت کیا جا سکتا۔ کہ ایک انسان تو دو وقت مکھن کھائے' بٹیر کھائے اور مرغ کھائے اور دوسرا انسان خون جگر پیتا رہے۔ یہ بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ ایک انسان کھدر کو ترسے اور دوسرا انسان کمخواب و سنجاب پہنے۔ یہ بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ ایک انسان خانہ بدوشی کی زندگی بسر کرے اور دوسرا انسان محلوں میں رہے۔ یہ بھی برداشت نہیں کیا جا سکتا کہ مزارع کی رگوں کا خون نچوڑا جائے۔ اور مزدور کو کارخانوں میں لے جا کر اس تکبر کو قائم کیا جائے کہ :

ملیں اسی لئے ریشم کے ڈھیر بنتی ہیں
کہ دختران وطن تار تار کو ترسیں
چمن کو اس لئے مالی نے خون سے سینچا تھا
کہ اس کی اپنی نگاہیں بہار کو ترسیں

ایسی کوئی چیز نہیں ہو سکتی لیکن کسی آدمی کے مریض ہو جانے کا یا بیمار ہو جانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اسے مار دیا جائے۔ اسے دوائی دو' اس کا علاج کرو۔ پنجاب والے بڑے ہی سادہ دل رہے ہیں۔ انہیں ہمیشہ گھر سے نفرت رہی ہے اور گھر والوں سے نفرت رہی ہے۔ وہ تم سے یہ بھی کہتا ہے کہ جب میں آؤں گا تو سب کو حج کراؤں گا۔ میرے خیال میں بارہ کروڑ انسانوں کو حج کرانے کے لئے وہ اپنی خاکستر میں ققنس کی طرح پیدا ہوتے رہیں پھر بھی اس کے لئے سو سال کی مدت درکار ہو گی۔ اور پھر میرے بھائیو! مجھے بتاؤ کہ حج کس پر واجب ہوتا ہے۔ حج اس پر واجب ہوتا ہے جو صاحب نصاب ہو۔ جو دولتمند ہو۔ اس نے تمام دنیا کی سیر کی ہے۔ کیا اس پر ابھی تک واجب نہیں ہوا؟ یہ اقتدار میں بھی رہا۔ انڈونیشیا بھی گیا۔ چائنا بھی گیا۔ انگلستان بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ امریکہ بھی گیا۔ آج بھی اس کے بچے امریکہ میں پڑھتے ہیں اور یہ اپنا ذائقہ بدلنے کے لئے بار بار باہر کے پھیرے لگاتا ہے۔ مگر حج کرنے کے لئے اس نے کبھی نہیں سوچا۔ یہ کیا اس کا فریب نہیں ہے؟ تیسری بات یہ کرتا ہے کہ کارخانے نیشنلائز کر دوں گا۔ نیشنلائز کا مطلب ہے قومی ملکیت بنادوں گا۔ یہ ریلوے بھی تو قومی ملکیت ہے' یہ اومنی بس سروس بھی تو قومی ملکیت ہے' یہ واپڈا بھی تو قومی ملکیت ہے۔ اس قومی ملکیت میں مزدور کے ساتھ جو حال ہو رہا ہے آپ کے سامنے ہے۔ اپنی آٹھ برس کی وزارت میں یہ اسی تجارت کا وزیر رہا ہے۔ پھر بائیس خاندانوں کا یہ طعنہ دیتا ہے۔ یہ بائیس خاندان بھی اسی کے پیدا کردہ ہیں۔ جو اس کی مخالفت میں ہیں وہ بائیس خاندان ہیں۔ اور حبیب سنز والا۔ بلب ٹیوبیں بنانے والا۔ بائیس خاندان میں شامل نہیں ہے۔ کیونکہ وہ اسے چندہ دیتا ہے۔ یہ چھتیس ہزار ایکڑ زمین کا مالک انہونی باتیں کرتا ہے۔ میں لاڑکانے میں ہو کر آیا ہوں۔ کوئی میرا دوست میرے ساتھ چلے۔ اس کی زمین میں۔ سندھ کی تمام وڈیروں کی زمین میں' خواہ وہ پیر آف ہالہ ہو جو اس کے ساتھ ہے' خواہ وہ علی احمد تال پور ہو' ان کا کوئی مزارع اپنی بیٹی کی شادی ان کی اجازت کے بغیر نہیں کر سکتا۔ اور انہیں روٹی کپڑا تک نہیں ملتا۔ وہاں پر انسانوں کو جس طرح مارا جاتا ہے جس طرح ان کے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے۔ یہ کیسے کہتا ہے کہ میں انقلاب لاؤں گا تو ایسے کروں گا۔ کوئی دور تھا کہ ایوب خاں اس کی شکار گاہ میں جایا کرتے تھے اور یہ جناب اس کے لئے عیش و عشرت کا سامان مہیا کرتا تھا۔ اور وہاں کبھی آہو کا شکار ہوتا تھا اور کبھی چشم آہو کا شکار ہوتا تھا۔ اور آج یہ شخص کہتا ہے کہ میں ایوب خاں کو ڈانٹا کرتا تھا۔ آپ جانتے ہیں جو ایوب خاں نے میرے ساتھ سلوک کیا۔ اور جس طرح انہوں نے میرا پرچہ ضبط کیا۔ میرا پریس ضبط کیا۔ مجھے قید میں ڈالا اور گھر سے دور دراز بھیجا اور میری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچیوں کو دانستہ طور پر یونیورسٹی میں داخلہ نہ دیا گیا۔ زیر عتاب رکھا گیا۔ میری پراپرٹی ضبط کی گئی۔ بینک بیلنس ضبط کیا گیا۔ لیکن جو بات سچی ہے وہ میں ضرور کہوں گا۔ یہ کہتے ہیں ہم ایوب کے ساتھ اس طرح بولا کرتے تھے۔ میں نے انہیں دیکھا ہے یہ تو ایوب کے سامنے اس طرح کھڑے ہوا کرتے تھے جیسے قیامت کے دن داور حشر کے سامنے گناہ گار کھڑے ہوں گے۔ ان میں کون جرأت سے بول سکتا تھا۔ یہ اسے ڈیڈی کہتا تھا اور وہ اسے زلفی کہتا تھا۔ اس آدمی کی تاریخ کیا ہے۔ یہ تو آوارہ گردوں کی ہے اک تعمیر۔ آپ میں سے کوئی آدمی کھڑا ہو کر کہے کہ سکندر مرزا نے جب جمہوریت کو ذبح کیا بلکہ یوں کہیے کہ غلام محمد لنگڑے نے جب جمہوریت کو ذبح کیا اور اس ملک میں مارشل لاء آیا اور اس کے بعد جو صورتحال پیدا ہوئی۔ اس سے پہلے کوئی کہہ سکتا ہے کہ کبھی آپ نے اس کا نام بھی سنا تھا' کسی تحریک میں اس نے حصہ بھی لیا تھا۔ یہ سکندر مرزا کی ہم ذوقی کی وجہ سے یہاں آیا۔ لیکن اس کی وفاداری کا یہ عالم تھا کہ جب ایوب خاں نے اڑنگے پہ لا کر پٹخنی دی اور اسے ملک بدر کیا تو پھر اس سکندر مرزا کو اپنا پاپا کہنے والے نے سب سے پہلے اس کے ساتھ بد تمیزی کی۔ پھر ایوب خاں کا زمانہ آیا۔ اس کے ساتھ یہ پانچ چھے سال صنعت کا وزیر رہا۔ پھر یہ کہتا ہے کہ میں نے چین کے ساتھ تعلقات استوار کئے حالانکہ چین کے ساتھ تعلقات استوار کرنے والے سہروردی تھے۔ اور چو این لائی کو بلانے والے میاں مشتاق احمد گورمانی تھے۔ لاہور میں انہیں سب سے پہلے بلایا' تو یہ یونہی کریڈٹ لے رہا ہے۔ منظور قادر کے بعد محمد علی بوگرہ وزیر خارجہ آئے۔ جب بوگرہ کا ہارٹ فیل ہو گیا تو پھر یہ آئے۔ اور ان کے آنے کے چھے مہینے بعد ملک کو جنگ کا سامنا کرنا پڑا۔ اور یہ جنگ کیسے ہوئی یہ میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں۔ اور اب یہ کون سے ملک میں جنگ لانا چاہتا ہے۔ یہ اس ملک کا جارج جبش بن کر لاہور اور پنڈی کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلیوں کو پشاور اور ملتان کی گلیوں کو برباد کرنا چاہتا ہے اور لبنان کی طرح آگ لگانا چاہتا ہے۔اے مظفر گڑھ کے نوجوانو! آپ کی بڑی ذمہ داری ہے۔یاد رکھنا۔ کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں۔ یہ تم نے وفا اگر ترک کر دی اور جیسا کہ ترک کرنے کا زمانہ آ گیا۔ میں اسے دیکھ رہا ہوں۔ یہ اس ملک میں جارج حبش بننا چاہتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ پاکستان کو ڈھانے کے لئے کیسی کیسی سازشیں ہوئیں۔ پہلا حملہ پاکستان پر ریڈ کلف نے کیا۔ کشمیر ہندوستان کو دینے یا دلوانے کے لئے یہ بات تو اب تاریخ میں آچکی ہے۔ جانسن کی ڈائری میں موجود ہے نئی کتاب آئی ہے جو ماؤنٹ بیٹن نے اپنی یادداشتیں لکھوائی ہیں۔ اس میں یہ بات آگئی ہے کہ ریڈ کلف کو جو کچھ کہا گیا وہ ماؤنٹ بیٹن کے سیکرٹری نے کہا جس کے تحت گورداسپور کا ضلع کاٹ کر ہندوستان کو دیا گیا۔ گورداسپور اور پٹھان کوٹ کا ضلع اکثریت کا ضلع تھا اور ایک بات میں اور بتادوں کہ امپیریلزم کسی کا وفادار نہیں ہوا کرتا اگر وفاداری کا سوال ہوتا تو انگریز اپنے "نبی" سے ایسی غداری نہ کرتا جو اسے ہندوستان کے حوالے کر گیا۔ چنانچہ جناب! ریڈ کلف ایوارڈ پاکستان پر پہلا حملہ تھا' کہ کشمیر کو قبضے میں رکھنے کے لئے پٹھان کوٹ کے راستے سے فوج باآسانی بھیجی جاسکے۔ دوسرا حملہ یہ ہوا کہ پاکستان میں اتنے مہاجر بھیج دو کہ پاکستان کی سرزمین اس کی متحمل نہ ہو سکے اور چھے مہینے میں ختم ہو جائے۔ پنڈت نہرو کی کتاب "میری کہانی" میں بھی یہ بات موجود ہے کہ پاکستان چھے مہینے سے زیادہ نہیں چل سکتا لیکن پاکستان نے اپنے دل کی طرح اپنی زمین کو بھی وسیع کر لیا اور مہاجروں کو اپنے اندر آباد کیا۔ تیسرا حملہ یاد رکھو۔ دوستو' تمہارا لیڈر اسے بلا لو کہ تقریر کر جائے اور گالی دے جائے۔ کہ اسے عربی نہیں آتی ہے۔ یار اندازہ کرو۔ بلبل کو چہکنا نہیں آتا اور کوے کو چہکنا آگیا۔ کہ مودودی عربی میں تقریر نہیں کر سکتا اور میں ایک گھنٹہ بول سکتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ تیسری بات ہندوستان نے یہ کی کہ پاکستان کے حصے کا روپیہ خزانے میں منتقل نہ کیا۔ آپ مشتاق احمد گورمانی سے بھی یہ بات پوچھ سکتے ہیں کہ غالباً وہ اس زمانے میں کیبنٹ کا جزو تھے۔ اس پر غلام محمد نے جا کر قائداعظم مرحوم سے کہا کہ ہمارے خزانے میں ایک پیسہ نہیں۔ اور ہندوستان نے ہمارے حصے کا روپیہ جو چودہ اگست تک ہمارے خزانے میں آنا چاہیے تھا نہیں دیا۔ ہم نے اپنی پولیس اور سروسز کو تنخواہ دینی ہے اور ہمارا خزانہ خالی ہے۔ تو اس پر قائداعظم نے کہا کہ جاؤ اور اپنی قوم کو اعتماد میں لو اور ان سے مدد لو۔ بڑے بڑے سیٹھ جو ہندوستان سے پاکستان آئے ہیں' ان سے کہو کہ روپیہ دیں۔ کہ ہم آپ کو روپے کے بدلے میں انڈسٹری دیں گے۔ دوسری مراعات دیں گے اور روپیہ بھی لوٹا دیں گے تو غلام محمد نے قائداعظم سے کہا کہ کسی قوم کا وزیر خزانہ کبھی قوم سے بھیک نہیں مانگا کرتا۔ میں مانگنے کی پوزیشن میں نہیں ہوں۔ قائداعظم نے کہا نہیں غلام محمد جس قوم نے پاکستان بنایا ہے وہ روپیہ بھی دے گی۔ یہ بات میاں مشتاق احمد گورمانی نے لاہور میں مجھ سے بیان کی کہ اسی رات جب وہاں بڑے بڑے سیٹھوں کو بلایا گیا اور انہیں بتایا گیا کہ ہمارے خزانے میں ایک پیسہ بھی نہیں ہے اور ہم اس مہینے کی تنخواہ نہیں دے سکتے ہیں اور ہمیں کم از کم پانچ کروڑ روپے کی ضرورت ہے تو انہوں نے کہا کہ صبح آپ کو سٹیٹ بنک کی معرفت جواب مل جائے گا۔ آپ حیران ہوں گے کہ جب دوسرے دن سٹیٹ بنک سے رپورٹ طلب کی گئی کہ آیا سیٹھوں نے پیسہ جمع کرایا ہے کہ نہیں کرایا۔ تو گورنر نے جواب دیا ہمارے پاس پچاس کروڑ روپیہ جمع ہو گیا ہے۔ پھر مہاتما گاندھی نے آواز اٹھائی کہ پاکستان کو اس کا روپیہ دینا چاہیے۔ تو بیس کروڑ روپیہ ہمیں منتقل کیا گیا۔ چوتھی چیز' ہندوستان نے کشمیر پر قبضہ کر لیا اور وہاں فوجیں اتار دی گئیں۔ یاد رکھئے۔ ہندوستان سے جتنی کتابیں آتی ہیں اور جتنے رائٹرز نے آج تک کتابیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھی ہیں۔ حال ہی میں مسٹر جمنا داس' ہیڈ آف جرنلزم ڈیپارٹمنٹ ایسٹ پنجاب یونیورسٹی نے کتاب لکھی ہے۔ مولانا ظفر احمد انصاری لندن سے وہ کتاب خرید کے لائے ہیں۔ اور میں حال ہی میں کراچی سے ان سے وہ کتاب لایا تھا۔ اس میں بھی یہ بات موجود ہے کہ جب تک اسلام موجود ہے پاکستان کو مٹانا ممکن نہیں۔ پھر جب پاکستان بنا تو پاکستان کے حصے میں کپڑے کی صرف دو ملیں آئی تھیں۔ وہ بھی دونوں ہندوؤں کی تھیں' ایک لائل پور میں دوسری اوکاڑے میں۔ لیکن الحمدللہ آج پاکستان میں صرف کپڑے کی دو سو ملیں موجود ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ اقتصادی طور پر ہم پاکستان کو ختم نہیں کر سکتے اور سیاسی طور پر بھی ہم پاکستان کو ختم نہیں کر سکتے' تو انہوں نے یہاں پر سازشوں کا جال بچھانا شروع کر دیا۔ آپ کو یاد ہونا چاہیے کہ اس ملک میں سازش کا پہلا جال آپ کہتے ہیں کہ سید اکبر کے ہاتھوں لیاقت علی قتل ہوا۔ نہیں۔ سید اکبر کے ہاتھوں لیاقت علی قتل نہیں ہوا بلکہ دماغوں پر زور دیجئے تو آپ کو یاد آئے گا کہ ایک اور بھی اکبر ہے جو انکی پارٹی میں ہے اور اس نے سب سے پہلے لیاقت علی کی قتل کی سازش کی تھی' اس کا نام ہے جنرل اکبر۔ آپ کو پنڈی کیس یاد نہیں ہے؟ اس پنڈی کیس میں کون کون سے لوگ شامل تھے؟ اس میں ہندوستان کے اس وقت کے کمیونسٹ پارٹی کے سیکرٹری جنرل مسٹر سجاد ظہیر تھے' مسٹر فیض احمد فیض تھے' جن کے سکہ بند کمیونسٹ ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ لیاقت علی سے ہم پہلے تقریر کرائیں گے' پھر اسے قتل کریں گے۔ یہ سازش جنرل اکبر نے کی تھی۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں! اس ملک میں سب کچھ آسکتا ہے لیکن سوشلزم نہیں آسکتا۔ جب تک ہم زندہ ہیں یہاں پر سوشلزم نہیں آنے دیں گے۔ یہ ملک اللہ اور اس کے رسولؐ کے نام پر بنا ہے۔ اور اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے نام پر ہی قائم رہ سکتا ہے۔ اسی نام پر زندہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا۔ تم یہاں پر سوشلزم نہیں لا سکتے' تم قوم کو دھوکہ دیتے ہو۔ تاشقند میں بھی سوشلزم آیا تھا' سمرقند میں بھی سوشلزم آیا تھا' بخارا میں بھی آیا تھا' روس' چین میں بھی آیا تھا۔ علامہ اقبال ساری زندی اس بات کا گلہ کرتے رہے اپنی تحریروں میں' اپنے خطوں میں کہ افسوس کہ ہندوستان میں اسلام آیا تو عجمیوں کی معرفت آیا' ایران کی معرفت آیا' فارسی بولنے والوں کی معرفت آیا' یہ ان کے تفکرات تھے۔ یہ بحث میں یہاں نہیں چھیڑنا چاہتا۔ کاش وہ عربوں کے سادہ دین کی معرفت آتا' عربی لہجے میں آتا تو ہمارا لہجہ' ہماری سرشت اور ہماری طبیعت آج مختلف ہوتی۔ لیکن اے مسلمانو! تمہیں تو سوائے "ہے جمالو" کے اور کچھ معلوم ہی نہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہندوستان سے تو ابن قاسم کو اسی وقت واپس بلا لیا گیا تھا اور اس بیچارے کو جو سزا ملی' اسلام تو وہیں رک گیا تھا۔ جس اسلام نے یہاں پر حکمرانی کی اور جس کا پرچم فضائے آسمانی کو بوسے دیتا رہا اور جس کے قافلے گنگا اور جمنا کے کناروں پر تاریخ کی صبح طلوع ہونے سے پہلے وضو کرتے رہے۔ آپ دیکھ لیجئے خواہ التمش ہو' خواہ ایبک ہو' خواہ خلجی ہو' خواہ بابر ہو' پورا مغلیہ خاندان..... یہ سارے خاندان روسی ترکستان کے علاقوں سے آئے تھے اور انہی علاقوں سے یہ ساری ہماری حکمرانی آئی تھی۔ اس کے بعد ہمارے تصوف کے جتنے بھی سلسلے ہیں خواہ وہ نقشبندیوں کے ہیں' خواہ وہ چشتیوں کے ہیں' یہ بھی وہیں سے آئے۔ مجدد الف ثانیؒ آپ نے سنا ہو گا کہ گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے' وہ مجدد الف ثانیؒ اور خواجہ باقی باللہؒ تاشقند سے آئے تھے۔ وہیں سے یہ تعلیم حاصل کر کے آئے تھے۔ یہ نظام الدینؒ' معین الدین چشتیؒ اور یہ فرید الدین گنج شکرؒ اور یہ داتا گنج بخشؒ' ملتان کے بہت سے مشائخ یہ سب تاشقند سے آئے تھے۔ یعنی کہ ہمارا تصوف بھی وہیں سے آیا' ہمارا ادب بھی وہیں سے آیا' پھر ہمارا علم وہیں سے آیا۔ یہ ہمارے امام بخاریؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہیں کہتے ہیں کہ جامع الحدیث ہیں۔ یہ بھی اسی بخارا کے رہنے والے تھے اور اسی نسبت سے انہیں امام بخاری کہا جاتا ہے۔ فارابی وہاں سے آئے' ابن سینا وہاں سے آئے' ابن رشد وہاں سے آئے اور پھر میں تم سے پوچھتا ہوں کہ جب سے وہاں سوشلزم آیا ہے کسی خانقاہ سے کوئی نعرہ رستا خیز اٹھا؟ کوئی اذان کی آواز آئی؟ کوئی کتاب آئی؟ کوئی امام بخاری پیدا ہوا؟ اور کوئی اسلام کا ابر کرم بھی اٹھا؟ کوئی چھینٹا بھی برسا؟ اس کے بعد وہاں پر اسلام اسی طرح غائب ہو گیا جس طرح مشرقی پنجاب کی سرزمین میں آج اذان غائب ہے۔ کوئی بتاؤ۔ وہاں بھی اسی طرح کے وعدے کئے گئے تھے کہ تم مسلمانوں کی ایک الگ سلطنت بنادی جائے گی۔ تمہیں حق خود ارادیت دے دیا جائے گا۔ جب زار کی فوجوں سے لڑنے کا وقت تھا تو سمرقند و بخارا کے یہ تاتار کے لوگ' جنہیں کہا جاتا تھا کہ پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے' یہ تمام ترک' یہ روسی ترکستانی اور جن کے متعلق یہ بات تاریخی طور پر لکھی جا چکی ہے ثابت ہو چکی ہے کہ ترکوں نے علم و تمدن میں کوئی حصہ نہیں لیا ہے لیکن جنگ و جدل میں یہ سر فہرست رہے ہیں۔ آپ بتایئے کہ جب زار کی فوجوں کے ساتھ لڑنے کا سوال تھا تو اس وقت ان تاتاریوں کو ان ترکوں' ان تاشقند والوں کو' ان سمرقند والوں کو استعمال کیا گیا اور کہا گیا کہ یہاں پر اسلام بھی رہے گا اور اسلام کا نام بھی رہے گا۔ لیکن آج ضرورت محسوس ہوئی ہے کہ چالیس سال کے بعد کہتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت عثمانؓ کے ہاتھ کا لکھا ہوا قرآن مجید موجود ہے۔ لیکن چالیس سال کے دوران یہ کبھی نہ کہہ سکے اور آج تاشقند و بخارا میں نہ کوئی مسجد ہے نہ کوئی خانقاہ ہے' نہ کوئی مدرسہ ہے' نہ کوئی امام بخاری ہے' نہ کوئی بابر ہے' نہ کوئی مجدد الف ثانی ہے' نہ کوئی باقی باللہ ہے' نہ زکریا ملتانی ہے' نہ فرید الدین گنج شکر ہے۔ کوئی بھی تو نہیں ہے۔ اور یہ جو بزرگ ان کے ساتھ اڑے پھرتے ہیں' انہیں تو کچھ معلوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہیں کہ سوشلزم کیا ہے' انہیں تو یہ معلوم ہے کہ پنجتن کا نعرہ نہیں لگانا چاہیے۔ رسالت کا نعرہ نہیں لگانا چاہیے۔ انہیں پتہ ہی نہیں کہ آئین کا مسئلہ کیا ہے' کارل مارکس کون تھا اور اس نے سائنٹیفک سوشلزم کا نعرہ دریافت کیا۔ پھر کمیونسٹ مینی فیسٹو کب لکھا گیا۔ اینجلز کون تھا اور تصور کیا ہے اسکا۔ پھر انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ میٹر آف تھاٹ کیا ہے۔ ہمارے مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ صفت تکوین کا مالک ہے:

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
کہ آرہی ہے دما دم صدائے کن فیکون

پھر ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ " ذالك الكتاب لا ريب فيه" اس کتاب میں کوئی شک نہیں ہے اور اس کے بر عکس ان کا یہ عقیدہ ہے کہ خیال بعد میں پیدا ہوتا ہے' میٹر (مادہ) پہلے پیدا ہوتا ہے۔ اگر ہم ان کے عقیدے کو مان لیں تو کن فیکون کا عقیدہ ختم ہو جاتا ہے۔ ہمارا عقیدہ تو یہ ہے کہ اللہ نے چاہا کہ کائنات پیدا ہو تو کائنات پیدا ہو گئی۔ ان کے نزدیک اللہ کا تصور ہی نہیں' ان کے نزدیک اللہ کی رضا ہی نہیں۔ کوئی کمیونسٹ اس سوال کا جواب دے' ورنہ اس قوم کو کوئی دھوکہ نہ دے۔ یہ جو لوگ ان کے فریب میں آئے ہوئے ہیں۔ ہم ان کے فریب کو بھی جانتے ہیں اور ان کے فریب سے نمٹنا بھی جانتے ہیں۔ اور ان کے فریب سے نمٹیں گے۔ ابھی تو انہیں علم کی باتیں بتاتے ہیں۔ ایک بات ان پر واضح کر دوں۔ اس آقا کی قسم جس آقا کے آستانے پر انسان کو کھڑے ہونے کی ہمت نہیں ہے۔ اور جس کے بارے میں عزت بخاری نے کہا ہے کہ:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید اینجا

اور جس کے متعلق ہری چند اختر نے کہا تھا کہ :

اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
جس نے ذروں کو سمیٹا اور دریا کر دیا

جس کے متعلق امیر خسرو نے یہ کہا تھا :

محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم

اور جس کے متعلق ظفر علی خاں نے کہا تھا کہ :

سب کچھ تمہارے واسطے پیدا کیا گیا
سب غایتوں کی غایت اولیٰ تمہیں تو ہو

میں اس محمد مصطفیٰ ﷺ کے گنبد خضریٰ کی قسم کھا کہ کہتا ہوں کہ اس ملک میں کمیونسٹوں کی لاشوں کا ڈھیر لگا دیا جائے گا' لیکن سوشلزم کبھی نہیں آئے گا۔ میں ابھی آپ کو بتاتا ہوں کہ ان کا لیڈر کس کا ایجنٹ ہے۔ وہ اس ملک کے ساتھ وہی سلوک کر رہا ہے جو کرنل لارنس نے عربوں کے ساتھ کیا تھا۔ ان دونوں بزرگوں کو تو معلوم ہی نہیں کہ کمیونسٹ ہوتے کیا ہیں اور کمیونزم کیا ہے۔ میں ایک موٹی بات کہتا ہوں کہ مارکس اور لینن کی تحریریں پڑھیے۔ چھبیس جلدوں میں چھپ کر آئی ہیں۔ ان کا مطالعہ کیجئے' ان میں یہ بات واضح طور پر موجود ہے۔ لینن نے بار بار کہا ہے کہ اس دنیا میں امن قائم کرنا چاہتے ہو تو آسمانوں سے خدا کو اور زمین سے سرمایہ داری کو نکال دو۔ کارل مارکس کا یہ عقیدہ ہے کہ ایک سچا سوشلسٹ وہی ہو سکتا ہے جو سچا میٹریلسٹ ہو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سچا میٹریلسٹ وہی ہو سکتا ہے جو سچا ایتھیسٹ ہو۔ پڑھے لکھے اسے سمجھتے ہیں۔ میں اپنے ان بھائیوں کو سمجھانے کے لئے کہتا ہوں۔ اشتراکی وہی ہو سکتا ہے جو مادی ہو کہ دنیا مادہ ہے۔ مادہ اپنی شکلیں تبدیل کرتا رہتا ہے اور میٹریلسٹ اور مادی وہی ہو سکتا ہے جو خدا کو نہ مانے۔ اگر خدا کو مان لیا تو مادے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اگر یہ عقیدہ ہو کہ مادہ ہی سب کچھ ہے تو پھر نہ تو خدا کا لاشریک ہونا باقی رہا اور نہ نبی کا خاتم النبین ہونا باقی رہا اور نہ قرآن کا لاریب ہونا باقی رہا اور نہ آخرت کا تصور باقی رہا۔ اس کے باوجود :

صدیوں فلاسفہ کی چناں اور چنیں رہی
لیکن خدا کی بات جہاں تھی وہیں رہی

یہ کہتے ہیں دے دیں گے۔ کچھ نہیں دیں گے۔ امیر خسرو جس نے کہا تھا کہ :

جفا کم کن کہ فردا روز محشر　　بہ پیش عاشقاں شرمندہ باشی

ایک دفعہ ایک ہندو بچے نے ایک شعر پڑھا۔ میں نے گجراتی کی کتاب میں یہ پڑھا تھا۔ امیر خسرو کہتے ہیں کہ :

یک ہندو بچہ بیں کہ عجب حسن گھڑے تھے
بروقت سخن گفتنی مکھ پھول کھلے تھے

(کوئی اسوقت برہمن کی صباحت و ملاحت دیکھے جب وہ رات کا جاگا ہوا بت خانے سے نکلتا ہے۔ ایک ہندو کا حسن دیکھو کہ جب وہ بات کرتا ہے تو اس کے منہ سے پھول جھڑتے ہیں)

گفتم زلب لعل تو یک بوسہ بگیرم

(امیر خسرو کہتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ میں تیرے لب لعلیں سے ایک بوسہ لے لوں)

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفتا کہ ہرے رام ترا کاہے کھڑے تھے

(اس نے کہا ہرے رام یہ تو کیا کر رہا ہے)

بعینہ انہوں نے کرنا ہے۔ آپ نے کہنا ہے لاؤ بارہ ایکڑ' انہوں نے کہنا ہے۔ گفتا کہ ہرے رام ترا کاہے کھڑے تھے۔ اور یہ وعدے پورے کریں گے ؟ واہ واہ شاعری کے آوارہ مصرعو! وہ جو خدا کے وفادار نہیں ہو سکتے۔ انسان کے وفادار کیسے ہو سکتے ہیں ؟

سردار صاحب! آپ کو یاد ہو گا۔ نہرو زندہ تھے تو اس آدمی نے کیا مشترکہ دفاع کا منصوبہ نہیں پیش کیا تھا؟ سن ستاون تک تو یہ پاکستان کا شہری نہیں تھا۔ ہندوستان کا شہری تھا۔ بمبئی کی عدالت میں کوشش کرتا رہا کہ میں ہندوستان کا شہری ہوں' مجھے میری جائیداد واپس کی جائے۔ پھر یہ مشترکہ دفاع کی تجویز لے کر گیا۔ نہرو نے کہا' نہیں۔ آپ کی اور ہماری خارجہ پالیسی میں فرق ہے۔ پھر وہ وقت آیا کہ امریکہ نے کہا کہ ہمیں چین سے لڑنے کے لئے ہندوستان کو بنیاد بنانا ہو گا اور جب اس نے ہندوستان کو یہ دعوت دی تو اس وقت ہندوستان نے امریکہ کو جواب دیا کہ جب تک ہمارے شانے پر پاکستان موجود ہے ہم آپ کے ساتھ کوئی ایسا منصوبہ نہیں بنا سکتے۔ کیونکہ اس ملک سے ہمیں ہر وقت خطرہ ہے۔ چنانچہ اس پر جانسن نے صدر ایوب کو یہ بات کہی کہ کیا تم کشمیر کو نہیں چھوڑ سکتے ہو۔ اور تمہارا ہندوستان کے ساتھ مشترکہ دفاعی معاہدہ نہیں ہو سکتا؟ تمہاری تجارت ٹھیک نہیں ہو سکتی؟ بصورت دیگر ہم تمہیں کوئی ایڈ نہیں دیں گے تو ایوب کے انکار سے اس وقت امریکہ نے ہمیں وہ ایڈ نہ دی۔ اس پر سی آئی اے نے اپنی سرگرمیاں یہاں تیز کیں۔ پوچھو اپنے لیڈر سے۔ کیا لیڈر لے آئے ہو تم نکال کر' جس کا کوئی ماضی نہیں ہے۔ تو اب انہوں نے اسلام کو براہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راست ملزموں کے کٹہرے میں کھڑا کر دیا ہے۔ جس بنیاد پر یہ ملک بنا تھا۔ اس سے سوشلزم یہ مطالبہ کر رہا ہے کہ تم انسان کے مسائل حل کر سکتے ہو یا نہیں کر سکتے ہو۔ یہ قوم کو پاگل بنا رہے ہیں۔ کبھی ڈانس کر کے، کبھی مجرا کر کے، کبھی کولہے مٹکا کر، کبھی بھاؤ بتا کر، کبھی زاویے بنا کر، کبھی اجرک لے کر، کبھی چادر اوڑھ کر، کبھی کسی کو بوڑھا کہہ کے، کسی کو جوان کہہ کے۔ ہر ایک کی عزت پر ہاتھ ڈال رہے ہیں۔ کبھی اصغر خاں کے متعلق کہتے ہیں کہ یہ کیا چیز ہے۔ یہ تو مجھے کباب پیش کرتا رہا ہے۔ اور کبھی کہتے ہیں موسیٰ خاں نے اپنی پتلون ڈھیلی کر لی تھی۔ جنرل سرفراز 1965ء کے حملے کے وقت سو رہا تھا۔ ایسی باتیں کرتا ہے گویا اس کے سوا ملک میں باقی سب مخنث تھے۔ خواجہ سرا تھے۔ تم جن ہیجڑوں کی فوج کو ملک میں لا کر ملک کو تباہ کرنا چاہتے ہو۔ تم "ہے جمالو" کو ملک میں لا کر ملک کی اینٹ سے اینٹ بجانا چاہتے ہو۔ تمہیں اقتدار کی ہوس ہے۔ تمہیں اور کسی چیز کی تمنا نہیں۔ تمہارے سوا اس ملک کا کوئی دشمن نہیں ہے۔ تم صرف اقتدار۔ ہائے اقتدار۔ ہائے اقتدار! لیکن تمہارے مقدر سے اقتدار ختم ہو چکا ہے۔ یہاں پر کبھی امریکہ کی خواہش نہیں چلے گی۔ یہ پانچویں شہسواریونہی اس کے ساتھ ہیں۔ اس کے پیچھے کمیونسٹوں کی یہ سازش کام کر رہی ہے۔ کہ ایشیا کے مسلمان ملکوں میں مذہب کی گرفت ہلکی کرنا بہت مشکل ہے اس لئے دین کے خلاف، دین داروں کی معرفت محاذ بنایا جائے اور دینی لوگوں کو لڑا کر ختم کیا جائے۔ اسی لئے مسلمانوں کو سوشلزم کے نام پر لڑانے کے لئے یہ صاحب داغ بیل ڈال رہے ہیں۔ اور اس ملک میں کوئی ہنگامہ کرنا چاہتے ہیں کہ فوج اور پولیس اندرخانے میں لڑائی روکنے میں لگ جائے۔ کارخانے بچانے میں لگ جائے اور اس کے بعد بارڈر خالی ہو جائیں۔ اور پھر روس اور چائنا کی تقدیر کے لئے سوشلزم کی بنیاد رکھی جائے اور وہ حالات پیدا ہو جائیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو آج لبنان میں ہیں۔ کہ جو فوجیں اسرائیل میں لڑنی چاہئیں تھیں وہ آپس میں لڑ رہی ہیں۔ جن فوجوں کو آج یہودیوں کے ساتھ لڑنا چاہیے تھا وہ آج شاہ کی فوجوں کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔ بالکل یہ فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ کمیونسٹ سوشلسٹ چاہتے ہیں۔ اس ملک میں لڑائی ہو۔ اور اس انداز کی لڑائی ہو کہ اسلام دوستوں کو چن چن کر مارا جائے۔ یہ یاسر عرفات کی تنظیمیں جن میں یاسر عرفات بہادر ہے لیکن اس کی پوزیشن انہوں نے یہ بنادی ہے جیسے کسی ایماندار آدمی کے ساتھ سینکڑوں بے ایمان مل کر اپنا نعرہ دینے لگیں۔ میں آپ کو تھوڑی سی تاریخ بتاؤں کہ اردن پہلی جنگ عظیم سے پہلے عربوں کے جغرافیے میں کوئی ملک نہیں تھا۔ لیکن جب انگریزوں نے کرنل لارنس کی معرفت عربوں کو ترکوں کے ساتھ لڑوایا' فرانسیسیوں نے لڑوایا تو اس کے بعد شریف مکہ کی غداری کے صلے میں شریف مکہ کو حجاز کا علاقہ دیا گیا۔ اور اس کے ایک بیٹے فیصل کو عراق دیا گیا اور دوسرے بیٹے عبداللہ کو یہ پٹی دی گئی جو بحیرہ احمر اور فلسطین کے درمیان تھی۔ پٹی کے نام رکھنے کا سوال پیدا ہوا تو دریائے اردن بہتا تھا مشرق کے کنارے پر' تو اس کا نام شرق اردن رکھ دیا گیا۔ اس وقت اس کی آبادی چار لاکھ تھی۔ آج یہ اٹھارہ لاکھ ہے۔ چار لاکھ خانہ بدوش ہیں باقی وہ ہیں جو زراعت کے خطے میں رہتے ہیں۔ چھے لاکھ ان میں فلسطین کے مہاجر ہیں۔ ان مہاجروں کو بارہ تنظیمیں کنٹرول کر رہی ہیں۔ ایک تنظیم ان میں جارج حبش کی بھی ہے جس کے صرف ڈیڑھ ہزار ممبر ہیں۔ جارج حبش لبنان کا عیسائی ہے۔ امریکہ یونیورسٹی میں پڑھتا رہا ہے' پروفیسر رہا ہے وہ وہاں۔ آجکل صلیبی جنگوں کا انتقام لے رہا ہے۔ دوسرا نائے حواطمہ ہے۔ وہ اشتراکی ہے۔ وہ بھی عیسائی ہے۔ ان دونوں نے سروں کی قیمت اس لئے ڈالی ہے کہ نائے حواطمہ کی ایک کتاب موجود ہے اور اس کتاب میں یہ تحریر ہے کہ کعبۃ اللہ اور رروضۂ رسولؐ مسلمانوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مرکز ہیں' ان دونوں مرکزوں کو مٹایا جائے۔ یہ درست کہ روس ان کی مدد کر رہا ہے مگر یہ مدد روس اسرائیل کے خلاف نہیں کر رہا۔ وہاں کے مسلمانوں کو مٹانے کے لئے مدد کی جا رہی ہے تاکہ سوشلزم آئے اور جب سوشلزم آجائے گا تو اس کے بعد یہودیت کو مٹانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ سوشلزم کا بانی خود یہودی تھا۔ بعینہ یہ پوزیشن یہاں پر یہ لوگ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ اور ہم یہاں یہ حالات کبھی پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ خواہ ہمیں اپنا سر دینا پڑے یا کسی کا سر مارنا پڑے۔ یہ چیز پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ یہ لیڈر نوجوانوں کو لڑانا چاہتا ہے کہ اپنی مسلمان قوم سے لڑو اور ان کی ڈاڑھیوں پر ہاتھ ڈالو۔ یہاں پر مودودی کے خلاف' نصر اللہ کے خلاف فضا پیدا کرو۔ یہ آپس میں لڑیں۔ ان کے سر اتارے جائیں' انہیں باہر سے کہیں مدد نہیں آئے گی۔ لیکن ہمیں چین' روس' افغانستان اور ہندوستان سے بھی مدد آئے گی۔ اس طرح یہ ایک سوشلسٹ ملک بن جائے گا۔ آخری بات جو میں تم سے کہنا چاہتا ہوں کہ اسلام سے وفا کرو گے تو اسلام تمہارا ساتھ دے گا اور اگر نہیں کرو گے تو اس طرح مٹ جاؤ گے جس طرح مصری مسلمان دشت سینائی میں مٹا دیئے گئے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب خطابت ہو کہ تہذیب صحافت
ان دونوں محاسن کا نمائندہ رہوں گا
تاریخ مرے نام کی تعظیم کرے گی
تاریخ کے اوراق میں آئندہ رہوں گا۔

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب لائل پور (فیصل آباد)

انتخابی حوالے سے خطاب 1970ء

صدر گرامی قدر۔ بزرگان ملت اور دوست داران عزیز!

سب سے پہلی بات جو مجھے آپ سے عرض کرنا ہے کہ میں بہت تھکا ہوا ہوں۔ آپ اندازہ کیجئے رات دو بجے لاہور میں' اس سے کم از کم ڈھائی گنا جلسہ تھا جو ختم ہوا۔ اور پھر جلسے کی یہ فطرت بن چکی ہے کہ سب سے آخر میں موقع مجھے دیا جاتا ہے۔ تو آپ باور کیجئے کہ رات بارہ بجنے میں دس منٹ رہتے تھے جب بولنا شروع کیا اور مسلسل دو بجے تک بولتا رہا۔ گو سارا مجمع میرے ساتھ ساتھ تھا' صبح جا کر سویا۔ صبح نو بجے پھر ایک تقریر تھی۔ وہ بھی جا کر کی اور دو گھنٹے بولتا رہا۔ ابھی لیٹا تھا کہ آپ آ گئے دراصل میں پچھلے دنوں سے کچھ ایسی ذھنی کشمکش میں مبتلا ہوں' ایسی پتنگ بازی میں مبتلا ہوں' ایسے کنکوے اڑا رہا ہوں' ایسی تکلیں اڑا رہا ہوں' ایسی ڈور پلا رہا ہوں' کبھی دو تاری اور کبھی چھے تاری کہ مجھے خود اپنے بارے میں یقین نہیں۔ کچھ معاملہ ایسا ہے بقول میر درد کے:

جہاز عمر رواں پر سوار بیٹھے ہیں
سوار خاک ہیں بے اختیار بیٹھے ہیں

تو ایمانداری کی بات یہ ہے کہ میں اتنا تھکا ہوا تھا' اتنا بول چکا تھا' یہ چیلنج بازی سے اتنا نکل چکا تھا' اب تو میں تیاری کر رہا تھا۔ بیٹیوں سے کہا ہے کہ ذرا قرآن پاک کے نسخے باندھ دیں۔ کسی کو کہا کتابیں باندھ دے' کسی کو کہا چار کا پیاں رکھ دے۔ کوئی پتہ نہیں بابا' یہ حاکم لوگ ہوتے ہیں۔ ایسے ہی کس وقت بلا لیں اور وہاں

www.KitaboSunnat.com

اندر جانا پڑے۔ پھر جانے آپ سے کب ملاقات ہو' ہو بھی یا نہ ہو۔ کیونکہ عمر بھی کوئی ایسی باقی نہیں ہے۔ بہت سی کٹ چکی ہے' تھوڑی سی بس تلچھٹ باقی رہ گئی ہے۔ اس تلچھٹ کو گزارنے کے لئے آپ کے نشے کو دوچند کرنے کے لئے' دوگنا کرنے کے لئے یا سہ چند کرنے کے لئے میں یہاں آگیا۔ بہر حال ایمانداری کی بات ہے میں انکار بھی کر سکتا تھا۔ پھر آسکتا تھا' دس بارہ دن بعد' اگر حالات معمول پر ہوتے اور مجھے یہ خیال نہ ہوتا' میرے ذہن میں یہ نہ ہوتا کہ پھر حلقہ ہائے زنجیر تیار کئے جارہے ہیں۔ اور پھر کسی سلاسل کو جنبش آنے والی ہے اور پھر در زنداں کھلنے والا ہے اور پھر "پس دیوار زنداں" کی دوسری قسط تیار ہونے والی ہے میں نے کہا چلو لائل پور کے لوگ مجھ سے محبت کرتے ہیں' میں ان سے محبت کرتا ہوں' وہاں مجھے جانا چاہیے اور جا کر ان سے کچھ باتیں کہہ آنا چاہئیں۔ پھر پتہ نہیں کب ملاقات ہو۔ حقیقت یہ ہے اگر آپ غور کریں ہمارا ہر فرد' ہمارا پورا ملک اور پوری قوم ایک ایسی آزمائش سے' ایک ایسے ابتلا سے اور ایسے امتحان سے گزر رہے ہیں کہ اگر آپ کبھی تخلیے میں چلے جائیں اور اپنے خیالات کی گہرائیوں میں ڈوب جائیں اور گرد و پیش کا جائزہ لیں اور اگر آپ کی سماعت بالکل صاف ہو تو تاریخ کی آواز کو سنیں کہ اس سے پہلے ملک اور قوم پر ایسا نازک وقت کبھی نہیں آیا تھا۔ یہاں ہمارے کسی دوست کو ڈپٹی کمشنر صاحب نے بھی بلایا تھا کہ دیکھئے سیرت کے مقدس نام پر جلسہ ہے' سیرت ہی پر جلسہ ہونا چاہیے۔ بات ان کی بالکل ٹھیک ہے اور ذکر بھی سیرت ہی کا ہونا چاہیے کیونکہ سیرت ہی سے آدمی کی روح میں ایک بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔ ذہن میں ارتقا پیدا ہوتا ہے' زبان میں ایک فصاحت آتی ہے اور نطق اس طرح پرواز کرتا ہے جس طرح رات کی تنہائیوں میں شاعر کا تخیل پرواز کرتا ہے۔ تو اس لئے ذکر تو سیرت کا ہونا چاہیے اور میں نے بھی اپنی زندگی کا بہت سارا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصہ سیرت کے مطالعے میں صرف کیا ہے۔ میں چاہتا تھا ایمانداری کی بات ہے کہ آپ کے سامنے سیرت کے بعض ایسے پہلو رکھوں۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ سرور کائناتؐ کی سیرت کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ ہر زمانے کے مطابق بولتی ہے۔ یہاں کے ڈپٹی کمشنر صاحب کو میں نہیں جانتا وہ کون بزرگ ہیں' کون بھائی ہیں۔ اگر وہی ہیں جو کبھی جھنگ میں ہوا کرتے تھے اور یہاں منتقل ہو کر آ گئے ہیں۔ تو مجھ تک ان کی یہ روایت ضرور پہنچی ہے کہ یہ مسلمان آپس میں لڑتے رہتے ہیں۔ میں ان کے نام پر کچھ بیان نہیں کرنا چاہتا کہ ان بیچاروں کا تبادلہ ہو جائے گا اور آج کل تبادلے کا بڑا زور ہے جی! جس نے کوئی اچھی بات کی۔ تبدیل۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ سیرت کے تقاضے کیا ہیں۔ آج کائنات ارضی و سماوی مساوی ہو چکی ہے کہ انسان چاند پر نقب لگا رہا ہے۔ ان کی راہنمائی کے لئے کون سی سیرت اور کون سی شخصیت رہنما ہو سکتی ہے۔ پھر میں آپ کو بتاتا کہ حاکمیت کیا ہوتی ہے' شخصیت کیا ہوتی ہے اور سیرت کیا ہوتی ہے اور یہ تین چیزیں کس طرح اپنا کام کرتی ہیں اور آج دنیا کے تقاضے کیا ہیں۔ یورپ کیا سوچ رہا ہے' جس کا مادی غلبہ ہے اور مشرق کیا سوچ رہا ہے جو ذھنی طور پر مغلوب ہے اور دنیا کیا کروٹیں لے رہی ہے اور کون سا آفتاب طلوع ہونے والا ہے۔ یہ میرے پیش نظر تھا لیکن میں کیا کروں حکومت میرے لئے مشکلات پیدا کر دیتی ہے۔ میں تو آپ کو پتہ ہے یہاں کون سی تاریخ کو تقریر کر کے گیا تھا؟ اکیس تاریخ کو۔ بائیس کو میں نے لاہور میں تقریر کی' تیئیس کو پھر ایک تقریر کی' چوبیس کی صبح کو پرواز کر کے کراچی پہنچا تاکہ دیکھوں کہ وہاں پر کیا برگ و بار پیدا کئے گئے ہیں' کیا لالہ و گل کھلائے ہیں' کیسی کہکشاں سجائی ہے' کیسے ستاروں کو مسکرانے کی دعوت دی ہے' کیسا چاند ابھر کر سامنے آیا ہے اور کیسا سورج اس کے مشرق سے طلوع ہوا ہے۔ میں دیکھنے گیا اور وہاں جا کر ایمانداری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بات میں کہتا ہوں کہ میں آٹھ دن رہا' آٹھ دن میں جو کچھ کراچی میں دیکھا' میں اس کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتا کہ :

نشیمنوں پہ بجلیوں کا کارواں گزر گیا

اس کے سوا کچھ نہیں۔ وہ بھی چلتے چلتے میں آپ کے سامنے بیان کروں گا' کیونکہ مجھے دوسری اہم باتیں آپ کے سامنے کرنی ہیں۔ وہ کیا ہے جی ؟ یہاں کا لیڈر جس نے کہا تھا کہ میں اپنے باپ کا بیٹا نہیں اگر آئندہ لائل پور میں شورش کاشمیری کو تقریر کرنے دوں۔ شورش تو تقریر کر رہا ہے اب تم اپنے متعلق جا کر والدہ ماجدہ سے پوچھو کہ تم اپنے باپ کے بیٹے ہو کہ نہیں۔ بھائی یہ کوئی بات ہے چیلنج کرنا' بھئی تمہارا بھی ملک ہے' میرا بھی ملک ہے ورنہ ابھی میں کراچی سے نہیں آنا چاہتا تھا۔ اب بتایئے یہ صوبے کا گورنر ہے۔ ہم اس کی رعایا ہیں' ہم اس کے شہری' وہ ملک کے سب سے بڑے صوبے کا حاکم ہے اور ہم جیسے عاجز بندوں کو چیلنج کرتا ہے۔ اور ہمارے ٹیکسوں سے لیا ہوا پیسہ ہمارے ہی خلاف صرف کرتا ہے۔ یہ کیا ہے ؟ حکومت کا جلسہ اور محکمہ تعلقات عامہ اس کا اشتہار دیتا ہے۔ جب میرے خلاف ہائی کورٹ میں مقدمہ چلا تو یہ بھی آئے گا' کیا یہ پبلک منی کا مس یوز نہیں ہے ؟ پھر پولیس بیچاری کا دو دو ہزار سپاہی کھڑا ہوتا ہے' کیونکہ گورنر آتا ہے دو ہزار سے تو کم نہیں کھڑا ہوتا۔ بھئی یہ کوئی بات ہے کہ میں اپنے باپ کا نہیں اگر شورش کاشمیری تقریر کر جائے۔ خدا کی قسم میری تقریر ایک آدمی بھی نہ سنے۔ اگر میں بات کہنے پر آؤں گا کھڑا رہوں گا' کٹ جاؤں گا' مر جاؤں گا' ختم ہو جاؤں گا مگر اپنی بات کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ مجھے بیالیس برس ہو گئے سیاست میں کام کرتے ہوئے۔ بہت سے ہنگامے دیکھے' شور و غل دیکھا' طوفان دیکھے' سیلاب دیکھا' طغیانیاں دیکھیں' قید و بند کے مرحلے دیکھے' دار و رسن کے تماشے دیکھے' تلواریں چلتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیں' وردیاں جھومتے دیکھیں' نیزے تنے ہوئے دیکھے' موت کو آتے اور گزر جاتے ہوئے دیکھا' تم نے بیس منٹ تک جلسے پر لاہور میں گولیاں چلائیں' میں سینہ تان کر کھڑا رہا' اللہ کو میرا بچنا منظور تھا میں بچ گیا۔ اس قسم کی یہ باتیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں میں باپ کا بیٹا نہیں۔ بھئی ڈپٹی سپیکر ہونے کے بعد تم باپ کے بیٹے ہونے سے بھی انکار کر گئے ہو۔ میں نے یہ کہا تھا ڈپٹی سپیکر ہوتا کیا ہے؟ میرے دفتر میں چپڑاسی کا نام ڈپٹی سپیکر ہے۔

کوئی حد بھی ہے آخر احترام آدمیت کی
بدی کرتا ہے دشمن ہم شرمائے جاتے ہیں

کوئی شرم کرو' کوئی غیرت کرو' یہ ہمیں سرمایہ دار کہتے ہیں۔ رفیق سہگل کو خانہ داماد سمجھ کر یہ بلا لیتے ہیں اور سرمایہ دار ہم ہیں۔ یوسف سہگل ایک آنہ نہیں دینے والا خدا کے نام پر۔ باقی آپ جانتے ہیں "تھا تھنک تھنک تھا تھیا" پر بڑے پیسے خرچ کرتا ہے۔ نوکریاں تم انہیں دیتے ہو' پی آئی اے تم نے انہیں دے دیا' راتوں کو رنگ رلیاں تم ان کے ساتھ مناتے ہو۔ کہتے ہیں جی شورش یہاں تقریر نہ کرے۔ میں لاڑکانے میں تقریر کر آیا ہوں' تو تم کیا ہو۔ لائل پور تو شہر ہی میرا ہے۔ او بابا مجھے یاد ہے' میں لاہور میں پیدا ہوا۔ میں موت کے دروازے پر پہنچا لاہور میں' اور لائل پور کی مہربانی سے موت کے دروازے سے واپس آیا۔ لائل پور میرا شہر ہے۔ میں دعوے سے کہتا ہوں۔ تقریر میں نے ابھی شروع نہیں کی' ابھی تو راستہ صاف کر رہا ہوں' گورنر کی سواری کا راستہ۔ آ رہے ہیں میرے خلاف۔ اس میں صحافی بھائی بھی ہوں گے۔ ہیں وہ میرے بھائی' زیادہ سے زیادہ انہیں برادران یوسف کہہ لیجئے:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے چپ رہنے کی عادت جس کارن بدنام ہوئی
اب وہ حکایت عام ہوئی ہے سنتا جا شرماتا جا

لاہور میں کوئی پونے دو لاکھ کا جلسہ ہو گا اور لوگ یوں کھڑے تھے جیسے الف کے ساتھ ہمزہ ہوتا ہے۔ مجھے ایوب کہنے لگا یار دنیا نے بڑی ترقی کی ہے۔ میں نے کہا کیسے ؟ کہنے لگا کیسے کیسے خاندانی لوگ حکمران ہو گئے ہیں۔ جی میں نے پورے ڈیڑھ بجے اعلان کیا کہ اے لوگو جو یہاں بیٹھے ہو اگر میں کہوں کہ گورنر کی کوٹھی پر ابھی جا کر احتجاج کرو تو جاؤ گے ؟ کہنے لگے آغا صاحب ہم آپ کے لئے جانیں بھی قربان کر دیں گے۔ میں نے کہا ہاتھ کھڑا کرو اور سب نے ہاتھ کھڑے کئے۔ پولیس والوں کے بھی ہاتھ کھڑے تھے۔ رات کے وقت تین چیزیں بہت خطرہ محسوس کرتی ہیں۔ ایک پولیس' دوسرے گناہ گار کا دل' تیسرے اس بازار کا آنچل۔ لوگ کہنے لگے آپ کے لئے ہمارے خون کا ایک ایک قطرہ حاضر ہے۔ میں نے کہا ابھی چلو گے ؟ کہنے لگے چلیں گے۔ اب پولیس دوڑ رہی ہے کہ کیا ہو گا۔ کیوں بھائی خلیق قریشی ؟ بھئی میرا یار ہے خلیق قریشی۔ اس نے لاہور آ کر مجھ سے معافی مانگ لی ہے "میں نے غلط نظم ایک لکھی تھی' آپ نے بری طرح مجھے ڈانٹا ہے" : چھوڑیئے

رات کی بات کا مذکور ہی کیا
چھوڑیئے رات گئی بات گئی

اب پتہ نہیں ڈپٹی سپیکر یہاں کا کون ہے ؟ میں ان جانوروں کے نام بھی یاد نہیں رکھتا۔ میں نہیں رکھتا مفتی صاحب! مجھے آتے ہی نہیں۔ یہ چھوت چھات قسم کے لوگ ہیں۔ اے لائل پور کے لوگو اگر میں یہ کہوں کہ جو کچھ میرے ساتھ ہوا ہے اس کے خلاف جلوس نکالو تو نکالو گے ؟ اور اگر میں کہوں کہ میری گرفتاری کے بعد تم اس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کو چین سے نہیں بیٹھنے دو گے تو نہیں بیٹھنے دو گے ؟ (نہیں بیٹھنے دیں گے۔ شورش کاشمیری زندہ باد) لو بھئی ڈپٹی سپیکر صاحب دیکھ لو۔ ایک احمد سعید کرمانی تھا۔ آپ حیران ہوں گے کہ جب میرے اوپر حملہ ہوا تو احمد سعید کرمانی بھی میرے گھر آ گیا۔ کہنے لگا آغا صاحب آؤبات کرتے ہیں۔ میں نے کہا جو اقتدار سے نیچے اتر جائے میں کبھی اس کے خلاف نہیں ہوتا۔ لڑائی تو اس کے ساتھ ہوتی ہے جو طاقتور ہو۔ کمزور کے ساتھ کیا لڑنا۔ کسی نے کہا جی گورنمنٹ بڑی پریشان ہے تو کرمانی نے کہا ہائی لیول پر کانفرنس ہو رہی ہے کرش کرنے کے لئے۔ کہا پھر یہ گورنمنٹ چلی جائے گی۔ اس نے کہا کیوں ؟ کہا' جب ہم جانے والے تھے' ہم بھی ہائی لیول پر کانفرنس کیا کرتے تھے۔ تو بھئی یہ تو جانے والے لوگ ہیں۔ بھئی یہاں کوئی سی آئی ڈی والا بیٹھا ہے ؟ یہ سی آئی ڈی والے ہوتے بڑے ایماندار ہیں۔ کوئی ان میں ایسا ہوتا ہے۔ سی آئی ڈی والے میرے بھائی! یہ پہنچاؤ گورنر کو۔ یہ مجمع کتنا ہو گا' ایک لاکھ ہو گا۔ یہ مجمع کہتا ہے اگر شورش کاشمیری قید ہو گیا تو گورنمنٹ کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ اے میرے سی آئی ڈی کے بھائیو! یہ رپورٹ گورنر تک ضرور پہنچاؤ کہ تمہارا ڈپٹی سپیکر جو ہے وہ اپنے باپ سے محروم ہو گیا ہے۔ میں خدا کی قسم ایسی زبان کبھی استعمال نہ کرتا' انہوں نے مجبور کر دیا۔ میں کراچی میں تھا۔ گورنر نے کہا او شورش کاشمیری! جج کو نامزد کرو نہیں تو جیل میں ڈال دوں گا۔ میں لاہور پہنچا میری بیوی صبح صبح اخبار لائی۔ میں نے کہا ذرا سونے دو۔ ابھی سو کے اٹھیں گے تو پڑھیں گے۔ کہنے لگی وہ کہتا ہے جیل میں ڈال دوں گا۔ میں نے کہا کوئی فکر نہیں۔ سونے دو۔ پھر نیند آ گئی۔ میرے برادر نسبتی صادق کاشمیری نے مجھ سے کہا کہ اس کے بیان کا جواب ابھی جانا چاہیے۔ میں نے کہا آج تو تو دے دے اس بیان کا جواب کہ آغا صاحب کہتے ہیں مجھے منظور ہے۔ کل میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دوں گا۔ میں نے جواب دیا کہ جناب آپ تو آئین کی دفعہ ۲۶۳ کے تحت کسی عدالت میں آ ہی نہیں سکتے' تو آپ کیسے مقدمے کی بات کرتے ہیں۔ تو انہوں نے دوسرے دن کہا میں استحقاق سے دستبردار ہوتا ہوں۔ میں نے کہا قانون نیشنل اسمبلی کا بنایا ہوا ہے اس میں نیشنل اسمبلی ہی ترمیم کر سکتی ہے' آپ نہیں کر سکتے۔ تاہم میں نے کہا کہ تم یہ نہ کہو میں بھاگ گیا ہوں' میں جج نامزد کر دیتا ہوں۔ میں نے جج نامزد کر دیئے مگر پتہ چلا ہے کہ گورنر نے وہ کیس صدر صاحب کو ریفر کر دیا ہے۔ بہر حال جس دن وہ جج بیٹھ گئے' آپ دیکھیں گے کہ تاریخ میں کبھی ایسا دلچسپ مقدمہ ہی نہیں ہوا۔ (یار! میں کیمرہ توڑ دوں گا' میری تصویر کیا کرو گے۔ تیری تصویر سامنے رکھ کر میں اپنا انجام سوچتا ہوں) لاہور میں تقریر کرتے ہیں تو کہتے ہیں او شورش' او جماعت اسلامی' او نصر اللہ خان یعنی فتنے یہ تین چار ہی رہ گئے ہیں۔ یا شورش ہے' یا جماعت اسلامی یا نصر اللہ خان :

جب کوئی فتنہ زمانے میں نیا اٹھتا ہے
وہ اشارے سے بتا دیتے ہیں تربت میری

یار! میں قید سے ڈرتا ہوں؟ میرے لئے قید ایسے ہی ہے جیسے شب عروسی گزارنا' جیسے پہلی رات گزارنا' میں پنجاب کا گھبرو جوان ..... گھوڑی چڑھیاتے لگدا تھانیدار۔ نی مائے۔ بابا یہ سی آئی ڈی والے :

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پہ ناحق
آدمی کوئی ہمارا دم تحریر بھی تھا

یار بیٹھ جاؤ ابھی میں نے تقریر شروع نہیں کی' تقریر کو میں جانتا ہوں' یہ ایک دوکان ہے جس میں ہونٹوں کے سک سے لے کر یاقوت تک بیچنے پڑتے ہیں۔ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر مقدمہ چلا کر دکھائیں' میں ان کی راتوں کی نیند حرام کر دوں گا۔ باتیں تو پھر جج کے سامنے ہوں گی۔ میں بتاؤں گا کہ جنرل رانی کو قید کس لئے کیا گیا ہے۔ مقدمہ چلاؤ تم' یا ٹھیک ہو جاؤ' شریفانہ باتیں کرو۔ سیاسی اقتدار پر بیٹھ کر گالیاں دینا ذلیل لوگوں کا کام ہے۔ یہ اقلیم رانی اسے میں جانتا ہوں۔ ایک رات ساڑھے بارہ بجے میرا بیٹا میرے پاس آیا' ابی جان! کوئی بیگم رضا بول رہی ہیں اور کہتی ہیں آغا صاحب سے ملنا ہے۔ میں نے کہا اسے کہہ دو ساڑھے بارہ بج گئے ہیں' ابی جان سو گئے ہیں۔ وہ گیا اس نے کہا اپنی امی سے کہہ دو میری بات سن لیں' میں مصیبت میں ہوں۔ عورت عورت کی ہمدرد ہوتی ہے۔ وہ بیچاری بیوی میری' اٹھ کر چلی گئی' ٹیلیفون پر۔ وہ دوڑی دوڑی آئی اور کہنے لگی وہ تو جنرل رانی بول رہی ہے۔ میں نے کہا کیا کہہ رہی ہے۔ کہنے لگی میں نے بات الٹا دی ہے' میں نے کہہ دیا ہے وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کہیں باہر چلے گئے ہیں۔ تو وہ کہتی ہے کہ میں تمہارے گھر آتی ہوں۔ پندرہ منٹ بعد میرے گھر ایک کار آگئی۔ بڑی خوبصورت میں نے دیکھا کہ ایک خان قیوم قسم کی عورت' نستعلیق قسم کی۔ کہنے لگی' تسلیمات! میں نے کہا تسلیمات! فرمایئے' کیسے مجھے یاد کیا۔ اچھا ایک بڑی اس میں خوبی ہے۔ شعر بڑے برمحل پڑھتی ہے' منٹ منٹ بعد شعر' بڑے بڑے عمدہ شعر سناتی رہی گفتگو میں۔ باتیں بھی اچھی کرتی ہے۔ اس نے پہلے تو تبرے تولنے شروع کئے بڑے بڑے عجیب و غریب تبرے۔ ایسے معلوم ہوتا تھا جیسے ہم مچھلی منڈی میں بیٹھے ہیں۔ اس کے بعد رونے لگی۔ کہانی سنائی۔ کہنے لگی صاحب میری گرفتاری کا حکم انہوں نے دے دیا اور میں پکڑی جا رہی ہوں' مجھے بچایئے میری بیٹیاں' میں' ہم سب خطرے میں ہیں۔ تو میں نے کہا میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں۔ کہنے لگی میں آپ کو سچا آدمی سمجھ کر' میں نے جو سنا ہے جو لوگوں نے مجھے بتایا ہے' جہاں میں بیٹھی تھی اس میں کچھ وزیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی تھے۔ اگر تم یہ کام کرانا چاہتی ہو تو شورش کے پاس چلی جاؤ۔ تو میں تمہیں کچھ کاغذات دینے آئی ہوں۔ میں نے وہ کاغذات لے لئے کہ بوقت ضرورت کام آئیں گے۔ تم اس قسم کی حرکتیں کرتے ہو۔ کہیں تم کو ثر نیازی چھوڑ دیتے ہو۔ اس نے کہا ہے مولانا مودودی کا کویت میں روپیہ جمع ہے۔ اس پر کوئی نہیں بولتا۔ بتاؤ ایک ایم این اے قتل ہو جائے' اس پر صدر کا کام نہیں افسوس کرنا؟ نہ تم بولے نہ وزیر داخلہ بولا۔ بولے تو صدر بولے کہ ہم قتل کرتے تو مودودی کو کرتے۔ بھئی مودودی نہ ہو گیا عبدالحمید جتوئی ہو گیا۔ جس دن مودودی قتل ہو گیا اس دن پتہ نہیں کس کس کا خاندان قتل ہو جائے گا' پتہ نہیں کیا ہو چکا ہو گا۔ مودودی قتل' شورش قتل' تم نگاہ ناز سے قتل کرو تو الگ بات ہے' ہم شاعر لوگ ہیں۔ سیدھی سادی بات ہے' ہمارا تم سے کوئی جھگڑا نہیں' ہم تم سے ایمان سے اقتدار نہیں چھیننا چاہتے۔ یہ ہمارا حق ہے کہ پانچ سال بعد انتخاب ہو اور ہم انتخاب لڑیں۔ اور تم سے طاقت لیں۔ یہ نہیں کہ تمہاری ماں کے نکاح میں آیا اور ہمارے لئے ممنوع ہو گیا۔ ہم بھی حقدار ہیں' ہم بھی اس ملک کے باشندے ہیں' ہم نے جدوجہد کی ہے' قیدیں کاٹیں' مصیبتیں جھیلیں' تم سے زیادہ پڑھے لکھے ہیں' تقریر کر لو' بول لو' لکھ لو' انگریزی لکھ لو' اردو لکھ لو' فارسی لکھ لو' عربی لکھ لو' ہم کہتے ہیں کہ بنگلہ دیش نہیں مانتے۔ کراچی میں چلاتا ہے لسانی جھگڑا۔ وہاں نہیں پوچھتا' یہاں لاہور میں پوچھتا ہے' مجیب الرحمٰن کو رہا کر دوں؟ وہ آگے پندرہ آدمی بیٹھے ہوتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں رہا کر دو۔ کہتا ہے شکریہ! شکریہ! شکریہ۔ کراچی والوں سے نہیں پوچھتا جن کا مسئلہ ہے۔ قصہ زمیں بر سر زمیں والوں سے نہیں پوچھتا۔ میں بتاتا ہوں یہ آدمی کیا ہیں۔ ان کا شروع دن سے یہ پروگرام تھا اے پنجاب کے مسلمانو! یہ لوگ جو آج ایم این اے' ڈپٹی سپیکر بن گئے ہیں' ان کی تو لاٹری نکل آئی ہے۔ یہ ایمان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے' وہ جھگڑ نہ چلتا تو یہ سارے بستہ "ب" کے بدمعاش ہوتے۔ بھئی تم ہو کیا؟ یہ جتنے "چور اچکے چودھری تے غنڈی رن پردھان"۔ تم کیا ہو؟ اگر مجیب اور مشرقی پاکستان جوں کا توں رہتا تو یہ کبھی صدر بن سکتا تھا؟ پہلے تو یحییٰ نہ چھوڑتا' پھر اکثریت مجیب کی تھی' طاقت مجیب کی تھی۔ دو بدمعاشوں نے سازش کی۔ اچھا بتایئے' کہتے ہیں ملک کی طاقت عوام ہے۔ یہ بھی تو عوام ہیں' جو یہاں بیٹھے ہیں۔ آپ چاہتے ہیں کہ یحییٰ پر مقدمہ چلے؟ ذرا ہاتھ کھڑے کر دیں۔ اور اصل طاقت جو ہے وہ کسی ملک کی سپریم کورٹ ہوتی ہے' وہ یحییٰ کو ڈاکو' غاصب قرار دے چکی ہے۔ اور آپ کہتے ہیں اس پر مقدمہ چلے۔ یحییٰ پر اس لئے مقدمہ نہیں چلاتا کہ دونوں آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ یہ مل کر ایک چال چل رہے تھے۔ پہلے اسے ایبٹ آباد میں رکھا۔ کوٹھی لے کر دی' کبھی نتھیا گلی میں۔ جب مفتی محمود نے شراب بند کر دی تو زیارت بھیج دیا۔ شراب کا اتنا احترام! مجیب الرحمٰن کہتا ہے' اخباروں میں اس کا انٹرویو چھپا ہے کہ اگر میں پاکستان کا دشمن ہوتا تو جس طرح اور لوگ بھاگ گئے تھے' بھاشانی بھاگ گیا تھا کلکتے میں میں بھی بھاگ جاتا۔ میں بھاگا نہیں۔ میں نے اپنے آپ کو تنگ و تاریک جیل کے حوالے کیا۔ میں مغربی پاکستان میں قید رہا۔ میں نے لائل پور میں اپنی قید کے دن گزارے۔ جاؤ لائل پور کے سپرنٹنڈنٹ سے پوچھو اور پولیس افسروں سے پوچھو اور جیل والوں سے پوچھو وہ کہتے ہیں کہ مجیب نمازیں بڑی پڑھا کرتا تھا اور تہجد پڑھتا تھا۔ کہتا ہے میں اب بھی نہ آتا۔ میں آپ کو نئی چیز جو کراچی میں معلوم ہوئی سننے والی بات ہے۔ مولانا ظفر احمد انصاری ایم اے ایل ایل بی' ایم این اے انہوں نے مجھے کہا (ان سے میرا علمی رشتہ ہے' دوستی ہے) کہ میں دو مہینے پہلے لندن میں تھا۔ اے لائل پور کے غیور انسانو! میں آپ کو جھک کے سلام کرتا ہوں۔ میں آپ کی وجہ سے رہا ہوا تھا۔ میں آپ کا احسان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی نہیں بھول سکتا۔ کہنے لگے' میں لندن میں تھا وہاں مجھے سابق وزیر اور ایک سابق گورنر کے بھائی محمود ہارون ملے۔ یوسف ہارون کے بھائی' عبداللہ ہارون کے بیٹے" ڈان" کے مالک ملے اور کہنے لگے کہ صدر جب پچھلے دنوں دورے پر آیا تھا۔ یہ گیا تھا ابو ظہبی' کویت' مسقط۔ محمود ہارون کہتے ہیں مجھے اس نے بلایا تو مجھے کہنے لگے۔ تمہارے دونوں بھائیوں کے مجیب سے بڑے تعلقات ہیں' اس سے کہو بات تو کرے مجھ سے۔ کوئی آپس میں تعلقات بنائیں' وہ کسی کی بات ہی نہیں مانتا۔ تو میں نے کہا جی بہت اچھا۔ آپ کا ارشاد ہے ہم کوشش کرتے ہیں۔ بنگلہ دیش تو ہم جا نہیں سکتے۔ کہتے ہیں۔ میں نے امریکہ سے اپنے بھائی یوسف ہارون کو بلایا اور بلا کر کہا کہ پریذیڈنٹ کی یہ خواہش ہے اور مجیب جاتی دفعہ یہ کہہ گیا تھا کہ دیکھو بھائی محمود میں پاکستان سے الگ نہیں ہونا چاہتا تھا۔ ہمیں زبردستی الگ کیا گیا ہے۔ ہمیں مارا گیا ہے' ہمیں مجبور کیا گیا ہے اس نے پوری داستان سنائی' اس نے کہا میں اتنی بڑی بات نہیں کر سکتا تھا۔ میں جانتا تھا کہ میں اکیلا مشرقی پاکستان کا مالک نہیں ہوں' یہاں میری مخالف طاقتیں بھی ہیں' وہاں ہندو بھی ہیں' وہاں مکتی باھنی والے بھی ہیں' وہاں بھاشانی بھی ہے' وہاں مسیح الرحمان بھی ہے جنہوں نے مجھے یہ نعرہ دیا ہے۔ اگر میں یہ نعرہ نہ دیتا تو میں خود مارا جاتا۔ میں مجبور ہو گیا' یہ پنجابیوں اور بہاریوں کو قتل کر رہے تھے' مار رہے تھے' اور دوسری بات جو اس نے کہی جس کے لئے میں نے اتنی تمہید باندھی ہے۔ مولانا ظفر احمد انصاری اس کے راوی ہیں۔ محمود ہارون نے ان سے بیان کیا ہے وہ کہتا ہے کہ مجھ سے مجیب نے کہا ہے کہ جب بھٹو برسر اقتدار آئے اور مجھ سے ملے اور مجھے رہا کیا بھیجنے کے لئے' تو مجھے کہنے لگے۔ مجیب! ادھر تم اور ادھر ہم تو ہو گئے ہیں' اب ہمیں آپس میں تعلقات قائم کرنے چاہئیں تاکہ دوستی قائم رہے۔ تو مجیب کہتا ہے میں نے کہا بھٹو صاحب! کیسی دوستی؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگا اگر ۱۹۴۷ء کی قربانیوں سے بے وفائی نہیں کرنی اور اس دعوے سے دستبردار نہیں ہونا کہ پاکستان سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہے تو مجھے آج وزیراعظم بناؤ۔ میں اسلام آباد میں بنگلہ دیش کے خلاف پریس کانفرنس کرتا ہوں کہ اندرا گاندھی کی فوجیں وہاں سے فوراً نکل جائیں۔ میں چاہوں تو آپ کو ہزاروں لطیفے سناؤں مگر میں چاہتا ہوں آج آپ کو سنجیدہ باتیں بتاؤں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ مجھے جیل میں ماردیں گے۔ یہ ایک الگ بات ہے کہ میری اولاد کے ہاتھوں ان کی موت واقع ہو۔ حضرت ماہر القادری! آپ کو سمجھ آرہی ہے میں کیا کہہ رہا ہوں؟ بے شک مجھ پر مقدمہ چلاؤ۔ غیرت ہے تو چلاؤ۔ میں قید و بند سے کوئی نہیں ڈرتا۔ میرے لئے زنجیر ایسے ہی ہے جیسے پھولوں کے گجرے 'بیڑیاں ایسے ہیں جیسے زلف یار' اور قید کی تنہائی ایسے ہے جیسے شب وصال کا لمحۂ سرور۔ یہ کوئی بات ہے "قید کر دوں گا"۔ قید کیا ہوتی ہے؟ میرے دوست' میرے بھائی' میرے جگری یار' قید کیا ہوتی ہے میری جان! او قید تو بڑی پیاری چیز ہے۔ میرے ساتھ تو بھی آجا۔ میں کہتا ہوں اس ملک کی تقسیم کی سازش غیر ملکی طاقت کے ساتھ مل کر یحییٰ بھٹو نے اکٹھے کی۔ اسرائیل کے تل ابیب میں یہودیوں نے ساری دنیا سے روپیہ اکٹھا کر کے ربوہ میں خلیفہ ناصر کی معرفت یہ سازش تیار کی ہے۔ یہ میں آپ کو بتادوں' خدا کی قسم یہ مرزا ناصر روز ایبٹ آباد سے پیغام دے رہا ہے اسے اندر بھیج۔ مرزائیو! تم میرے ہوتے ہوئے برسر اقتدار نہیں آسکتے۔ بتاتا ہوں یہ مرزائی ہیں کیا۔ تم نے اٹھارہ جرنیل مرزائی بنادیئے ہیں۔ تمہاری ایئر فورس کا ہیڈ مرزائی' تمہاری نیوی کے کمانڈر کی بیوی مرزائن' تم نے ٹکا خان کے ساتھ تمام لیفٹیننٹ جنرل مرزائی بنائے ہیں۔ میں بتاتا ہوں کہ کیوں بنائے ہیں۔ تم ہمارے جذبات کے ساتھ کھیلتے ہو۔ پنجاب کو ذلیل کرتے ہو اور تم کہتے ہو کہ پنجاب تمہارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہے۔ان شاء اللہ جس پنجاب نے تمہیں گھوڑی پہ چڑھایا ہے' وہی پنجاب تمہاری جڑوں میں بیٹھے گا۔ مشرقی پاکستان چاہے چلا بھی گیا مگر یہ کہتے ہیں کہ جب تک پنجابی فوج کو شکست نہ ہو گی' پنجابی انقلاب نہیں رک سکتا۔ سنو! مارشل لاء تو ادھر سے ہی لگتا تھا نا۔ پنجابی بیچارہ کبھی کمانڈر انچیف نہیں تھا۔ان کی حکومت تب بھی ادھر قائم ہو سکتی تھی کہ پنجابی فوج اپنی جرات میں' اپنی مردانگی میں' اپنی شجاعت میں اپنے تہور میں' اپنی بسالت میں' اپنی ہمت میں' اپنی قوت میں اپنی طاقت میں' اپنا جواب نہیں رکھتی تھی۔ تو ان کو شکست یحییٰ نے مل کر کروائی۔ یہ نیازی کو خدا کی قسم میں نے لڑتے دیکھا ہے چونڈے کے محاذ پر' شیر کی طرح لڑتا تھا ٹینکوں کے ساتھ۔ انہوں نے یو این او میں امریکن سفیر کے حوالے کیا پسپائی کا کاغذ' سرنڈر کرنے کا میں الزام لگاتا ہوں۔ مجھ پر مقدمہ چلاؤ۔ کوئی فائدہ نہیں یار لعنت کا' یہ لعنت پروف ہو چکے ہیں۔ پنجاب کی نوے ہزار فوج جس میں سرحد کے کچھ جرنیل بھی شامل ہیں' یا پٹھان ہیں یا پنجابی۔ میں سندھیوں کا مخالف نہیں ہوں۔ سندھی ہمارے بھائی ہیں' ہماری جان ہیں' ہماری روح ہیں' ہمارے ملک کا حصہ ہیں۔ سندھ کے راستے سے اسلام آیا لیکن میں اس سندھی کی بات کر رہا ہوں جو جی ایم سید کا نام لے کر گولی چلاتا ہے۔ پہلے بنگال گیا۔ دوسرے پنجابی فوج کی ذلت ہوئی تیسرے اس نے کہا کہ یہاں پر اپنے آپ کو قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ پنجابی لیڈر شپ ختم کر دی جائے۔ مودودی گالی' اصغر خاں گالی' نصر اللہ خاں گالی' میں گالی' تم گالی سب گالی ہم لوگ تو آ نہیں سکتے۔ آپ نے پنجابیو! اپنی لیڈر شپ کو گالی دی ہے تم نے مودودی کو کتا کہا' تم نے مودودی کو یہودی کہا' خدا کو کیا جواب دو گے؟ اور اس کو تم نے سر پہ چڑھایا اور اس نے ایک ایک پنجابی لیڈر کو گالیاں دیں۔ ان کو پنجابی کون سا اچھا نظر آیا مولوی وہسکی؟ ایوب کے جھوٹے ٹکڑے چاٹنے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا۔ یہ کیا تھا؟ او میرے خلیق قریشی! تم نے اس کا قصیدہ لکھا۔ بڑے خوبصورت قلم سے۔ یہ خدا کی قسم تھانے داروں کا پچیس پچیس روپے کا منجر تھا۔ یہ جماعت اسلامی کے ناکردہ گناہوں کی یادگار ہے۔ انہوں نے پنجاب کی فوج کو ذلیل کیا اس نے جنرل اروڑا دیوث انسان کے سامنے ہمارے جرنیل کی تذلیل کرائی ہے۔ ہم نے ٹیپو کی شکست بھی دیکھی ہے۔ قومیں ہار بھی جایا کرتی ہیں۔ اس نے ہر ایک جرنیل کو ذلیل کیا۔ اس نے جرنیلوں کو فوج سے نکالا اور بہت بری طرح سے نکالا۔ پولیس کو ذلیل کیا' پھر افسروں کو ذلیل کیا' اس وقت جتنے قید میں ہیں کوئی سندھی نہیں ہے' کوئی بلوچی نہیں ہے' کوئی پٹھان نہیں ہے سب پنجاب کے ہیں۔ اخبار بھی پنجاب کے بند "اردو ڈائجسٹ" پنجابی "زندگی" پنجابی "پنجاب پنچ" پنجابی "نوائے وقت" پنجابی "جنگ" پنڈی کا پنجابی "امروز" پنجابی اور جتنی گالیاں پنجابی کو۔ جی ایم سید کو کبھی گالی دی ہے؟ اسے کہتا ہے میرا بھائی ہے' بزرگ ہے' میرا ابا جان ہے۔ یہ صرف ہم پنجابیوں کو ذلیل کرنے پر تلا ہوا ہے۔ پتہ ہے یہ سکیم کیا ہے؟ اے پنجاب اور لائل پور کے مسلمانو اور اے ملوں کے مالکو! یہ ملیں ولیں نہیں رہیں گی۔ او یوسف سہگل! تمہاری مل باقی نہیں رہے گی۔ تیرا بیٹا بھی نوکر نہیں رہے گا او دیوث صنعتکارو! اس نے پنجاب کے قتل عام کا فیصلہ کر لیا ہے۔ سندھ میں جو پرچے نکلتے ہیں ان میں علانیہ چھپ رہا ہے کہ آئندہ سندھو دیش بنے گا۔ اس کا راجہ علی احمد تالپور ہو گا۔ اور اس کا وزیر اعظم شیخ ایاز ہو گا۔ پاکستان کا بابا کون ہے' قائد اعظم اور ان کا بابا جی ایم سید۔ ان کے منشور میں تحریر ہے کہ اسے ہم بابائے سندھ کی وجہ سے دس ہزار روپیہ ماہوار دیا کریں گے۔ تنخواہ بھی مقرر کر دی ہے۔ کراچی میں لوگ کہنے لگے بڑا ظلم ہو رہا ہے۔ میں نے کہا جی ایم سید کا گلہ کیوں کرتے ہو؟ ذمہ دار گورنمنٹ ہے۔ لاٹھی اس کی ہے' گولی اس کی ہے اور اب ایک اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان سنو۔ ولی خان اب نہیں چاہتا کہ پاکستان ڈوبے۔ بالکل نہیں چاہتا۔ لیکن چال کیا ہے ان کی۔ ان کی چال یہ ہے کہ وہ ایک عالمگیر ہاتھی ہے المعروف خان قیوم خان۔ چھتیس میل کا جلوس۔ چھتیس میل لمبی معافی جو بھاشانی نے پارٹ ادا کیا' وہاں مجیب کے مقابلے میں' قیوم خان وہی پارٹ ولی خان کے مقابلے میں یہاں ادا کر رہا ہے۔ یہ فرنٹیئر میں اس قسم کے حالات پیدا کرنا چاہتا ہے کہ وہاں پختونستان کی تحریک پیدا ہو' پٹھان تنگ آئیں۔ لڑائی ہو۔ مغربی پاکستان کو الگ کرنے کے بعد۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد انگریز نے جس طرح عرب ریاستوں کے اور عثمانیہ ریاستوں کے ٹکڑے ٹکڑے کئے تھے اس طرح مغربی پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔ یہ چاہتے ہیں ایک سندھستان بن جائے' ایک پختونستان بن جائے یہ ہے ان کی چال۔ اس کے بعد پنجاب رہ جائے' سکھ یہ مطالبہ کریں کہ یہ ہمارے گوروؤں کی نگری ہے۔ ہندوستان کہے کہ یہ ان کا حق ہے جیسے امریکہ نے کہا تھا کہ یہودیوں کا حق ہے۔ سکھ پنجاب پر حملہ کریں۔ ہماری فوج پہلے بدنام ہے' شکست خوردہ ہے۔ ایک طرف پختونستان ہو' دوسری طرف سندھودیش ہو اور سکھ حملہ کرے کہ یہاں ہمارا گورو نانک پیدا ہوا تھا۔ یہاں ننکانہ صاحب ہے یہاں پنجہ صاحب ہے' مرزائی آگے آئیں اور کہیں ٹھیک ہم تمہارے ساتھ مل کر ایک حکومت بناتے ہیں اس وقت کہاں اسے ڈھونڈو گے؟ اس وقت تو وہ امریکہ میں بیٹھا "تھا تھنک تھنک تھا تھیا" کر رہا ہو گا۔ یہ ہمیں ذلیل کرنا چاہتا ہے۔ ہم ہر اس پنجابی کے دشمن ہیں جو کسی سندھی کا دشمن ہے۔ اور ہم ہر اس سندھی کے دشمن ہیں جو اردو سپیکنگ کا دشمن ہے۔ جس نے بھی پاکستان توڑنے کی کوشش کی' ہم اس کے ساتھ لڑیں گے۔ ولی خان نہیں توڑنا چاہتا۔ وہ تو کہتا ہے پاکستان ایک رہے' لیکن یہ کہتا ہے نہ رہے۔ اولائل پور کے لوگو! ایک ہو جاؤ اب ہم اپنی بیٹیوں کا تماشہ نہیں دیکھیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ جاؤ مشرقی بنگال میں دیکھو وہاں کتنے بہاری مارے گئے ہیں۔ کیا ہندوستان کا مسلمان اس لئے آیا تھا کہ ان کی بچیاں اغوا کر لی جائیں؟ آج کلکتے کے بازاروں میں انڈین ٹیلیگراف کی رپورٹ کے مطابق مشرقی پاکستان کی چودہ ہزار بہاری لڑکیاں پیشہ کراتی ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو یہاں یہ ہو؟ انہیں تم سے کیا دلچسپی ہے' سوائے اس کے کہ "ھے جمالو' ھے جمالو"۔ کیا دلچسپی ہے اس مسخرے کو۔ یہ عبداللہ بن ابی کی یادگار بتائے۔ وہ ڈپٹی سپیکر' بے غیرت اور دیوث انسان۔ او بن باپ کے بیٹے! یہ سلوک کرانا چاہتے ہو؟ نہیں ہو گا۔ ہم کٹ مریں گے لیکن پاکستان کے ایک ایک ذرے کی حفاظت کریں گے؟ قومیں ہار بھی جایا کرتی ہیں' لیکن کبھی ہندوستان سے اتنی بڑی شکست نہیں ہوئی تھی۔ یہاں ابن قاسم آیا تھا' پھر بھی نہیں ہوئی تھی۔ محمود غزنوی کو نہیں ہوئی' بابر کو نہیں ہوئی۔ پانی پت کے میدانوں سے پوچھو۔ جاؤ گنگا کی لہروں سے پوچھو' جمنا کی موجوں سے پوچھو کہ یاد ہے وہ تم کو' وہ کارواں ہمارا۔ جاؤ نظام الدینؒ کی قبر سے پوچھو' معین الدین چشتیؒ کی قبر سے پوچھو' شاہ ولی اللہؒ کے مرقد سے پوچھو۔ دہلی کی جامع مسجد کے جھکے ہوئے میناروں سے پوچھو۔ وہاں کی خوابیدہ اذانوں سے پوچھو' تکبیروں سے پوچھو' سہاگنوں کے پھولوں سے پوچھو' علی گڑھ سے پوچھو' لکھنؤ کے بازاروں سے پوچھو' کیا آج ہم اتنے ذلیل ہیں آج محمد کے نام لیوا اتنے ذلیل ہیں؟ اے اللہ ہمیں معاف کر۔ ہمیں معاف کر۔ اے اللہ ہمیں معاف کر۔ یہ کیوں ہم ذلیل ہو گئے ہیں۔ ایک طرف تو ہم سے نماز میں پانچ وقت پڑھاتا ہے۔ "اے اللہ ہمیں ان کی راہ سے بچا جن پر تو نے اپنا غضب نازل کیا"۔ یہودی' عیسائی' ہندو' قادیانی سے ہمیں بچا۔ اے اللہ یہ کیا ہے؟ عرب' یہودیوں کی ایک عورت سے پٹ گیا۔ ادھر بھی شکست دینے والی عورت اور ادھر بھی شکست دینے والی عورت۔ ادھر گولڈا میئر ادھر اندرا گاندھی۔ آہ'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیچاروں کے اعصاب پہ عورت ہے سوار۔ یہ دن نہ دکھا' ہم پر پلیگ نازل کر۔ طاعون نازل کر۔ ہمیں مٹادے۔ ہم زندہ رہنا نہیں چاہتے لیکن ہم کسی گاندھی کی دو ٹکے کی لونڈی کے سامنے جھکنا بھی نہیں چاہتے۔ اگر تم اب بھی نہ سمجھے تو یہ شورش کاشمیری کی بات یاد رکھنا۔ میرے بھائیو' لائل پور کے غیرت مند انسانو! تمہیں نہیں معلوم۔ میں امرتسر کا رہنے والا ہوں۔ میں جانتا ہوں کس طرح امرتسر کی ایک لڑکی رضیہ کی شرمگاہ نے پاکستان کی قیمت ادا کی۔ میں جانتا ہوں خدا کی قسم میری خود اپنی بہن' پٹیالے میں اٹھائی گئی اور آج تک پتہ نہیں چلا۔ سب کچھ بھول گئے ہو جب ہماری لڑکیوں کو جامع مسجد خیر دین کے ارد گرد ننگا کرایا گیا اور پھر ننگا کر کے سکھوں نے کہا۔ یہ ہے تمہارا پاکستان۔ اگر تم اپنے باپ کے بیٹے ہو تو فلمی ہندوستان کا بائیکاٹ کرو۔ کہتا ہے جی فلمی وفد آئے گا' دلیپ کمار آئے گا۔ میں تم سے پوچھتا ہوں مسلمانو! کیا تم نے ابوالکلام کو اس لئے جوتے مارے تھے؟ کیا تم نے حسین احمد کو اس لئے جوتے مارے تھے؟ احمد سعید دہلوی کو اس لئے جوتے مارے تھے؟ مفتی کفایت اللہ کو اس لئے جوتے مارے تھے کہ اس کی جگہ یہ لے جائیں گے؟ اگر یہاں اسلام نہیں آئے گا' اے علماء کرام! خدا کی قسم میں ایک گناہ گار مسلمان ہوں' انتہائی گناہ گار۔ بس ایک میرا ذریعہ ہے وہ رحمت اللعالمینؐ کی سفارش کا سہارا ہے۔ محمدؐ کے بغیر کچھ نہیں اگر یہاں محمدؐ کا نظام نہیں چلے گا' اگر یہاں محمدؐ کی میم کی بجائے ماؤیا کسی اور کی میم چلانے کی کوشش کی گئی تو میں پھر اس ملک میں رہنے کے لئے تیار نہیں۔ لیکن میں یہ ملک کیوں چھوڑوں میں تو اس کے ذرے ذرے پر جان دے دوں گا:

حقیقت ازلی ہے مقام شبیری
بدلتے رہتے ہیں انداز کوفی وشامی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوستو! ہم اس وقت بڑے ہی خطرے میں ہیں۔ ہمارا ملک غیر ملکیوں کی سازشوں کی آماجگاہ ہے۔ خدا سے توبہ کرو معافی مانگو، کبھی نماز ہی پڑھ لیا کرو کہ اے اللہ ہمیں معاف کر دے۔ پاکستان ہمارا ہے اور تم نے اس کے لئے کتنی تکلیفیں اٹھائیں، کتنی مسجدیں مشرقی پنجاب میں چھوڑ آئے، کتنی مسجدیں آج تکبیروں کو ترستی ہیں۔ ان گنت قبریں۔ خدا کی قسم میں انڈیا میں ۶۲ء میں گیا تھا۔ میں نے دیکھا ہماری بڑی بڑی قبروں پر کتے بٹھا دیئے گئے ہیں:

نشان راہ دکھاتے تھے جو ستاروں کو
ترس گئے ہیں کسی مرد راہ داں کیلئے

مسجدیں اجڑ گئیں، خانقاہیں اجڑ گئیں، آباء واجداد کی قبریں اجڑ گئیں، آج کوئی نہیں وہاں نظام الدینؒ کے روضے پر، معین الدین چشتیؒ کے روضے پر، مجدد الف ثانیؒ کے روضے پر:

گردن نہ جھکی جس کی جہانگیر کے آگے
وہ ایک تھا سرمایۂ ملت کا نگہدار

پس اگر زندہ رہنا چاہتے ہو، میں تم سے کبھی ووٹ مانگنے نہیں آیا۔ میں نے تم سے کوئی چندہ نہیں لینا۔ اگر تم بغاوت نہ کرو گے تو پھر یاد رکھو کہ کل کو ہم اس طرح روئیں گے مولانا! جس طرح دمشق کی مسجد میں رسول اللہ ﷺ کی جدائی کے بعد بلال حبشیؓ روئے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج بجلی سے بھی کچھ تیز ہے آواز خطیب
آج شمشیر کی مانند قلم اٹھے ہیں
آج سے کفر پہ فرمان قضا نافذ ہے
اب ہمارا ہے یہ اعلان کہ ہم اٹھے ہیں

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب دیپال پور

بسلسلہ انتخابات 21 نومبر 1970ء
(یہ تقریر پنجابی میں کی گئی)

صدر گرامی منزلت۔ دوست داران عزیز اور بزرگان ملت!

میں جس وقت یہاں جلسہ گاہ میں پہنچا تو میں نے دور سے محسوس کیا کہ بادل گرج رہے ہیں۔ چنانچہ بادل خوب گرجے اور برسے بھی۔ اب یہ اندازہ کرنا مشکل ہے کہ کس کی کھیتی سرسبز ہوئی ہے اور کون سی زمین اس سے محروم رہ گئی ہے۔ قاعدہ تو یہ ہے کہ بادل برسنے سے پہلے..... اور بادل بھی ایسے کہ ظفر علی خاں نے کہا تھا کہ :

برس دل کھول کر اے ابر رحمت
تاکہ دھل جائے گرد ناچاقی

بادلوں سے پہلے بجلیاں چمکا کرتی ہیں لیکن یہاں معاملہ ذرا الٹ ہو گیا ہے۔ پہلے بادل گرجے ہیں پھر بجلی چمکی ہے۔ حافظ احسان الٰہی ظہیر بہت عالم آدمی ہیں' بڑے فاضل آدمی ہیں۔ پنجاب یونیورسٹی سے دو ایم اے کئے ہیں۔ مدینہ یونیورسٹی سے فارغ التحصیل ہیں۔ پنجابی اس طرح بولتے ہیں جس طرح شگوفے اپنے موقع پر کھل کر بہار پیدا کرتے ہیں۔ اور اردو میں یوں گفتگو کرتے ہیں جیسے گنگا اور جمنا کی موجیں بکھر کر زم زم کی طرف لوٹ آئی ہیں۔ بھئی! داد واد کی ضرورت نہیں' اس سے کچھ حاصل نہیں۔ میں نے بڑی داد حاصل کی ہے۔ سارے ملک سے چالیس سال سے داد حاصل کر رہا ہوں۔ اسی طرح ان کی انگریزی ہے۔ انہوں نے کچھ دکھتی ہوئی باتیں کی ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب دل دکھتا ہے تو اسی طرح کی باتیں دل سے نکلتی ہیں۔ بقول داغ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نے کیوں آ کے تصور میں مجھے چھوڑ دیا
اب اگر آہ نکل جائے تو مجبور ہوں میں

بہر حال جو کچھ انہوں نے کہا۔..... بھئی میں درمیان میں تمہیں اٹھنے نہیں دوں گا کہ آپ زاویے بناتے ہوئے کبھی ادھر جائیں کبھی ادھر جائیں۔ جس نے جانا ہے ابھی چلا جائے وگرنہ :

مثال نقش قدم بیٹھ کوئے جاناں میں
کہ بٹھا سکے تجھے کوئی مگر اٹھا نہ سکے

مجھے زیادہ آدمی نہیں چاہئیں۔ "حر ایک ہی کافی ہے جو لڑ جائے قضا سے"۔ اب یہ کہنا کہ فلاں کے جلسے میں بڑے آدمی تھے' حد نگاہ تک آدمی ہی آدمی تھے۔ لوگ رقص کر رہے تھے۔ نرخ طے کر رہے تھے۔ بھاؤ بتا رہے تھے۔ اور بڑے بڑے پنجابی کے اشقلے چھوڑ رہے تھے۔ ان کی آوازیں چار چول چوکس تھیں۔ ان کی نگاہوں میں تمام زمانے کی نزاکتیاں مطلع ہو کر پیمانے کو گردش میں لا رہی تھیں۔ یہ کوئی معیار نہیں رہا جلسوں کا۔ جو لڑنے والے ہوتے ہیں' بہادر ہوتے ہیں۔ چاند ایک ہی ہوتا ہے ستارے بہت ہوتے ہیں۔ مجھ سے ایک بہت بڑے افسر کہنے لگے۔ یار! یہ بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ ان کے جلسے میں لوگ اتنا کیوں آتے ہیں۔ لاہور میں لوگوں نے دیکھا کہ فلمیوں نے اپنا جلوس نکالا تو مولانا! صبیحہ کو دیکھنے اتنے لوگ آئے جتنے ہمارے لیڈر کو دیکھنے آتے ہیں۔ تو یہ کوئی معیار نہیں ہے۔ میں دور تک نہیں جاتا۔ مجھے تقریر کرنی چاہیے۔ حافظ جی نے' میرے بھائی نے۔ وہ چلے گئے ہیں۔ بڑی تند' تیز کچھ باتیں کی ہیں اور غالباً اس کی ایک وجہ یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ یہاں کے کارکنوں نے' پتہ نہیں سائیکلو سٹائل کیا ہوا ایک سوالنامہ جاری کیا ہے۔ اس پر ہمارے کسی بھائی نے ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکوں سے پوچھنا شروع کیا۔ تم نے دیا۔ تم نے دیا؟ میں نے لاہور میں صبح، دو گھنٹے تقریر کی۔ یہاں سے بھاگم بھاگ حویلیاں پہنچا۔ وہاں دو گھنٹے بولا۔ پتہ نہیں اب یہاں کب تک بات چلے۔ بات چل نکلی ہے اب دیکھیں کہاں تک پہنچے۔ تو انہوں نے مجھے راستے میں بھی سنایا۔ بہت سے ایڈیٹروں کو بھی سنایا کہ ہمارے ساتھ یہ بات چیت ہوئی ہے۔ ہمارے وہاں کے قتال پور کے ایس ایچ او صاحب۔ ہمیں بلاتے ہیں اور بلا کر انہوں نے ہمیں گالیاں بھی دی ہیں۔ اور استفسار بھی کیا ہے۔ میں حیران ہوں کہ اتنی کیا ضرورت تھی لڑکوں سے الجھنے کی۔ وہ کاغذ پھاڑ کر پھینک دیتے۔ انہیں زیادہ تکلیف ہو تو وہ ازالہ حیثیت عرفی کا دعوی کر دیں۔ کوئی ایسی بات نہیں۔ لڑکے شرارتیں کیا ہی کرتے ہیں۔ لیکن یہ پولیس والے زیادہ بڑھا کر ہی بات کرتے ہیں۔ اتنے تو یہ غریب کی بیٹی کو ڈھونڈنے کے لئے کام نہیں کرتے۔ جتنا یہ اشتہار کے مجرموں کو گرفتار کرنے کیلئے کرتے ہیں۔ یہ مجھے بڑا افسوس ہے۔ یہاں کے جو سپرنٹنڈنٹ پولیس ہیں۔ ملک صاحب۔ وہ میرے دوست ہیں۔ مجھے یہ کہہ ہی دینا چاہیے۔ تو میں ان ہی سے کہوں گا کہ اپنے ایس ایچ او صاحب کو کہیں کہ جناب قبلہ۔ آپ کس الجھن میں پھنس گئے ہیں۔ وہ نہ تو ابن مریمؑ ہے کہ اس کا تحفظ ضروری ہے اور نہ دامن عائشہؓ لے کر پیدا ہوا ہے کہ اس کے لئے سورۃ نور کا آنا لازم ہے۔ باقی گالیوں کا انہیں شکوہ نہیں کرنا چاہیے۔ پولیس والے گالیاں دیا ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ ہر آدمی اپنی قوت ہاضمہ کو درست کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی علاج کرتا ہے۔ باقی ایمانداری کی بات ہے' میں نہیں جانتا یہ کون صاحب ہیں۔ میں تو اس کو اپنا بھائی سمجھتا ہوں۔ اگر اسے کسی قادیانی نے سکھا دیا ہے تو پھر خدا ان پر رحم کرے۔ اگر کسی نے انہیں مصرع طرح دے دیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ آپ اسے گرہ نہیں لگا سکتے۔ نہ آپ میں استطاعت ہے نہ آپ میں ذوق ہے اور نہ کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اتنی ہمت ہے کہ شورش کاشمیری کے کسی دوست کو اس طرح پکڑ کر یوں ذلیل و رسوا کرے اور اگر اس کی ضرورت ہو تو ملک صاحب سے پوچھ لینا کہ میں کس طبیعت کا آدمی ہوں۔ وہ پہاڑوں سے لڑ جاتا ہے اور موجوں سے ٹکرا جاتا ہے' جس نے ایوب خاں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا تھا کہ :

ڈوبتے سورج کو وقت شام دیکھ
حسن والے حسن کا انجام دیکھ

ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ اور پھر وہ کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کی عصمت کا تحفظ کیا جائے۔ جو کچھ اس کے متعلق اس نے لکھا ہے میں اس کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ کیا ہے وہ؟ صدر ایوب کا ایک آوارہ مصرع ہے۔ کچھ نہیں اس کے سوا۔ تم اس کا تحفظ کرتے ہو۔ تحفظ کرنا ہے تو کسی غریب کی بیٹی کا کرو' اس کی آبرو کا تحفظ کرو' اس کی اولاد کا تحفظ کرو' چوروں کو پکڑو' ڈاکوؤں کو پکڑو۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ اس لڑکے عطاء الرحمٰن کو میں جانتا ہوں۔ اس نے اسے کال کیا۔ یہ تو ایسے پڑھے لکھے بھائی کو زیب ہی نہیں دیتا۔ تو میں یہاں اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں۔ دور تک نہیں جانا چاہتا۔ اگر دور تک یہ پیچ چلا گیا تو "گڈی" انہی کی کٹ جائے گی۔ میرا پتنگ تو اڑ تا رہے گا۔ ایک میں نے یہ بھی بات سنی کہ یہاں کے ایس ایچ او صاحب نے انہیں بلا کر کہا کہ لکھ کر دو کہ شورش کاشمیری ایسی تقریر نہیں کرے گا' ایسی کرے گا۔ یہ بات بھی اپنے ملک صاحب سے پوچھ لینا کہ کوئی ماں نے لال پیدا کیا جو مجھ سے لکھوا لے؟ یہ بات تو ایوب خاں نہ مجھ سے لکھوا سکا۔ جب میری نبضیں ڈوب رہی تھیں۔ اور میں کراچی میں موت کے دروازے پر دستک دے رہا تھا۔ وہ بھی نہ لکھوا سکا۔ ماں نے ابھی پیدا ہی نہیں کیا وہ آدمی جو میرے کسی قول و فعل پر قدغن لگا سکے۔ (نعرے۔ شورش کاشمیری۔ زندہ باد) اب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتایئے کہ زندہ باد کا فائدہ کیا ہے؟ جتنی زندگی میں لے کر آیا ہوں تم بڑھا نہیں سکتے۔ تمنا ہی نہیں :

ایک مدت سے بھی جینے کا نہ انداز آیا
زندگی چھوڑ دے پیچھا میرا میں باز آیا

اب زندگی کیا ہے؟ بلکہ ہمارا معاملہ بقول یگانہ کے یہ ہے کہ "موت مانگی تھی خدائی تو نہیں مانگی تھی"۔ جب میں نے پینتالیس دن کی بھوک ہڑتال تحریک ختم نبوت میں کی تھی۔ اس وقت بھی وہ مجھ سے نہ لکھوا سکے۔ اور کون لکھوائے گا مجھ سے۔ ابھی تو ماں نے وہ بچہ ہی پیدا نہیں کیا۔ میں بات وہی کہوں گا جو میرا دل کہے گا۔ پینتالیس دن کی بھوک ہڑتال اس ایوب کے خلاف جس کے لئے یہاں محمد علی چودھری کا جلسہ نہیں ہونے دیا گیا تھا۔ یاد ہے قبلہ آپ کو؟ وہ ایک شریف آدمی تھا۔ مکمل شریف آدمی۔ اور جنہوں نے جلسہ گاہ میں پانی چھوڑا تھا' وہ تو سترہ روپے مہینہ لے کر کعبے پر گولی چلاتے رہے ہیں۔ جب میں مر رہا تھا تو میری سات بیٹیاں ہیں اللہ کے فضل سے۔ میں یہ دعا کرتا ہوں اے اللہ انہیں فاطمہؓ کی عزت کے صدقے میں نیکی کا درس دے۔ میرے سامنے لا کر کھڑی کر دی گئیں۔ کرنل نجیب اللہ' پروفیسر منہاج' ڈاکٹر افتخار احمد۔ یہ تین ڈاکٹر تھے جو میرا علاج کر رہے تھے۔ تینوں پروفیسر' ان کے سامنے یہ بات کہی گئی۔ مسٹر سعید ڈی آئی جی۔ اب بیچارے برخاست ہو چکے ہیں۔ تین سو تیرہ کی نظر ہو گئے۔ اب ان کا پتہ ہی نہیں۔ "جاتے ہوئے کہتے تھے قیامت کو ملیں گے"۔ وہ' دربار علی شاہ کمشنر' اب یہ سارے چلے گئے۔ مگر میرے ساتھ ان دونوں نے کوئی برائی نہیں کی۔ مسٹر خالد محمود ڈی سی کراچی' مسٹر نذیر اختر سپرنٹنڈنٹ جیل اور جیلوں کے آئی جی میرے پاس وفد بنا کر آئے اور میری بیٹیاں میرے سامنے کھڑی کر دیں اور کہا کہ قوم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے مر جانے کے بعد کچھ دن زندہ باد تو کہے گی۔ لیکن ان کا والی وارث کوئی نہیں ہو گا۔ میں نے انہیں جواب دیا تھا' اس کی یہ شہادت دے سکتے ہیں کہ ..... جس رب نے انہیں پیدا کیا ہے ان کا وارث بھی وہی ہے۔ تو یہ بات سن کر جنرل موسیٰ نے کہا تھا کہ کیا کہتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ اس کے دماغ میں فولاد ہے فولاد۔ کسی کی بات ہی نہیں سنتا۔ جنرل موسیٰ نے کہا تھا اسے مرنے دو۔ پھر دنیا جانتی ہے کہ کون مر گیا اور کون زندہ ہے۔ پچھلے دنوں میں کراچی گیا تو کلفٹن پر کمشنر دربار علی شاہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے دیکھا اس کے چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ جب اقتدار جائے تو چہرے کی رونق بھی چلی جاتی ہے۔ جھریاں پڑی ہوئی تھیں۔ دربار علی شاہ کے چہرے پر۔ میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ وہ جھریاں نہیں ہیں۔ ایسے لگتا تھا جیسے تاریخ طمانچے مار کر پاس سے گزر گئی ہے۔ تاریخ نے طمانچے مارے ہیں۔ کیوں جی حافظ جی! میں اتنا دلیر تو نہیں تھا۔ مگر میں ایک بات بتاتا ہوں آپ کو۔ اب میرے بھائی نے کہا ہے کہ میں نے تمہاری تعریف بہت سنی ہے۔ ذرا نعرہ رسالت بھی لگا دیں۔ پتہ نہیں انہیں یہ خیال کیسے پیدا ہوا۔ رسالت کے بغیر تو یہ کائنات ہی مکمل نہیں ہوتی :

سبحان الله ما اجملك ما احسنك ما اكملك

کتھے مہر علی کتھے تیری ثنا گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

پتہ نہیں میں کس شہر میں تقریر کر رہا تھا۔ خدا کی قسم ایسے پاگل نوجوان بہت کم ہوتے ہیں۔ حافظ احسان الٰہی ظہیر کو یہ یاد ہو گا۔ میں مذاق نہیں کرتا' ان کی وجہ سے انہوں نے کہا نعرہ رسالت بھی لگا دینا۔ بات کرنے کا بھی طریقہ ہوتا ہے۔ میں ساری زندگی ظفر علی خاں کے ساتھ رہا ہوں۔ قلم پکڑنا ان سے سیکھا' زبان بھی' صحافت بھی' خطابت بھی' اردو بھی' لہجہ بھی' اسلوب بھی' ڈھنگ بھی' تیور بھی' فصاحت

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی' بلاغت بھی' ہمہمہ بھی' حوصلہ بھی' ولولہ بھی' طنطنہ بھی' دبدبہ بھی' رفتار بھی' گفتار بھی' بہت کچھ ان سے سیکھا۔ وہ بولتا تھا۔ تو میں اسے دیکھتا تھا کہ یہ بولتا کس طرح ہے۔ زبان ہوتی تھی ظفر علی خاں کی جیسے ریشم کے اوپر موتی جڑے ہوئے ہوں۔ مجھے وہ ڈاکٹر یاد آیا۔ میں جب مدینے گیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی حج نصیب کرے۔ ایک دفعہ تو ضرور لے جائے۔ میں جب گیا تو اتنا سرور پیدا ہوا کہ مثال تو پھر بھی ٹھیک نہیں۔ جس طرح ماں اپنے پہلے بچے کو گود میں لے کر اس کے چہرے کو دیکھ کر اپنی تمام تر شفقت کو جمع کر لیتی ہے۔ میں پنجابی آپ کے لئے بولتا ہوں۔ ابھی میں نے تقریر شروع نہیں کی۔ ابھی تو میں تمہید باندھ رہا ہوں۔ جس طرح پولیس والے پہلے ضمنی لکھتے ہیں بعد میں تفتیش کرتے ہیں۔ میں ابھی ضمنی لکھ رہا ہوں۔ میرا خیال ہے اب میرا بھائی تھانیدار ان لڑکوں کو' جن کا کوئی قصور نہیں بلانے کی کوشش نہیں کرے گا۔ اور اگر اس نے یہاں کوئی ایسی حرکت کرنے کی کوشش کی تو پھر ہم لاہور میں حرکت کریں گے۔ ہم نے اپنے لڑکے مروانے نہیں ہیں۔ ہمارے لڑکے .....نہ یہ گالیاں دیں' نہ بھنگڑا ڈالیں نہ ناچیں' نہ جمالو گائیں۔ اور لاہور میں ایک مولوی آیا تھا اس نے کہا تھا۔ میں عربی میں ایک گھنٹہ بول سکتا ہوں۔ مگر مودودی پانچ منٹ نہیں بول سکتا۔ حالانکہ مودودی سٹیج پہ تھوک دے تو ایسے دس ہزار مولوی پیدا ہو جائیں:

تو نے! اسٹیج پہ تھوکا بھی تو اک پھول ہوا

مودودی کوئی روز پیدا ہوتے ہیں؟" مائیں بچے جنتی ہیں ایسے بہادر خال خال"۔ نبیؐ کی اولاد کو کتا لکھا گیا۔ کوئی تفتیش نہ ہوئی۔ یہاں دیواروں پہ لکھا ہوا ہے مودودی کتا۔ میں اپنے ڈی ایس پی سے کہوں گا کہ ملک صاحب! کتا تم سے زیادہ وفادار ہے تمہارا کیا ہے۔ دس پندرہ سال نوکری کی۔ پھر لیڈر بن گئے۔ کرسی جو ہے یہ چلتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھرتی رہتی ہے۔ اسے مشرقی معشوق کے وعدے کی طرح کبھی قرار نہیں آیا۔ میں ایک دفعہ سیرت النبی کے موضوع پر تقریر کرنے اسلام آباد گیا۔ حافظ جی میرے ساتھ تھے۔ میں ذیابیطس کا مریض ہوں۔ پیاس مجھے بہت لگتی ہے۔ وہاں اسلام آباد میں میں نے پانی مانگا۔ کہنے لگے' آغا صاحب یہاں پانی نہیں آتا۔ یہ دار لحکومت ضرور ہے پانی یہاں دو دو دن نہیں آتا۔ میں نے وجہ پوچھی' کہنے لگے بس پانی کی یہاں کمی ہے۔ میں نے کہا میں سمجھ گیا۔ جب تک ایک ہستی یہاں پر رہ رہی ہے پانی کبھی نہیں آئے گا۔ دوسرے دن دیکھا۔ فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سڑک پر اکیلے ٹہل رہے تھے۔ معاً یہ شعر سامنے آیا کہ :

اسی باعث تو قتل عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کارواں ہو کر

تو میں کہہ رہا تھا جب میں مدینے گیا۔ اللہ آپ کو بھی لے جائے۔ حجر اسود کو لوگ بوسے پہ بوسہ دیتے گزرتے جاتے ہیں۔ تم ہم سے یہ چھیننا چاہتے ہو؟ وہاں گناہ کا خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ جوان سے جوان لڑکی آتی ہے' دوشیزہ آتی ہے' کنواری آتی ہے' بچے آتے ہیں' بوڑھے آتے ہیں' بالغ آتے ہیں۔ اور پھر شان یہ ہے کہ چوبیس گھنٹے میں ایک دفعہ ایسا نہیں ہوتا جب حجر اسود کو بوسہ نہ دیا جا رہا ہو۔ اور کعبے کا طواف نہ ہوتا ہو۔ یہ معجزہ نہیں تو اور کیا ہے؟ مجھے ایک دفعہ وہاں پر اقبال چوہان نے بتایا کہ بن بیلا یہاں پر طواف کرنے آیا۔ یہ ہمارے ہی وزیر خارجہ کو توفیق نہیں ہوئی۔ دوسروں کو بھیجتا ہے' آپ ایک دن بھی نہیں گیا۔ بن بیلا طواف کرنے آیا۔ تو سعودی گورنمنٹ نے اس خدشے سے کہ اسے کوئی قتل نہ کر دے اس کے پیچھے دشمن لگے ہوئے ہیں۔ صرف عارضی طور پر مطاف (طواف کی جگہ) خالی کرالیا کہ پیچھے ہٹ جاؤ وہ طواف کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے۔ تو روایت کرتے ہیں کہ جوں ہی آخری آدمی ہٹا' پتا نہیں ہزاروں کبوتر کہاں سے آئے اور طواف کرنے لگے اور وہاں مجھے اقبال کا شعر سمجھ میں آیا کہ :

زمانہ کہنہ بتاں را ہزار بار آراست

من از حرم نمی گشتم کہ پختہ بنیاد است

وہ کہتا ہے کہ ملک میں جو الیکشن ملتوی ہوئے ہیں یہ یحییٰ نے روس اور امریکہ کے کہنے پر کروائے ہیں۔ اس سے بڑا اور کیا الزام ہو سکتا ہے ؟ اس وقت کسی تھانیدار کو خیال نہیں آتا کہ ہمارے پریذیڈنٹ کی بے عزتی ہو رہی ہے۔ یہ تو یحییٰ بتائے گا کہ کس کے کہنے پر الیکشن ملتوی ہوئے۔ ادھر یہ بات کرتا ہے ادھر وقت لے کر یحییٰ سے ملاقات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں اس وقت نشے میں تھا۔ معاف کر دیں۔ اس نے مختلف سو وعدے کئے ہیں۔ کہیں کہتا ہے سوشلزم' کہیں کہتا ہے اسلامی سوشلزم' کہیں کہتا ہے مساوات' کہیں کہتا ہے کہ مساوات محمدی' کہیں کہتا ہے اسلام میری آن' میری جان' میری شان' میں اس پر قربان۔ اور جہاں دیکھتا ہے کہ میری پارٹی کے جھنڈے زیادہ لہرا رہے ہیں' وہاں کہتا ہے میں سوشلسٹ ملکوں کو فریب دینے کے لئے یہ باتیں کرتا ہوں۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ رنجیت سنگھ کے دربار میں ایک میراثی چلا گیا۔ یار بات سن لیں۔ پھر دوبارہ ہو سکتا ہے یہاں آسکوں نہ آسکوں۔ بیماریاں ساتھ لگی ہوئی ہیں۔ جسم کی بیماری' خیال کی بیماری۔ تو میں کہہ رہا تھا کہ رنجیت سنگھ کے دربار میں میراثی آگیا۔ کہنے لگا۔ مہاراج ! اس نے کہا کیا بات ہے بابا ؟ کہا رات آپ کے باپو خواب میں آئے تھے۔ پوچھا' کیا کہتے تھے ؟ میراثی نے کہا۔ کہتے تھے میرے بیٹے کو جا کے کہنا کہ میں دکھی ہوں' اس میراثی کو ایک ہزار اشرفی دے دو کہ میری روح خوش ہو جائے۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ سمجھ گیا کہ یہ بھی کوئی "اعلان تاشقند" ہے۔ کہنے لگا بابا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات باپو میرے خواب میں بھی آیا تھا۔ میرا ثی کہنے لگا ضرور آئے ہوں گے اور آپ کو میرے بارے میں کہہ گئے ہوں گے۔ کہنے لگا۔ مجھے انہوں نے کہا کہ اس حلئے کا ایک بابا تمہارے پاس صبح آئے گا اور تجھ سے میرے نام پر ہزار اشرفی مانگے گا۔ وہ جھوٹ بولے گا۔ اسے ہزار جوتے مار کر باہر نکال دینا۔ بابا سن کر کہنے لگا۔ مہاراج! معاف کرنا آپ کا باپو اتنا بے ایمان ہے۔ مجھے کچھ کہہ گیا ہے اور آپ کو کچھ کہتا ہے۔ تو لاہور میں یہ کچھ کہتا ہے رنجیت سنگھ کا باپ اور حیدر آباد میں کچھ' اور لاڑکانے میں کچھ۔ یہ تو تمہارے پنجابیوں کی عادت ہے کہ جو آیا اس کے ساتھ ہو گئے۔ اپنے گھر کے کسی کو تسلیم ہی نہیں کیا' کبھی آپ نے۔ چاہے سکندر اعظم یونان سے آئے۔ جو بھی آیا اس کے ساتھ۔ اور یہ بار بار آپ کو آکر فریب دیتا ہے۔ ٹھیک ہے شکار پور میں بھی تیرا بڑا جلسہ۔ حویلی میں بھی تیرا بڑا جلسہ اور بڑے بڑے قانون کے علمبردار تیری عصمت کے محافظ۔ ٹھیک ہے مگر بھائی ہمارا پیچھا چھوڑو۔ کبھی سانگھڑ میں جا کر پیر پگاڑے سے بھی باتیں کرو۔ سانگھڑ میں یہ نہیں جاتا۔ ہم بھی سانگھڑ میں گئے تھے اور :

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے پہ تماشہ نہ ہوا

اور یہاں پینترے بدل بدل کر بار بار آجاتا ہے۔ کہتا ہے جنگ میں نے جیتی' میں نے سورن سنگھ کو للکارا۔ یہ جب بھی سورن سنگھ کو یا اندرا گاندھی کو للکارتا ہے' ہندوستان میں ایک دو ہزار مسلمان قتل ہو جاتا ہے۔ میری موجودگی میں مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی کے پاس دہلی کے قرب و جوار کے لوگ آئے۔ کہنے لگے۔ ہم ہندوؤں کے ہاتھوں تنگ آکر جھوٹ موٹ ہندو بن گئے تھے اور سمجھا کہ ہماری جان بچ جائے گی۔ ہم سید ہیں۔ اب ہمارا والد مر گیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ ارتھی جلاؤ' اور ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفنانا چاہتے ہیں۔ وہ ہماری سید زادیوں کو کہتے ہیں' شودروں سے شادی کرو۔ ہمیں بتائیں کہ ہم کہاں جائیں۔ اب سوچو' قیامت کے دن کیا جواب دو گے۔ اور یہ کہتا ہے کہ میں نے سورن سنگھ کو بھگادیا؟ گھبر میں تو بلی بھی شیر ہوتی ہے۔ اب میں یہاں مارشل لاء والوں کو للکارنا شروع کر دوں کہ کہاں ہو تم۔ اس وقت تو مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ لیکن صبح کہیں گے برخودار! سنٹرل جیل منٹ گمری۔ ہماری سیاسی لڑائی ہے۔ پولیس کے ہمارے بھائیوں کا کام ہے غیر جانب دار رہیں۔ تم ملک کو غداروں سے بچاؤ۔ چوروں سے بچاؤ۔ ڈاکوؤں سے بچاؤ۔ قاتلوں سے بچاؤ۔ تمہارا کام اس کی عصمت کی حفاظت کرنا نہیں۔ اور وہ ہے کیا۔ خدا کی قسم کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ تو سیاسی نائکہ کی آخری ابکائی ہے۔ کیا کہا مکرر؟ مسلمانوں کو کچھ پتہ نہیں کہاں مکرر کہنا چاہیے کہاں نہیں۔ ایک دفعہ میں تقریر کر رہا تھا اور ایشیائی معشوق کی تعریف کر رہا تھا کہ :

پیمانۂ سرور تیری ساق صندلیں
بیعانۂ نشاط تیرا مرمریں بدن
پروردگار عشق تیری چلبلی ادا
پیغمبر جمال تیرا دلنشیں چلن

تو ایک لڑکا کہتا ہے' نعرہ تکبیر۔ میں نے حویلیاں میں آج کہا تھا۔ مجھے وہاں سندھ اور کراچی کے لیڈر کہنے لگے' یار پنجاب میں اس کی بڑی "گڈی" چڑھی ہوئی ہے۔ میں نے کہا پنجابی بسنت منانے کے عادی ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ تکل ایوب نے چڑھایا تھا اور ڈور بھی بہت پلائی۔ اب یہ ذرا بڑھ گیا ہے بسنت منا رہا ہے۔ (بیٹا بیٹھ جا' میری تصویر کی کیا ضرورت ہے' تصویر تو تیری بننی چاہیے) میں نے حویلیاں میں کہا۔ کہنے لگے پنجاب والے بڑے وفادار ہیں۔ میں نے کہا پنجاب والوں کی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات نہ کریں۔ میں بھی پنجابی ہوں۔ میں آپ کو بتاؤں۔ مجھے پنجابی ہونے پر بڑا فخر ہے۔ پنجاب میں پیدا ہوا۔ لڑکپن' جوانی' کہولت' اب آپ کے سامنے بال بھی سفید ہو گئے ہیں۔ "بہت آگے گئے باقی جو ہیں تیار بیٹھے ہیں"۔ میں اس قافلے کا آدمی ہوں جو ختم ہو چکا ہے۔ میں زندہ ہوں۔ میری کوئی غرض نہیں۔ جس دنیا کی خواہش کی تھی وہ پیدا نہ ہوئی اور جس دنیا میں ہم رہ رہے ہیں وہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ پنجابی وہ ہیں کہ جنہوں نے ادھر کہا۔ شیاءللہ یا عبدالقادر جیلانیؒ۔ اور پہلی جنگ عظیم میں گولی بغداد پر چلائی۔ تعویذ لے کر جانے والے خانہ کعبہ کا غلاف جلانے والے' مہدی سوڈانی کی لاش کو قبر سے نکال کر خرطوم کے دروازے پر لٹکانے والے اور قسطنطنیہ میں خلیفۃ المسلمین کی لڑکی پر کتے چھوڑنے والے' ان پر اعتبار نہ کرنا۔ میں نے کہا گجرات کے گھڑوں نے اپنے عاشقوں سے وفا نہ کی۔ یہ کیا چیز ہے۔ یہ ایسے ہی کہتے ہیں اس کے خلاف یہ پمفلٹ کیوں چھاپا۔ میں اس کے لئے سارے ملک میں عذاب الٰہی بنا پھر رہا ہوں۔ آپ مجھے بتائیں' اگر میں اللہ اور اس کے رسولؐ کے خلاف کوئی بات کروں' تو میں جوتیاں کھانے کے قابل۔

کسی ماہ رو کی چمکدار جوتی
جو دیکھی تو یاد آیا سرمام دینا

مجھے کسی نے پوچھا یہ "ہے جمالو" کیا ہے۔ میں نے کہا یہ سوشلزم کی پھوپھی کا نام ہے۔ میں آج بیمار نہ ہوتا تو ساری رات بولتا۔ میں آپ کے لئے دس سال جیل میں رہا ہوں۔ آپ کی اس منٹگمری جیل میں سات سال گزارے ہیں۔ اور اس طرح گزارے ہیں کہ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نیند آئی تو وہیں درد نے چٹکی لے لی
منزل شوق کے بے داغ شبستاں کی قسم

میں کہتا ہوں پہلی چیز قرآن۔ دوسری چیز رسول اللہ ﷺ :

ادب گاہیست زیر آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا!

ہری چند اختر کا شعر ہے :

رخ مصطفیٰ ہے وہ آئینہ کہ اب ایسا دوسرا آئینہ
نہ ہماری بزم خیال میں نہ دوکان آئینہ ساز میں

جب مار کھا کر (تقسیم ہند کے موقع پر) وہ دہلی گیا۔ تو اس نے پنڈت جواہر لعل نہرو کی صدارت میں یہ شعر پڑھا :

کہ خدا تو خیر مسلماں تھا اس سے کیا شکوہ
میرے لئے میرے پرماتما نے کچھ نہ کیا

اور مرنے سے پہلے اس نے ایک شعر کہا تھا :

جناب شیخ کو جنت، ہمیں دوزخ عطا ہوگا
بس اتنی بات ہے جس کے لئے محشر بپا ہوگا

خیر میں دور نکل گیا۔ پہلا قرآن، دوسری حدیث، تیسرے آثار صحابہؓ پھر تابعین ہیں۔ تبع تابعین ہیں۔ محدث ہیں۔ مفسر ہیں۔ فقیہہ ہیں۔ اجماع امت ہے۔ علمائے دین ہیں۔ اس کے بعد میرے جیسے رند کی باری آتی ہے :

کامل اٹھا نہ کبھی فرقۂ زہاد سے کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندان قدح خوار ہوئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو جہاں کوئی اللہ کی ذات میں کسی کو شریک کرے گا۔ وہاں میں وہابی ہوں اور جہاں کوئی محمدؐ کی محبت میں دخل دے گا تو وہاں میں کیا ہوں :

حج اچھا' نماز اچھی' روزہ اچھا' زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے' مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

تو یہ بتائیں آپ کہ سرور کائنات ﷺ نے جو بات کہی ہے اسے آپ بدل سکتے ہیں؟ کیوں علمائے کرام! وہابی نہ بولیں۔ پہلے بریلوی بولیں کہ حضور کا یہ ارشاد ہے کہ نہیں کہ زنا انسان کی جڑ کو گلا دیتا ہے' اور شراب انسان کی حیا کو گلا دیتی ہے۔ علامہ انور شاہ کاشمیری سے کسی نے پوچھا کہ انسان کی جڑ سے کیا مراد ہے۔ کہا عزت آبرو' اولاد' شرافت' نیکی' زہد' تقویٰ' دولت' غیرت' حمیت' یہ انسان کی جڑیں ہیں۔ زنا انہیں گلا دیتا ہے۔ میں آپ سے کہتا ہوں کہ زانی اور شرابی کبھی بہادر نہیں ہوتا۔ کبھی نہیں۔ یا اس زمانے کا کہا مانو' یا سرور کائنات ﷺ کا کہا مانو۔ تم دال لینے جاتے ہو تو دیکھتے ہو کہ کھری ہے کہ نہیں' مرچ ٹھیک ہے کہ نہیں' گھی خالص ہے کہ نہیں' آٹا ٹھیک ہے کہ نہیں۔ کتا خریدنے جاتے ہو تو دیکھتے ہو کہ نسل اچھی ہے کہ نہیں' اپنی بیٹی کے لئے بر لینے جاتے ہو تو دیکھتے ہو۔ میرے نزدیک بیٹی کا تصور یہ ہے کہ گھر سے نکلے تو ڈولی میں جائے اور وہاں سے آئے تو کفن پہن کر آئے۔ محمد عربی ﷺ نے یہی کہا تھا۔ بقول اقبالؒ

بتولے باش و پنہاں شو ازایں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیق اکبرؓ نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ تم اب کے جہاد میں کیوں نہیں گئے تو فرمایا بیٹے نے کہ میری شادی کو ہفتہ ہوا ہے۔ عاتکہ کی محبت نے نہیں جانے دیا۔ صدیق اکبرؓ نے کہا عاتکہ کو فوراً طلاق دے دو' جو محبت اللہ کے راستے میں حائل ہوتی ہو' اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ یہ ہے اسلام۔ یہ نہیں اسلام۔ "ہے جمالو"۔ میں تمہیں بارہ بارہ ایکڑ زمین دے دوں گا۔ بارہ کروڑ پاکستان کی آبادی اور ان میں آٹھ کروڑ کاشتکار' مزارع' کسان' اور اگر ایک خاندان کے آٹھ آٹھ آدمی بھی رکھے جائیں تو ایک کروڑ کسان..... اور یہ بارہ بارہ ایکڑ دیتا ہے تو گویا بارہ کروڑ ایکڑ زمین دے گا یہ ؟ نو من تیل کہاں سے ہو گا اور رادھا ناچے گی کیسے ؟ سارے ملک میں یو این او کے اعداد و شمار کے مطابق اور محکمہ زراعت کے اعداد و شمار کے مطابق صرف دو کروڑ ایکڑ زمین قابل کاشت ہے۔ باقی دس کروڑ ایکڑ کہاں سے آئے گی ؟ یہ تو ایسے ہی ہے کہ "نالے بابا رات رہ گیا نالے دے گیا دوانی کھوٹی"۔ کہتا ہے کہ میں ہر ایک کو حج کرا دوں گا۔ اس ملک کے جاگیرداروں میں وہ بھی شامل ہے۔ چھتیس ہزار ایکڑ زمین کا مالک۔ تمام دنیا میں گھوما پھرا۔ پاکستان میں اسے کوئی سکول نظر نہ آیا۔ جس کے بچے یہاں نہ پڑھیں۔ کمینے آدمی' دوسروں کی ماؤں اور بیٹیوں کو گالی دیا کرتے ہیں۔ یہ بیشک مجھے ماؤں بہنوں کی گالیاں دیں میں خدا کی قسم ان سب کی ماں بہن کو اپنی ماں بہن کی طرح سمجھتا ہوں۔ میں بڑا ہی کمینہ اور ذلیل ہوں گا اگر میں کسی کی ماں' بہن کو گالی دوں۔ گالی تو ہمیشہ رذیل اور بازاری آدمی دیا کرتے ہیں۔ لیکن یہ آدمی جس کی بیماری کا علاج بھی یہاں نہ ہو۔ جو یہاں کا تعلیم یافتہ نہ ہو۔ 1956ء تک ہندوستان کی شہریت حاصل کرنے کی کوشش کرتا رہا ہو۔ 1957ء میں سکندر مرزا نے اسے پاکستان کا شہری بنایا ہو۔ راتوں رات امپورٹ کیا ہو۔ آپ نے کبھی سکندر مرزا کی وزارت میں آنے سے پہلے اس کا نام سنا تھا؟ کبھی کسی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار میں آیا ہو؟ سکندر مرزا اور یہ دونوں ہم مسلک ہیں۔ یہ مذہبی بات نہیں دوسرا مسلک بھی ہوتا ہے نا کہ:

یہ کالی کالی بوتلیں جو ہیں شراب کی
راتیں ہیں ان میں بند ہمارے شباب کی
میں مست انکھڑیوں کی قسم کھا کے پی گیا
جب لہر آگئی تو میں لہرا کے پی گیا
توبہ کو توڑ تاڑ کے ٹھکرا کے پی گیا
واعظ کو باتوں باتوں میں بہلا کے پی گیا
اے رحمت تمام میری ہر خطا معاف
میں انتہائے شوق میں گھبرا کے پی گیا
آزردگیٔ خاطر ساقی کو دیکھ کر
کچھ ایسی شرم آئی کہ شرما کے پی گیا
پیتا بغیر اذن یہ کب تھی میری مجال
در پردہ چشم یار کی شہ پا کے پی گیا

اور شاید ایسے آدمی کو دیکھ کے اختر شیرانی نے کہا تھا:

غم زمانہ نہیں اک عذاب ہے ساقی
شراب لا میری حالت خراب ہے ساقی

اور ہم ایسوں کے متعلق بھی ایک شعر کہا تھا:

مجھے پسند ہے دنیا میں اپنی ناکامی
کہ ہر ذلیل یہاں کامیاب ہے ساقی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ہمیں.....بارہ سال جیل کاٹنے کے بعد.....جو ہمیں جانتے نہیں، جنہوں نے ہماری شکل بھی نہیں دیکھی ہمیں گالیاں دیتے ہیں۔ ہماری عزت..... کیا مودودی کی عزت نہیں؟ دیواروں پر لکھا ہوا ہے۔ مودودی کتا۔ لیکن میں بھول گیا اس وقت۔ اقبال نے کہا ہے:

آدم از بے بصری بندگیٔ آدم کرد
گوہر داشت و لے نذر شہہ جم کرد

(آدم نے اپنے اندھے پن کی وجہ سے انسان کی پوجا کی۔ ہم نے اسے خودی اور عزت نفس کے گوہر دیئے تھے انہوں نے شہنشاہ کی نذر کر دیئے)

یعنی:

ازخوئے غلامی زسگاں خوار ترایم
من ندیدم کہ سگے پیش سگے سر خم کرد

(یعنی ہم اپنی غلامی کی عادت میں کتوں سے بدتر ہو گئے۔ کبھی کتے نے بھی کتے کے سامنے سر جھکایا ہے؟)

ان کے لئے قانون حرکت میں کیوں نہیں آتا؟ میں سب کو جانتا ہوں۔ ایسی باتیں نہ کیا کرو۔ غیر جانب دار بن کر رہو۔ تم تو مقامی ہو۔ یہ نہ ہو کہ ع

بات چل نکلی ہے تو پھر دیکھیں کہاں تک پہنچے

یا

ذکر جب چھڑ گیا قیامت کا
بات جا پہنچی تیری جوانی تک

میں اشاروں میں باتیں کر رہا ہوں۔ احسان الٰہی ظہیر کی طرح ذرا گرم نہیں ہوتا۔ یہ تو بہت ہی آج غصے میں آ گئے تھے۔ مجھے خطرہ پیدا ہو گیا کہ آج نشیمن پہ بجلی نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر جائے کیونکہ بجلی بہت ہی خطرناک شے ہوتی ہے :

ہم نے لاکھوں ہی آشیاں بدلے
ابر کی برق باریاں نہ گئیں

اور غالب کہتا ہے :

گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

بڑی مشکل بات ہے۔ اس پر مجھے ایک لطیفہ یاد آگیا ہے۔ مجید نظامی مجھے کہنے لگا۔ کس مصیبت میں ہم دس سال سے مبتلا ہیں۔ میں نے کہا کیا ہو گیا ہے۔ کہنے لگا۔ کوئی عید آئے' شب برأت آئے' رمضان آئے' چودہ اگست آئے' چھے ستمبر آئے۔ ایوب خاں کی تصویر چھاپو۔ کہنے لگا۔ یار کیا لکھیں' بار بار اس کے نیچے۔ میں نے کہا اب کے اس کے نیچے لکھ دو :

موت سے پہلے آدمی اس سے نجات پائے کیوں

محمود علی قصوری نیا نیا آیا ہے۔ قصور کی مٹھی تو مشہور تھی۔ محمود علی قصوری بھی مشہور ہو گیا ہے۔ آج اس کی تقریر چھپی۔ میں لاہور تقریر کر رہا تھا۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگ وہاں موجود تھے۔ جاوید اقبال' علامہ اقبال کا بیٹا۔ محمود علی قصوری کی تقریر تھی کہ سوشلزم ناگزیر ہو گیا ہے۔ آکر رہے گا۔ اب اسے کوئی نہیں ٹال سکتا۔ میاں محمود علی فرما رہے تھے۔ میں نے کہا میاں صاحب! آپ کی سات نسلیں اور بھی پیدا ہو جائیں مگر محمد عربی ﷺ کے ملک میں محمد کی میم چلے گی۔ ماؤ کی میم نہیں چلے گی۔ مدینے کی میم چلے گی' ماسکو کی میم نہیں چلے گی۔ وہ کہتا ہے جنگ میں نے جیتی۔ بھئی اگر ایمان سے پوچھتے ہو تو جنگ تو فوجی جوانوں کے خون نے جیتی' بریگیڈیر شامی نے جیتی' میجر سرور نے جیتی' منور خاں نے جیتی' جس کا والد آج مجھے بتا رہا تھا کہ میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے منور سے کہا بیٹا۔ میں تیری شادی کرنا چاہتا ہوں۔ تو منور نے جواب میں کہا کہ ابا جان! پہلے مجھے دوسرا سہرا باندھ لینے دیں:

سہاگ کس کا لٹا کون ہو گئی بیوہ؟

جنگ ایم ایم عالم بنگالی نے جیتی۔ مشرقی بنگال کے آتش بجانوں کو سلام۔ جنگ موسیٰ خاں نے جیتی، جنگ یحییٰ نے جیتی، جنگ ٹکا خاں نے جیتی، جنرل سرفراز نے جیتی، جنگ نور خاں نے جیتی جو فضاؤں میں لڑتا رہا:

پرواز ہے دونوں کی اسی ایک جہاں میں
شاہیں کا جہاں اور ہے کرگس کا جہاں اور

جنگ اصغر خاں نے لڑی۔ مجھے یہ بات خود ایوب خاں نے بتائی کہ لوگ بے شک مجھے گالیاں دیں مگر جہاں تک سامان جنگ چین سے لانے کی بات ہے وہ تو اصغر خاں رات کی تاریکی میں وہاں سے لے کر آیا تھا۔ انڈونیشیا بھی اصغر خاں ہی گیا تھا۔ وہ کہاں ایسے ہی سویکارنو کا ماموں بنا پھرتا ہے۔ سامان چین سے لایا اصغر خاں۔ چین کے ہم شکر گزار ہیں۔ وہ ہمارا دوست ہے مگر..... دوستی میں ہاتھ بڑھایا جاتا ہے، ایمان فروخت نہیں کیا جاتا۔ ہم چین کے دوست۔ ہمارا مرشد اقبال کہہ گیا ہے کہ:

گراں خواب چینی سنبھلنے لگے — ہمالہ سے چشمے ابلنے لگے
گیا دور سرمایہ داری گیا — تماشہ دکھا کر مداری گیا
زمیں میر و سلطاں سے بیزار ہے — فرنگی سیاست گری خوار ہے

سرمایہ داری رزق چھینتی ہے اور سوشلزم رازق چھینتا ہے۔ تو جنگ ان لوگوں نے جیتی۔ ملتزم پر گورنر مکہ دعائیں مانگتا رہا۔ میں جب مدینے میں تھا تو وہاں ایک بہت دلیر آدمی ہے۔ بہت جری آدمی۔ مدینہ یونیورسٹی کا نابینا وائس چانسلر عبدالعزیز بن باز۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب وہ عربی میں تقریر کر رہا تھا تو میرے بارے میں بھی کچھ کہہ رہا تھا اور ساری عرب دنیا کے بارے میں بھی کچھ کہہ رہا تھا۔ تو اس وقت مجھے احساس ہوا کہ عربی زبان ہے کیا۔ ایمان سے' ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے قرون اولیٰ کے غزوات نے اپنے چہرے سے نقاب الٹ دی ہو۔ تو اس نے ایک بہت اچھی بات کہی۔ کہنے لگا۔ شورش صاحب! آپ عربوں کا گلہ کیوں کرتے ہیں۔ اے پاکستان کے جری انسان! اللہ کا قانون صرف ہمارے لئے نہیں ہے۔ آپ کو پتہ نہیں کہ جن قوموں نے اپنے پیغمبروں کی نافرمانی کی وہ دنیا سے کس طرح مٹادی گئیں۔ اور محمد عربی ﷺ کا قانون تو ایک شہد اور دودھ ہے' جو پیئے گا کامیاب ہو گا۔ پاکستان نے 1965ء کی جنگ میں پیا تو کامیاب ہو گیا۔ ہم نے نیشنلزم کا نعرہ لگایا اور ناکام ہو گئے۔

چنانچہ جب اصغر خاں 1965ء کی جنگ میں شاہ فیصل سے سامان جنگ لینے گیا تو اس نے کہا جتنے ہوائی جہاز ہیں لے جاؤ۔ آج میں یہ انکشاف کر رہا ہوں۔ خود اصغر خاں نے مجھے یہ بات بتائی کہ شاہ فیصل نے کہا جتنے جہاز ہیں لے جاؤ۔ جب پاکستان بچ گیا تو دین کا امکان تو باقی رہے گا۔ اصغر خاں کہتا ہے ہم نے سارے ہوائی جہاز لے لئے۔ اور پوچھا کہ ان کی قیمت کیا ادا کرنی ہے تو شاہ فیصل نے کہا کہ شرم کرو۔ لڑائی تو تم ہمارے لئے کر رہے ہو اور پھر قیمت بھی ہم سے پوچھتے ہو۔ بھٹو تو تھا بھی نہیں۔ لڑے تو یہ لوگ۔ اب میں آخر میں الزام لگاتا ہوں۔ او قتال پور میں رقص کرانے والو! روس اور امریکہ پاکستان کو مٹا دینا چاہتے ہیں۔ پہلے انہوں نے جسمانی طور پر مارنا چاہا اب انہوں نے دیکھا کہ یہ قوم جسمانی موت تو نہیں مرتی ہے۔ قومیں جسمانی موت سے نہیں مرا کرتیں۔ ذہنی موت سے مرا کرتی ہیں' اس لئے انہوں نے سوشلزم کا شوشہ چھوڑا ہے۔ یہ امریکہ / سی آئی اے کا ایجنٹ ہے۔ 1965ء کی جنگ میں ہمیں اس شخص نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجھایا صرف اس لئے کہ یہ ایوب خاں کی جگہ ملک کا پریذیڈنٹ بننا چاہتا تھا اور امریکہ نے اس کے ساتھ وعدہ کیا تھا۔ کیا یہ غلط ہے کہ اس شخص نے آکر پریذیڈنٹ ایوب کو یہ کہا تھا کہ ساری فوج کشمیر کے مورچے پر بھیج دو۔ پاکستان کے انٹرنیشنل بارڈر پر کوئی حملہ نہیں ہوگا۔ اس بات کی تصدیق اصغر خاں بھی کر چکا ہے۔ جنرل سرفراز بھی کر چکا ہے۔ ایوب خاں بھی کر چکا ہے۔ یہ نہیں کہ صرف اسی کی بات کو ہم سچ مانتے چلے جائیں۔ یہ کوئی ڈبے پیر کا بیٹا ہے؟ اس نے کہا تھا۔ اسی لئے اس کو نکالا گیا جنگ کے کنٹرول روم سے۔ جب یہ امریکن سفیر کو لے کر کنٹرول روم میں گیا تو موسیٰ نے کہا "گیٹ آؤٹ۔ آئی ڈونٹ وانٹ ٹو سی یو ہیر۔ یو آر اے ڈرٹی مین"۔ تم نے ملک کو جنگ میں الجھا دیا ہے' اور پھر اس نے ساری فوج وہاں پر بھجوائی اور دیکھو اپنے سوا کسی کو نہیں مانتا۔ مانا تو ایک اپنے قادیانی یار کو جو ربوے میں دفن ہے کہ میں اس کا مقبرہ بناؤں گا۔ کہتا ہے جنرل سرفراز سویا ہوا تھا۔ اسے کیسے پتہ چلا سویا ہوا تھا؟ یہ کہتا ہے میں نے جنگ جیتی۔ میری جان تو نے کیا کیا؟ ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے داغ کا آوارہ مصرع اڑتا پھر رہا ہو۔ خدا کی قسم تمہیں شرم آنی چاہیے۔ یہ پیداگیری کرے گا۔ اور اس کی پیداگیری کا مطلب پتہ ہے کیا ہے؟:

پارسائی کی جواں مردی نہ پوچھ
توبہ کرنی تھی کہ بدلی چھا گئی

اب ہر ہیرو کی بے عزتی کر رہا ہے۔ یہ سرکس کے باہر ناچنے والا بچہ۔ ہر کسی کی بے عزتی کر رہا ہے۔ اصغر خاں اسے نہیں جچتا۔ نور خاں' سرفراز..... کوئی بھی اسے نہیں جچتا۔ یحییٰ سے ذرا ڈرتا ہے اور پھر کہتا ہے میں گھیراؤ کروں گا' لونڈوں کے بل پر!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم کو آشفتہ مزاجوں کی خبر سے کیا کام
تم سنوارا کرو بیٹھے ہوئے گیسو اپنے

تمہیں کیا پتہ میری جان۔ جاؤ انٹر کانٹی نینٹل میں اپنی راتیں بسر کرو۔ بھارت نے پاکستان کو کتنی زک پہنچائی؟ پہلے پاکستان تقسیم کیا' پھر مہاجر بھیجے' پھر بیس کروڑ روپیہ کھا گئے' پھر کشمیر پر قبضہ کرایا' پھر دریاؤں کا پانی روک دیا' پھر پانی خشک کر دیا' پھر لیاقت علی کے قتل کی سازش کی۔ پہلا جنرل اکبر تھا جس نے سازش کی۔ مارا سید اکبر نے۔ تمہیں یاد ہو گا لیاقت علی کے قتل کی سازش ان کمیونسٹوں نے کی۔ فیض احمد فیض' انڈیا کی کمیونسٹ پارٹی کا جنرل سیکرٹری سجاد احمد ظہیر' جب وہ یہاں تھا..... بیگم نسیم اکبر۔ اور اب کراچی میں یہ کہتا ہے کہ میں ڈیموکریٹک یوتھ فورس سرفروش اور ان ملاؤں کے لئے نیشنل گارڈ بنا رہا ہوں۔ میں ایک ایک کے پیچھے چار چار لگاؤں گا۔ مولوی وہاں احتجاج کرنے لگے۔ میں نے کہا احتجاج کیوں کرتے ہو۔ اس نے صحیح بات کی ہے۔ کہنے لگے۔ کیا صحیح بات کی ہے؟ میں نے کہا وہ کہتا ہے چار چار لگاؤں گا۔ مولویوں کو شرعاً چار چار کی اجازت ہے بے شک لگا دے۔ پھر دیکھیں یہ کیسے لگاتا ہے۔ پھر یہی گاتا پھرے گا کہ :

میری لگدی کسے نہ ویکھی تے ٹنڈی نوں جگ جاندا

اور ہم نے اس سے وہ سلوک کرنا ہے کہ :

کگی لے کے اڈاری نکلی تے اڈدی نوں باز پے گیا

پھر جمہوریت چوری ہوئی۔ غلام محمد آیا۔ پھر غلام محمد کے اقدام کو سپریم کورٹ کا ایک جسٹس' جو آج کل اپنی موت کے دن گن رہا ہے' اس نے ذبح کیا۔ پھر سکندر مرزا تشریف لائے۔ پھر وہ انٹا غفیل ہو گئے۔ جو اس نے اس ملک سے سلوک کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدانے مرنے کے بعد اسے یہاں قبر کی جگہ بھی نہ دی۔ پھر ایوب خاں آئے۔ وہ کس طرح خدائی انداز میں گفتگو کرتا تھا۔ اس نے عائلی قوانین نافذ کیے۔ اسلام کا مذاق اڑایا۔ پھر ایوب خاں کے دور میں جنگ ہوئی۔ دیکھیں پاکستان کے خلاف ہر سال کوئی نہ کوئی سازش کی گئی۔ ہر جنگ میں پاکستان جیتا۔ اور آخر میں جس نام پر پاکستان بنا تھا اس نے سوشلزم کو ملزموں کے کٹہرے میں کھڑا کر کے مسترد کر دیا۔

دوستو! ان کا اس کے سوا کوئی مقصد نہیں کہ اس ملک میں خانہ جنگی کرائی جائے۔ ان کھیتوں میں لڑائی ہو' کارخانوں میں لڑائی ہو' کالجوں میں لڑائی ہو' مزدور اور سرمایہ دار لڑیں' دکان دار اور ان کے ملازم لڑیں' آجر اور تاجر لڑیں' اس کا نتیجہ کیا ہو کہ ہماری فوج خانہ جنگی کو روکے۔ بارڈر ایک دفعہ پھر خالی ہوں اور دشمن اندر آئے۔ اس کے سوا ان کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ اگر تم نے انہیں ووٹ دیا' کامیاب کرایا تو اپنے مقدر کو روؤ گے اور پھر بعد میں "تمہاری داستاں تک بھی نہ ہو گی داستانوں میں"۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہا سختئ قانون کا دل ڈوب گیا
میری للکار سے انگریز کے ایوانوں میں
اب میں اک تہمت بے جا کے سوا کچھ بھی نہیں
دس برس کاٹ کے پنجاب کے زندانوں میں

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب قلعہ کہنہ۔ ملتان

بسلسلہ انتخابات بموقع اہل حدیث کانفرنس 1970ء

صدر گرامی قدر! عزیزان ملت!

آج کل جلسوں کو خراب کرنے کے جو تین چار نئے طریقے نکلے ہیں' ان میں ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک آدمی پیچھے سے مسلسل اور تواتر کے ساتھ یہ آواز دیئے جاتا ہے کہ آواز نہیں آرہی جبکہ لوگ آگے سے نہیں ہٹتے ہیں اس سے مقرر کو پریشان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ لیکن میں ان خطیبوں' ان سپیکروں' ان مقرروں میں سے نہیں ہوں جو گھر سے تقریر یاد کر کے آتے ہیں اور راستے میں اپنا تمام اثاثہ گنوا دیتے ہیں۔ دوسرے یہ جو رقعے بازی ہے' مجھے رقعے بھیجنے کی کوشش نہ کیجئے۔ میرے متعلق جو کچھ یہاں اچھے جذبات ہیں وہ بھی میرے کانوں تک پہنچ چکے ہیں' جو برے جذبات ہیں وہ آئے دن میں سمیٹتا چلا جاتا ہوں' اور میں نے انہیں اپنی تجوریوں میں بند کر رکھا ہے' بلکہ یوں کہیے کہ امریکن ایڈ کے ساتھ وہ مسلسل مجھ تک پہنچ رہے ہیں۔ اس لئے میں کوشش یہ کروں گا کہ جو باتیں یہاں پر کہی جاتی ہیں یا سننے میں آرہی ہیں خواہ وہ قومی نوعیت کی ہیں خواہ وہ ذاتی نوعیت کی ہیں' خواہ وہ شخصی نوعیت کی ہیں' خواہ وہ ملی نوعیت کی ہیں' خواہ وہ ان مسائل کی ہیں جن کا فکر و نظر کے ساتھ تعلق ہے' آپ کے سامنے اپنی استعداد کے مطابق اور اپنی بصیرت کے مطابق بیان کروں۔ لیکن اس کی ایک ہی صورت ہے کہ آپ میرے ساتھ' میری آواز کے ساتھ' میرے دل کے ساتھ ذرا چلنے کی کوشش کریں۔ اور میں یہ کوشش کروں گا کہ آپ کو وہاں تک پہنچاؤں' جہاں تک آپ پہنچنا چاہتے ہیں۔ اور آپ یہ کوشش کریں کہ میرے لئے اپنے دل و دماغ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راستے جو ہیں اس قدر صاف کرتے جائیں، جتنی کہ میری خواہشیں ان کی صفائی چاہتی ہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ آجکل کوئی شریک حال نہ ہو تو ہمت بھی کام نہیں آتی ہے۔ آپ نے دیکھا ہوگا:

کچھ لوگ خود اپنی کوشش سے طوفاں کی زد سے بچ نکلے
کچھ لوگ مگر ملاحوں کی ہمت کے سہارے ڈوب گئے

تو آج کل کے ملاح جو ہیں، یہ پاکستان میں بڑے بڑے خوبصورت الفاظ لے کر آتے ہیں، بڑی بڑی اپنی تقریریں لے کر آتے ہیں، بڑے بڑے رنگ لے کر آتے ہیں، اور بڑے بڑے نعرے لے کر آتے ہیں اور بڑی بڑی آپ کی غریب نوازی لے کر آتے ہیں۔ پہلے تصوف میں خواجہ غریب نواز ہوا کرتے تھے اور وہ حقیقت میں خواجہ غریب نواز ہی ہوا کرتے تھے۔ اب سیاست میں بھی خواجہ غریب نواز پیدا ہو گئے ہیں۔

آپ کی طبیعتوں سے جو میں اندازہ کر پایا ہوں وہ یہ ہے کہ آپ مجھ سے تین چار قسم کے جوابات سننے کے لئے انتظار کر رہے ہیں۔ پہلے میں اپنی پوزیشن آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں کہ میں تو بالکل قلم کا آدمی ہوں یعنی جس کا گزارا شعر و ادب پر ہوتا ہے۔ گزارے سے مراد وہ نان و نفقہ نہیں سمجھئے گا، یعنی زندگی کے شب و روز جو ہیں وہ شعر و شاعری پر چلتے ہیں۔ میری زندگی شعر و شاعری کے سانچے میں ڈھلی ہوئی ہے۔ اس قسم کا آدمی ہوں کہ میں نے تمام زندگی، یا تاریخ کے مطالعے میں صرف کی ہے یا ادب کے مطالعے میں صرف کی ہے یا شاعری کے مطالعے میں صرف کی ہے، یا تنقید کے مطالعے میں صرف کی ہے، یا فلسفے کے مطالعے میں صرف کی ہے۔ اور کچھ تھوڑا بہت میں نے دین داروں کی صحبت میں رہ کے، علم دین بھی حاصل کیا اور تاریخ دین بھی پڑھی ہے۔ اس لئے دین کے بارے میں بھی کچھ باتیں جانتا ہوں اور ایسی عمدہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں جانتا ہوں جن کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ میری نجات کے لئے کافی ہوں گی۔ تو یہ میری اپنی ذاتی حالت ہے۔ مجھے افسوس یہ ہوتا ہے اور آپ کو بھی ہوتا ہو گا مثلاً یہ جلسہ جو بہت ہی بڑا جلسہ ہے اور ممکن ہے کہ "امروز" کی نگاہ میں یہ بڑا جلسہ نہ ہو کیونکہ "امروز" کی نگاہ میں خاص قسم کے جلسے بڑے جلسے ہوتے ہیں' اور ان کے پانچ آدمیوں کا جلسہ ہو تو یہ کہتے ہیں ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر' اور ہمارا جلسہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر ہو تو ان کی نگاہ میں' ان کے قلم میں' ان کے تصور میں' ان کے خیال میں' ان کے دفتر میں اور ان کی اشاعت میں' ان کی سماعت میں' ان کی طباعت میں' اس کی خبر وہاں لگتی ہے جہاں لکھا ہوتا ہے "بہتوں کا بھلا ہو گا"۔ اب وہ یہ جلسہ دیکھ لیں اور یہاں کی حاضری دیکھ لیں۔ ذرا میری طبیعت حاضر ہو لینے دیں۔ ابھی تو میں پہلے سرخی جمار ہا ہوں۔ یہاں میرے بھائی بیٹھے ہیں' میرے عزیز بیٹھے ہیں' میرے مکرم بیٹھے ہیں۔ کچھ تو ایسے ہیں جو دیدہ و دل باز کر کے بیٹھے ہیں۔ انہیں مجھ سے محبت ہے۔ خصوصاً عزیز نوجوانوں کو :

خوش آگئی ہے جہاں کو قلندری میری
وگرنہ شعر مرا کیا ہے شاعری کیا ہے

والا قصہ ہے۔ جو آدمی' میں سمجھتا ہوں اسلام کے ساتھ محبت کرتا ہے' اپنے وطن کے ساتھ محبت کرتا ہے' صرف محبت ہی کافی نہیں ہوتی' محبت کے ساتھ بڑی چیزیں ہوتی ہیں۔ محبت ایک ایسی چیز ہے جس کے لئے شاعر کو کہنا پڑا تھا کہ :

دل کو الٹ پلٹ کے دکھانے سے فائدہ
جا کہہ دیا کہ تیر نظر کامیاب ہے

میں جانتا ہوں کچھ لوگ تو محبت سے آتے ہیں۔ اور محبت جب بالکل پختہ ہو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے تو پھر وہ قربانی کی طرف جاتی ہے' ایثار کی طرف جاتی ہے۔ پھر زندہء جاوید ہو جاتی ہے۔ پھر مجھے بزرگوں کی دعاؤں کا بھی اندازہ ہے۔ یہ بزرگوں کی دعائیں ہی تو مجھے موت کے دروازے سے' کراچی سے یہاں تک لے آئی تھیں اور مجھے بعض ایسے دوستوں کا بھی اندازہ ہے جو اس وقت بالکل چپ چاپ پھرتے رہیں گے۔ مسکراتے بھی رہیں گے لیکن صبح مکان دکان پر اڈے جمانے کے بعد کہیں گے وہ بھی غلط یہ بھی غلط۔ وہ بھی غلط' یہ بھی غلط۔ کچھ زیادہ زمانہ نہیں گزرا۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ میں کراچی سے آتے ہوئے یہاں سے گزرا تھا۔ تو سارا ملتان یہاں پر پلٹ کے اور الٹ کے آگیا تھا۔ اور لوگ بڑی محبت کا اظہار کرتے تھے۔ اب وہی لوگ طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے امریکہ سے روپیہ آرہا ہے' کوئی کہتا ہے مودودی سے روپیہ آرہا ہے' یہ روپیہ بھی امریکہ کا عجیب ہے' اور امریکہ بھی عجیب ہے' یعنی امپیریلزم کے ساتھ ہم لڑتے رہے ہیں۔ اور یہ لوگ ساری زندگی امپیریلزم کی خدمت کرتے رہے ہیں اور طعنہ ہمیں دیتے ہیں۔ اور امریکہ بھی عجیب کم بخت ہے کہ روپیہ ہمیں دیتا ہے' روپیہ مولانا مودودی کو دیتا ہے اور رسید ہمارے دشمنوں کو بھیج دیتا ہے۔ ابھی میں تقریر کی طرف آؤں گا۔ ابھی تو میں زلف پیچاں کے خم سنوار رہا ہوں۔ کچھ بل آگئے ہیں' کچھ حسن دوست میں برہمی پیدا ہو گئی ہے' کچھ ماتھے پہ شکنیں آگئی ہیں' کچھ نگاہیں خشمگیں ہو گئی ہیں' کچھ کاکل بکھر کے لٹ بن گئی ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ کاکل کچھ اور چیز ہوتی ہے اور گیسو کچھ اور چیز ہوتے ہیں' لٹ کچھ اور چیز ہوتے ہیں' خم کچھ اور چیز ہوتے ہیں:

کاکل اور اندیشہ ہائے دور و دراز

اس وقت صوفیوں کا مجمع ہے اور آج مجھے صوفیوں والی باتیں کرنا ہیں۔ جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صبح باتیں کرنی ہیں ابھی کر لے۔ جس طرح جرأت سے میں بات کرتا ہوں۔ جرأت سے وہ بات کرے۔ تم آتے ہو کبھی کوئی ترکیب لے کر، کبھی کوئی نعرہ لے کر، کبھی کوئی استعارہ لے کر، کبھی کوئی تشبیہ لے کر، کبھی کوئی مفہوم لے کر، کبھی کوئی معنی لے کر، کبھی کوئی ادا لے کر، کبھی کوئی ہمہمہ لے کر، کبھی کوئی دبدبہ لے کر، کبھی کوئی ولولہ لے کر، کبھی کوئی فلسفہ لے کر۔ ادھر آؤ میدان میں۔ چلو سوشلزم اور اسلام پر بحث کر لیتے ہیں۔ تمہارا نمائندہ ملحدوں کا مفتی اور مفتیوں کا نمائندہ یہ ڈاڑھی منڈا۔ دیوبند کا فارغ التحصیل، سوشلسٹوں کا وکیل، اور علماء کا ترجمان ایک عاجز گناہ گار روسیاہ انسان۔ یہ فقیر ہیچ مداں، ناچیز۔ چلو آؤ آج فیصلہ کر لیتے ہیں۔ تم یہ کہتے ہو کہ ملک کی طبیعت میں اشتعال پیدا ہو گیا ہے کہ ایک سو تیرہ علماء نے سوشلزم پر کفر کا فتویٰ عائد کیا ہے۔ یہاں یہ بات کہی گئی ہے، ہائے:

تمہاری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو مرے نامۂ سیاہ میں ہے

تم کہتے ہو کہ ملک کی طبیعت میں اشتعال پیدا ہو گیا ہے لہذا حکومت کو مارشل لاء کی دفعہ 60 کے تحت کارروائی کرنی چاہیے۔ یہی بات ہے نا؟ ہم نے تو حدیث کی چار کتابیں سنی تھی مسلم، نسائی، ترمذی، بخاری۔ پانچویں ہم "امروز" پڑھ رہے ہیں۔ اس کی یہ روایت ہے۔ فرمایا ہے مولانا حسین احمد مدنی کے بیٹے کی صدارت میں کہ ایک سو تیرہ علماء کے فتوے سے ملک میں اشتعال پیدا ہو گیا ہے، لہذا کارروائی کی جائے:

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا جا کے تھانے میں
کہ شورش نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے آج "چٹان" میں یہ سوال کیا ہے' جو شاید صبح آئے گا۔ الطاف حسن قریشی صاحب!۔ میں نے سوال کیا ہے کہ مولانا مدنی کے بیٹے بڑے نیک ہیں' شب بیدار اور ہوشیار ہیں۔ انہوں نے فرمادیا کہ ہم یہاں کی سیاست میں کوئی حصہ نہیں لینا چاہتے' لیکن آپ لوگوں نے جو بات ان کی صدارت میں کہی' کیا آپ نے ان پر یہ ثابت کرنا چاہا کہ حسین احمدؒ کے ساتھ شبیر احمد عثمانیؒ اور اشرف علی تھانویؒ کا جو اختلاف تھا اس کا انتقام ہم نے اب بھی نہیں چھوڑا ہے؟ لیکن وہ تو آپس میں ایک دوسرے کا انتہائی ادب کرتے تھے۔ یہاں دیوبند یا قاسم العلوم کا کوئی طالب علم یہ بتائے کہ کبھی اس نے اپنے ہی علماء کے خلاف فتویٰ دیا ہو۔ یہ پہلا موقع ہے کہ تم نے دیوبند کا فارغ التحصیل ہوتے ہوئے کہا ہے کہ دیوبند کے ایک سو تیرہ علماء بھی جھوٹ بول سکتے ہیں' اور غلط فتویٰ دے سکتے ہیں۔ تم نے اپنے قول و فعل سے یہ ثابت کیا ہے کہ فتویٰ غلط بھی دیا جاتا ہے۔ ہم سچے ہیں تو ایک سو تیرہ علماء جھوٹے بھی ہو سکتے ہیں۔ اور اس میں مفتی شفیع بھی ہے' ظفر احمد عثمانی بھی ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ تم نے علماء کے وقار میں اضافہ کیا ہے یا کمی؟ یہ حاضرین بتا رہے ہیں کہ کسی بد بخت نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے نکاح نہیں رہے' یہ نکاح دوبارہ پڑھیں اور اس انداز میں پڑھیں کہ پی آئی اے کے طیارے میں کسی زیبا کے ہاتھوں پٹائی ہو جائے۔ آگے چل کر میں بتاؤں گا۔ ابھی میں کنایوں میں' اشاروں میں' تشبیہوں میں' تمثیلوں میں' روایتوں میں' حکایتوں میں' رمزوں میں باتیں کر رہا ہوں۔ ابھی برہنہ نہیں باتیں کر رہا۔ لیکن آہستہ آہستہ چل رہا ہوں۔ ابھی میں کنیزوں کی باتیں کر رہا ہوں' یہ اشاروں کی باتیں ہیں بھائی الطاف! آپ نے "جسارت" کر لی ہے' میں نہیں کر سکتا۔ لو دیکھئے' یہ کہتے ہیں "جسارت" مذکر ہے یا مونث؟ میں نے کہا کل کو سوال کرو گے کہ شورش مذکر ہے یا مونث۔ اور یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"جسارت" ہو یا "شورش" جب سے ہمارے ساتھ لگی ہے' مذکر ہو گئی ہے۔ میرے ایک بزرگ نے یہاں بتایا کہ ایک نے کہا ہے کہ یہ نکاح دوبارہ پڑھیں۔ جو ظفر احمد عثمانی' مفتی محمد شفیع' یہ علماء جو چالیس برس تک دیوبند میں بیٹھ کر فتویٰ دیتے رہے ہوں' ان پر یہ الزام عائد کر سکتے ہیں' وہ اگر میرے متعلق یہ لکھ دیں' آپ کو یاد ہو گا یہ کہتے تھے کہ امام احمدؒ کی روایت اس نے تازہ کی۔ اب..... یہ ہے' وہ ہے۔ میرا قصور کیا ہے کہ میں نے سوشلزم کے بارے میں مولانا مودودی کا انٹرویو شائع کیا اور ان کی ہم نوائی میں ان کے خلاف باتیں نہیں کرتا؟ کوئی بات ہو تو کروں۔ تو اس پر یہ جو مجھے احمد بن حنبلؒ' امام بخاریؒ کی روح رواں' ظفر علی کے قلم کا وارث' ابوالکلام کے طنطنے کا مالک کہا کرتے تھے۔ مجھے کہتے ہیں..... بلکہ انہوں نے اپنے اخبار میں یہ لکھا' میں جب حج پر جا رہا تھا" "نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی"۔ اب پتہ نہیں وہ نو سو چوہے ان کے گھر سے آئے تھے اور ان میں ان کی بلیاں بھی شامل تھیں' اور ان کی چوہیاں بھی شامل تھیں' پھر اس کا تو یہی جواب بنتا ہے۔ انہوں نے مجھے لکھا ہے۔ بھیک منگا۔ اللہ کا شکر ہے کہ میں نے کبھی ان کے دروازے سے بھیک نہیں مانگی' اور کسی کے دروازے سے نہیں مانگی۔ کوئی اس میدان میں کھڑا ہو کر یہ کہے کہ کبھی کسی نے مجھے پیسہ دیا ہو۔ تم تو روز جمعرات کی روٹیاں توڑتے ہو۔ میں نے کبھی قلم کا ایک شوشہ' ایک نقطہ نہیں بیچا۔ میں کسی پارٹی میں نہیں' میں سب کا خادم ہوں جو اسلام کا نام لیتے ہیں۔ ان کے پرچے نے مجھے لکھا ہے۔ "اندھا' فقیر' بھیک منگا' اس بازار میں جانے والا' بے حیا' طمع والا' مردود' شمر' حمیت فروش' ابلیس' ننگ حیا' سیاہ کار' بے غیرت' قلم فروش' لالچی"۔ حضرت والا! کیا آپ مجھ سے بہتر گالی دے سکتے ہیں؟ میں تو رگ گل سے بلبل کے پر باندھتا ہوں' اور مجھے آپ ڈراتے ہیں۔ کس سے ڈراتے ہیں؟ میں تو موت سے بھی ڈرنے والا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ خدا کی قسم میں نے ختم نبوت کے دنوں میں' یہ اب راز نہیں رہا' یہ حقیقت ہے۔ ہائی کورٹ کے ججوں کو بلا کر کہا گیا۔ تمہیں قید کر دیا جائے گا' تم شورش کے خلاف فیصلہ کرو۔ میری جائیداد ضبط' پریس ضبط' اخبار ضبط' بینک بیلنس ضبط' بچے میرے بھوکے مر رہے ہیں' لڑکیاں میری جوان' بچہ میرا اتنا' میں ڈیرہ اسمعیل خان جیل میں۔ پھر اس کے بعد کراچی میں میں نے بھوک ہڑتال کی۔ ساتوں بچیاں میری جیل میں میرے سامنے لا کر سپرنٹنڈنٹ جیل نے' آئی جی نے کھڑی کر دیں کہ قوم دو دن واہ واہ کرے گی اس کے بعد بچیوں کا وارث کون ہو گا؟ میں نے کہا اب میں نے اپنے لئے موت کا انتخاب کر لیا ہے۔ ان کا وارث وہی ہو گا جو ہم سب کا رب ہے۔ تم میرے متعلق جھوٹی باتیں بیان کرو۔ میں انشاء اللہ تمہارے متعلق سچی باتیں بتاؤں گا۔ میں بتاؤں گا کہ تم نے ایوب خان کو کتنی قیمت پر ووٹ بیچا تھا؟ مصور پاکستان علامہ اقبال تھے اور علامہ اقبال کے حوالے سے یہ کہتے ہیں کہ ..... وہ قادیانیوں کو کہتے ہیں کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ لہذا ہم بھی انہیں کافر کہتے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کلمہ جو پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے۔ تو کلمہ تو قادیانی بھی پڑھتے ہیں' وہ تو نمازیں بھی پڑھتے ہیں' روزے بھی رکھتے ہیں' زکوۃ بھی دیتے ہیں' اب حج کو بھی جاتے ہیں۔ یہ بھی سعادت اللہ نے مجھے بخشی کہ میں مدینۃ النبی میں بیٹھا ہوا نماز پڑھ رہا تھا۔ میرے ساتھ ایک قادیانی کھڑا تھا۔ میں اسے وہاں قید کرا آیا۔ لیکن اگر علامہ اقبال ہی ہمارے لئے فیصلہ ہیں تو قبلہ و کعبہ' پیر و مرشد' حضرت علامہ فہامہ! یہ ہے "گفتار اقبال"۔ اس میں علامہ اقبال کے خطوط اور تحریریں ہیں' اس کے مرتب ہیں محمد رفیق افضل۔ اور یہ کتاب شائع کی ہے پنجاب یونیورسٹی نے۔ ادارہ تحقیقات پاکستان' دانش گاہ پنجاب نے۔ اس میں صفحہ نمبر 9 پر علامہ اقبال مولانا ظفر علی خاں کو ایک خط میں لکھتے ہیں کہ ..... میرے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سوشلزم اور کمیونزم کا حامی ہوں۔ لہذا میں آپ کو اپنے خیالات کی تشریح ارسال کر رہا ہوں۔ اسے چھاپ دیں۔ یہ خط 23 جون 1923ء کا تحریر کردہ ہے۔ فرماتے ہیں" میں نے ابھی ایک دوست سے سنا ہے کہ کسی صاحب نے آپ کے اخبار میں یا کسی اور اخبار میں، میں نے اخبار نہیں دیکھا، میری طرف ایسے خیالات منسوب کئے ہیں، جن سے مراد انہوں نے آگے لکھا ہے، کمیونزم اور سوشلزم کے خیالات ہیں۔ چونکہ سوشلزم اور کمیونزم کے خیالات رکھنا میرے نزدیک دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے مترادف ہے اس لئے میری تردید کو فوراً شائع کر دیں"۔

اور اب آگے ..... مذہب میرا اسلام، سیاست میری جمہوریت اور معاش میری سوشلزم؟ گویا اسلام بیچارہ صرف نکاح کے لئے رہ گیا ہے، یا ختنے کے لئے رہ گیا ہے۔ مذہب میرا اسلام، یعنی نماز کو مانتا ہوں، پڑھتا نہیں۔ زکوٰۃ کو جانتا ہوں، دیتا نہیں۔ جہاد سے آشنا ہوں، لیکن توفیق نہیں۔ حج کو سنتا ہوں، کرتا نہیں۔ تو گویا مذہب میرا اسلام، سیاست میری جمہوریت اور معاش میری سوشلزم۔ گویا ان کے نزدیک یہ تین بیویاں ہیں جن سے بیک وقت انہوں نے نکاح پڑھا رکھا ہے۔ لیکن علامہ اقبال کہتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں اور میرا عقیدہ ہے اور یہ عقیدہ دلائل و براہین پر مبنی ہے کہ انسانی جماعتوں کے اقتصادی امراض کا بہترین علاج صرف اور صرف قرآن مجید میں ہے۔ اسے نوٹ کریں۔ کہتے ہیں کہ علامہ اقبال نے سوشلزم کی حمایت کی ہے۔ بسا اوقات آدمی سمجھانے کے لئے ایک بات کر دیتا ہے، وہ تصدیق نہیں ہوتی۔ علامہ اقبال نے دو جگہ "اسلامی سوشلزم" کی ترکیب استعمال کی ہے۔ ایک سر فرانسس کے جواب میں جس میں اس نے کہا ہے کہ مجھے یہ احساس ہے کہ روس کے گرد جو مسلم ممالک آباد ہیں وہ امپیریلزم سے تنگ آکر کسی وقت سمرقند کی گود میں جا سکتے ہیں۔ علامہ اقبال نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر فرانسس کو جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اگر ایسا ہوا تو اس کی ذمہ داری بھی برٹش امپیریلزم پر ہو گی۔ رہا سوشلزم کا سوال تو اس کے سمجھانے کے لئے کہتے ہیں کہ یہ اسلام نہیں ہے۔ اگر یہ مسئلہ محض روٹی کا مسئلہ ہے تو پھر اس میں خدا کے تصور کو شامل کر لیا جائے' تو یہ اس کے قریب ہو جاتا ہے' اور جہاں خدا کا تصور نہ ہو تو قریب کی چیز بھی دور ہو جاتی ہے۔ بعض کہتے ہیں علامہ اقبال نے لینن کی تعریف میں نظم لکھی ہے۔ بال جبریل میں "ب ڈوبے کا سرمایہ پرستی کا سفینہ"۔ وہ تو علامہ اقبال نے لینن کو خدا کے حضور میں حاضر کیا ہے۔ اس سے پوچھا جاتا ہے تو نے خدا کا انکار کیسے کیا ہے' وہ کہتا ہے میں مصیبتوں میں اے خالق و رازق' اتنا گرفتار تھا کہ میں تجھ کو پہچان ہی نہیں سکا۔ وہ معذرت نامہ ہے اور یہ اقبال کہتا ہے :

دل کی آزادی شہنشاہی' شکم سامان موت
فیصلہ تیرا ترے ہاتھوں میں ہے دل یا شکم

اور یہ اقبال کہتا ہے :

خبر ملی ہے خدایان بحر و بر سے مجھے
فرنگ راہگزر سا حل پناہ میں ہے

اور پھر علامہ اقبال اس کی شرح کرتے ہیں :

لفظ اسلام سے یاروں کو اگر کد ہے تو خیر
دوسرا نام اسی دین کا ہے فقر غیور

میں نہیں سمجھتا کہ یہ کس طرح کہتے ہیں کہ سوشلزم اسلام سے کسی طرح نہیں ٹکراتا۔ آپ بتائیے اگر کسی مسئلے میں راہبری حاصل کرنی ہو تو کس کی طرف جاتے ہیں ؟ قرآن کی طرف۔ تو قرآن اس مسئلے میں کیا کہتا ہے۔ اور پھر اس کے بعد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث' سنت نبوی ﷺ اور اس کے بعد فقہ۔ بس یہی ہے ہمارے پاس۔ آپ یہ بتایئے کہ آپ پرویز کے کیوں خلاف ہیں۔ بھئی! غلام احمد پرویز کی بات آپ اس لئے نہیں مانتے کہ حدیث کا انکار کرتا ہے۔ یہی بات ہے نا؟ مرزا غلام احمد کی بات کیوں نہیں مانتے جو کہتا ہے میں نبی ہوں۔ لیکن ظلی نبی ہوں' بروزی نبی ہوں' نبی ہوں' رسول اللہ کے تابع نبی ہوں۔ لیکن آپ کہتے ہیں نہیں ہم نہیں مانتے۔ اس کا اسلام میں تصور نہیں۔ لیکن اسی طرح آپ بتائیں کہ سوشلزم کی بات آپ ان کی مانیں گے' جو اس کے بانی ہیں یا ان کی مانیں گے جو تازہ بانی ہیں؟ سائنٹیفك سوشلزم کا بانی کون ہے؟ کارل مارکس۔ اے میرے کمیونسٹ دوستو! اے سوشلسٹ دوستو! سادہ قوم کو دھوکہ مت دو۔ تمہارا پروگرام یہ ہے کہ :

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمد اس کے بدن سے نکال دو

اور

کتابیں دے کے مجھ سے تیغ و خنجر چھیننے والے
تیری تعلیم سے اچھا رہا جوش جنوں میرا

اور

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے ترا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ
یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

تم قوم کو دھوکہ دیتے ہو۔ اے سوشلسٹو! ہم تمہاری ذات کے بارے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ نہیں کہتے۔اب دیکھیں' بات بھی عجیب ہے۔ میری بد قسمتی۔ قادیانی مجھ کو گالی دیتے ہیں۔ میں مسجد نبوی میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا اور نماز شروع ہونے میں تین چار منٹ رہتے تھے میں نے دیکھا ایک بڑی خوبصورت جلد ہے اور اردو کی تفسیر ایک لڑکا پڑھ رہا ہے۔ میں نے کہا یار! تفسیریں میرے پاس بہت ہیں' قرآن مجید کی کوئی تفسیر ایسی نہیں جو میرے پاس نہ ہو۔ یہ کون سی تفسیر ہے۔ میں نے سوچا ہو سکتا ہے یہ ابو الکلام کی تفسیر ہو۔ جو ہندوستان میں چھپی ہے' جو یہ صاحب لائے ہوں' ہم بھی لے لیں۔ ہو سکتا ہے یہاں ملتی ہو۔ میں نے ساتھی سے کہا اسے کہو یہ تفسیر کس کی ہے۔ اس نے پوچھا تو نام بتانے کی بجائے اس نے کہا۔ یہ پڑھ لو۔ میں نے دیکھا اس میں لکھا ہوا تھا" تفسیر صغیر از حضرت مرزا بشیر الدین خلیفة المسیح" آپ باور کیجئے' نماز کھڑی ہو گئی' جب نماز پڑھ چکے تو میں نے کہا' مجھ سے بڑا بد نصیب کوئی نہیں ہو سکتا جس کی مسجد نبوی میں بھی آکر نماز غارت ہو گئی۔ اتنا میرے اندر ہیجان پیدا ہو گیا۔ خیر میں نے اس لڑکے سے کہا۔ تم کیا ہو؟ وہ بڑا ریش (Rash) ہو کر بولا۔ تم کون ہو پوچھنے والے؟ میں نے کہا بھئی! تم کون ہو؟ مگر تم کون ہو؟ پوچھنے والے؟ اسے پتہ نہیں تھا میں کون ہوں۔ میں نے کہا یا اس کافر کی تفسیر کو مانو یا اس کی مانو جس کے سامنے بیٹھے ہو۔ یہ جو سامنے گنبد کے اندر سویا ہوا ہے نا' یا اس کی مانو۔ بالکل سامنے نظر آتا ہے ..... کیا چیز ہے جی۔ ایمان سے۔ معاف کیجئے۔ جناب سجدوں کی بات نہیں۔ مجھے ایک دوست نے کہا یار! تم تو اہل حدیثوں کے بڑے قریب ہو۔ مدینے کیا لینے جا رہے ہو۔ میں نے کہا یار! کعبے میں جبینیں جھکتی ہیں اور وہاں دل جھکتے ہیں' اس لئے جا رہا ہوں۔ ہم نے تو مانا اس کی وجہ سے' سب کچھ' تو میں نے کہا۔ یا اس کو مانو یا اس کو۔ ساتھ ہی ایک لڑکا بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کہا تم جانتے ہو یہ کون ہے۔ اس نے میرا نام بتایا۔ اس نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا یہ تو ہمارا پرانا دشمن ہے۔ اب جناب میں نے پولیس کو بلایا اور اسے پولیس کے حوالے کر دیا۔ معلوم ہوا کہ وہاں پر اور بھی سولہ انجینئر' بائیس نرسیں اور کوئی گیارہ ڈاکٹر قادیانی ہیں۔ اور وہاں اسرائیل کے لئے مخبری کرتے ہیں۔ یہ بھی بتاؤں گا۔ تو آج اس واقعہ کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ سرگودھے کا ڈاکٹر لطیف حج کرنے چلا تھا۔ ساتھ اس کے بیوی تھی۔ اسے قادیانی ثابت کر دیا ہم نے۔ واپس۔ اگر ہر کلمہ گو مسلمان ہے تو پھر تو میں بڑا پاپی ہوں۔ میں نے بڑا ظلم کیا۔ میں حیران ہوں۔ ان کا لیڈر کہتا ہے چھین لوں گا کارخانہ داروں سے' جاگیرداروں سے' اور بانٹ دوں گا' شیعہ میں' سنی میں' قادیانی میں۔ یہ چھپا ہے۔ اور یہ پیچھے پڑے ہوئے ہیں ان کے۔ انہیں ایک مودودی نظر آتا ہے۔ سوتے میں' جاگتے میں۔ بچے روئیں تو کہتے ہیں مودودی۔ مودودی کیا ہے؟ یہاں تو ہم ہر شخص کو مانتے ہیں جو محمد ﷺ کا وفادار ہے۔ ہم مولانا مودودی سے' اقبال سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ سرور کائنات ﷺ کی غلامی میں ہم سب ایک ہیں۔ ایک اللہ کے ماننے والے ہیں۔ تو گویا میں کہہ یہ رہا تھا کہ سوشلزم جو ہے جیسے ہمیں اسلام کے لئے قرآن سے رجوع کرنا پڑتا ہے اور محمد عربی ﷺ سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے سوشلزم کے متعلق' کمیونزم سے متعلق جو کارل مارکس نے کہا ہے وہ حرف آخر ہے۔ جو لینن نے کہا ہے' جو سٹالن نے کہا ہے وہ بات درست ہے۔ کارل مارکس یہ کہتا ہے کہ جو تاریخ ہے اس میں حقیقت کا کوئی وجود نہیں ہے۔ آپ سنتے جایئے۔ ہمارا یہ نعرہ ہے کہ علم کے چار ذریعے ہیں۔ پہلا۔ وحی' وہ ختم ہو چکی۔ دوسرے آثار قدماء' تاریخ' ایام اللہ۔ قرآن نے تاریخ کو ایام اللہ سے پکارا ہے۔ تیسرے علم النفس۔ چوتھے صحیفہ فطرت۔ لیکن مارکس کہتا ہے کہ تاریخ میں حقیقت کا کوئی وجود نہیں۔ لینن بھی یہی کہتا ہے۔ حقیقت کے معنی ہیں روح اور مادہ کا امتزاج۔ یہ روح کو مانتے نہیں' لہذا یہی وجہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہ کہتے ہیں کہ دنیا میں کوئی نظام اخلاق نہیں۔ ہم جس طرح' جیسے تیسے جھوٹ بول کر' قتل کر کے' خونریزی کر کے' اپنی منزل پر پہنچ جائیں۔ میٹر (Matter) کو' مینز (Means) کو' اینڈ (End) جسٹی فائی (Justify) کرتا ہے۔ یعنی ذرائع کو مقصد' منزل' جسٹی فائی کرتی ہے۔ یہ کہتے ہیں۔ اور کارل مارکس یہ کہتا ہے کہ سچا سوشلسٹ وہی ہو سکتا ہے جو سچا مادی ہو' میٹریلسٹ ہو۔ اور سچا مادی وہی ہو سکتا ہے جو سچا دہریہ ہو' اتھیسٹ ہو' خدا کو نہ ماننے والا ہو۔ اس کے علاوہ جو سوشلسٹ ہونے کا دعوی کرتا ہے' وہ جھوٹا ہے۔ کیونکہ سوشلسٹ سٹیٹ میں پہلا نعرہ یہ ہے کہ آسمانوں سے خدا کو' اور زمینوں سے سرمایہ داری کو نکال دو۔ اب اگر علماء نے کہہ دیا کہ سوشلسٹ ایسے ویسے ہیں تو کون سی قیامت آگئی۔

لاہور میں قرآن جل جائے تو مولانا عبید اللہ انور کو ہدایت کی جاتی ہے' مت جاؤ۔ یہاں بھی قرآن جلایا گیا۔ یہاں ملتان میں بھی جلایا گیا تھا نا قرآن ؟۔ جو ساری زندگی قرآن سناتا رہا' اس کا بیٹا قرآن جلانے کے جرم میں پکڑا گیا۔ اور جو قرآن کا مخالف تھا۔ اللہ۔ اللہ۔ وہ قرآن کا محافظ ؟ یعنی عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے بیٹے قرآن جلانے کے ذمہ دار۔ اور محافظ کون ؟ یہاں کے کمیونسٹ۔ "امروز" کا پہلا صفحہ !

نہ جفائیں تمہیں آئیں نہ وفائیں آئیں
تم کسی بات میں افسوس نہ پورے اترے

اور سنو۔ ایک لڑکا ڈاڑھی رکھنے کے جرم میں' عبدالمالک' ڈھاکے میں شہید کر دیا گیا۔ انہوں نے کہا اسے قانونی سوال مت بناؤ۔ سیاسی سوال مت بناؤ۔ وہ ٹھیک مارا گیا۔ مودودیہ تھا۔

یہ کہتے ہیں نصر اللہ خان ایوب کے ہاتھ پہ بک گیا تھا۔ اور ایوب خان کو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ووٹ دینے والا نہیں بکا تھا؟ نواب زادہ نصر اللہ کی میں آپ کو ایک اداسناؤں۔ جب وہ ممبر ہو کر گیا تو کچھ ممبر جن میں یہ فضل الٰہی سپیکر اور باقی سب تھے۔ ایوب کے پاس گئے۔ ایوب کا ایک زمانے میں بڑا عروج تھا۔ جناب' میری بچی ایک دن کہنے لگی' ابو چھوڑیئے۔ آپ کیا اس کی مخالفت کرتے ہیں؟ ساری قوم صدر ایوب کے ساتھ ہے۔ مین نے کہا بیٹی ساری قوم صدر ایوب کے ساتھ ہے۔ اور میں صبر ایوب کے ساتھ ہوں۔ روز اس کی تصویر' روز اس کی تصویر۔ وہ مجید نظامی کہنے لگا کیا کریں۔ 23 مارچ آتا ہے اس کی تصویر' 14 اگست آتا ہے اس کی تصویر' قائداعظم کا یوم پیدائش آتا ہے اس کی تصویر' نیا سال آتا ہے اس کی تصویر۔ میں نے کہا اس کے نیچے لکھو "موت سے پہلے آدمی اس سے نجات پائے کیوں"۔ خدا کی قسم یہ "حضرت صاحب" بھی جانتے ہیں۔ میرے پاس خط و کتابت بھی ہے۔ ایوب بھی جانتا ہے کہ اس نے خریدنے کے لئے کیا کیا حربے استعمال کیے۔ ہر ایک کی بے عزتی کرتا تھا۔ صدر ایوب وزیروں کو کہتا "اوئے"! ذرا اس کو پڑھ لیجئے..... "چٹان" کا اداریہ۔ آج ایک پمفلٹ تقسیم ہو رہا تھا نا! میرا تو ایک دن کا اداریہ پیش کرتے ہیں۔ جواب بھی ابھی دوں گا۔ ان کے لیڈر کے 8 سال بھی پڑھ لیجئے۔ 8 سال تک وہ کیا سپلائی کرتا رہا۔ فضل قادر نے مجھ سے کہا' کہتا تھا..... ڈیڈی مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں' راضی کر دو۔ رب ذوالجلال گواہ ہے' یہ صدر ایوب کو ڈیڈی کہا کرتے تھے۔ اٹینشن کھڑے ہوتے تھے' جیسے زیبا کے سامنے کھڑے ہونے پر تھپڑ دو پڑ گئے تھے۔ یہ ہمیں دکھانے آئے ہیں شکار گاہیں۔ جن کی راتیں غریب کی بیٹیوں کی عصمتوں سے داغدار ہیں اور جن کی صبحیں چراغ جام کا منہ دیکھتی ہیں۔ شرم نہیں آتی؟ یہ کیا وہاں مدینے والے کو جواب دیں گے؟ تم ان کی حمایت کر کے دیکھ لو۔ ہماری لاشوں پر سوشلزم آئے گا۔ اس سے پہلے نہیں آسکتا۔ الطاف

محکمہ اوقاف کے زیر اہتمام و تحفظ خوبصورت ترین مسجد مسجد ابراہیم مکہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب لکھیں، میں پہلے سیاست میں نہیں تھا اب ان کے لئے آگیا ہوں۔ ہم ان سے قلم کے ساتھ لڑیں گے۔ صحافت میں لڑیں گے۔ خطابت میں لڑیں گے۔ ہر میدان میں لڑیں گے۔ گلی میں لڑیں گے۔ کوچے میں لڑیں گے۔ جہاں کہیں لڑیں گے۔ کبھی تشدد نہیں کریں گے۔ اسے لعنت سمجھتے ہیں، لیکن یہ تشدد کریں گے تو تشدد کے ساتھ لڑیں گے۔ ان بازوؤں میں ماؤ کا خون نہیں خالد بن ولید کا خون ہے۔ اس دل میں حسین ابن علیؓ کا خون موجیں مار رہا ہے، محمد مصطفیٰ ﷺ کی چمک ہے ان آنکھوں میں۔ مجھے پتہ ہے یہ ملک اسلام کے نام پر بن سکتا ہے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر 65ء کی جنگ جیت سکتا ہے۔ لیکن کیا یہ ملک اسلام کے نام پر اپنے قانون نہیں بنا سکتا؟ تم اسلام کا نام لیتے ہو اور اسلام کے خلاف لڑنے والوں کا ساتھ دیتے ہو؟ روٹی کا مسئلہ تمہیں آج یاد آیا؟ میں تم سے کہتا ہوں اسلام دوستوں کی فہرست بناؤ اور ان کی روٹی اور ان کی جائیداد دیکھو۔ اور کمیونسٹوں کی فہرست بناؤ اور ان کی روٹی اور جائیداد دیکھو۔ ہم میں ایک ہی نواب ہے، نصر اللہ خاں، جس نے اپنی ساری جائیداد بیچ کر داؤ پر لگائی۔ مودودی جس مکان میں رہتا ہے 125 روپے اس کا کرایہ ادا کرتا ہے۔ کوئی نام لے لیں آپ۔ لیکن دوسری طرف ان کا لیڈر، چار ہزار ایکڑ کی شکار گاہیں، جہاں غریب کی بیٹی سے لے کر پرندے کے لخت جگر تک کا شکار کیا جاتا ہے۔ جاؤ اس میں غیرت ہے تو مجھ پر مقدمہ چلائے۔ وہ تو اپنی ایک رات بھی عورت کے بغیر نہیں گزار سکتا۔ میں کیا کروں، یہاں پر مائیں بہنیں اور بیٹیاں ہیں۔ میں تو عورت کے تین درجے سمجھتا ہوں اور چوتھا درجہ ایک بیوی کے لئے ہے۔ عورت ماں ہے یا بہن ہے یا بیٹی ہے اور جو ماں باپ کسی کے نکاح میں دے دیتے ہیں، وہ اس کی بیوی ہے۔ ہم نے کبھی کسی کی بیٹی کو پرائی آنکھ سے نہیں دیکھا، کیونکہ اپنی بھی سات بیٹیاں ہیں، اور بقول غالب :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے مجنوں پہ لڑکپن میں اسد
سنگ اٹھایا تھا کہ سر یاد آیا

مسلمان کی بیٹی چپ راست نہیں کرتی۔ ہماری بیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لینن گراڈ میں کھڑے ہو کر یہ نہیں کہتی..... میری وہ اب بھی بیٹی ہے۔ میں اس پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا۔ کنیز فاطمہ کی طرح۔ فاطمہ کی کنیز کہلاتی ہو اور لینن پڑھتی ہو؟ یہ نہیں پڑھتی جو کہ اقبال کہہ گیا ہے:

بتولےؓ باش و پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرےؓ بگیری

(تو فاطمہ زہراؓ ہو جا اور اس دنیا سے اوجھل ہو جا کہ تو اپنی گود میں حسینؓ پالنے والی ہے) اسلام کا درجہ مجھ سے پوچھتے ہو؟ ابھی آپ کو بتاؤں گا اس ملک کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ ان کے لیڈر عورتوں اور کالج کے بچوں میں بڑے خوش رہتے ہیں' جو بیچارے ماضی سے ناواقف ہوتے ہیں' حال سے برگشتہ ہوتے ہیں اور مستقبل سے مایوس! خدا کی قسم یہ سندھ کا پنوں جو یہاں پھیرے ڈال رہا ہے نا' میں ذاتی حملہ نہیں کرتا مگر اتنا بتا دوں کہ مجھ پر ذاتی حملہ کیا تو تمہارے وضو والے لوٹے تڑوا دوں گا۔ میں تقریر کر رہا تھا مدینہ یونیورسٹی میں تو' بن باز نے مجھ سے کہا' پہلے اس کی مہربانی ہے کہ تعریف کی تھوڑی سی' کہ ترجمہ جو اسے سنایا گیا۔ تو عرب عرب ہی ہوتے ہیں۔ عربی زبان' ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے عربی کی بجائے فارسی سیکھی۔ ہم پر حکمران بھی آئے تو فارسی حکمران آئے' جن کے پاس عجمی مذاق تھا۔ کاش ہمارے پاس وہ آتے جو قرن اول کی نقابیں الٹ دیا کرتے تھے۔ حدی خوان آتے۔ اونٹوں کے چرانے والے آتے۔ وہ آتے جن کی مائیں ان کو دیکھ کر کہا کرتی تھیں۔ پتہ ہے؟ عبداللہ بن زبیر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ماں نے کیا کہا تھا۔ حجاج بن یوسف نے کہا کہ یہ تیرا بیٹا عبداللہ بن زبیر ہے۔ او بڑھیا! حضرت اسماءؓ کو۔ وہ بوڑھی عورت۔ اکلوتا بچہ۔ سو سال کی عمر۔ جوان بیٹا سولی پر لٹکا ہوا۔ لیکن محمد ﷺ کا پروردہ ہے نا۔ وہ کہتی ہیں۔ اے حجاج! اس شاہسوار کے اترنے کا وقت ابھی نہیں آیا؟ ایسی مائیں اور یہ حوصلہ:

اتنا کر دوں گا میں ماؤں کی محبت کو بلند
دل کے ٹکڑوں کو شہادت کی دعا دینی پڑے
اس مقدس خاک سے ایسے اٹھاؤں گا شہید
جن کے مدفن کو زمین کربلا دینی پڑے
میرے ہمراہی کریں گے اس طرح جانیں نثار
مغفرت کی ذرے ذرے کو دعا دینی پڑے

یہ احسان صاحب کے شعر ہیں' الطاف صاحب! اور یہ عورتوں سے لیفٹ رائٹ کراتے ہیں؟ یا مولانا بھاشانی کہتے ہیں ذرا گھٹنے دبادو' شرم نہیں آتی؟ یہ کہتے ہیں بوڑھا ہے۔ مولانا! "حضرت صاحب" کو یہ واقعہ سنایئے اور پوچھئے کہ ٹھیک ہے؟ مولانا احمد علیؒ کے پاس میاں محمود علی قصوری گئے۔ کہا میں چاہتا ہوں کہ آپ کی مولانا بھاشانی سے ملاقات ہو جائے۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر گئے دوسری دفعہ' پھر انکار کر دیا۔ پھر گئے تیسری دفعہ' پھر انکار کر دیا۔ جب میاں محمود علی چلے گئے تو آس پاس بیٹھنے والوں نے پوچھا' کہ وجہ کیا ہے آپ انکار کرتے ہیں۔ تو مولانا احمد علی پر اللہ کی ہزار ہزار رحمتیں ہوں' فرمایا: میں اس سے اس لئے نہیں ملتا تاکہ ملت کو یہ دھوکا نہ ہو کہ یہ بھی علمائے دین میں شمار ہوتا ہے۔ کہتے ہیں' دبا رہی ہیں انہیں بیٹیاں ہماری' اور مولوی صاحب..... جیسے اڑیل ٹٹو لیٹا ہوتا ہے' یا کپاس کے کھیت میں وہ ارنا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیا! اور کہتے ہیں جی' یہ بھی اسلام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں ایک عورت آئی۔ اپنے چہرے پر نقاب ڈالے ہوئے۔ اور عربوں کو تو میں نے اب مدینہ میں جا کر دیکھا' عرب چیز کیا ہیں۔ ایمان سے ایسے بولتے ہیں' جب گفتگو کرتے ہیں تو کبھی وہ موج شبنم معلوم ہوتی ہے' اور کبھی خندۂ شمشیر مصافحہ کریں تو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے ماں اپنی گود کے بچے کو پیار کر رہی ہے۔ معانقہ کریں تو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے ہم شب عروسی گذار رہے ہیں۔ تو اس عورت نے جا کر کہا' سرور کائنات ﷺ سے کہ میرے بچے کو فلاں آدمی نے قتل کر دیا ہے' میں اس کے قصاص کے سلسلہ میں حاضر ہوئی ہوں' فریاد لے کر۔ اور عرب عورت تھی۔ بڑی جسارت سے بول رہی ہو گی۔ روزنامہ "جسارت" کے لہجے میں بول رہی ہو گی۔ جی! بعض صحابہؓ نے اس عورت سے کہا کہ تجھ کو معلوم نہیں کہ تو کہاں کھڑی ہے۔ تو سرور کائناتؐ کے سامنے کھڑی ہے۔ ادب سے کھڑے ہو کر' نقاب اٹھا کر بات کر۔ اس نے کہا۔ میں مظلوم ہوں اور میں اس کے سامنے نقاب پہن کر کھڑی ہوں جس نے خود مجھ کو نقاب پہننے کا حکم دیا ہے۔ اور دوسری بات بتا دوں' میرا بیٹا قتل ہوا ہے' میری حیا قتل نہیں ہوئی۔ ایسی چیزیں پیدا کرنے والا پیغمبر ﷺ..... تم اسے ہم سے چھڑانا چاہتے ہو؟ "حضرت صاحب"! یہاں نہ ماسکو کی میم چلے گی' نہ ماؤ کی میم چلے گی یہاں صرف محمد ﷺ کی میم چلے گی۔ دوسری کوئی میم نہیں چلے گی۔ ایک محمد ﷺ کی میم چلے گی۔ ہم اس کے ہو گئے تو ہمارا خدا ہوا۔ تم کیا کہتے ہو۔

مجھے میری تقریر کے جواب میں من باز نے کہا کہ میرے عزیز نے جو کچھ کہا ہے' وہ ٹھیک ہے لیکن ہم عربوں کو چار چیزوں نے تباہ کیا ہے۔ یہ ہے عربوں کا اختصار اور کلام کا جامع ہونا۔ چار چیزوں نے تباہ کیا ہے۔ 1914ء سے لے کر اب تک۔ ہم نے تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین قیم سے بغاوت کی تھی۔ ہماری بغاوت الگ رکھو۔ لیکن خارجی طور پر چار چیزوں نے۔ برطانیہ کی سیاست' فرانس کی ثقافت' امریکہ کی دولت اور روس کی رفاقت۔ یہ بتائیں تحقیق کر کے کہ مصر میں آب زمزم نہیں جا سکتا ہے۔ میں اپنے ساتھ اخبار لایا ہوں۔ مصر میں آب زمزم نہیں جا سکتا ہے۔ اس لئے کہ مصر کے محکمہ صحت نے نعوذ باللہ یہ فتویٰ دے رکھا ہے اور اخبار "المساء" نے لکھ رکھا ہے کہ آب زمزم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ یہ کیونسٹ / سوشلسٹ جہاں طاقتور ہوتے ہیں' یہی کیا کرتے ہیں۔ یہ تو چند بد معاشوں کی بات ہے' جیسے انگریز بد معاش ہم پر حکمران ہو گئے۔ تم کو شرم نہیں آتی؟ جو "اخوان المسلمین" کو قتل کرے گا' وہ اسرائیل کے ہاتھوں ضرور پٹے گا۔ کہا کہ آب زمزم کی کوئی حیثیت نہیں ہے اس لئے کہ بیت اللہ سب سے وسط میں واقع ہے' جیسے پیندا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں یہ مکے کا جتنا گندا پانی ہے' بول و براز کا وہ پہاڑیوں سے چھن کر وہاں جمع ہو جاتا ہے۔ اس میں جراثیم ہوتے ہیں۔ پھر تمہارے اخبار "المساء" میں فروری 1969ء کے پرچے میں ایک کارٹون شائع ہوا .....

..... انہیں نیپ کے کبوتر بھی مسلمان نظر آتے ہیں۔ سوشلسٹ بھی مسلمان نظر آتے ہیں۔ کمیونسٹ بھی مسلمان نظر آتے ہیں۔ لیکن کافر مودودی ہے۔ بے ایمان نصر اللہ ہے۔ شیطان شورش ہے۔ ہم تین شیطان' کافر اور بے ایمان۔ اور سبحان اللہ' ھذا من فضل ربی۔ مسلمان کی شکل دیکھو۔ یہ مسلمان..... جیسے بھنگیوں والی توپ عجائب گھر کے سامنے رکھی ہے۔ شرم کرو' اگر محمد عربی ﷺ کی شرم نہیں تو عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی شرم کرو۔ اور کوئی شرم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرو۔ کن کے ساتھ ملے ہو؟ان کافروں کے ساتھ ؟ میرا مرشد اقبال ہے۔ اقبال نے کہا ہے 'سوشلسٹ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ جاؤ میرے خلاف رپٹ لکھوانی ہے' تو لکھوادو۔ میں سوشلسٹوں کو کمیونسٹوں کو کافر سمجھتا ہوں۔ کافر سمجھتا ہوں۔ کافر سمجھتا ہوں۔ تم اس ملک میں اسلام کو رہنے دینا چاہتے ہو کہ نہیں رہنے دینا چاہتے ؟ آج دیکھو۔ اسلامی سیکرٹریٹ بنا ہے۔ کوئی سوشلسٹ ملک اس میں نہیں ہے۔ وہی شام..... جس کی حکومت کے دروازے پر لکھا ہے "ہمیں کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ ہمارے پاس ایک ابدی پیغام ہے اور وہ ہے اشتراکیت"۔ میں ملتان میں پہلی دفعہ اس بات کا انکشاف کر رہا ہوں۔ اور یہ اس کے بیٹے کی روایت ہے جس کا یہ شعر ہے :

سبحان اللہ ما اجملک ما احسنک ما اکملک

کتھے مہر علی کتھے تیری ثناء گستاخ اکھیں کتھے جا اڑیاں

خود مجھ سے حضرت پیر گولڑہ شریف نے یہ بات بیان کی کہ یہ جو ساطع جلیلی ہے' اس کو میں نے کہا تھا کہ شورش اور مودودی سے مل لو۔ انہیں یہ بیان کرو تاکہ حقیقت لوگوں کو معلوم ہو۔ انہوں نے کہا میں خود بغداد میں پکڑا گیا۔ وہاں پر ڈاڑھی رکھنا جرم ہے۔ پتا ہے' یہ کیا کرتے ہیں مسلمانوں کے ساتھ ؟ جس سے ٹیوب میں' ٹائر میں ہوا بھری جاتی ہے' اس سے یہ مسلمان کے حصۂ مقعد میں ہوا بھرتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں انہیں کچھ نہ کہو۔ بھاشانی کو کہو تو یہ ناراض۔ "امروز شریف" کو کہو تو یہ ناراض۔ "پاکستان ٹائمز" کو کہو تو یہ ناراض۔ بھئی! سیدھی سادی جنگ ہے۔ ملک اس وقت دوراہے پر کھڑا ہے۔ نصر اللہ کے لئے ہم ملتان کی زمین کے شکر گزار ہیں جس نے ایسا بیٹا پیدا کیا۔ اس نے لڑائی لڑی اور صدر ایوب جیسے آمر کو جھکنے پہ مجبور کر دیا۔ ان کا لیڈر میرے سامنے اسے کہا کرتا تھا' ڈیڈی۔ وہ کہتا تھا' ہیلو ڈارلنگ۔ یہ حاضرین کہتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ڈیڈی کا ترجمہ کریں' گاؤں کے لوگ نہیں جانتے۔ ڈیڈی کا مطلب ہے' حلال کا باپ۔ یہ تو وہی مصیبت پڑ گئی کہ شاہ جیؒ ایک دفعہ تقریر کر رہے تھے۔ معراج بیان کر رہے تھے اور معراج بیان کرتے کرتے کہا..... جب سرور کائنات ﷺ کی سواری گئی تو کائنات رک گئی۔ اب وہ سامنے گاؤں کے لوگ۔ پوچھا۔ کچھ سمجھ میں آئی؟ کہنے لگے شاہ جی! کچھ سمجھ نہ آئی۔ کہا کائنات تھم گئی۔ کہا شاہ جی! کوئی سمجھ نہ آئی۔ "ٹھہر گئی"۔ کہا شاہ جی کچھ سمجھ نہ آئی۔ شاہ جی نے بڑے الفاظ بولے۔ کہنے لگے اوہو! میں ان کی استعداد سے زیادہ بات کر گیا ہوں۔ شاہ جی نے تیور بدلے۔ اپنی خم کھاتی ہوئی زلفوں کو بل دیا۔ اور جب ان کی زلفیں خم کھاتی تھیں تو ان کی خطابت کا گلوب گھومتا تھا۔ جی۔ شاہ جی نے کہا۔ تیرے لونگ دا پیا لشکارا تے ہالیاں نے ہل ڈک لئے۔ شاہ جی نے پوچھا اب سمجھ آئی؟ کہنے لگے شاہ جی! ڈاہڈی سمجھ آئی۔ اب آپ سمجھ گئے ہیں کہ ڈیڈی کیا ہوتا ہے۔ (بیٹھ جاؤ۔ بھئی بیٹھ جاؤ۔ تقریر میں نے اب شروع کرنی ہے۔ بڑا مجمع ہے لیکن "امروز" والوں کو نظر نہیں آئے گا) کہتے ہیں جی۔ نصر اللہ خان بک گیا تھا۔ نصر اللہ خاں نے سودا کر لیا تھا۔ مودودی بک گیا تھا۔ عطاء المنعم ویسے زیر عتاب۔ میں شیطان ہو گیا۔ سبحان اللہ! ھذا من فضل ربی۔ ان کے چہرے دیکھو۔ "جس جاتوں سوہنا لنگ جاندا ٹٹ جاندے مان حسیناں دے"۔ کبھی کہتے ہیں 1956ء کا آئین نہیں مانیں گے۔ انہوں نے اپنے دستخطوں سے خط جاری کیا ہوا ہے۔ جس میں تحریر ہے کہ یہ اسلامی حلقوں کی فتح ہے۔ جی؟ سوشلزم ایک مذہب ہے۔ لینن برسر اقتدار آیا۔ اس نے سب ساتھی مروا دیئے۔ سٹالن آیا اس نے مروا دیئے۔ خروشچیف آیا اس نے سٹالن کی قبر ہی اندر سے اکھڑوا دی:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہہ رہی ہے پلٹ کے نگاہ یار ابھی
زمانہ اور بھی بدلے گا ایک بار ابھی

جو اس ملک میں اسلام کا نام لیتا ہے اسے کہتے ہیں امریکن ایجنٹ۔ ایک عجیب بات ہے۔ شیر علی' امریکن ایجنٹ۔ قصور کیا ہے؟ اس نے کہا' یہ ملک اسلام کے نام پر بنا تھا' اسلام کے نام پر چلے گا۔ قوم تماشائی ہے۔ میں یہاں پکڑا گیا تھا۔ مجھے آپ نے جیل میں بھیج دیا تھا۔ جوتے آپ چھوڑ گئے تھے' خود گھر میں چلے گئے۔ حسین آگاہی میں حضرت! اس تھوک کے حساب سے جوتے پڑے ہوئے تھے کہ پولیس نے منادی کرائی۔ مسلمان قوم ہے بھائی۔ کتابیں مودودی کی پڑھتی ہے۔ جی؟ تابع داری مارشل لاء کی کرتی ہے۔ مردہ باد ایوب خاں کو کہتی ہے۔ یاد بخاریؒ کی مناتی ہے۔ بیلچہ مشرقی کا اٹھاتی ہے۔ شاعری علامہ اقبال کی پڑھتی ہے۔ ڈائجسٹ الطاف حسن قریشی کا۔ ویکلی شورش کاشمیری کا' روزنامہ "مشرق کا" اور رات کو "وے بلوری اکھاں والیا....."۔ یہ قوم کا مزاج ہے جی.....! یہ مداری بھی بہت ہے۔ کہتا ہے۔ تاشقند! لاہور میں بتاؤں گا۔ لاہور میں کہا۔ پنڈی میں بتاؤں گا۔ پنڈی میں کہا۔ پشاور میں بتاؤں گا۔ سارا جھوٹ! بھاشانی اس سے اچھا ہے۔ اس نے صاف کہا کہ الیکشن سے سوشلزم آ ہی نہیں سکتا۔ گاڑی کا پہیہ جام کرو۔ کارخانوں کے مالک بن جاؤ۔ زمینیں لوٹ لو۔ دنگا کرو۔ فساد کرو۔ لپاڈگی کرو۔ تصادم کرو۔ تنازعہ کرو۔ ہاتھا پائی کرو۔ قتل کرو۔ گوریلے بن جاؤ۔ تیسرا مجیب بیٹھا ہے۔ بات یہ ہے کہ تینوں نہیں آسکتے۔ یہ چڑیا کا بادشاہ ہے۔ وہ چڑیا کا یکہ۔ وہ دن گئے جب خلیل میاں فاختہ اڑایا کرتے تھے۔ یہ تو کہتے ہیں..... نہ کھائیں گے' نہ کھانے دیں گے۔ نہ یہ چاہتے ہیں کہ اسلام دوست آئیں' نہ ان کی یہ منشا ہے۔ احتشام الحق کو یہ سکھ کہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں' وہ جو چوبیس گھنٹے شراب پینے والا آدمی ہے' جس

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکے پاس کسی لڑکی کی عزت اور آبرو محفوظ نہیں ہے' جاؤ اس سے کہہ دو کہ سونشلزم (باڈی) لاش سے گزر کر آئے گا۔ کبھی نہیں آئے گا۔ کبھی نہیں آئے گا۔ ہم جانتے ہیں وہ کیا ہے۔ تم سمجھتے ہو یہ اسلام لائے گا؟ جب دلی لٹ گئی تو ایک ہندو مہاراجہ سے میر منشی نے کہا جو مسلمان تھا کہ حضور! لال قلعے کا سامان چاندنی چوک میں ٹکے کے بھاؤ بک رہا ہے' چلئے آیئے لے آئیں۔ ہمارے دیوان خانے میں فانوس نہیں ہے۔ ایک فانوس بہت سستے داموں بک رہا ہے۔ ہم اپنے دیوان عام میں لگالیں گے۔ پہلے تو وہ نہ مانا لیکن میر منشی نے مجبور کیا' جو اس کا ڈاکٹر مبشر حسن تھا' اس نے مجبور کیا۔ وہ لے گئے۔ اس نے دیکھا کہ وہ دور تک قلعے کا سامان پڑا ہوا ہے' اور بک رہا ہے۔ جب فانوس دیکھا تو ایک سرد آہ بھری! قیمت پوچھی کہنے لگے جی دو روپے۔ اس زمانے میں دو روپے بھی بڑے تھے۔ تو کہا! حضور لے لوں؟ تو اس نے کہا نہیں میاں چلو۔ کہا کیوں؟ کہا جس سامان نے اپنے آقا سے وفا نہیں کی' ہم سے کب وفا کرے گا۔

اب وہ کہتا ہے' میں آؤں گا۔ پھر وہ اپنی فوج کی توہین کرتا ہے۔ ملک کی توہین کرتا ہے۔ یہ کوئی بات ہے؟ موسیٰ چلا گیا۔ انڈیا ریڈیو پکارتا رہا۔ جب جنگ ہو رہی تھی تو اس کی پتلون اتر گئی تھی۔ ڈھیلی ہو گئی تھی۔ یہ کوئی باتیں کرنے کی ہوتی ہیں۔ "مجھے اقتدار میں لے آؤ' میں فحس اپ کر دوں گا"۔ ابھی پی نہیں تم نے' تو اتنے نشے میں ہو۔ ابھی تیرے پاس اقتدار آیا ہی نہیں۔ ابھی تو ایک بے چاری نے فحس اپ کر دیا تمہیں۔ یہ اسلام سے اس لئے ڈرتے ہیں کہ اسلام نفس پر پابندیاں لگاتا ہے۔ وہاں ڈانس نہیں ہے۔ ناچ نہیں ہے۔ رنگ رلیاں نہیں ہیں۔ انٹرکانٹی نینٹل نہیں ہے۔ اسلام اصل سانچے میں ڈھالتا ہے۔ کوئی ان سے پوچھے' کبھی تمہیں رسول ﷺ کے روضے پر جانے کی توفیق ہوئی؟ یہ چاہتے ہیں کہ ملک تقسیم ہو۔ یہ مغربی پاکستان کو الگ کرنا چاہتے ہیں'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو معلوم ہے' یہ مشرقی پاکستان میں کیا کر رہے ہیں؟ بھاشانی کی تقریر چھپی ہوئی موجود ہے۔ کہتا ہے' ہم مغربی پاکستان کو کہتے ہیں "السلام علیکم"۔ ہمارا تمہارے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ لال ٹوپیاں پہن کر پھرتے ہیں۔ سرمایہ دار تو کوئی قتل ہو گا نہیں۔ یہ آپ کو ہمیں قتل کریں گے۔ اسلام کا نام لینے والوں کو قتل کریں گے۔ نمازیں پڑھنے والوں کو قتل کریں گے۔ سجدے کرنے والوں کو قتل کریں گے۔ یہ الطاف حسن قریشی کو قتل کریں گے۔ یہ شورش کاشمیری کو قتل کریں گے۔ یہ "مشرق" کے ایڈیٹر کو قتل کریں گے۔ یہ "نوائے وقت" کے ایڈیٹر کو قتل کریں گے۔ یہ چاہتے ہیں ملک میں الیکشن نہ ہو۔ یہ الیکشن کا آخری موقع ہے۔ اگر ملک تقسیم ہوا تو بلوچستان کہے گا ہم سوئی گیس نہیں دیتے۔ ہم اس کے وارث ہیں۔ سندھ کہے گا۔ دریائے سندھ کا پانی ہمارا ہے۔ کراچی والے کہیں گے' اردو بولنے والو! یہاں سے جاؤ۔ پنجابیوں سے کہیں گے' تم نے ہمیں مروا دیا ہے۔ خدا انہیں کبھی برسر اقتدار نہ لائے۔ ان میں کوئی چین کا ایجنٹ ہے۔ کوئی روس کا ایجنٹ ہے۔ کوئی بھارت کا ایجنٹ ہے۔ کوئی امریکہ کا ایجنٹ ہے۔ اور گالی دے رہے ہیں ان لوگوں کو جو یہاں امن چین کی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اس وقت تمام دنیا میں دو طاقتیں اپنا کام کر رہی ہیں۔ ایک رشیا کی طاقت ایک امریکہ کی طاقت۔ یہ اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ اب یورپ کے وہ ملک جہاں پر سوشلزم یا کمیونزم نہیں ہے' ہنگری' بوڈاپسٹ' چیکو سلواکیہ چلے گئے۔ بالٹک کی ریاستیں بھی چلی گئیں۔ مغربی جرمنی بھی چلا گیا۔ اب ان جگہوں پر سوشلزم نہیں آسکتا۔ کمیونزم نہیں آسکتا۔ انہوں نے اپنا میدان افریقہ اور ایشیا کو منتخب کیا ہے۔ چنانچہ امریکہ کہتا ہے کہ اگر سوشلزم ان ملکوں کی تقدیر ہے تو ان کی باگ ڈور روس کے پاس رہنی چاہئے۔ چین کے پاس نہیں ہونی چاہئے۔ لڑائی یہ ہے۔ چنانچہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے یہاں ایک ویت نام بنانا چاہتے ہیں۔ ایک کوریا بنانا چاہتے ہیں۔ کوریا میں خود گیا ہوں۔ وہاں پر میں نے لوگوں کی بھوک کا یہ عالم دیکھا ہے کہ کتے کے گوشت کی ایک ایک بوٹی پر ایک بیٹی بکتی ہے۔ کیا آپ چاہتے ہیں' یہاں پر بم باری ہوتی رہے؟ ہماری بیٹیوں کو پناہ نہ ملے؟ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس طرف سے ہم کو انڈیا آکز دبائے؟ یہاں الیکشن نہ ہو؟ انتشار ہو؟ کالج بند؟ سکول بند؟ کارخانے بند؟ فیکٹریاں بند؟ بازار بند؟ تجارت بند؟ کام نہیں ہوگا تو لوگ بھوکے مریں گے۔ تصادم ہوگا تو قتل ہونگے۔ دوستو! خدا کے لئے سمجھو۔ سوچو' کہاں جارہے ہو؟ کس طرف جارہے ہو؟ ان لوگوں سے بچو۔ ان کے فریب میں نہ آؤ۔ ان کے دھوکے میں نہ آؤ۔ یہ ملک اس وقت سخت خطرے میں ہے۔ ایسٹ پاکستان میں یہ حالت ہے کہ ایک گروپ تو نور الامین کا ہے۔ یہ سچے لوگ ہیں۔ ایک گروپ مجیب الرحمٰن کا ہے۔ وہ کہتا ہے بنگالی بولو۔ وہاں پر ہاکروں اور بک سٹالوں پر کہہ دیا گیا ہے کہ اب کوئی اردو کی کتاب ادھر نہیں بکے گی۔ وہ کہتا ہے ہم تمہارے ساتھ نہیں رہنا چاہتے۔ بھاشانی کہتے ہیں ہم گوریلا جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ ہم سوشلزم لانا چاہتے ہیں۔ ادھر ولی خاں کی اپنی راگنی ہے۔ یا تو فیصلہ کرلو کہ ہمیں اس ملک کو باقی رکھنا ہے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر بنا تھا۔ اسلام کے نام پر باقی رہے گا۔ اور کوئی طاقت اسے باقی نہیں رکھ سکتی۔ کیونکہ زبان میں اختلاف ہے۔ تہذیب میں اختلاف ہے۔ تمدن میں اختلاف ہے۔ رہن سہن میں اختلاف ہے۔ بولنے میں اختلاف ہے۔ ادب میں اختلاف ہے۔ ہر چیز میں اختلاف ہے۔ اسلام ایک کامن (Common) چیز ہے جو سب کو اکٹھا رکھ سکتی ہے۔ اور اگر یہاں پر سوشلزم آگیا۔ تو جس طرح تاشقند اور بخارا میں مسلمان مٹ گئے اس طرح یہاں بھی مٹ جائیں گے۔ پھر بخاری کے بعد وہاں پر کوئی محدث نہ پیدا ہوا! پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی۔ جاؤ لیبیا میں دیکھو۔ جاؤ عدن میں دیکھو۔ جاؤ مصر میں دیکھو۔ جاؤ شام میں دیکھو۔ جاؤ عراق میں دیکھو۔ کیا ہو رہا ہے ؟ کیا وجہ ہے کہ اسرائیل ایک چھوٹا سا ملک' ان سے قابو میں نہیں آرہا۔ بات یہ ہے کہ روس جو کچھ ان ممالک کو دے رہا ہے' اندرون خانہ مسلمانوں کو' اسلام کو مٹانے کے لئے دے رہا ہے' کہ اسلام نہ رہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ حجاز کو فتح کیا جائے تاکہ اس کے سونے پر' اس کے تیل' پر اس کی سنگ مرمر کی کانوں پر قبضہ کیا جائے۔ چنانچہ جارج حبش نے لکھا ہے کہ جب تک حرمین شریفین دنیا میں موجود ہیں اس وقت تک کبھی اسرائیل واپس نہیں آسکتا۔ ان سے دنیائے اسلام کو کٹ آف کر دو تو پھر اسرائیل ملے گا۔ انہوں نے نیشنلزم کا نعرہ دیا۔ آٹھ کروڑ عرب تیرہ لاکھ اسرائیل سے پٹ گئے۔ ہم مسلمانوں نے جب کہا لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے آگے بڑھو تو چالیس کروڑ ہندوستانیوں کو اس طرف کے تیرہ کروڑ مسلمانوں نے شکست دی۔ خدا کی قسم آپ نہیں جانتے۔ 1965ء کی جنگ میں یہ حال تھا کہ لاہور میں کئی ہفتے جب اندھیرا رہا اور راتوں کو چراغ نہیں ہوتے تھے۔ اور ہماری مائیں' بہنیں' بیٹیاں اپنی آنکھوں کی پلکوں میں آنسوؤں کے چراغ روشن کر کے' جب قرآن مجید کی تلاوت کرتی تھیں' تو ان کی آنکھوں کے آنسو' طور سینا کے جلوے بن کر مورچوں میں ہماری فوجوں کی رہنمائی کرتے تھے۔ اور وہ زمانہ کہ لا الہ نے ان کا دل اتنا بڑھا دیا تھا۔ جب لاہور کے در و دیوار زمزمہ توپ کی بم باری سے گنہگار کے دل کی طرح کانپتے تھے تو ایک اللہ اکبر کی صدا اس کے حوصلے کو بڑھاتی تھی۔ یہ ملک اللہ اکبر اور لا الہ کی بنیاد پر بنا ہے۔ اسی پر قائم رہے گا۔ آؤ ہم اس بات کا عہد کریں کہ ہم ایک اللہ کے اور ایک محمد ﷺ کے وفادار ہیں۔ ہم یہاں صرف اسلام چاہتے ہیں۔ آپ الیکشن میں' جو اسلام کے لئے کام کر رہا ہے' اسے ووٹ دیں۔ ایک چیز آپ سے چاہتا ہوں کہ ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوشلسٹوں سے لڑنے کے لئے میں نوجوانوں کی فوج بناؤں تو تم میرا ساتھ دو گے؟ (دیں گے)۔ جو تاجدار مدینہ سے وعدہ کرے گا وہ ہاتھ کھڑا کرے! اچھا بھئی تین وعدے کرو۔ کہ جو اخبار جو پرچے سوشلزم کا پرچار کرتے ہیں۔ ان کا بائیکاٹ کرو۔ نام میں کسی کا نہیں لیتا۔ یہاں پر آپ کے ''جسارت آگیا'' ''مشرق آگیا'' ''نوائے وقت ہے'' ''ڈان ہے'' انہیں پڑھو۔ دو قرار دادیں ہیں کہ :

مسلم ٹان ملتان کا یہ عظیم الشان جلسہ جو ''امروز'' اور ''پاکستان ٹائمز'' اور ان کے صاحبزادگان کی نظر میں کوئی وقعت نہیں رکھتا' سرکار عالی مدار سے مطالبہ کرتا ہے' مطالبہ نہیں' یہ حکومت بالکل اس معاملے میں مخلص ہے۔ درخواست کرتا ہے کہ شاہ صاحبؒ کے صاحبزادوں پر جو قرآن مجید جلانے کا جھوٹا مقدمہ چلایا جارہا ہے' واپس لیا جائے۔ دوسرے بارک اللہ جو اسلام کا سچا سپاہی ہے اسے رہا کیا جائے۔ جتنے بھی بند ہیں' سب کو رہا کیا جائے۔ اس کے بعد نعرہ تکبیر۔ پاکستان زندہ باد۔ اسلام زندہ باد۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لرزاں ہیں میرے نام کی ہیبت سے کاسہ لیس
ارباب اقتدار کا نوکر نہیں ہوں میں
مجھ کو رہا ہے فن خوشامد سے احتراز
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کا خوگر نہیں ہوں میں

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ صدارت کے ساتھ کچھ یمین ویسار کا تذبذب ہوتا ہے۔ لیکن آدمی اگر چاہے تو ڈوب کر' دریا کی پہنائی سے' اور سمندر کی گہرائی سے صدف نکال کر لائے' اسے توڑ کر دیکھے تو اس میں سے موتی نکل ہی آتا ہے۔ جو کچھ انہوں نے کہا' اس میں موتی موجود ہیں' اور میں سمجھتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں۔ سردار صاحب نے آپ سے اشاروں میں بڑی باتیں کی ہیں۔ اور ایمان داری کی بات ہے کہ میں تو اس ملک کے چند ہی آدمیوں کا احترام کرتا ہوں۔ میں بڑا گستاخ آدمی ہوں اور میرے محترموں میں ایک سردار صاحب بھی ہیں۔ کیونکہ ان کی تاریخ بڑی شان دار ہے۔ ان کی جرات' ان کی مردانگی بڑی شان دار ہے۔ ان کا ایثار' ان کی استقامت' ان کا کردار' ان کی رفتار' ان کا باطل کے سامنے ڈٹ جانا! وہ تو یوں ہی عاجزی کرتے تھے کہ میں نے یہ کہا' میں نے وہ کہا۔ اگر وہ بات نہ کرتے جو انہوں نے قصر صدارت میں کہی تو آج جناب' وہ بزنجو کے ساتھ جیل خانے میں ہوتے۔ وہ یونہی چھپاتے ہیں۔ یہ کب تک اور چھپائیں گے؟ سردار صاحب! آپ تو مرد میدان ہیں' لیکن آج تو آپ نے کسی عروس کا آنچل اپنی گفتار میں ڈال لیا۔ یہ کیا بات ہوئی؟ ہم جانتے ہیں آپ نے جو کچھ کہا' اور خدا کی قسم ہم اس بات کا تہیہ کر کے بیٹھے تھے کہ سردار قیوم کو اگر مرزائیت کے لئے صدارت سے محروم کیا گیا تو ہم ریوے کا نام و نشان مٹا دیں گے۔ ہم حکومت کے خلاف نہیں لڑتے۔ ہم سیاست کی بازی نہیں کرتے' لیکن محمد ﷺ کے باغیوں کو کبھی نہیں بخشیں گے۔ یہ میرے مولانا تاج محمود' میرے بھائیوں کی طرح ہیں۔ لیکن انہوں نے یونہی "یہ کریں ۔ قبلہ۔ سیاست دان....." مولانا! خدا کا غضب۔ چالیس چوروں کی شکایت آپ علی بابا سے کر رہے ہیں کہ علی بابا انہیں سمجھا لیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب راولپنڈی

بسلسلہ تحریک ختم نبوت 1973ء

صدر گرامی منزلت 'علمائے کرام 'سردار صاحب مکرم و محترم 'حضرت مولانا غلام اللہ اور حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ بخاریؒ 'اور دیگر دوست داران عزیز!

آپ کو یاد ہے کہ پار سال اگست کی نو تاریخ کو میں نے یہاں ملکی سیاست پر بعض گفتنی اور بعض ناگفتنی باتیں کی تھیں۔ اس کے بعد وہی میری تقدیر کا لکھا ہوا سامنے آیا۔ میں بھی اپنی عادت سے مجبور ہوں 'اور کچھ قید خانے کی دیواریں بھی اپنی فطرت سے مجبور ہیں۔ میں آج سردار صاحب کی موجودگی سے اور علماء کی موجودگی سے فائدہ اٹھا کر ان کے سامنے.....وہ ہے مصرعہ فارسی کا کہ :

من قاش فروشے دل صد پارہ خویشم

میں آج اپنے دل صد پارہ کو بعض سنگین حقائق کے ساتھ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ (بھئی یہ ٹیپ ریکارڈر بند کر دیں۔ ان میں دو چار آپ کے ہوں گے 'دو چار سی آئی ڈی والوں کے ہوں گے)۔ سردار صاحب نے تو ایسی تقریر کی ہے 'خدا کی قسم ان کی تقریر کا میرے دل پر ایسے اثر ہو رہا تھا جیسے شاعرانہ تنہائیوں میں کوئی سرمگیں نگاہ آ کر دل میں پیوست ہو جاتی ہے۔ میں آپ کے سامنے بہت سی باتیں لانا چاہتا ہوں اور میرے دل میں آج بہت سی باتیں ہیں 'جو آپ کے لئے نئی ہوں گی۔ میں بہت سی باتوں کا رازدار بھی ہوں۔ لیکن میں آپ کو بھی جانتا ہوں۔ آپ نے دیکھا کہ آپ کو خطاب کرتے ہوئے میں نے بھائی کا لفظ استعمال نہیں کیا۔ بھئی مسلمان کو بھائی کہنا بڑا خطرناک ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار صاحب! میری صحت بہت خراب ہو رہی ہے۔ یہ دو مہینے ہوئے ہیں کہ میں چلنے پھرنے کے قابل ہوا ہوں ورنہ میری شوگر اتنی بگڑ گئی تھی کہ میرے پاؤں میں جلن ہوتی تھی۔ ایسے محسوس ہوتا تھا جیسے میں انگاروں پہ چل رہا ہوں۔ اب دو مہینے سے پھر توانائی پیدا ہو گئی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ تہیہ کر لیا ہے کہ جس فرقے کو میرے مرشد نہیں مٹا سکے' اسے ایک شاگرد ضرور مٹا کے دم لے گا۔ یہ ایک جذباتی بات ہے اس پر آپ داد نہ دیں۔ آپ کے سامنے سردار صاحب نے بڑی بصیرت افروز تقریر کی۔ اور حقیقت یہ ہے' میرا یہ خیال نہیں تھا کہ سردار صاحب اتنے عمدہ' شگفتہ' بامعنی اور مرتب لب و لہجے میں گفتگو کرتے ہیں۔ منضبط تقریر کرتے ہیں۔ وہ شاد عظیم آبادی نے کہا تھا:

در مضموں کوئی یوں گوندھ لے اے شاد مشکل ہے
سلیقہ انتہا کا چاہیے موتی پرونے میں

تو انہوں نے موتی پروئے۔ مروارید کی لڑیاں ترتیب دیں۔ مجھے ان کے لب و لہجے سے مولانا ظفر علی خاںؒ یاد آ گئے۔ ان کے انداز سے مولانا ابو الکلامؒ یاد آ گئے اور ان کی روانی سے مجھے سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ یاد آ گئے۔ خطابت کے وہ تمام شاہسوار' وہ تمام پہلوان' وہ تمام رستم و اسفندیار' وہ تمام جن کی زبان لونڈی تھی' جن کی کنیز تھی اور جن کے ہاتھ کی چھڑی تھی' اور جن کی جیب کی گھڑی تھی وہ تمام لوگ میرے سامنے آ گئے۔ اور انہوں نے ایمان داری کی بات ہے' اگر آپ اپنے دل کو ٹٹولیں اس کے دروازے پر دستک دیں اور اپنے ضمیر کو جھنجھوڑیں' اپنے خیالات کے ورق پلٹیں اور اپنے حافظے کی نقاب الٹیں' اس کا پردہ اٹھا دیں تو سردار صاحب نے آپ کے سامنے بڑے کام کی باتیں کی ہیں۔ اگر وہ صدر نہ ہوتے تو ذرا اور کھل کر کہتے۔ لیکن آپ جانتے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کہتے ہیں پرایوں نے کیا ہم کو تباہ
بندہ پرور کہیں اپنوں ہی کا یہ کام نہ ہو

یہ تو میری عادت ہے کہ کچھ بذلہ ہو' کچھ لطیفے ہوں' کچھ شعر ہوں' کچھ برجستہ فقرے ہوں' کچھ چوٹیں ہوں' کچھ چہلیں ہوں' کچھ طنزیں ہوں' کچھ ضلع جگت ہو' کچھ مطائبات ہوں' کچھ حکایات ہوں' کچھ فکاہات ہوں' کچھ افکار و حوادث ہوں' کچھ اس قسم کی چیزیں تقریر میں سجانا چاہئیں۔ لیکن میں اسے روکتا ہوں۔ ایک تو میں مولانا غلام اللہ سے ڈرتا ہوں۔ یہ بزرگ ہیں' کہیں گے بھئی دین کی سٹیج پر یہ کیسی باتیں کر رہا ہے۔ اگرچہ دین کی سٹیج پر بڑی نکمی باتیں ہو رہی ہیں۔ ہمیں یہ نہیں معلوم تھا کہ دین کی سٹیج پر وہ لوگ بھی آئیں گے جو کفر کی حمایت کریں گے۔ میں تو گناہ گار آدمی ہوں۔ میرے متعلق جو کچھ میرے حریف کہتے رہے ہیں' بالکل ٹھیک کہتے رہے ہیں۔ میں اس سے زیادہ روسیاہ ہوں' اس سے زیادہ عیب دار ہوں جو میرے دوستوں نے 1970ء کے انتخاب میں میرے متعلق کہا۔ لیکن میرے گناہ' سرور کائنات ﷺ کی رحمت کے مقابلے میں کم ہیں۔ وہ میرے لئے کافی ہے۔ میں آسرا رکھتا ہوں۔

خیر! مولانا آزادؒ کے پاس چند نوجوان گئے' کہنے لگے کہ مولانا! یہ ہندو لڑکیاں پستول کیسے چلاتی ہیں۔ آپ کو معلوم نہیں' یہ ٹیررسٹ موومنٹ جو 1930ء میں چلی تھی۔ تو یہ کبھی مجسٹریٹ گئے' کبھی ڈپٹی کمشنر گئے' کبھی آئی جی گئے۔ لڑکیاں پستول چلایا کرتی تھیں۔ لڑکے اور لڑکیاں پستول چلا رہے ہیں' تو وہ نوجوان مولانا آزاد سے کہنے لگے' یہ دہشت پسندی کی تحریک چل رہی ہے۔ یہ کیسے چلاتے ہیں۔ مولانا کہنے لگے "اگر ایمان کسی منڈی سے ملتا تو میں آپ کو وہ دکان دکھا دیتا"۔ مولانا! آپ زر مبادلہ کی بات کر رہے ہیں؟ میں اگر حج عمرے پر جاتا ہوں تو باقاعدہ درخواست دینا پڑتی ہے۔ لیکن یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا ناصر اپنی بیوی بچے تمام لے کر گئے۔ سارے یورپ میں گھوم رہے ہیں۔ زر مبادلہ ان کے لئے کہاں سے آگیا؟ سردار صاحب! سب لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا ملک خطرے میں ہے۔ آپ کے پاس غیر ملکی اخبارات نہیں آتے۔ میں عربوں کے 'یورپ کے 'لندن کے تمام اخبارات جو مجھے دستیاب ہو سکتے ہیں' پندرہ بیس روز پڑھتا ہوں۔ اپنے ملک کے نہیں پڑھتا۔ کیونکہ یہ تو جھوٹ کے پلندے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے ڈھاکہ فال ہو رہا تھا اور یہ کہہ رہے تھے کہ ہماری فوجیں بڑھ رہی ہیں۔ یہ ریزولیشن بھی مولانا منظور احمد نے فضول پیش کیا۔ کیا مطلب ہے؟ اکبر الہ آبادی کہتے ہیں۔

ریزولیشن کی یورش ہے مگر اس کا اثر غائب
پلیٹوں کی صدا سنتا ہوں اور کھانا نہیں آتا

یہ آپ نے کس کے لئے ریزولیشن پاس کئے ہیں؟ کوئی نہیں سنے گا۔ جب قوم کو کنجر بنانے کا فیصلہ ہو چکا ہے' تو ٹیلی وژن کو کون روک سکتا ہے؟ اگر رک جائے تو میرے منہ پر تھوک دینا۔ وہاں ٹیلی وژن پر جو سبق ہوتا ہے' وہ مولانا غلام اللہ کے پاس کہاں:

سید اٹھے جو گزٹ لے کے تو لاکھوں آئے
شیخ قرآن سناتے رہے پیسہ نہ ملا

یہ ٹیلی وژن بدل جائے گا؟ یہ ریڈیو بدل جائے گا؟ توبہ۔ توبہ۔ یہ کبھی نہیں بدلیں گے۔ یہ مہنگائی اتر جائے گی؟ یاد رکھو ہمیشہ جب اخلاق نیچے کی طرف جاتا ہے' سردار صاحب! یہ مسلمات ہیں۔ جب اخلاق پستی کی طرف جائے گا تو اس وقت مہنگائی بلندی کی طرف جائے گی۔ یہ ایک نقطہ اپنے ذہن میں رکھیں۔ میرے دل میں سردار صاحب کی محبت بڑی ہے' لیکن انہیں میں بہت کم ملتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں میری وجہ سے خان قیوم 'سردار قیوم کو کھاہی نہ جائے۔ اور سچی بات یہ ہے کہ خان قیوم کی موت کے وارنٹ والی فائل ہی فرشتوں سے گم ہو گئی ہے۔ میں اشاروں میں باتیں کر رہا ہوں۔ میں ڈرتا ورتا کسی سے نہیں۔ میرے دل میں کسی کا خوف ہی نہیں۔ اب ساٹھ سال کی عمر ہو گئی۔ اور کتنا جی لوں گا؟ جب میں پڑھتا ہوں کہ یہاں امام احمد بن حنبلؒ بھی تھے۔ یا وہ فسانہ تھے 'یا وہ حقیقت تھے۔ امام مالکؒ بھی تھے 'امام ابن تیمیہؒ بھی تھے۔ جب میں ان کے حالات پڑھتا ہوں۔ کہتا ہوں یا اللہ یا تو یہ کہانیاں ہیں یا حقیقتیں ہیں۔ لیکن ہیں یہ حقیقتیں۔ اب یہ الگ بات ہے کہ ان کی جگہ ذرا گل رخ مولانا آ گئے ہیں۔ مغبچے آ گئے ہیں۔ شرعی سہاگنیں آ گئی ہیں۔ اور ان مولویوں کو شرم نہیں آتی۔ کیسے کیسے معشوق نما مولانا ہیں۔ انہیں کہتے ہیں امام العصر آئے ہیں۔ کئی امام العصر آ رہے ہیں۔ تھا تھنک تھنک تھا تھیا۔ خیر میں دور چلا گیا۔ سیلاب آ گیا۔ وہ غریب جھونپڑی میں رہنے والے مزدور جن کی لغت 'سرمایۂ گفتار صرف چالیس پچاس لفظ ہوتے ہیں۔ ان پر سیلاب آ گیا۔ بھئی کمال ہے۔ زنا یہ کریں 'شراب یہ پئیں 'رنڈیاں یہ نچائیں 'رات کو:

آمری جان کبھی شب کو دریچے کے قریب

یا

تو بھی گریجویٹ ہے میں بھی گریجویٹ

علمی مباحثے ہوں ذرا پاس آ کے لیٹ

یہ میرا شعر نہیں ہے جی۔ یہ اکبر الہ آبادی کا شعر ہے۔ بھئی میرے نام نہ لگا دینا۔ تو سیلاب آیا۔ ایک مرزائی لاہور میں مجھے کہنے لگا۔ شورش صاحب! اب تو آپ ہماری مخالفت چھوڑ دیں۔ میں نے انہیں کہا کیوں؟ کہنے لگا! آپ نے دیکھا تمام

محکم دلائل سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بستیاں، چنیوٹ تباہ ہو گیا، ویرانہ ہو گیا، گھروں میں پانی گھس گیا، لیکن ربوہ محفوظ رہا۔ پانی کی ایک بوند نہیں گئی۔ اے حضرت! سنو، باتیں ہماری یاد رہیں۔ کہنے لگا! ربوہ محفوظ۔ میں ہنسا۔ کہنے لگا، ہنستے ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ دو ہی تو جگہیں محفوظ ہیں۔ کہنے لگے کونسی۔ میں نے کہا ایک ربوہ، دوسری لاہور کی ہیرا منڈی۔ دونوں مقدس جگہیں ہیں۔ نہیں؟ آپ کو معلوم ہونا چاہیے مولانا! ہیرا منڈی میں..... یہ علم الارض ہے نا، ادارہ گورنمنٹ کا، اگر وہاں پانی آجائے تو ملتان تک کی سب سے اونچی مسجد کا آخری مینارہ تک بھی نہ بچے۔ ایک بھی انسان نہ بچے۔ تو بھائی سب یہ کہتے ہیں کہ ملک خطرے میں ہے۔ اپوزیشن بھی کہتی ہے، حکومت بھی کہتی ہے، کہ ہمارا ملک خطرے میں ہے۔ ہم مصائب کا شکار ہیں۔ چودھری فضل الٰہی کا تو آپ نے یونہی نام لے دیا۔ وہ تو ڈمی آدمی ہے۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ:

میرے اس لیڈر پہ ہے فضل الٰہی کس قدر
نقطہ نقطہ، شوشہ شوشہ نذر سنسر ہو گیا

حقیقت یہ ہے کہ ملک خطرے میں ہے۔ ادھر ادھر سے آواز آتی ہے ملک خطرے میں ہے۔ اے پڑھے لکھے لوگو! اس ملک کی بد قسمتی میں کوئی شک ہو سکتا ہے جس ملک کی قسمت کا فیصلہ دوسرے ملکوں میں جا کر ہو۔ ہم کشمیر لے رہے تھے۔ ہم نے تو آدھا پاکستان دے دیا۔ آج پاکستان کی قسمت کا فیصلہ پاکستان میں نہیں ہو رہا۔ کبھی ہم دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت تھے اور دنیا کے سب ممالک ہمیں سلام کرتے تھے، ترکی بھی ہمارا دوست تھا، ایران بھی ہمارا دوست تھا۔ میں اس لئے پکڑا گیا تھا کہ میں نے کہا تھا کہ آج ایران ہمارا گارڈین ہے۔ ہمیں بچانے کے لئے وہ آرہا ہے۔ کیا یہ ہمارے لئے شرم کی بات نہیں ہے؟ یہ بھی سوچنے کی بات ہے۔ بھائی کا بھائی سے رشتہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے۔ کبھی ہم روس میں جاتے ہیں۔ انڈیا سے بات کرتے ہیں تو فوراً چین میں چلے جاتے ہیں۔ ہمارا اس عورت کی طرح مزاج ہو گیا ہے' جو بیک وقت کئی آشنار کھتی ہو۔ میں تم پر قربان' دوسرا آتا ہے میں تم پر نچھاور' میں تم پر نثار' میں تمہاری' تم میرے۔

ہاں! تم مردوں کے ہاتھوں سے ذلیل ہوئے ہو؟ دنیا کی دو عورتوں نے ذلیل کیا ہے۔ عرب کے مسلمانوں کو اسرائیل کی گولڈا میرا نے اور عجم کے مسلمانوں کو ہندوستان کی اندرا گاندھی نے۔ تم چین جاتے ہو۔ پھر خیال آتا ہے' چین اور روس میں سوکنوں کی سی لڑائی ہے۔ پھر ذرا روس بھی ہو آتے ہو۔ ہم اگر امریکہ والوں سے بات کریں تو ہم امریکی ایجنٹ؟ اور تم پرواز کر کے چلے جاؤ اور نکسن سے کہو' آ میری جان اور وہ آپ سے کہے آؤ میری جان تو ٹھیک؟ پاکستان ہندوستان کی منشاء کے خلاف بنا تھا۔ چنانچہ جب پاکستان بنا تو مجھ سے خود پنڈت جواہر لعل نہرو' جس سے میری بڑی دوستی تھی۔ اب بھی..... میرے ساتھ قید کاٹنے والے' میرے جوتے پالش کرنے والے..... جیل میں سات سال جب میں قید رہا..... تین لڑکے تو گورنر ہیں' دو مرکز کے ان کے وزیر ہیں۔ کئی سفیر ہیں میرے ساتھی۔ جو میرے ساتھ قید رہے ہیں۔ میرے ساتھ پنڈت جی کی دوستی تھی۔ یہ نہیں کہ میں ان کے پائے کا آدمی تھا۔ پنڈت جی نے خود مجھے لاہور میں بھیم سین سچر کی کوٹھی پر' ایک مجھے گواہ بھی یاد آگیا۔ وہ' اس زمانے میں میرے ساتھ صاحبزادہ فیض الحسن تھا' جواب پھر بیعت کر کے یہاں سے گیا ہے۔ بعض آدمی جب ستر سے اوپر ہو جاتے ہیں تو پھر وہ غوث اور قطب ہو جاتے ہیں۔ تو پنڈت جی نے مجھ سے کہا۔ اصل میں میری اس سے لڑائی ہو گئی تھی۔ وہ تیز ہوا' میں بھی تیز ہو گیا۔ مجھے وہ باہر لے گیا کہ شورش! بات سنو۔ کہنے لگا۔ کیسا اچھا لاہور ہے۔ ارے یار' یہ لاہور رہے گا' تمہارا کیا خیال ہے؟ میں نے کہا۔ پنڈت جی کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب ؟ کہنے لگا۔ مجھے ایسے لگتا ہے جیسے ہندوستان اور پاکستان کا تصادم ہو گا تو لاہور کبھی نہ کبھی کھنڈر ہو جائے گا۔ یہ مجھے ان کے الفاظ یاد ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ انڈیا نے پاکستان کو قبول ہی نہیں کیا۔ ان کا خیال تھا کہ اول تو بنگال اور پنجاب کی تقسیم پاکستان کو باقی نہیں رکھ سکتی۔ مہادیو ڈیسائی کی کتاب آپ پڑھیں۔ ''دی لاسٹ ڈیز آف مہاتما گاندھی''۔ گیارہ سو صفحات کی کتاب ہے۔ اس میں آپ سہروردی کی گاندھی سے گفتگو پڑھیں تو آپ کو یہ ساری تصویر سامنے آجائے گی۔ اس کا خلاصہ یہ ہے' اور اس زمانے کے اخبارات میں یہ تحریریں موجود ہیں کہ پاکستان مہاجروں کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ لیکن پاکستان نے وہ بوجھ اٹھایا۔ الحمد للہ بھائیوں کو گلے لگایا۔ پھر سردار پٹیل نے پاکستان کا غالباً بتیس کروڑ روپیہ روک لیا۔ مجھ سے یہ بات خود غلام محمد نے کہی۔ بعد میں مہاتما گاندھی نے مداخلت کر کے وہ روپیہ دلوایا تھا جس کا ذکر مولانا آزاد نے ''انڈیا ونز فریڈم'' میں کیا ہے۔ پھر مسلمانوں کا قتل عام کیا گیا۔ پھر کشمیر کو متنازعہ بنایا گیا۔ اور جب لیاقت علی نے انڈیا کو مکا دکھایا تو لیاقت علی یہیں آپ کے شہر میں شوٹ کر دیئے گئے :

قریب ہے یار روز محشر چھپے کا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے کا آستیں کا

جو یہاں شہید ہوئے وہ آج تک کارروائی نہیں آئی۔ کس طاقت نے لیاقت علی کو شہید کرایا؟ مجھے معلوم ہے کہ کیا ہوا تھا۔ مجھ سے خود گورمانی نے ذکر کیا' نشتر نے ذکر کیا' میاں انور علی جوان دنوں ڈی آئی جی' سی آئی ڈی تھے انہوں نے بتایا۔ لیاقت علی کی شہادت کے بعد ہندوستان نے اپنا کھیل شروع کیا۔ خواجہ ناظم الدین آئے۔ انہیں انٹا غفیل کیا۔ ملک غلام محمد کو برطانوی اور امریکی استعمار کے سب سے بڑے ایجنٹ سکندر مرزا نے یہ کہا کہ یہاں مارشل لاء کی ضرورت ہے۔ سردار صاحب! آپ جیل

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تھے۔ میں نے لاہور میں تقریر کرتے ہوئے آپ کی لڑائی کی وجہ سے یہ کہا تھا کہ انہیں رہا کیا جائے۔ کشمیر کی جنگ کی جائے' اگر تم رہا نہیں کرتے تو میں ایک ہزار کا جتھہ لے کر کشمیر کی جنگ کے لئے جاؤں گا۔ لیکن حمید نظامی کو خدا غریق رحمت کرے' اس نے کہا شورش تم نے جذبات میں کیا بات کر دی ہے۔ میں نے کہا کیوں؟ کہا کہ تم اس طرح سکندر مرزا کے ہاتھ میں کھیل جاؤ گے۔ وہ تو چاہتا ہے کہ کوئی یہاں سے کشمیر کی طرف جائے' اور پاکستان اور ہندوستان کی لڑائی ہو۔ چنانچہ میں رک گیا۔ لیکن اب آپ سنئے' سکندر مرزا بھی ایوب کے ہاتھوں گئے۔ روس اور چائنا میں ان بن ہے۔ دونوں اشتراکی ہیں۔ سوشلسٹ ہیں' کمیونسٹ ہیں۔ دونوں میں سوکنوں کی سی لڑائی ہے۔ ایک اشتراکی کی بڑی بیوی ہے' ایک چھوٹی بیوی ہے۔ ماؤزے تنگ کے آنے سے پہلے اشتراکیت کا علم بردار صرف روس تھا۔ اور تمام دنیا میں کمیونزم کی معرفت اور تھرڈ انٹر نیشنل کی معرفت حکومت کرتا تھا۔ دنیا کے غریبوں پر۔ جب چین آگیا تو ظاہر بات ہے اقتدار بڑی ظالم شے ہوتی ہے۔ وہ آل رسول کو مار دیتی ہے۔ جب سٹالن کی موت ہو گئی۔ خروشچیف آگے آیا۔ وہاں کے وزیر داخلہ بیریا کو گولیوں سے اڑا دیا گیا۔ اور بہت سے لوگ مارے گئے تو چین نے خروشچیف سے کہا کہ اب تم یورپ میں اشتراکیت پھیلاؤ گے۔ ایشیا کا علاقہ اب ہمارے لئے ہے۔ اس پر لڑائی ہو گئی تو امریکہ بہادر نے روس سے کہا کہ بھئی! کمیونزم کو بھی رہنا ہے تو یورپ کے پاس رہنا چاہیے' ایشیا کے پاس نہیں۔ اس پر لڑائی بڑھتی گئی۔ انڈیا اور چین کی لڑائی ہوئی۔ روس ادھر ہو گیا تو نتیجہ کیا ہوا؟ چین کی آبادی اس وقت اسی کروڑ ہے' اور چالیس کروڑ ہندوستان کی ہے۔ ایک ارب اور بیس کروڑ انسان ہیں۔ اگر ہندوستان بھی کمیونسٹ ہو جائے تو ایشیا میں کوئی بھی ملک باقی نہیں رہتا۔ اب ایشیا میں ہندوستان کو کمیونزم سے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچانے کے لئے روس اور امریکہ انڈیا کے ساتھ ہو گئے۔ انڈیا نے کہا ہم تمہارا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔ لیکن یہ جو تم نے ہمارے کاندھے پر مشرقی پاکستان بٹھار کھا ہے' ایک پر مغربی بٹھار کھا ہے' پہلے اس کا قضیہ ختم کرو' پھر تمہارے ساتھ بات کریں گے۔ تو اس وقت کے حاکم صدر ایوب سے کہا گیا کہ تم انڈیا کے ساتھ جائنٹ ڈیفنس کرو۔ اس نے کہا میں کیسے کر سکتا ہوں۔ انہوں نے انکار کیا۔ یہ ہے وہ آواز جہاں سے پاکستان کی بد قسمتی شروع ہوتی ہے۔ چنانچہ ایوب خاں سے پوچھو کہ تمہارے انکار کے بعد سی آئی اے نے تمہارے کن افسروں کے ساتھ یہاں پر گٹھ جوڑ کیا۔ اور پاکستان کو ختم کرنے کی سازشیں ہوئیں۔ مشرقی پاکستان میں شیخ مجیب الرحمٰن اور مغربی پاکستان میں مرزائی اس کام کے لئے آگے آئے۔ ان میں افسر بھی شامل تھے۔ چناں چہ 1965ء کی جنگ کشمیر کے لئے نہیں لڑی گئی۔ وہ انڈیا کے ساتھ کئے گئے اس وعدے کو پورا کرنے کے لئے تھی کہ لیاقت علی کی موت کے بعد بھی پاکستان ختم نہیں ہوا' اب پاکستان کو ختم کرنے کے لئے ایک جنگ کی ضرورت ہے۔ میں رب ذوالجلال کو گواہ بنا کر کہتا ہوں۔ اگر میں جھوٹ بولوں تو خدا مجھے قیامت کے دن محمد ﷺ کی شفاعت سے محروم کر دے۔ یہ بات خود مجھ سے نواب کالاباغ نے کہی تھی کہ شورش! میرے پاس جنرل ملک اختر حسین مرزائی آیا۔ اور ملاقات کرنا چاہی' میں نے اس سے ملاقات نہیں کی۔ تو مجھ سے میرے ملٹری سیکرٹری نے جس کا نام کرنل شریف تھا کہا کہ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں' آپ مل لیں۔ تو میں نے شریف سے کہا کہ بھائی! ایوب آج کل مجھ سے بد ظن ہے۔ (یہ اب ایوب سے پوچھ سکتے ہیں) تو بھی اعوان ہے۔ میں بھی اعوان ہوں۔ جنرل اختر حسین ملک بھی اعوان ہے۔ یہ ذرا پڑھے لکھے آدمیوں کی باتیں ہیں۔ آج آپ کو میں بتا کر جاؤں گا آپ کی قسمت کیا ہے۔ اور آئندہ کیا ہونے والا ہے۔ اگر اس سے مختلف ہو تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری قبر پر جوتے مارنا۔ میں نے یہ ساری بات اس زمانے میں مجید نظامی کو بتائی اور اس سے بھی یہ بات نواب کالاباغ نے کہی۔ نواب کالاباغ کہتے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ جنرل اختر قادیانی ہے۔ میرے انکار پر وہ چلا گیا۔ پھر وہ نتھیا گلی میں مجھے ملا۔ میں نے کہا ایوب مجھ سے بد ظن ہے۔ اچھا یار تم اسے بلا لو۔ تب جنرل اختر نے کہا کہ میں نے ایوب کو راضی کرنے کی بہت کوشش کی ہے۔ وہ مانتا نہیں۔ یہ بہترین موقع ہے کشمیر پر حملہ کرنے کا۔ کشمیر پر حملہ کر دیا جائے۔ میں نے دو ٹوک جواب دے دیا۔ میں نے نواب صاحب سے پوچھا کہ آپ نے کیوں انکار کر دیا۔ کہنے لگے شورش! ایوب مجھ سے چار پانچ مہینے سے بد ظن ہے۔ انہیں الطاف حسین جو کبھی ڈان کے ایڈیٹر تھے' آجکل وزیر ہیں' انہوں نے میرے متعلق فلاں روایت بیان کی ہے۔ اور صدر ایوب یہ سمجھتے ہیں کہ میں ہی اس کا ذمہ دار ہوں۔ تو اس لئے میں فوجیوں سے بات نہیں کرتا۔ میں نے کہا بس یہی وجہ تھی؟ کہنے لگے نہیں۔ وہ اندر گئے' ایک اشتہار نکال لائے اور کہنے لگے یہ اشتہار پڑھو۔ یہ جو اختر حسین مجھ سے بار بار کہتا ہے' انہوں نے یہ اشتہار تقسیم کیا ہے کشمیر میں۔ سردار صاحب! اس اشتہار کی فوٹو کاپی میرے پاس اب بھی محفوظ ہے۔ وہ اشتہار کیا تھا مرزا غلام احمد کی پیشین گوئی تھی۔ اور مرزا بشیر الدین جو اپنے آپ کو مصلح موعود کہلاتے تھے۔ ان کا ایک الہام تھا کہ کشمیر میری امت کے ہاتھوں فتح ہو گا۔ تبھی مرزائی کشمیر کے سوا مسلمانوں کے کسی دوسرے مسئلے پر نہیں بولتے۔ اور اختر حسین اپنے نبی کی پیشین گوئی پاکستان اور فوج کی قیمت پر پوری کرنا چاہتا تھا۔ اسی دن شام کو علامہ اقبال کے بیٹے' جواب ہائی کورٹ کے جسٹس ہیں' جاوید اقبال۔ ان کے ہاں چائے تھی۔ تو میں نے جاوید اقبال اور خواجہ رحیم کو بتایا کہ مجھ سے کالاباغ نے یہ بات کہی ہے۔ تو جاوید اقبال مجھ سے یہ کہنے لگے شورش! یہ بات ٹھیک ہے؟ میں نے کہا ٹھیک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہنے لگے میں پچھلے مہینہ امریکہ گیا تھا۔ وہاں مجھے سر ظفر اللہ ملے۔ مجھے ساتھ لے گئے اور باتیں کرتے رہے۔ کہنے لگے کہ جاوید! تم موزوں آدمی ہو۔ راز کی بات یہ ہے کہ تم ایوب کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ یہ وقت ہے کشمیر پر حملہ کر دینے کا اور تم اسے یقین دلاؤ کہ تمہارے بین الاقوامی بارڈر پر کوئی حملہ نہیں ہو گا۔ کہنے لگے۔ میں نے ایوب سے ذکر کیا تو ایوب نے کہا کہ جاوید اقبال! مجھ سے بات کی ہے اور کسی سے نہ کرنا۔ ایوب کہتے ہیں کہ میں نے اپنے نام ور اور محبوب وزیر سے کہا کہ کیا یہ حملہ ہونا چاہیے؟ تو اس نے کہا کہ امریکہ سے پوچھو۔ امریکہ نے کہا تمہارے بین الاقوامی بارڈر پر حملہ نہیں ہو گا۔ جب تین باتیں جمع ہو گئیں تو میں نے اجازت دے دی۔ اب انڈیا کے چاون نے پارلیمنٹ میں کہا میں دو گھنٹے بعد تمہیں خوشخبری سناؤں گا۔ مسلمانو! توبہ کرو۔ اگر تم محمد ﷺ کو چھوڑ کر کسی ماؤزے تنگ کو مانو گے' کسی کو بچن کو مانو گے' ٹیلیویژن کی کسی چھنیا جان کو مانو گے۔ اسلام کی روایات سے' اسلام کے اعتقادات سے' اسلام کے اقوال سے اور اسلام کے اعمال سے اسی طرح بغاوت کرتے چلے جاؤ گے تو یاد رکھو تم کسی مقدس سرزمین کے باشندے نہیں ہو۔ خدا جب سزا دینے پر آتا ہے تو اس قوم کو بھی سزا دیتا ہے جس کی زبان میں قرآن نازل کیا گیا۔ جس کی سرزمین کو انبیاء کی سرزمین بنایا۔ جس کی سرزمین کو قبلہ اول بنایا۔ جہاں سے محمد عربی ﷺ معراج پر گئے اور نماز ادا کی اور جب اللہ نے اس قوم کو سزا دی تو قبلہ اول کی تصویریں "جنگ" میں چھپی تھیں کہ وہاں پر یہودی لڑکیوں نے رقص کیا۔ جہاں کتنے نبی دفن ہیں۔ جس کی طرف رخ کر کے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ جو مقدس ترین سرزمین کعبۃ اللہ ہے۔ اور جہاں دنیا کی افضل ترین سرزمین مدینہ طیبہ ہے۔ بقول ظفر علی خان کہ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جو سو رہا ہے مدینے میں کوئی جا کے اس کو پیام دے
چلی آ رہی ہیں وہ آندھیاں کہ چمن حضورؐ اجڑ گیا

اللہ تعالیٰ جب پکڑنے پہ آیا تو بیت المقدس میں یہودی لڑکیاں ڈانس کرتی ہیں' ناچتی ہیں۔ ان کے نزدیک گناہ کوئی چیز نہیں۔ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ "سکن ٹو سکن از نو سن" کہ جسم کا جسم کے ساتھ اور گوشت کا گوشت کے ساتھ مل جانا کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دی اور تمہیں مشرقی پاکستان کی صورت میں سزا دی۔ انڈیا نے حملہ کیا۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی رحمت تھی' پتہ نہیں کس کا صدقہ تھا کہ ہم بچ گئے اور میرے پاس اس جنگ کے راز ہیں۔ کوئی اس کی تردید نہیں کر سکتا۔ میں اس پر ایک کتاب بھی لکھنا چاہتا ہوں۔ لیکن ابھی میں بعض حالات کا انتظار کر رہا ہوں۔ تاہم میں نے اپنے پمفلٹ "عجمی اسرائیل" میں اشارات دے دئے ہیں۔ 1965ء میں ہماری کامیابی کے بعد جب شاستری مر گیا۔ اس کی موت بھی عجیب تھی۔ اعلان تاشقند میں شاستری مسکرا رہا تھا اور ادھر عزرائیل ہنس رہا تھا۔ ہندوستان میں اس کے بعد کوئی چھے سات کتابیں لکھی گئیں۔ میجر جنرل چاون نے کتاب لکھی۔ انہوں نے لکھا کہ مغربی پاکستان کے ساڑھے تین کروڑ مسلمانوں نے ہندوستان کے چالیس کروڑ انسانوں کو اس طرح شکست دی ہے کہ دنیا میں اس کی بہادری کی دھاک بیٹھ گئی ہے۔ چنانچہ دنیا نے پھر سوچا کہ پاکستان کو ختم کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ یہاں سازش کا آغاز کیا گیا۔ اور اس میں مغربی پاکستان کی مشرقی پاکستان والوں پر زیادتی کا بھی دخل تھا۔ ہمیں اس پر افسوس کرنا چاہیے اور اللہ سے معافی مانگنی چاہیے۔ خدا کبھی مسلمان کو اس طرح شکست نہیں دیتا جیسے ہمیں شکست ہوئی۔ مشرقی پاکستان ہمارے پاس سے چلا گیا۔ اور وہ پاکستان جو تم نے اپنی عصمت اور اپنے خون سے بنایا تھا' وہ بنگلہ دیش ہو کے رہ گیا ہے۔ اور اب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغربی پاکستان خطرے میں ہے۔ اور میں اب الزامات شروع کرتا ہوں کہ چال کیا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اس ملک کو دنیا کی دو بڑی طاقتیں ختم کر دینے پر تلی ہوئی ہیں۔ انہوں نے بند ربانٹ کر لی ہے۔ جس طرح پہلی جنگ عظیم میں عربوں کی بند ربانٹ ہوئی تھی' کہ چھوٹے چھوٹے ملک بنا دیئے۔ بلوچستان کا نقشہ۔ اے پنجاب کے باسیو! کسی کو حق نہیں ہے کہ وہ مینگل' بزنجو اور مری کو پنجاب کی جیل میں رکھے۔ اگر وہ غدار ہیں تو انہیں ان کے صوبے میں رکھو۔ ہم انہیں یہاں رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ یہ کیا ہے کہ سردار قیوم کو مظفر آباد سے پکڑ کر ساہیوال جیل بھیج دو۔ یہ نہیں ہوگا۔ دنیا کی طاقتیں تلی ہوئی ہیں۔ جاؤ "نیوز ویک" کا تین مہینے پہلے کا ایڈیشن پڑھو۔ نقشے چھپ رہے ہیں۔ کتابیں آ رہی ہیں کہ پاکستان کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک گریٹر بلوچستان بنے' ایک پختونستان بنے' ایک کے متعلق بڑی طاقتوں میں اختلاف رائے ہے۔ وہ کہتے ہیں سندھو دیش بنے۔ دوسری طاقت کہتی ہے کہ نہ بنے۔ دریائے سندھ کی ایک طرف کا علاقہ' سندھ میں' جہاں پینسٹھ فیصد لوگ بلوچ رہتے ہیں' اور کلپر کا علاقہ بلوچستان میں شامل کر دیا جائے۔ ہمارے علاقے کی ایک آخری بندرگاہ ہے جیونی۔ مرل سے جیونی تک' سیدھی پٹڑی ایوب خاں نے دی تھی ایران کو۔ جہاں اب انہوں نے سڑک بنا لی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ بلوچستان کی بندرگاہ جیونی بنا لیں گے۔ کراچی کے متعلق کہتے ہیں کہ اسے ہانگ کانگ یا سنگاپور کی شکل دے دیں گے۔ اس کے بعد آ جاتا ہے پنجاب۔ پنجاب درمیان میں سینڈوچ بن جائے گا۔ یہ دشمنی کروا رہے ہیں کہ پنجابی فوج جا کر پٹھانوں اور بلوچیوں کو مارے۔ یہ ہماری دشمنی مکمل کی جا رہی ہے۔ پھر پنجاب کے ساتھ کیا ہوگا کہ جس طرح یہودیوں نے اس لئے فلسطین پر قبضہ کیا کہ یہاں پر ہمارے ہیکل سلیمانی ہیں۔ جب ہمارا دشمن بلوچستان بن جائے گا۔ سندھو دیش بن جائے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ او' ولی خان پر گولی چلانے والو! راولپنڈی کے غنڈو! تم نے ہمارے راستے میں کانٹے بوئے ہیں۔ یہ سب ہمارے دشمن ہو جائیں گے تو پھر بین الاقوامی سیاست اور انڈیا' سکھوں سے کہے گا کہ جس طرح اسرائیل یہودیوں کی سرزمین ہے' اسی طرح پنجاب ہمارے گروؤں کی زمین ہے' کیونکہ ہمارے بارہ گروؤں میں گیارہ مغربی پاکستان میں پیدا ہوئے' ہم پولیس ایکشن کرتے ہیں' اور یہ لڑائی کو ٹال نہیں سکتا۔ جب سکھ آگے بڑھیں گے تو ایک فرقہ اور آگے آئے گا کہ یہ تمہارے گروؤں کی نگری ہے' وہ ہمارے نبی کی سرزمین ہے قادیاں۔ اس وقت دنیا میں مسلمانوں کے دو دشمن ہیں یہود اور ہنود۔ ہندوؤں کا مشن یہ ہے پاکستان مٹ جائے۔ اسلام مٹ جائے۔ مسلمان مٹ جائیں۔ یہود کہتے ہیں عرب مسلمان نہ رہیں۔ جاؤ۔ فلمی ستاروں اور فلمی رسالوں کی تصویریں دیکھنے والو۔ یہاں اسلام نہیں آئے گا۔ سردار صاحب یہ پان اور سگریٹ والوں کی دکانیں دیکھو۔ سب نے اپنی ماں کی فوٹو لگائی ہوئی ہے۔ بڑی بے غیرت قوم ہے۔ یہ ان کی والدہ ماجدہ کی تصویر ہے؟ اسلام کہاں سے آئے گا؟ تو ہمارے دو دشمن ہیں' یہود اور ہنود۔ اور قادیانیوں کا اسرائیل میں دفتر ہے۔ عیسائیوں کی تبلیغ کا وہاں کوئی دفتر نہیں۔ مگر مرزا صاحب کا دفتر وہاں تل ابیب میں قائم ہے۔ کبھی کوئی دشمن قوم کی سرحد پر نہیں رہنے دیتا مگر قادیانی' جموں کی سرحد پر تین سو تیرہ قادیانی اور پنجاب کی سرحد پر بھی قادیانی۔ آخر اندرا گاندھی کو قادیانیوں پر اتنا اعتماد کیوں؟ ظفر اللہ خان لندن میں بیٹھ کر سازشیں کرتا ہے۔ وہ امریکن امپیریلزم کا ایجنٹ ہے۔ اور ایک اور بات' جہاں سوشلسٹ ملکوں میں لادینی نظام ہے' وہاں قادیانیوں کا مشن نہیں ہے اور جہاں دینی نظام ہے وہاں قادیانیوں کا مشن ہے۔ حجاز میں قادیانی ہیں۔ اصل میں انگریز اور امریکہ یہ چاہتے ہیں کہ یہاں اسلام کا نام مٹا دیا جائے۔ براہ راست حملہ نہیں کرتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی معرفت کرتے ہیں۔ ناصر اس لئے لندن گیا ہے' خبیث کا بچہ۔ میں اس کا نام عزت سے کیسے لوں ؟ جب یہ ہمیں ماں بہن کی گالیاں دیتے ہیں۔ جن کا اپنا وجود گالی ہے۔ وہ مجھے گالی دیتے ہیں۔ اے راولپنڈی کے مسلمانو! غیور مسلمانو' بہادر مسلمانو' دلیر مسلمانو۔ میں تمہیں' خدائے ذوالجلال کو گواہ بنا کر کہتا ہوں۔ میں سرور کائنات ﷺ کی ان زلفوں کی قسم کھا کر کہتا ہوں جن کی قرآن میں قسم کھائی گئی ہے۔ میں گنبد خضریٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ اور میں آپ کو اپنے سینے کے ساتھ لگا کر کہتا ہوں۔ میری یہ بات آج سن لیں' اس بات کو دل میں نوٹ کر لیں۔ ہم کسی کے دشمن نہیں۔ ہم کسی کے ساتھ لڑائی نہیں کرنا چاہتے۔ کسی کے ساتھ جنگ نہیں کرنا چاہتے لیکن ہمیں قادیانیوں سے خطرہ ہے۔ ہمارا ملک خطرے میں ہے۔ اگر ہمارے وزیر اعظم' صدر محترم اس وقت یہ چاہتے ہیں کہ ولی خاں کی پارٹی کو خلاف قانون قرار دیا جائے' بلوچستان کی سیاسی جنگ کو روکا جائے تو خدا کے لئے غور کریں کہ پنجاب کی تباہی کے لئے بھی ایک فرقہ پوری طرح کمر بستہ ہے۔ تیاری کر چکا ہے۔ جس نے آزاد کشمیر میں سردار عبدالقیوم کے ساتھ سازش کی۔ سردار قیوم نہیں جانتے۔ ایک موقع ایسا بھی آیا جب سردار قیوم کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اور یہ فیصلہ ربوے میں ہوا تھا۔ آدمی مقرر کر دیا گیا تھا کہ وہ جا کر سردار قیوم کو گولی مار دے۔ لیکن بعد میں حالات ایسے پلٹا کھا گئے' حالات میں ایسا تغیر آگیا اور ایسی تبدیلی آگئی کہ سردار قیوم کو مارنا مشکل ہو گیا۔ کیونکہ سردار قیوم کے مارنے سے بہت سی موتوں کے واقع ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ اور یہ بات ٹل گئی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ خود ہمارے وزیر اعظم مسٹر بھٹو نے ان کے ساتھ سمجھوتہ کر کے اپنے تدبر کا ثبوت دیا۔ اور اس کی میں تعریف کرتا ہوں۔ لیکن ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ قادیانیوں نے مفتی محمود کو تو گرا دیا۔ مفتی محمود کو شکست دے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی۔ آپ جانتے ہیں میں نے جنگ کے زمانے میں مفتی محمود کی مخالفت کی تھی۔ اور میں کسی سے شرمندہ نہیں۔ آپ خواہ مجھ سے نفرت کریں۔ مجھے جوتے ماریں۔ مجھے مسجد سے نکال دیں۔ مجھے آپ سے کوئی ووٹ نہیں لینا۔ میں نے جو اس زمانے میں تنقید کی تھی درست کی تھی۔ اس کا ایک ایک لفظ درست تھا۔ میں اب بھی کہتا ہوں کہ میں مخالفت کرتا ہوں تو اللہ کے لئے کرتا ہوں۔ اور حمایت کرتا ہوں تو اللہ کے لئے کرتا ہوں۔ میں سمجھتا ہوں مفتی محمود نے جو حکومت کی اس نے اسلام کے مطابق حکومت کی۔ اس نے صحابہؓ کے دور کی یاد تازہ کر دی۔ اس نے ایسے کریکٹر کا ثبوت دیا جو دین کا کریکٹر تھا۔ اس کے خلاف جو سازش کی گئی' وہ قادیانی سازش تھی۔ اور اب جو سازش ہو رہی ہے' قادیانی سازش ہے۔ پنجاب کو تباہ کرنے کی سازش ہو رہی ہے۔ اس وقت ہندوستان کی حکومت یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ ہمارے لئے اگر پنجاب میں کوئی مفید ہو سکتا ہے تو وہ قادیانی ہو سکتا ہے۔ آخر کیا وجہ ہے؟ ہماری حکومت جواب دے۔ اگر ظفر اللہ پاکستانی ہے' اگر عبدالسلام سائنسدان پاکستانی ہے' ہماری اٹامک انرجی کا چیئرمین پاکستانی ہے تو وہ پاکستان میں کیوں نہیں رہتے؟ وہ لندن' نیویارک میں کیوں رہتے ہیں؟ اور وہاں سازشیں کیوں کرتے رہتے ہیں؟ آخر اس کی وجہ کیا ہے؟ یہ ہمیں بتایا جائے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت پاکستان کا مقدر سیاہ کرنے کے لئے پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے بین الاقوامی طاقتیں جو سازشیں کر رہی ہیں اور وہ سوچتی ہیں کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک محمد عربی ﷺ کے غلام ہونے کی وجہ سے اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ لیکن ایک گروہ ایسا ہے اور اس گروہ سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔ جو محمد عربی ﷺ کو نہیں مانتا۔ جس کا اپنا نبی ہندوستانی تھا۔ ہندوستان کی سرزمین میں جن کا قبلہ ہے' جن کا کعبہ ہے۔ یاد رکھئے دنیائے اسلام کو تباہ کرنے کے لئے جس طرح ایران میں ایک خاص فضا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کی گئی۔ مصدق کو مارا گیا۔ اس طرح ترکی میں ایک خاص فضا پیدا کی گئی اسی طرح ایک خاص فضا عرب دنیا میں پیدا کی گئی' اسی طرح پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے قادیانی تلے ہوئے ہیں۔ اور اے پنجاب کے مسلمانو۔ اور اے مولانا غلام اللہ خان۔ آپ پر اللہ کی رحمتیں ہوں۔ آپ ایک بہادر انسان ہیں' ایک جری انسان ہیں۔ آپ کی رائے سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن آپ کے ایمان سے اختلاف نہیں ہو سکتا۔ میں آپ کو اس زمانے سے جانتا ہوں۔ جب ایوب خاں نے آپ کو جیل میں ڈالا تھا اور آپ نے غیرت اور مردانگی کا ثبوت دیا تھا۔ اور اے علمائے کرام' میں آپ سے کہتا ہوں 1970ء کی جنگ میں یہاں اسلام کا مذاق اڑایا گیا۔ اور اس وقت مذاق اڑانے والے خود علماء تھے۔ علماء اگر اس وقت ان سوشلسٹوں کا ساتھ نہ دیتے۔ اس لادین طبقے کا ساتھ نہ دیتے' ان بے ایمانوں کا ساتھ نہ دیتے' ان "ہے جمالو" کے بیٹوں کا ساتھ نہ دیتے' تو آج اسلام اتنا ذلیل نہ ہوتا۔ اسلام آج تباہ ہو چکا ہے۔ نئی نسلیں اسلام کا مذاق اڑاتی ہیں۔ اسلام کے لئے کوئی کٹ مرنے کو تیار نہیں۔ مسلمانو! محمد عربی ﷺ سے تم نے وفا نہ کی تو کس سے وفا کرو گے؟ مجھے بتاؤ۔ میں ایک انگریزی پڑھا لکھا نوجوان ہوں۔ میں سر سید کے سکول کا آدمی ہوں۔ شاہ صاحب! میں آپ سے کہتا ہوں قیامت کے دن 'ایمان سے' میں آپ کو پکڑوں گا۔ میں مولانا! غلام اللہ کو پکڑوں گا۔ مولانا آپ دیکھئے کہ محمد عربی ﷺ کے دین کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ مرزائی ہمیں کھا گئے۔ کمیونسٹ ہمیں کھا گئے۔ سوشلسٹ ہمیں کھا گئے۔ لادین ہمیں کھا گئے۔ ناچنے والے ہمیں کھا گئے۔ رنڈیاں ہمیں کھا گئیں۔ طوائفیں ہمیں کھا گئیں۔ بے کردار لوگ ہمیں کھا گئے۔ ادب ہمیں کھا گیا۔ نظم ہمیں کھا گئی۔ شاعری ہمیں کھا گئی۔ خطابت ہمیں کھا گئی۔ سیاست ہمیں کھا گئی۔ ہر چیز ہمیں کھاتی جا رہی ہے اور ہم اس کی پروا نہیں کرتے۔ ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اصل فتنوں کو بھول جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مولانا مودودی کا فتنہ بڑا ہے۔ حالانکہ اصل فتنہ اس ملک میں لادینیت ہے۔ قادیانیت ہے۔ ان فتنوں کو مٹا دو اور انہیں وہاں دفن کرو' جہاں ان کی قبروں پر دو آنسو بہانے والا کوئی نہ ہو۔ تم آپس میں لڑتے ہو۔ تم دیوبندی اور بریلوی لڑتے ہو۔ تم مالکی اور حنفی لڑتے ہو۔ تم شیعہ اور سنی لڑتے ہو۔ تم مقلد اور غیر مقلد لڑتے ہو۔ جبکہ محمد کا دین بازار میں اس طرح پھر رہا ہے جیسے کوئی آوارہ قحبہ ہو۔ خدا کی قسم میں کہتا ہوں ہمیں ہو کیا گیا؟ ہماری نسلیں نہیں جانتیں۔ میری بیٹی جرنلزم میں ایم اے کر رہی ہے۔ ایک دن کہنے لگی۔ ابی جان! میں حیران ہوں کہ جرنلزم کی کلاس کی ایک لڑکی ایک دن مجھ سے کہہ رہی تھی کہ یہ محمد اور احمد دو بھائی تھے؟ دین کا اتنا تعلق بھی نہیں رہا۔ کوئی رشتہ نہیں رہا۔ کوئی موافقت نہیں رہی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ تم آپس میں لڑتے ہو۔ مولانا غلام اللہ جانتے ہیں۔ میں بالکل توحید پرست آدمی ہوں۔ میں اللہ کی عبادت کے سوا کسی کی عبادت نہیں جانتا۔ عبادت اسی کی ہو سکتی ہے۔ میں جب کعبے میں گیا۔ اسی طرح جیسے مسلمان طواف کرتے ہیں۔ اسی طرح جیسے حجر اسود کو بوسہ دیتے ہیں۔ میں حجر اسود کو بوسہ دیتا رہا' اور جھومتا رہا۔ روتا رہا۔ باب کعبہ پر گریہ کرتا رہا۔ حجر اسود پر روتا رہا اور سوچتا رہا کہ اسے میرے آقا محمد عربی ﷺ نے بوسہ دیا تھا۔ میں تصور میں ان کے ہونٹ جب دیکھتا تھا' کانپتا تھا کہ میرے ہونٹ اس قابل ہیں کہ جسے محمد عربی ﷺ نے بوسہ دیا تھا میں بھی اسے بوسہ دے سکوں۔ اور خدا کے لئے مسلمانو! سوچو کہ اگر تم محمد عربی ﷺ کو چھوڑ دو گے تو کس کی وفاداری کرو گے؟ ان سے وفا باقی نہ رہی۔ ان سے تعلق باقی نہ رہا۔ وہ یاد نہیں آپ کو کہ حضرت عثمانؓ کے دور میں مسلمان فوجیوں کا ایک قافلہ افریقہ کے ایک قبیلے میں گیا کہ تم کل تک ہمیں خراج ادا کرتے تھے' آج خراج ادا کیوں نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ؟ توانہوں نے جواب دیا کہ اچھا! تم خراج لینے آئے ہو۔ انہوں نے کہاہاں' خراج لینے آئے ہیں۔ توانہوں نے کہا اچھا یہ تو بتاؤ وہ جو ہمیں فتح کرنے آئے تھے' حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانے میں اور حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں' جن کے گھوڑوں پر کوئی زین نہیں تھی' جن کے پاؤں میں کھجور کے جوتے تھے' جن کے پیرہن میں پیوند تھے' اور جن کی تلواریں بے نیام تھیں۔ وہ کہاں گئے ؟ توانہوں نے کہاوہ تو قبروں میں چلے گئے۔ توانہوں نے کہاوہ خراج لینے والے تو قبروں میں چلے گئے' تمہارے اس زرق برق لباس کو ہم خراج ادا نہیں کریں گے۔ مسلمانو! سوچو۔ آج مسلمان کی حیثیت کیا ہو گئی ہے ؟ مسلمانو۔ آج عہد کر کے اٹھو۔ میں اس بات کا تہیہ کر چکا ہوں۔ خواہ مجھے جیل خانے میں ڈال دیا جائے۔ میرے بچوں کو زندہ جلادیا جائے۔ میرے گھر کو آگ لگادی جائے۔ میری ہڈیوں کو پیس دیا جائے۔ میرے جسم کو پھانسی گاہ میں لٹکا کر کتے چھوڑ دیئے جائیں۔ میں اس دین کا نام لیوا ہوں کہ جس دین کی عادت یہ ہے کہ ابن زبیرؓ کو پھانسی پر لٹکایا گیا تو حجاج بن یوسف نے اس کی ماں کو بلایا اور کہا کہ اے بوڑھی عورت! وہ جو حضرت عائشہؓ کی بہن تھیں' حضرت اسماؓ اور کہا کہ دیکھ تیرا بیٹا آج کس انجام کو پہنچا ہے۔ تو بوڑھی عورت نے دیکھا کہ میرا اکلوتا بچہ' حجاج بن یوسف نے' پھانسی پر لٹکا دیا ہے۔ تو اس کی طرف رخ کر کے اس عورت نے کہا کہ بتاؤ کہ اس شاہسوار کے اترنے کا ابھی وقت نہیں آیا؟ میں اس دین کا نام لیوا ہوں۔ میں خدا کی قسم علماء کو گواہ بنا کر..... میں غلام اللہ سے اختلاف کرتا رہا ہوں۔ کر سکتا ہوں۔ مگر میں مولانا غلام اللہ کے جوتے کی خاک کے برابر بھی نہیں ہوں۔ میرے دل میں ایک ہی جذبہ ہے کہ :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز اچھی ' حج اچھا ' روزہ اچھا' زکوۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

اور اگر تم نے محمد عربی ﷺ سے وفا نہ کی' تم نے اسلام کا ساتھ چھوڑ دیا' تم نے غداری کی' تم نے اسی طرح لادین اور سیکولر لوگوں کی پوجا جاری رکھی' محمد عربی ﷺ کو چھوڑ کر فرضی لیڈروں کے آگے سجدے کرتے رہے تو تمہارا انجام' یاد رکھو وہ ہوگا' جس طرح مشرقی پاکستان کی ہزاروں بیٹیاں کلکتے کے بازاروں میں عزت فروشی پہ بٹھادی گئیں۔ جس طرح مشرقی پاکستان کا نام مٹ گیا۔ مجدد الف ثانیؒ کی قبر پر چراغ جلانے والا کوئی نہ رہا۔ اسی طرح تمہارا سب کچھ تباہ ہو جائے گا۔ تم کس طرح کہتے ہو کہ تم بچ جاؤ گے اور تمہیں کوئی بچالے گا۔ تمہیں صرف ایک ہی چیز بچا سکتی ہے اور وہ اسلام ہے۔ وہ محمد عربی ﷺ کا عشق ہے۔ وہ توحید ہے۔ ارے تم جعفر تھانیسریؒ جیسا ایمان پیدا کر لو۔ جب انہیں موت کی سزا ہوئی تو ان کا وزن بڑھ گیا۔ ڈپٹی کمشنر نے کہا مولانا آپ کا وزن کیوں بڑھ گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ شہادت کا تصور ہی ایسا ہے کہ مسلمان کا وزن بڑھ جاتا ہے۔ تو اس نے کہا اچھا؟ تو شہادت کے تصور سے تمہارے وزن بڑھ جاتے ہیں؟ ہم تمہیں جزیرہ انڈیمان میں کالے پانی میں عمر قید کا حکم دیتے ہیں۔ تو پھر انہیں قید کرنے کے بعد ان کی ڈاڑھی مونڈ دی گئی۔ جب ان کی ڈاڑھی مونڈی گئی تو مولانا جعفر تھانیسریؒ ڈاڑھی کے بال ہاتھ میں لے کر روتے تھے۔ لوگوں نے پوچھا حضرت روتے کیوں ہیں؟ انہوں نے کہا میں اس وجہ سے روتا ہوں کہ شہادت میں میری ڈاڑھی مجھ سے بازی لے گئی۔ تو مسلمانو! آؤ "علم دین" بھی محمد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی ﷺ کی عزت کے لئے مرا تھا۔ میں کہتا ہوں' مرزائی کتے کے بچے ہیں۔ جاؤ مجھ پر مقدمہ چلانا ہے تو چلاؤ۔ مجھے کسی کی کوئی پروا نہیں۔ ان کی حرامزادی عورتیں اپنے آپ کو اہل بیت کہتی ہیں۔ ام المومنین کہتی ہیں۔ یہ اپنا نام فاطمہ رکھتی ہیں۔ یہ مرزا ناصر کی بیوی بدمعاش۔ بشیر الدین کی بیوی بدمعاش۔ یہ کتے اپنے آپ کو محمد عربی ﷺ کے خاندان کے ساتھ نسبت دیتے ہیں۔ مجھے پھانسی پہ لٹکا دو۔ مگر میں انہیں کبھی معاف نہیں کروں گا۔ میں لڑوں گا اور آخری دم تک لڑوں گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مبارک مری یہ جرأت گفتار مجھے
کیا تماشا ہے ڈراتے ہیں ستم گار مجھے
کج کلاہوں کے در و بام ہلا ڈالے ہیں
اپنے اس جرم کی شدت کا ہے اقرار مجھے

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب راولپنڈی

بسلسلہ تحریک ختم نبوت 1974ء

جیسا کہ مولانا تاج محمود نے اور میرے بھائی شمسی نے آپ سے بیان کیا میں ڈیڑھ مہینے سے بیمار ہوں۔ وہ توانائی جو کبھی میرے رگ وریشے میں دوڑتی تھی' وہ ولولہ جو میرے خون کا جزو لاینفک تھا' وہ ہمت' وہ بسالت' وہ جوانی' وہ روانی' وہ طغیانی اور وہ آتش بیانی اب نہیں رہی۔ یہ بات اور ہے کہ میں نے اخبار میں نہیں چھاپا بلکہ احباب نے سختی سے روک دیا کہ یہ خبر اخبار میں نہیں جانی چاہیے۔ میں پچھلے ہفتے میں پورے اڑتالیس گھنٹے بے ہوش رہا اور میرے عزیزوں نے کہا کہ یہ خبر اخبار میں گئی تو شاید ناصر احمد' یہ کہے کہ دیکھا..... ؟ لیکن بہر حال قدرت نے پھر مجھے ایک ہمت بندھائی۔ یہ صحیح کہ مجھ میں اب وہ طاقت نہیں' وہ حرارت نہیں' وہ تب و تاب نہیں لیکن جب میں قادیاں کے ساتھ لڑنے کا' دودو ہاتھ کرنے کا' اڑنگے پہ لا کے پٹخنی دینے کا اور اس کے چودہ طبق روشن کرنے کا تصور باندھتا ہوں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے پھر جوانی کے ایام واپس کر رہا ہے۔ مجھ سے پہلے جن لوگوں نے تقریریں کی ہیں۔ میں نے جو بیانات سنے ہیں یہاں بیٹھ کر لیٹے لیٹے' اونگھتے اونگھتے' تصورات میں' کچھ نیند میں' کچھ بیداری میں' کچھ خواب میں۔ وہ میں نے پوری تقریر حضرت مفتی کی سنی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم سب کی دل کی دھڑکنیں ان کے فاضلانہ انداز میں' ان کے ہونٹوں کا بوسہ لیتے ہوئے الفاظ کی شکل اختیار کر کے' اپنے مطالب کی پوری گہرائی اور گیرائی کے ساتھ آپ کے دروازۂ دل پر دستک دے رہی تھیں۔ جس نے جانا ہے چلا جائے۔ ابھی میں نے تقریر شروع نہیں کی۔ ابھی میں جاگنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری طرف سے اجازت ہے۔ مجھے تو چند دیوانے چاہئیں۔ زیادہ بھیڑ نہیں چاہیے۔ وہ تو لیڈروں کے لئے ہوتا ہے جو اپنے ساتھ 160 کا لشکر لے جاتے ہیں۔ میں تو فقیر آدمی ہوں۔ بھئی! مولانا غلام غوث کا آپ نام لیں' میں ان کا نام نہیں لے سکتا۔ میں نے وضو نہیں کیا' ان کا نام کیسے لے سکتا ہوں؟ تو حقیقت یہ ہے کہ مفتی صاحب نے نہایت فاضلانہ انداز میں نہایت نپے تلے الفاظ میں' میزان میں تول کر' ترازو میں تول کر' پیمانوں کے ساتھ ماپ کر جیسا کہ ان کے دماغ کی صلابت اور ایک ایسا فاضل انسان جس نے اپنا نقش بٹھادیا اور دشمن کا نقش مٹادیا' اس نے آپ کے سامنے یہ مسئلہ نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ بعض لوگ کہتے ہیں ان کی وزارت چلی گئی۔ اس کا اس بات سے کوئی تعلق نہیں۔ میں نے بڑے بڑے وزیر دیکھے ہیں کہ جب جاتے ہیں تو داتا دربار جا کے کہتے ہیں "میری بار کیوں دیر اتنی کری"۔ وہ کوئی وظیفہ بھی نہیں پڑھتے۔ وہی رونق ہے ان کے چہرے پر' وہی تمکنت ہے' وہی ایمان کا جلال اور جمال ہے' وہی ان کی ندرت ہے' وہی ان کی فصاحت ہے' وہی ان کی بلاغت ہے' وہی ان کا ہمہمہ ہے' وہی ان کا طنطنہ ہے' وہی ان کا ولولہ ہے' وہی ان کا دبدبہ ہے۔ میں چاہتا تھا کہ راولپنڈی کے باسیوں کو تھوڑا سا ہنسا بھی لوں کیونکہ میری قوم ایسی ہی ہے۔ ایک دفعہ شاید یہاں میں نے بیان کیا تھا۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی صدارت میں' میں تقریر کر رہا تھا۔ میں نے کہا میری قوم عجیب ہے۔ اخبار ظفر علی خاںؒ کا پڑھتی ہے' فتوی کفایت اللہؒ کا مانتی ہے' بیلچہ علامہ مشرقی کا اٹھاتی ہے' شاعری علامہ اقبالؒ کی پڑھتی ہے' زندہ باد قائداعظم' نوکری انگریز کی' گولی بغداد پہ اور رات کو:

نینوں کے تیر چلا گئی شہر کی اک لڑکی

بھئی! بیٹھ جاؤ او لڑکے! بیٹھ جاؤ۔ میں نہیں جانے دوں گا:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ناتوان عشق کو سمجھا ہے تو نے کیا
دامن پکڑ لیا تو چھڑایا نہ جائے گا

تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ مفتی صاحب جید عالم ہیں' مسند رسولؐ کے وارث ہیں یہ کسی لیڈر کی طرح بھاؤ بتا کر' کولہے مٹکا کر' رقص کے زاویے بن کر' نوٹ دکھا کر' رامش ورنگ ۔کے پہلو بدل کر تو کوئی بات نہیں کر سکتے۔ وہ تو ہمارے لیڈر ہی کر سکتے ہیں۔ کبھی تو چادر لے کر کہتے ہیں یہ قیوم خان ہے اور کبھی اسے وزارت میں داخل کر لیتے ہیں۔ آپ نہیں سمجھے' مفتی صاحب سمجھ گئے ہیں۔ بہر حال یہ تو سیدھی سادی باتیں کرتے ہیں۔ باقی' وہ تو صاحب میرے بڑے محترم ہیں' میرے دوست ہیں' میں ان کا بڑا احترام کرتا ہوں۔ بابا میں یہاں ایسی کوئی بات نہیں کر سکتا۔ ایک دفعہ کر گیا تھا' تو گیارہ مہینے قید کاٹنی پڑی تھی۔ سیدھی سادی بات ہے' لیکن اب میں ڈر بھی نہیں رہا۔

اب تو میں کہتا ہوں مفتی صاحب:

لے چل ہاں منجھدار میں لے چل' ساحل ساحل کیا چلنا
تو میری فکر ذرا نہ کر' میں خوگر ہوں طوفانوں کا.

میرے لئے خدا کی قسم..... یہ غلط فہمی کا شکار ہے۔ میں جانتا ہوں یہاں کے بڑے بڑے سوہنے' خوبصورت داغ کی شاعری کے عنوان مطلع' برجستہ چھوٹی بحر میں' وزیر پیدا کئے ہیں۔ بے محکمہ۔ رشید بے چارہ اندر' وہ نوجوان طالب علم اور بے محکمہ باہر:

تو کہاں جائے گی کچھ اپنا ٹھکانہ کر لے
ہم تو کل خواب عدم میں شب ہجراں ہوں گے

یہ اشاروں میں باتیں کر رہا ہوں۔ اور تحریک ختم نبوت میں قبلہ مفتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب' آپ ہماری رہنمائی کریں۔ یہ تو ٹل ہی نہیں سکتی۔ چلو تم ایک دن ملتوی کر لو' دس دن کر لو' مہینہ کر لو' جو کرنا ہے کر لو' جتنے نخرے کرنے ہیں کر لو لیکن اب جو ہم فیصلہ کر چکے ہیں اسے پورا کر کے رہیں گے۔ اپنی اس تحریک میں۔ سی آئی ڈی والے میرے بھائیو! تمہارا قلم بھی محمد مصطفیٰ ﷺ کے سامنے جواب دہ ہے۔ تم بھی محمد ﷺ کے غلام ہو۔ یہ پیپلز پارٹی والے بھی محمد ﷺ کے غلام ہیں۔ کوئی بے محکمہ وزیر ہو تو لعنت بھیجو اس پر۔ وزیروں وزوروں سے میں نہیں ڈرتا۔ ان کی کیا ہے' ہم جانتے ہیں' میں ابھی آتا ہوں ان کی طرف۔ کیا ہے پنڈی والو؟ تمہیں شرم کرنی چاہیے' تمہیں کوئی شریف آدمی نمائندہ بھی نہیں ملا تھا؟ ہم لاہور والے بھی بے غیرت ہیں۔ لاہور کے بارے میں میاں میر نے کہا تھا کہ یہاں لاہور میں کوئی خوبی نہیں ہے۔ جیسے لاہور کے لفظ میں نقطہ نہیں ہے' ویسے اس شہر میں خوبی نہیں ہے۔ ہم سے تو ڈیرہ اسماعیل خاں والے ہی اچھے رہے :

یاران تیز گام نے منزل کو جالیا

تم سمجھتے کیا ہو؟ کیا ہو رہا ہے؟ تم چاہتے کیا ہو؟ رب ذوالجلال گواہ ہے میں علمائے کرام کے سامنے کہہ رہا ہوں میری شفاعت نہ ہو محمد ﷺ کے دربار میں' قیامت کے روز' اگر میں غلط بولوں۔ اب میں فیصلہ کر چکا ہوں :

اپنی اس تحریک میں ایسے اٹھاؤں گا شہید
جن کے مدفن کو زمین کربلا دینی پڑے
اتنا کر دوں گا میں ماؤں کی محبت کو بلند
دل کے ٹکڑوں کو شہادت کی دعا دینی پڑے
میرے ہمراہی کریں گے اس طرح جانیں نثار
مغفرت کی ذرے ذرے کو دعا دینی پڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم سمجھتے کیا ہو؟ ہم تو ان سے لڑنا نہیں چاہتے۔ یہ تو مفتی صاحب کی پتہ نہیں کیوں لڑائی ہو گئی۔ یاد ہے، میں نے اس زمانے میں کہا تھا جب یہ وزیر اعلیٰ تھے کہ مرزائی اب ان کے خلاف سازش کر رہے ہیں، لیکن مفتی صاحب مرزائیوں کی وجہ سے نہیں گئے۔ یہ ایک اور وجہ سے گئے ہیں۔ یہ ان کے مزاج کو نہیں سمجھتے۔ یہ سمجھتے تو شراب کبھی بند نہ کرتے۔ یہ وزیر بے محکمہ ہوتے تو پڑھتے :

یہ کالی کالی بوتلیں جو ہیں شراب کی
راتیں ہیں ان میں بند ہمارے شباب کی

یہ کیا کرتے ؟ دن کو کابینہ کا اجلاس اٹنڈ کرتے، رات کو کسی ثمینہ کا گلاس اٹینڈ کرتے۔ مفتی صاحب نے خواہ مخواہ شراب بند کر کے بدمذاقی کا ثبوت دیا ہے۔ انہیں کیا پتہ کہ :

غم زمانہ نہیں اک عذاب ہے ساقی
شراب لا میری حالت خراب ہے ساقی

میں بھی کہتا ہوں، جس دن یہ قرارداد پیش ہو، اسے خوب پلاؤ تاکہ نشے میں صحیح ووٹ دے۔ شراب کے سب شعر غلط نہیں۔ ایک شعر اچھا بھی ہے۔ اختر شیرانی نے شمسی! کیا شعر کہا ہے، مفتی صاحب کی نذر ہے :

مجھے پسند ہے دنیا میں اپنی ناکامی
کہ ہر ذلیل یہاں کامیاب ہے ساقی

کوئی نہ اٹھے ابھی۔ میں نے تقریر شروع نہیں کی۔ ابھی تو میں یونہی حنیف رامے کی طرح پاگلوں کی سی باتیں کر رہا ہوں۔ یار پانی منگوا دیں۔ میں شوگر کا مریض ہوں۔ اگر آپ اجازت دیں تو مفتی صاحب میں بیٹھ جاؤں ؟ پھر التفات دل دوستاں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے رہے نہ رہے۔ شاید ہم رہیں نہ رہیں۔ یہ مہم بڑی تیز ہے' طبل جنگ بج چکا ہے۔ نفیر جنگ کی آوازیں آ رہی ہیں۔ الٹی میٹم دیا جا چکا ہے۔ بھٹو صاحب میرے بڑے محترم ہیں' بڑے مکرم ہیں' بڑے مخدوم ہیں' بڑے ہی اچھے آدمی ہیں۔ جب وہ باتیں کرتے ہیں تو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے رباعیات عمر خیام اپنے معنی بیان کر رہی ہوں۔ بڑی اچھی گفتگو۔ میں لاہور میں ان سے ملا۔ مجھ سے بڑی محبت کرتے ہیں۔ تو میں نے ان سے لاہور میں طویل گفتگو کی۔ بڑے پیار سے' بڑے اخلاق سے انہوں نے سنی۔ ان کی تقریر بھی میں نے سنی۔ بلاشبہ وہ ایک بہت بڑے خطیب ہیں' اور یٹر ہیں۔ الفاظ کا مینا بازار لگا دیتے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے ان کے الفاظ نہیں ہیں' کسی سہانے وقت میں کسی نہر کے کنارے بادلوں کے سائے میں یہ ندا باندی ہو رہی ہے۔ عمر خیام کی محفل لگی ہوئی ہے۔ اپسرائیں رقص کر رہی ہیں۔ اس قسم کے الفاظ :

در مضموں کوئی یوں گوندھ لے اے شاد مشکل ہے
سلیقہ انتہا کا چاہیے موتی پرونے میں

بڑے موتی پروتے ہیں۔ انہوں نے کہا' جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ میں حیران ہوں۔ آپ سے ایک سوال کرتا ہوں کہ بھٹو صاحب بھی کہتے ہیں' آئین میں بھی ہے کہ وہ وزیر اعظم نہیں ہو گا' صدر نہیں ہو گا جو ختم نبوت کا عہد نہیں کرے گا۔ وہ کہتے ہیں جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا' وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ رامے صاحب نے بھی یہی کہا ہے۔ رامے تو بچہ ہے۔ خدا کا شکر ہے لاہور میں پیدا ہوا' وگرنہ راولپنڈی والے تو اسے مری کا راستہ بتا دیتے۔ یہ بڑے پختہ ذوق ہیں' مولانا! راولپنڈی والے..... خدا بچائے ان سے۔ یہ وہ ہیں جو باز کا شوق رکھتے ہیں' جگر مراد آبادی کی طرح۔ یہ تو کوئی ایسا آدمی دیکھ لیں تو غالب کے شعر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنے لگتے ہیں:

یہ پری چہرہ لوگ کیسے ہیں

غمزہ و عشوہ و ادا کیا ہے

رامے بھی کہتا ہے۔ ختم نبوت میرا ایمان ہے۔ بھٹو بھی کہتا ہے کہ میرا ایمان ہے تو مسئلہ باقی کیا رہ جاتا ہے۔ بھئی! ایمان کا ثبوت دیجئے اور جو اس کے خلاف ہے اسے اقلیت قرار دیجئے۔ تو بات اتنی سی ہے کہ جب آپ مانتے ہیں کہ رسول اللہؐ پر نبوت ختم ہو گئی اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں اور جو مسلمان سرور کائناتؐ کی نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے تو مسئلہ کیا ہے۔ یہ دو لفظی قرارداد ہے' کیوں منظور نہیں کرتے کہ یہ گورنمنٹ..... مرزائیوں کو' جو سواد اعظم' قرآن' حدیث اور سنت کے مطابق ختم نبوت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اور اپنا ایک نبی پیدا کرتے ہیں انہیں ہم مسلمانوں سے الگ ایک اقلیت قرار دیتے ہیں۔ پانچ منٹ کی قرارداد ہے مگر عبدالحفیظ پیرزادہ..... مفتی صاحب' غفور صاحب اور نورانی صاحب کو بلا کر کچھ اور کہتے ہیں۔ مجھے خود رامے صاحب نے کہا کہ ہم تو بالکل ختم نبوت کو مانتے ہیں' شورش صاحب۔ پھر سمجھ میں نہیں آتا' مفتی صاحب! کہ بار بار یہ کہنا کہ ہم ختم نبوت کو مانتے ہیں۔ مسئلہ یہ نہیں ہے مفتی صاحب۔ انہیں یہ بتائیں کہ ختم نبوت تو ان کا پرچہ "الفضل" بھی لکھ رہا ہے۔ مرزا ناصر احمد بھی مانتا ہے۔ (کافر۔ کافر..... نعرے)۔ کافر بھی گھٹیا قسم کا۔ کافر ہوتا تو ابوجہل کی طرح کہتا' ٹھہر جاؤ میں ذرا اپنی گردن تو اکڑا لوں۔ یہ تو طاعون کے چوہے کی طرح بلوں میں گھستا پھر رہا ہے۔ یہ کہہ کر (کافر) لفظ کی توہین نہ کرو۔ مرزا ناصر احمد صرف کافر نہیں ہے یار! میں تقریر بڑی فصیح و بلیغ کر سکتا ہوں۔ کم از کم فارسی' اردو' انگریزی خوب جانتا ہوں۔ گالی میں نہیں دیتا۔ لیکن یہ مرزا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunpat.com

غلام احمد ہمیں کہتا ہے "ذریت البغایا"..... جو مجھے نہیں مانتے وہ کتیا کے بچے ہیں۔ حرام زادے ہیں۔ مرزا غلام احمد کی کتابوں میں ہے۔ بھٹو صاحب بھی پڑھ سکتے ہیں اور یہ گالی مجھے ہی نہیں دیتا' بھٹو کو بھی دیتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی اسے نہیں مانتے۔ ہمیں گالی دیتا ہے۔ "کنجری کے بچے۔ رنڈیا کے بچے۔ کتیا کے بچے"۔ تو ناصر احمد کافر نہیں ہے؟ ناصر احمد کتے کا بچہ ہے۔ یہ پیدا ہوا تھا ایک سؤر کے اور ایک کتیا کے جفت ہونے سے:

سنا ہے تو نے ہم نفس کہ مادیاں دمشق کی
ہوئی ہیں جفت اندلس کے خنگ بدلگام سے

بھئی! ظفر علی خاں کا شعر ہے۔ میں نے اپنی طرف سے گالی نہیں دی۔ جاؤ گالی دینا جرم ہے۔ اس حکومت میں جرأت ہے؟ بڑے بڑے جرنیل لے کر بیٹھے ہو۔ بڑے بڑے وقار احمد جیسے دیوث سیکرٹری لے کر بیٹھے ہو۔ بڑے بڑے لادین وزیر ہیں تمہارے۔ اب وزیر نہیں بولتے۔ جنرک نام نہیں بولتا۔ بے محکمہ وزیر نہیں بولتا۔ با محکمہ وزیر نہیں بولتا۔ تم سمجھتے ہو' ہم تمہیں چھوڑ دیں گے؟

جنوری تو ہے میری جاں تو دسمبر میں ہوں

تو آگے آگے میں پیچھے پیچھے۔ خدا کی قسم میری عمر ساٹھ برس کے لگ بھگ ہو گئی ہے۔ لعنت ہے مجھ پر' مجھ پر خدا کا عذاب نازل ہو' اگر محمدؐ کی عزت پر نہ کٹ مروں۔ اس سے بڑی موت کونسی ہے؟ ہم چھوڑیں گے؟ نہیں۔ تم ٹرخاتے جاؤ۔ خدا کی قسم! اس سے کتا بھی افضل ہے' ناصر احمد سے:

من نہ ندیدم کہ سگے پیش سگے سر خم کرد

(کتا کتے کے آگے سر نہیں جھکاتا)۔ لیکن یہ کتے کا بچہ بھٹو کے آگے جا کر سر جھکاتا ہے۔ میں نے کہا' مقدمہ چلاؤ۔ میں ایک دفعہ جا رہا تھا کراچی۔ میں بھی فرسٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلاس میں تھا۔ میرا ایک عزیز دوست بھی فرسٹ کلاس میں تھا۔ تین اور آدمی تھے' ہم پانچ تھے۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ جو تین آدمی ہیں۔ ان کے پاس "الفضل" ہے۔ ہم نے ان سے بحث شروع کر دی۔ آپ جانتے ہیں' مرزائی مانا تو کرتا نہیں۔ جب بحث چھڑی تو میرا ساتھی مجھے کہتا ہے۔ آغا صاحب! آپ کیا کرتے ہیں؟ یہ عقل و دانش کے موتی کن کے سامنے پھینک رہے ہیں؟ اس نے کہا کہ میں آپ سے ایک سوال کرتا ہوں۔ اس نے کہا کہ صاحب' یہ بتایئے کہ نبی جو آتے ہیں' وہ جو امت پیدا کرتے ہیں' ان میں غیرت پیدا کرتے ہیں' کہ نہیں کرتے؟ وہ بلالؓ کی طرح تپتے ہوئے ریگزار پر لیٹتے ہیں۔ وہ خنجر کے نیچے چلے جاتے ہیں۔ وہ خبیبؓ کی طرح گردن کٹا لیتے ہیں۔ مگر کہتے ہیں خبردار! میرے آقا کو برا لفظ نہ کہنا۔ وہ غیرت پیدا کرتا ہے۔ کہتا ہے' ہاں! خوب غیرت پیدا کرتے ہیں۔ نبی کا پہلا کام ہے کہ اپنی امت میں غیرت پیدا کرے۔ جب وہ یہ بات مان گئے تو میرے ساتھی نے ایک چاقو کھول کر ان کی طرف کیا اور کہا تمہارے نبی کی ماں کی ایسی تیسی۔ تم آؤ۔ اگر تم میں غیرت ہے تو۔ تم میرے نبی کے بارے میں کچھ کہو۔ تمہیں چلتی گاڑی سے نیچے نہ پھینک دوں تو اپنے باپ کا بیٹا نہیں۔ شورش صاحب! ان سے کیا بحث کرتے ہو۔ ان کا نبی فراڈ۔ یہ خود فراڈ۔ اگر تم میں ہمت ہے تو مقدمہ چلاؤ۔ ہم نے وعدہ نبھایا۔ لاہور میں ایک قطرہ خون نہیں بہنے دیا۔ گورنمنٹ نہیں کہ کہے کریڈٹ اسے جاتا ہے۔ نہیں' کریڈٹ مجھے جاتا ہے۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ نہیں بہنے دوں گا۔ مگر آج میں اعلان کرتا ہوں۔ اگر کوئی ایم این اے' ایم پی اے ختم نبوت کے حق میں ووٹ نہیں دے گا تو پھر وہ اپنے علاقے میں واپس نہیں جا سکے گا۔ تمہیں حق حاصل ہے کہ اس کی ٹانگیں توڑ دو۔ ہم ان کی ٹانگیں توڑیں گے۔ او بے غیرت قادیانی نواز وزیرو' اور ایم پی اے' ایم این اے دیوثو! رات کو قسم اٹھاتے ہو اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن کو مکر جاتے ہو؟ تم پنجاب کے ستر ایم پی اوں نے لکھ کر دیا اور مکر گئے :

یوں تو ہے شرم پیمبر کی انہیں بھی لیکن
جی میں ڈرتے ہیں کہ ناراض کہیں ٹام نہ ہو
آپ کہتے ہیں پرایوں نے کیا ہم کو تباہ
بندہ پروہ کہیں اپنوں کا ہی یہ کام نہ ہو

تم دو ووٹ۔ اگر پنجاب کے اضلاع میں چلے گئے صحیح سلامت۔ تو ہمارے منہ پر تھوک دینا۔ یہ خانہ خدا ہے۔ ایک دفعہ راجپال نے کتاب لکھی تھی۔ آپ نے نہیں پڑھی "رنگیلا رسول"۔ خاکم بدہن۔ خاکم بدہن۔ میرے پاس وہ کتاب آج تک محفوظ ہے "رنگیلا رسول"۔ اس کتاب میں اسی فیصد گستاخیوں کے حوالے قادیانی کتابوں سے لئے گئے ہیں۔ کیا ہے ہماری حکومت؟ ہمارے اخبار کو یوں پڑھتی ہے جیسے طلاق لینے والی بیوی پڑھتی ہے کہ حق مہر کتنا لکھا ہے۔ انفرمیشن ڈیپارٹمنٹ والے میرے بھائی۔ مولانا کوثر نیازی کے محکمے والے' ہمارے اخباروں کو یوں پڑھتے ہیں جیسے نکاح نامہ پڑھا جاتا ہے کہ حق مہر کی رقم صحیح لکھی گئی ہے کہ نہیں لکھی گئی۔ مفتی محمود کی تصویر بڑی چھپ جائے اور ان کی چھوٹی چھپ جائے تو کہتے ہیں کہ اس کی چھے انچ اور ہماری چار انچ؟ مسئلہ ختم نبوت کا' غدار ولی خاں؟ ان کی سمجھ میں آتا ہی نہیں :

تمہاری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں ہے

ناصر احمد بیٹا! چل تو عبدالعلی کو لے کر آ۔ میں ٹکا خان کو لے کر آتا ہوں۔ آ بھئی! کسی طرح فیصلہ کراؤ۔ جنگ کرالو۔ کشتی لڑالو۔ میں ناصر احمد سے کشتی لڑنے کو تیار ہوں۔ ہے کیا؟ تم ہمیں ذلیل کرتے ہو؟ ہمارے ساتھ زیادتی کرتے ہو؟ انہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوراً اقلیت قرار دو۔ بھٹو صاحب! میں آپ کو ہاتھ باندھتا ہوں۔ میں آپ کا مداح ہوں۔ اچھا یہ نہیں کرتے' تو پھر ایک اور کام کرو۔ ربوے کو کھلا شہر قرار دو۔ ناصر احمد کے ساتھ میرا مکان ہو۔ اور مرزا غلام احمد کی بیٹی نواب مبارکہ بیگم کے ساتھ مفتی صاحب کا مکان ہو۔ سیدھی بات ہے۔ مفتی صاحب ہاتھ باندھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں بابا! وہ تو ایسی بڑی نہر ہے جس میں ڈوب کر آدمی تیر ہی نہیں سکتا۔ خدا کی قسم میرے بھائی مسلمانو' اور راولپنڈی کے زندہ دل انسانو! متحرک مسلمانو' غیرت مند مسلمانو' دین کے علمبردار مسلمانو' محمد ﷺ کے حلقہ بگوش مسلمانو' صحابہؓ کے خانہ زاد مسلمانو' اہل بیتؓ کے غلام مسلمانو' بات بات پر انگوٹھے چومنے والے مسلمانو۔ میرے بریلوی بھائی بھی یہاں موجود ہیں۔ میری جان! تم چھوٹی چھوٹی باتوں پہ لڑتے ہو نا! بریلوی اور غیر بریلوی مثلاً یارسولؐ پر' ایک لفظ "یا" پر لڑتے ہو؟ ایک سیدھی سی بات ہے۔ تم لفظوں پہ لڑتے ہو اور مرزائی رسول اللہ کی نبوت پہ ڈاکہ ڈال چکا ہے۔ جب راجپال نے کتاب لکھی تھی۔ لاہور میں جلسہ ہوا۔ حضرت مفتی کفایت اللہؒ اور حضرت مولانا احمد سعیدؒ لاہور آئے۔ شاہ جیؒ نے تقریر کی۔ ان کی تقریر مفتی کفایت اللہؒ کی صدارت میں تھی۔ مولانا احمد سعیدؒ سٹیج پر تشریف فرما تھے۔ میرے بھائی مولانا ابراہیم یہاں بیٹھے ہیں۔ یہ گواہ ہیں۔ بڑے غیرت مند مسلمان ہیں۔ خدا کی قسم اگر اس انسان جیسے پانچ سو مسلمان ہو جائیں تو ہم مرزا غلام احمد کی امت کو یہاں سے ایسے نکالیں جیسے گلی ڈنڈا کھیلتے وقت ڈنڈا گلی پہ چلتا ہے۔ اور گلی اڑتی ہوئی ایسے جاتی ہے جیسے بہشتی مقبرے پہ کوئی چراغ جل رہا ہو۔ تو شاہ جیؒ آئے۔ ایک سو چوالیس دفعہ لگی ہوئی تھی۔ راجپال نے کتاب لکھی تھی۔ شاہ جیؒ کھڑے ہوئے۔ پہلے خطبہ مسنونہ پڑھا۔ اب آپ جانتے ہیں کہ شاہ جی جب قرآن پڑھتے تھے تو چلتے ہوئے دریا رک جاتے تھے۔ سمندر کی موجیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوش بر آواز ہو جاتی تھیں۔ ہوا کی لہریں ان کی نطق سے خوشبو حاصل کرتی تھیں۔ الفاظ ان کے دانتوں سے اس طرح نکلتے تھے جیسے کسی جھومر کے موتی ہوں۔ عطاء اللہ شاہؒ جیسا خطیب :

"اک رنگ کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھے"

اور

"تو نے اسٹیج پہ تھوکا بھی تو اک پھول ہوا"

شاہ جی نے خطبہ مسنونہ پڑھا اور بڑی مغموم آواز میں کہا۔ حضرات! آج فاطمۃ الزہراؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ۔ یہاں تک تو مسلمان گوش بر آواز تھے۔ جب شاہ جی نے کہا کہ آج فاطمہؓ اور عائشہؓ مفتی کفایت اللہ اور احمد سعید کے دروازے پہ آئیں تھیں تو مفتی صاحب کانپنے لگے اور احمد سعید بھی خدا کی قسم کانپنے لگے کہ شاہ نے کیا کہہ دیا ہے۔ شاہ نے کہا ہاں ہاں آئی تھیں۔ انہوں نے ان سے سوال کیا۔ فاطمہؓ نے کہا اے میرے ابا کی مسند کے وارث' اور عائشہؓ نے کہا اے میرے شوہر کی مسند کے وارث' آج تیرے لاہور کے بازاروں میں میرے ابا کی عزت راج پال کی معرفت لٹ گئی ہے۔ ایک نے کہا میرے خاوند کی عزت بازاروں میں لٹائی جا رہی ہے۔ اور تم ابھی تک زندہ ہو؟۔ میں کہتا ہوں اے غلام اللہ! 'اے مفتی محمود!' اے شاہ احمد نورانی!' اے تاج محمود!' اے علمائے کرام! جس نبوت کے تم وارث ہو۔ اس پر ڈاکہ پڑ گیا ہے اور تم ابھی تک دیکھ رہے ہو کہ یہ حکومت کیا فیصلہ کرتی ہے۔ حکومت سے ہم کہتے ہیں! ہم تمہیں زیادہ سے زیادہ وقت بھی دے دیں گے لیکن اگر تم نے انہیں اقلیت قرار نہ دیا تو ہم واہگہ سے لے کر خیبر تک 1857ء کے غدر سے زیادہ اودھم مچا دیں گے۔ بازاروں میں لڑیں گے' گلیوں میں لڑیں گے' کوئی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ابھی تک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیزان ہوٹل چلتے ہیں۔ ابھی تک مرزائیوں کی دکانیں ہیں۔ مت قانون ہاتھ میں لو۔ مت لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ پیدا کرو۔ مت کسی کا خون بہاؤ۔ میں کہتا ہوں قادیانی کی بیٹی کو اپنی بیٹی سمجھ کر اس کی حفاظت کرو۔ لیکن ایک بات کا اقرار کرو کہ تم مرزائیوں کا معاشرتی اور سماجی بائیکاٹ کرو گے۔ قادیانی دکان دار ترس جائیں کہ انہیں کوئی گاہک نہ ملے۔ شیزان ہوٹل پر کتے ناچیں۔ اور جو وہاں کھانا کھائے اسے کتے کا بچہ سمجھو۔ اور باز نہ آئے تو موٹر باہر کھڑی کر کے جائے واپس آئے تو موٹر چلنے کے قابل ہی نہ رہے۔ جو شیزان میں کھانا کھائے وہ کتے کا سوپ پیئے' کتے کا گوشت کھائے۔ کیا تم تحریک چلاؤ گے کہ صبح سے قادیانیوں سے کوئی چیز نہیں لو گے ؟ یہ آپ کے جتنے سٹوڈنٹ لیڈر اندر ہیں۔ یہ سب میرے برخوردار ہیں' بچے ہیں' بھائی ہیں۔ یہ شیخ رشید' ابھی تک اسے چھوڑتے کیوں نہیں۔ کیا وجہ ہے ؟ سن لو۔ اب یا وہ باہر آئیں گے یا ہم اندر جائیں گے۔ خدا کی قسم' انہیں اس لئے ان بچوں کو اندر رکھنے کی جرات ہوئی ہے کہ ان کی جیلوں میں پچاس ہزار سے زیادہ آدمیوں کو رکھنے کی گنجائش نہیں ہے۔ اور جب پانچ لاکھ اندر چلے گئے تو نہ جیل رہے گی نہ یہ رہیں گے۔ بھئی! ہم کوئی روک تھام نہیں کریں گے۔ بھٹو نے کہا ٹانگیں توڑ دو۔ ہم ٹانگیں توڑیں گے۔ بھٹو جیل میں گیا۔ ہم بھی جائیں گے۔ ہم تو اس کے طریقے پر عمل کر رہے ہیں۔ باقی ڈرائیں نہ۔ ہم ڈرنے والے نہیں۔ یہ بھٹو صاحب بھی جانتے ہیں کہ اگر ہم نے مرزائیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا تو یہ چند دنوں میں بھاگیں گے۔ نائجیریا جائیں گے۔ یہ بھاگنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ آپ کو یاد ہے میں نے لیہ میں پر ایک تقریر کی تھی۔ مشرقی پاکستان' خدا کی قسم کبھی نہ جاتا۔ کچھ اور سازشیں بھی ہوئیں تھیں جو حضرت مفتی صاحب جانتے ہیں۔ سیاسی جلسہ ہوا تو سنجیدگی' متانت اور استدلال کے ساتھ موضوع کے مطابق تقریر ہوئی اور ہمیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکستان کے ستائیس سال کے لیل و نہار بیان کرنے کا موقع ملا اور ہم نے واقعات و حالات کے چہرے سے نقاب اٹھائے' اور ان تمام رازوں کو افشا کیا جو ہمارے سیاستدان اپنے ذوق اقتدار کی خاطر چھپا رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ پاکستان کے قتل کرنے میں کس کس کا ہاتھ ہے۔ کون کون سا خنجر ہے۔ کون کون سی تلوار ہے۔ پتہ نہیں نیازی صاحب آج آپ کو بتائیں یا نہ بتائیں۔ مسلمانو! ایک لحظے کے لئے سوچو جب 1965ء کی جنگ ہوئی تھی تو دنیا کی سامراجی طاقتوں نے پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے حملہ کرایا تھا۔ اور طے یہ ہوا تھا کہ اس طرح پاکستان کو شکست دے کر پاکستان کے دو ٹکڑے کر دئے جائیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ہمارے بازوؤں کو توانائی دی۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے قریب ہو جاتا ہے تو اس میں زندگی کی ایک لہر پیدا کر دیتا ہے۔ اس کی خزاں کو بہار میں بدل دیتا ہے۔ اس کی شاخوں کی کلیوں کو' شگوفوں کو پھول بنا دیتا ہے۔ اور پھولوں کو گلدستوں کی شکل دے دیتا ہے۔ اس کی چاندی کو نکھار دیتا ہے۔ اس کے سورج کی کرنوں میں اتنی توانائی پیدا کر دیتا ہے کہ زمین کی زرخیزی دوبالا ہو جاتی ہے۔ اور اس کی چاندنی اتنی سہانی ہو جاتی ہے کہ انسان اس سے دل بہلاتا ہے۔ اس میں حیاتین پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں ہمارے ساتھ یہ کیا۔ پنجاب کی فوج کبھی نہیں ہاری۔ یہ نہ پہلی جنگ عظیم میں نہ دوسری جنگ عظیم میں۔ اس فوج کے مقدر میں شکست ہے ہی نہیں۔ چنانچہ اسے ہرانے کے لئے مرزائیوں کے ساتھ مل کر سازش کی گئی۔ چنانچہ جب یہ دوسری جنگ ہوئی تو جتنے محاذوں پر جرنیل لڑے تھے' یہ جنرل نیازی ٹائیگر کہلاتا تھا' اسے مشرقی پاکستان بھیجا گیا کہ وہاں بغاوت ہو رہی ہے۔ اور جب یہ سارے جرنیل مشرقی پاکستان چلے گئے اور اس زمانے کے نوے ہزار سپاہی محاذوں پر لڑے تھے' انہیں وہاں پر بھیج دیا گیا اور ہندوستان نے مغربی پاکستان پر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ کیا تو مرزائی جرنیلوں نے ان کا راشن بھی بند کر دیا اور سپلائی بھی بند کر دی اور اس طرح ان جرنیلوں کو شکست دے کر پنجاب کی عسکری روح کو ختم کیا گیا۔ اور اب اس کے بعد مرزائی یہ چاہتے ہیں مسلمانو! کہ سرحد بھی چلا جائے' بلوچستان بھی چلا جائے اور سندھ بھی چلا جائے۔ اس کے بعد پنجاب اکیلا رہ جائے اور پنجاب میں احمدی فوج سکھوں کے ساتھ مل کر ہمیشہ کے لئے حکومت بنا لے۔ اگر پریذیڈنٹ یہاں کا سکھ ہوا تو وزیر اعظم احمدی ہو گا۔ اور اگر پریذیڈنٹ احمدی ہوا تو وزیر اعظم سکھ ہو گا۔ اس چال کو بھٹو صاحب! ہم کبھی کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ تم ہمیں اپنا نوکر بنا لو۔ میں مسجد میں مفتی محمود کے سامنے وعدہ کرتا ہوں۔ میں تمہارے بوٹ پالش کروں گا لیکن شرط ایک ہے' محمد ﷺ کے باغیوں کو سزا دو۔ اور اگر تم محمد ﷺ کے باغیوں کو سزا نہیں دو گے' انہیں اقلیت قرار نہیں دو گے' اے میرے برخوردار وزیر قانون! اور میرے بے محکمہ وزیر۔ ہائے:

تم ہوئے ہم ہوئے کہ میر ہوئے
تیری زلفوں کے سب اسیر ہوئے

تم بولو! تم سمجھتے ہو' وہ دن آ گئے؟ تم دھوکے کی باتیں کرتے ہو۔ ہمیں کچھ کہتے ہو۔ مرزائیوں سے کچھ کہتے ہو' رات ایک شادی میں ہیجڑے ناچ رہے تھے۔ کہنے لگے یار! آغا شورش اور شمسی کو سمجھائیں' پہلی دفعہ ہماری کلاس کو وزارت ملی ہے انہیں کیا تکلیف ہے؟ ہم نے انہیں پانچ روپے دے کر جان چھڑائی۔ میرے عزیزو! لعنت ہے ہم پر۔ ہماری مائیں ہماری بجائے پتھر پیدا کر دیتیں تو بہتر تھا۔ ہم محمد ﷺ پہ قربان نہیں ہو سکتے؟ سرور کائناتؐ پر جان نہیں دے سکتے؟ ہمارے گھروں کی تلاشی لی جاتی ہے۔ ان بچوں کے پاس کیا ہے؟ یہ پکڑے ہوئے ہیں۔ مولانا کے پاس کیا ہے؟ یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسے چاہتے ہیں اندر بھیج دیتے ہیں۔ بھئی! کوئی سلیقے کی بات کرو۔ میں پنجاب کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ لیکن شرط ایک ہے قرارداد پاس کرنی پڑے گی کہ مرزائی اقلیت ہیں۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مجھے کہنا ہے اس سے باز آسکتا نہیں
میں کسی فرعون کو خاطر میں لا سکتا نہیں
ارمغان آخرت ہے لذت عشق رسولؐ
یہ وہ دولت ہے جسے ہر شخص پا سکتا نہیں

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب دھوبی گھاٹ۔ فیصل آباد

بسلسلہ تحریک ختم نبوت 1974ء

ممتاز دولتانے کا ویسے تو پتہ نہیں یار! اس کی کہانی زاہد سرفراز سے پوچھنا۔ میں کیا بتاؤں ؟ میں تو دولتانے کے متعلق اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس سے ہاتھ ملا کر اپنی انگلیاں گن لیا کرو۔ پوری بھی ہیں یا نہیں ؟ یہ دولتانہ سے پوچھو' میں اللہ اور اللہ کے رسولؐ کو گواہ بنا کر کہتا ہوں' مجھے قیامت کے دن سرور کائناتؐ کی شفاعت نصیب نہ ہو اگر میں غلط کہوں۔ جس دن ڈھاکہ پر ہماری فوج نے مشق ناز کی ہے' آگ برسائی ہے' گولے برسائے ہیں..... مجھے ڈاکٹر جاوید اقبال' نے جو اب جسٹس جاوید اقبال ہو چکے ہیں' ٹیلیفون کیا کہ دولتانہ آرہا ہے' اس نے کہا ہے کہ شورش' خواجہ رحیم اور مجید نظامی کو بلاؤ۔ میں پانچ یا ساڑھے پانچ بجے' ان کے مکان پر پہنچا۔ ہم نے دولتانہ سے پوچھا کہ وہاں ہوا کیا؟ اس نے کہا ہم یحییٰ کے ایماء پر مجیب الرحمٰن کے پاس گئے۔ کون کون گئے ؟ ان میں ایک دولتانہ تھے' ایک مفتی محمود تھے۔ مفتی محمود بڑا غدار ہے..... اس نے شراب بند کر دی' یہ پینے کی چیز حرام کر دی ہے۔ مولانا شاہ احمد نورانی تھے۔ خان عبدالولی خان تھے۔ یہ دولتانہ نے مجھ سے بات کہی کہ ہم نے مجیب سے کہا ہے کہ تم کیا کر رہے ہو ؟ اس ملک کو ایک رہنے دو' اور تم پرائم منسٹر بن جاؤ' اور یہ دو اسمبلیوں کا تم نے کیا کھڑاگ رچا رکھا ہے ؟ تو مجیب نے جواب دیا کہ کس کم بخت نے دو اسمبلیوں کی تجویز پیش کی ہے' وہ تو تجویز ہی یحییٰ کی ہے اور تم مجھے پاکستان کا دشمن سمجھتے ہو ؟ نہیں' میں تو سائیکل پر کلکتے سے علی گڑھ گیا تھا' قائداعظم کی تقریر سننے۔ اصل بات یہ ہے کہ تمہاری ویسٹ پاکستان کی فوج ہمیں اختیار دینا ہی نہیں چاہتی۔ تم ہمیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندو کی غلامی میں دینا چاہتے ہو۔ میری کوئی شرط نہیں۔ جاؤ یحییٰ سے کہو' میں پرائم منسٹر بنتا ہوں وہ پریذیڈنٹ بن جائے۔ آئیں' پھر پاکستان کا آئین بنائیں۔ جب یہ پیغام لے کر یحییٰ کے پاس گئے۔ پوچھا' پھر وہ مانا؟ یہ بھی ذرا ڈرنے والے ہیں۔ بزدل لوگ۔ خمیر میں بزدلی ہے ان کے۔ کہا اس وقت شراب پی رہا تھا یحییٰ۔ یہ خود دولتانہ کا بیان ہے کہ صرف ایک شاہ احمد نورانی تھے جنہوں نے یحییٰ سے کہا کہ یہ آپ کیا کرتے ہیں' آپ کو خیال کرنا چاہیے کہ آپ علماء کے سامنے شراب پینے کی جسارت کر رہے ہیں۔ انہوں نے اسے ٹوکا۔ دولتانہ نے یحییٰ سے کہا کہ وہ مجیب تو مانتا ہے اور وہ کہتا ہے اختیار لا یئے تو یحییٰ کہتا ہے کہ آپ کے جانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ آپ کے جانے کے بعد ہم بات کر لیں گے۔ انہیں جہاز پر سوار کرانے کا بندوبست کیا' اور دیکھا کہ پتا ہاتھ سے جا رہا ہے' اور میں نے سوچا کہ مجیب سے سلام تو کر لیں۔ ٹیلیفون کیا اور میں نے کہا۔ مجیب ہم تو جا رہے ہیں' ہم تیرے پاس آنا چاہتے ہیں۔ تو دولتانہ کہتا ہے' مجیب نے..... صاف معلوم ہوتا تھا' رو کر کہا۔ ممتاز! اب کیا آنے کی ضرورت ہے؟ اب تم جاؤ۔ تمہاری فوج یہاں آنے کا وقت مانگتی تھی' وہ آگئی ہے۔ اب تم سے جنت میں ملاقات ہو گی۔ یہاں ٹانگیں توڑیں' وہاں یہ کیا؟ پھر عظیم المیہ۔ ایک ٹریجڈی۔ ان کے لیڈر کی ایک کتاب' وہ صحیفہ مقدسہ' جو سرخ ٹائٹل کے ساتھ' سیاہ رنگ کے حروف میں چھپا ہے اور جس میں یہ زاویہ قائمہ بناتے ہوئے اپنے ہاتھ کو قوس قزح کی طرح اوپر لے جا رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی نازنین انگڑائی لے رہی ہے۔

انگڑائی جو آئی تو اس ناز سے دیکھا
آنکھوں نے کیا شکر' تمنا نے دعا دی
المختصر آنکھوں میں مری ڈال کے آنکھیں
معلوم نہیں آگ لگا دی کہ بجھا دی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پڑھیے۔اس میں خود لکھتے ہیں کہ ہم اس رات بارہ بجے جب انٹر کانٹی نینٹل کے اوپر پہنچے تو دیکھا چاروں طرف سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے ہیں۔ مجیب کو یہاں لایا گیا۔ مجیب بھی بھاگ سکتا تھا بھاشانی کی طرح' اس کی کیبنٹ بھاگ گئی تھی وہ بھی بھاگ سکتا تھا۔ نہیں ؟ وہ پکڑا گیا۔ یہاں آیا اور آپ کے شہر مقدس میں رہا۔ یاد ہے ؟ لائل پور میں رہا۔ اب میں آپ کو کیا کہوں۔ کوئی واقف ہو' جیل کا افسر' تو اس سے پوچھو' مجیب اندر کیا کرتا رہا اور کیا کہتا تھا ؟ جی' اگر یہ لوگ مجیب کے ساتھ مخلص ہوتے تو اسے چھوڑتے ؟ اسے کہتے کہ ہم تمہیں یہاں رکھتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے پہلی اور دوسری جنگ عظیم میں جب فرانس ہار گیا تھا اور مارشل پٹیان پٹ گیا تھا اور ڈیگال بھاگ گیا تھا تو فرانس پر دشمن ملک جرمنی کا قبضہ تو ہو گیا' لیکن لندن میں جا کر فرانس کی حکومت قائم کر دی گئی۔ اگر یہ چاہتے کہ پاکستان ایک رہے تو ولی خان جیسا کہتا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ پاکستان ایک رہے تو مجیب الرحمٰن کو وزیر اعظم بناؤ' میں اسے ابھی لاتا ہوں۔ پھر اسے سوار نہ کراتے۔ اسے چھوڑتے نہ۔ جی ہاں ! کہتے 'ہم یہاں بناتے ہیں۔ ادھر دشمن کا قبضہ ہے تو کیا' ہم مجیب کو پرائم منسٹر بناتے ہیں۔ کوئی دنیا کی طاقت پھر اس طرح بنگلہ دیش کا سوال پیدا نہ کرتی اور مشرقی پاکستان الگ نہ ہوتا۔ اب بلاؤ اس بڈھے نورالامین کو۔ اقتدار پر بیٹھا ہے گدھ کی طرح۔ یوں بیٹھا ہے۔

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغرو مینا میرے آگے

اب کرسیاں خالی رکھنے سے کیا فائدہ ؟ کہتے کہ مجیب یہاں ہے اور پاکستان کا وزیر اعظم ہے۔ تم پریذیڈنٹ بن جاتے' اسے وزیر اعظم بنا دیتے یا اسے پریذیڈنٹ بنا دیتے تم وزیر اعظم بن جاتے۔ کسی کو اعتراض نہ ہوتا لیکن تم تو (کچھ اور) چاہتے تھے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اگر یہاں پر فوج کو حکومت نہیں کرنا تھی تو میجارٹی پارٹی کے آدمی کو وزیر اعظم ہونا تھا۔ جس صوبے کی اکثریت تھی۔ جس کی پارلیمنٹ میں میجارٹی تھی اسے ملک کا وزیر اعظم ہونا تھا۔ انہوں نے مجیب کو نکالا' مشرقی پاکستان کو شکست ہوئی اور پنجابی فوج کا غرور ٹوٹا تو یہ بر سر اقتدار آئے۔ ورنہ ان کے بر سر اقتدار آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ اگر ہوتا تو بتایئے..... اب چلو تم آگئے ہو..... جو مرضی تمہاری۔ وہاں نہیں کہا شملے میں۔ ہر بات کہی۔ وہاں نہیں کہا میں فرش پر سوتا ہوں۔ یہاں آئے تو خیال آیا میں فرش پر سوتا ہوں۔ جو لوگ جیل میں فرش پہ نہ سو سکے وہ وہاں کیسے سوئے ہوں گے؟ اور شملے میں کوئی فرش پر سو ہی نہیں سکتا۔ وہاں تو اتنے پسو کاٹتے ہیں کہ خدا کی پناہ۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بنگلہ دیش کو تسلیم کرے گا۔ میں کہتا ہوں پریذیڈنٹ صاحب! دلیپ مکرجی نے جو کتاب لکھی ہے اور انڈیا میں چھپی ہے اور اخبار نویس اب لائے ہیں' وہ پڑھی ہو گی آپ نے۔ میرے سی آئی ڈی کے بھائیو تم پر خدا کی رحمت ہو' اگر سچ لکھو۔ یہ لکھو..... یہ کہتے ہیں ہم قائد عوام کو نہیں مانتے۔ یہ کتنا مجمع ہو گا بھائی؟ صرف ایک نے ہاتھ کھڑا کیا ہے..... ہاں میں مانتا ہوں۔ اب یہ پتا نہیں کیا مانتا ہے۔ میں کہتا ہوں قائد عوام قوم کو صرف مغالطہ دے رہا ہے۔ عادت کے مطابق۔ اب شاید اس کے ماننے تک ہمیں جیل میں ڈال دے' لیکن جیل ویل سے خدا کی قسم ہم نہیں ڈرتے۔ مگر' جیل میں ڈالنے کا نتیجہ خود یہ جانتے ہیں۔ ایوب نے انہیں ڈالا اور چلا گیا۔ یحییٰ نے مجیب کو ڈالا تو چلا گیا۔ تم ہمیں ڈالو تو تم بھی چلے جاؤ گے۔ ڈالو۔ ہم تو باہر ویسے ہی تنگ آگئے ہیں یار۔ ہر چیز مہنگی۔ اندر بھیجو۔ جہاں چاہے رکھو۔ کوئی قید اوپر نہیں آن گرتی۔ اور ہم روح افزا کی بوتلوں میں کوئی اور چیز منگوانے کے عادی بھی نہیں ہیں۔ یہ کیا..... ہم نے نمٹنے کا فیصلہ کر لیا ہے؟ تم نے نمٹنے کا فیصلہ کر لیا ہے' ہم نے لڑنے کا فیصلہ کر لیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

اور

ستم گر تجھ سے امید کرم ہو گی جنہیں ہو گی
ہمیں تو دیکھنا یہ ہے کہ تو ظالم کہاں تک ہے

جو کرنا ہے کر لو۔ یہ ہمارا وطن ہے۔ ہم تو اپنے وطن کے لئے روتے ہیں۔ ہائے' جگر کا کتنا سادہ شعر ہے۔ یہ پاکستان کس تمنا سے بنایا تھا۔

تڑپ اٹھتا ہوں ذکر آشیاں پر
تمنا بھی بہت تھی آشیاں کی!

کہتے ہیں کہ ہم نے نمٹنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ بھئی! ہم کوئی سمگلر ہیں؟ ہم سے کیا نمٹو گے؟ ہم سمگلروں کو ور کا بچہ سمجھتے ہیں' ہم زانیوں کو کتے کا بچہ سمجھتے ہیں' کسی کی بیٹی کے ساتھ خواہ وہ طوائف کی بیٹی ہو' زنا کرنا ایسا ہے جیسے اپنی بیٹی کے ساتھ۔ ہم شراب پینے والے پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ہم کوئی چور ہیں؟ اچکے ہیں؟ گرہ کٹ ہیں؟ جیب تراش ہیں؟ اس بازار کے تاجر ہیں؟ کوئی مولانا وہسکی ہیں؟ کیا ہیں ہم؟ کچھ بھی نہیں۔ ہمارا کیا ہے۔ بھئی! آخر ایک دن موت آئے گی کہ نہیں آئے گی؟ حسن بصریؒ' ہم تو ان کی سنت کے پیرو ہیں۔ یاد ہو گا مولانا احسان الٰہی ظہیر! نیند آ رہی ہے؟ مولویوں کی عادت ہے دوسروں کی تقریر پر اونگھنے لگتے ہیں۔ حسن بصریؒ درس قرآن دے رہے تھے۔ خلیفہ آ گیا۔ وہ زمانہ' جب سائنس نہیں تھی۔ اب خلیفہ کا آنا' بادشاہ کا آنا..... لیکن حسن بصریؒ نے کوئی توجہ نہ دی۔ حدیث پڑھا رہے تھے۔ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ آکر کھڑا ہو گیا۔ جاہ و جلال کے ساتھ۔ اس نے کہا شاید اس نے دیکھا نہیں' سامنے کھڑا ہو گیا۔ جب سامنے کھڑا ہو گیا تو حسن بصریؒ نے پاؤں پھیلا دیئے۔ پہلے بیٹھے یوں پڑھا رہے تھے' جب سامنے کھڑا ہو گیا تو کوئی رسید ہی نہ دی۔ پاؤں پھیلا دیئے اور پڑھاتے رہے۔ خلیفہ نے کہا اس نے توجہ نہیں دی' چلا گیا۔ اپنے وزیر خزانہ کو بلایا' ڈاکٹر مبشر حسن کو' اور کہا کہ بغداد کی مسجد میں حسن بصریؒ درس دے رہے ہیں' ان کے پاس جاؤ۔ تھیلی میں دس ہزار دینار ڈال دیئے۔ وہ آیا۔ حسن بصریؒ پڑھا رہے تھے۔ فارغ ہوئے تو کہا' آپ کے پاس خلیفۃ المسلمین آئے تھے۔ کہا ہاں آئے ہوں گے۔ ذرا جواب سنئے۔ کہا آپ نے انہیں پوچھا ہی نہیں' وہ تو آپ کے سامنے کھڑے رہے۔ کہنے لگے' ہوں گے۔ میں تدریس میں مشغول تھا۔ کہا وہ آپ کے علم سے اتنے متاثر ہوئے ہیں کہ انہوں نے یہ دس ہزار دینار کی تھیلی آپ کے لئے بھیجی ہے۔ ہائے او حسن بصریؒ! مسکرائے اور اس سے کہنے لگے کہ حضرت اسے واپس لے جایئے۔ اس نے کہا۔ جی یہ؟ انہوں نے کہا ہاں۔ یہ! کیوں واپس لے جاؤں؟ کیا کہوں؟ کہا' جا کر خلیفہ سے کہنا جو تمہارے سامنے پاؤں پھیلا سکتا ہے وہ ہاتھ نہیں پھیلا سکتا۔ وہ گیا' جواب لایا کہ خلیفہ کہتے ہیں مجھے ایک نماز ہی پڑھا دیں۔ فرمایا اسے کہہ دو کہ میں تجھے نماز پڑھاؤں گا تو میری نماز کی لذت جاتی رہے گی۔ تم خدا کی مخلوق پر ظلم نہ کرو۔ رات اس کی پارٹی کے ایک بہت بڑے ایم این اے' نام نہیں میں لینا چاہتا' نے مجھے کھانے پر بلایا۔ رات ساڑھے بارہ بجے میں نواب صاحب کی کار لے کر چلا گیا۔ کھانا کھایا۔ بڑی باتیں کرتے رہے۔ میں نے کہا یار اسے سمجھاؤ۔ کہنے لگے کیا؟ میں نے کہا یہ کیا بچوں جیسی باتیں کرتا رہتا ہے۔ کہنے لگا شورش صاحب! ہم سندھی ہیں' یہ بھی سندھی ہے۔ ہمارا ملک میں پہلا پریذیڈنٹ آیا ہے۔ لیکن ساری اسمبلی میں ..... تم ہمیں گالیاں تو

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہو' کسی سندھی نے اس کا قصیدہ پڑھا ہے؟ کوئی ایک تقریر بتادو۔ میں اس کا نام بوجوہ نہیں لینا چاہتا۔ سب پنجابی..... جو اٹھتا ہے کہتا ہے اللہ کی رحمت۔ قائداعظم کے بعد سب سے بڑا لیڈر یہی ہے۔ کیا کہنے اس کے ناخن تدبیر کی گرہ کشائی کے۔ اس کے حسن بے پناہ کی جلوہ آرائی کے۔ وہ ایم این اے کہنے لگا' شرم تم پنجابیوں کو کرنی چاہیے 'اور بات ہمیں کہتے ہو؟ تم لائے ہو' کہ ہم لائے ہیں؟ میں نے کہا لائے تو ہم ہی ہیں' اب اس کا ہمارے پاس ایمان داری کی بات ہے کوئی جواب نہیں تھا۔ جہاں یہ حالت ہو بے غیرتی کی کہ اس کے دربار میں جاتے ہیں بڑے بڑے پیر' بڑے بڑے علماء' حج کمیٹیوں میں شامل ہیں' فلاں حضرت مولانا حج کمیٹی میں آگئے۔ یہاں کے بھی ایک حضرت مولانا حج کمیٹی میں ہیں۔ یار میں کسی کا نام نہیں لیتا' آپ تو خواہ مخواہ میری لڑائی کرانا چاہتے ہیں۔ یہ جاتے ہیں اور قصیدے پڑھتے ہیں۔ انہیں شرم نہیں آتی۔ کہتے ہیں سندھ میں کچھ بھی نہیں ہو رہا۔ اگر وہاں کچھ بھی نہیں ہوا تو آج پریذیڈنٹ نے پچیس لاکھ کی امداد کس کو دی ہے؟ کرفیو آسمان پر لگا تھا؟ دفعہ 144 پاتال پر لگی تھی؟ لوگ پٹ پٹا کے جو گاڑیوں میں آئے ہیں وہ آسمان کے تارے تھے' جو ٹوٹ پڑے ہیں؟ بتایئے یہ لاڑکانے میں کیا ہوا؟ "نوائے وقت" نے اڑادی؟

یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

میں کہہ رہا تھا یہ بنگلہ دیش مانے گا۔ یہ کشمیر کی آزادی سے دستبردار ہوگا۔ آپ صاف کہتے ہیں' مین ذرا ملفوف کہتا ہوں۔ میں اس طرح کہتا ہوں' ذرا چہرے پہ گھونگھٹ ڈال کے' پلکوں پہ ذرا شریر مسکراہٹ لاکر' بس ایسا ہی گھونگھٹ جیسا اس نے کراچی کے جلسے میں سندھ کی اجرک ڈال کر' کمان پکڑ کر کہا تھا کہ اس کا نام خان عبدالقیوم خان ہے۔ کوئی شرم نہیں۔ نہ گالی دینے والے کو' نہ گالی کھانے والے کو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتدار دے دو کرسی پر بٹھادو۔ ابھی تو اسے تنگ کرے گا۔ وہ کہے گا اثاثہ بانٹو بھئی! ملک جب دو ٹکڑے ہو تو وہ اپنا حصہ مانگے گا' جیسے ہم نے ہندوستان سے لیا تھا۔ وہ کہے گا فوج کے اخراجات دو۔ ہندوستان کے ساتھ تجارت بھی ہو گی' ثقافت بھی ہو گی' تعلقات بھی ہوں گے۔ ان کی تصویریں بھی آئیں گی۔ اب وہاں سے جناب وجنتی مالا بھی آرہی ہے' فلمیں بھی آئیں گی' دلیپ کمار بھی آئیں گے۔ یہاں بھی ایک دلیپ کمار ہے۔ ہمارا دلیپ کمار سیاسی ہے۔ وہاں سے فلمی لوگ آئیں گے اور اس کے بعد' آ۔ ملے ہیں سینہ چاکان چمن سے سینہ چاک۔ اور آپ کو معلوم ہے؟ پاکستان بنانے کی سزا کس کو ملی؟ او مسلمانو! سمرنا پہ رونے والو! یاد ہے پہلی خلافت کی تحریک پہ تم نے کہا تھا۔

روندے سمرنا دے بال تے بیوہ ہو گیاں مائیاں

جن لوگوں نے ہندوستان سے لٹ پٹ کے پاکستان بنایا تھا۔ وہاں بہاری قتل ہو گئے یہاں یوپی اور دہلی کے مسلمان قتل ہو گئے۔ انہیں نکالا جارہا ہے۔ یہ کہتے ہیں "نوائے وقت" نے یہ کیوں چھاپا۔ یعنی تم قتل بھی کرو تو چرچا نہ ہو۔ واہ۔ واہ۔ واہ۔ یہ جو فساد ہوا ہے معمولی نہیں۔ وہ کہتے ہیں کچھ نہیں ہوا۔ میرے ساتھ آؤ' لاڑکانے چلو' وہاں کسی پنجابی اور کسی اردو سپیکنگ کی دکان بھی نہیں رہنے دی گئی۔ میں دکھاتا ہوں۔ لوٹنے کے بعد اب تم اشک شوئی کرنے آئے ہو؟ حقیقت یہ ہے کہ ہمارا دنیا میں کوئی دوست نہیں۔ چونکہ ہم اپنے خود دوست نہیں۔ روس ہم سے ناراض' چین ہم سے ناراض' ہمارا سب سے بڑا یار ایران' اس نے ہماری سرحد پہ فوجیں جمع کیں' اور وہ سوچتا ہے۔ ہم جانتے ہیں۔ جو افغانستان سوچتا ہے' ہم جانتے ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ اس پاکستان کے ٹکڑے ٹکڑے ہوں' یہ اسی لئے کہیں سندھی زبان پیدا کرتے ہیں۔ ان کا خیال تھا ولی خاں پشتو کہے گا۔ اس نے کہا اردو۔ یہ نہلے ہیں وہ دہلا ہے۔ لڑائی سیاسی ہے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کہتا ہے میں عجیب کشمکش میں ہوں۔ پہلے میں کہتا تھا پاکستان نہیں بننا چاہیے تو غدار' اب میں کہتا ہوں پاکستان بچنا چاہیے تو غدار۔ تو جناب پریذیڈنٹ نے آدھے ملک سے لڑائی باندھ رکھی ہے۔ یہ کہتا ہے "سن" اخبار بند۔ بلوچستان کی گورنمنٹ کہتی ہے یہاں آجاؤ۔ ہم نکالیں گے۔ پنجاب میں شراب حلال۔ سرحد میں حرام۔ پنجاب میں سود حلال' سرحد میں حرام۔ پنجاب میں جہیز جائز' سرحد میں محدود۔ یہاں اتوار کی چھٹی' وہاں جمعے کی تجویز۔ وہاں یونیورسٹی میں داخلے کے لئے قرآن اور نماز پڑھنا لازم و ملزوم' یہاں ہدایت نامہ خاوند یا بیوی دونوں میں سے کوئی پڑھ کے داخلہ لے لو۔ ہم تمہاری حکومت نہیں چھیننا چاہتے لیکن جمہوری انداز میں۔ یہ نہیں کہ میں ۔ میں ..... میں! نہیں' ہم نہیں مانتے۔ کبھی تم ایئرپورٹ پر سو آدمی اکٹھے کر کے کہتے ہو اپنے حواری سارے جمع کر کے کہتے ہو۔ عوام! مانتے ہو؟ شکریہ..... شکریہ۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان میں..... یہ میری تقریر کا حرف آخر ہے' یار کسی دن ایک کام تو کرو' سب مل کر۔ یہ ہم پھر کہتے ہیں' فوجی حکومت نہیں ہم برداشت کر سکتے۔ کسی دن ایوب خان کو نہ نکال کر لائیں؟ اسے کہیں گے' ایک تقریر وہ بھی کر دے۔ جب آپ نے ڈارلنگ کی تقریر سنی ہے تو ڈیڈی کی بھی سن لیں بھئی! آخر وہ بولتا ہی نہیں یار! چپ۔ اس سے یہ تو پوچھیں بھئی یہ تاشقند کیا ہے۔ بتاؤ تو سہی او میرے اخبار نویسو! میں نے دیکھا تم ایوب کے پیچھے ٹرانسپورٹ پرمٹ لینے کے لئے کیسے پھرا کرتے تھے۔ قرآن مجید کی قسم' میری موجودگی کی بات ہے۔ ایوب نے نواب کالاباغ سے کہا' یار یہ مانگتے ہیں دے دو۔ اس نے کہا۔ لو جی۔ ڈیڑھ ڈیڑھ روٹ تو انہیں دے دیا اور کیا دوں۔ ایوب نے کہا آدھا آدھا اور دے دو۔ تو ایوب سے کہو۔ اس نے تمہیں باحیثیت بنایا' تمہیں کوٹھیوں کے لئے زمینیں دلوائیں۔ بلاؤ اور اس سے پوچھو۔ کہ تاشقند ہے کیا؟ وہ تمہیں بتائے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ یونہی کہتا ہے میں استعفیٰ دے کر آیا تھا۔ توبہ۔ توبہ۔ یہ اور استعفیٰ! میں اور مجید نظامی تو اسے وائی ایم سی اے میں لانے والے تھے۔ ہم لانے والے تھے۔ دو آدمی۔ ایک میں مجرم ہوں' ایک لاہور کا مجید نظامی۔ ورنہ یہ تو ہم نے ٹھمنا دے کے کھڑا کر دیا۔ ٹھمنا اردو کا لفظ ہے۔ میں اردو تم سے زیادہ جانتا ہوں۔ اسے کھڑا کر دیا۔ تقریر کرا دی۔ اب لوگ کہتے ہیں۔ یار مصیبت تو تمہارے ہاتھ کی لائی ہوئی ہے۔ میں نے کہا یار ہمیں کیا پتہ تھا؟ لوگ اپنے بیٹے کو جوان کرتے ہیں پڑھاتے ہیں' لکھاتے ہیں بڑا ہو کر نالائق ہو جائے تو ہم کیا کریں۔ یہ آپ چار پانچ روز میں سن لیں گے کہ ہم اور نواب زادہ اندر ہیں' اور مولوی احسان الٰہی ظہیر اندر اذان دیا کرے گا۔ ہم کریں گے اللہ اکبر۔ ایمان سے چند دن کی بات ہے (آواز۔ الگ الگ رکھیں گے)۔ الگ الگ رکھیں۔ باقیوں کو مسلمان کریں گے۔ ہمیں کیا؟ ایمان سے ہمارے لئے جیل جانا ایسے ہی ہے جیسے شہناز گل کے لئے دوپٹہ بدلنا' یا ایک جوتا اتار کر دوسرا جوتا پہننا۔ جائیں گے ہم ضرور۔ بھیجو' تاکہ تمہارے ظلم کا پیمانہ بھی لبریز ہو۔ ذرا جلدی کرو۔ لیکن جس نے ہمیں جیل میں ڈالا وہ پھر رہا نہیں۔ خدا کی قسم! تاریخ یہی کہتی ہے۔ سکندر نے ڈالا تو شادی پر بجلی مسکرائی' سردار سکندر حیات نے پانچ سال کے لئے جیل میں ڈالا تھا اس فقیر کو۔ بجلی مسکرائی۔ وہ انٹا غفیل ہم باہر! یاد ہے نا؟ ایوب نے ڈالا' وہ انٹا غفیل ہم باہر۔ یہ مولانا تاج محمود سے پوچھ لو۔ یہ روتے تھے' وہاں میری بھوک ہڑتال میں نبضیں چھوٹ گئیں۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا۔ معلوم ہوا کہ جی آپ کی بیوی اور بچیاں آئی ہیں۔ انہوں نے آکر رونا شروع کر دیا۔ آپ جانتے ہیں عورتیں تو بیچاری آبگینے ہوتی ہیں۔ اور عورت' ہوتی کیا ہے؟ عبادت کے اعتبار سے نماز کی طرح پاکیزہ۔ مقدس۔ ذرا بھی حیا ہو تو خوشبو کی طرح۔ تو وہ رونے لگیں آکر۔ میں نے کہا جاؤ تمہیں کس نے بلایا ہے؟ انہوں نے کہا ہم

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکیلے نہیں آئیں' ساتھ مولانا تاج محمود بھی آئے ہیں۔ مولانا بھی آگے آگئے۔ مفتی زین العابدین بھی بعد میں آئے تھے۔ ان سے پوچھ لو۔ آکر انہوں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ میں نے کہا مولانا آپ کو کیا ہو گیا؟ کہنے لگے خدا کے لئے چھوڑ دو۔ میں نے کہا کیا؟ کہنے لگے بھوک ہڑتال۔ میں نے کہا مولانا اب تو میں نے باندھ لی ہے۔

اب جی کا جانا ٹھہر گیا ہے۔ صبح گیا یا شام گیا

سپرنٹنڈنٹ کہنے لگا ان بچوں کا کیا ہو گا؟ میں نے کہا جس نے انہیں پیدا کیا ہے وہی ان کا مالک ہے۔ پھر آپ جانتے ہیں۔ وہ گیا۔ میری یہ کتاب چھپ رہی ہے "موت سے واپسی"۔ اس میں پہلی دفعہ یہ انکشاف ہے۔ میں نے اس میں ہو بہو انگریزی کی وہ عبارت اس میں دے دی ہے۔ ساتھ ترجمہ کر دیا ہے کہ ویسٹ پاکستان کے چیف سیکرٹری مسٹر ایس آئی حق جو ایکٹنگ گورنر بھی رہے۔ میں نے ان سے کاپی دستخط شدہ لے کر چھاپی ہے اور میں نے جسٹس شوکت علی کے تین خط چھاپے ہیں جو انہوں نے موجودہ لاء سیکرٹری جسٹس گل کو لکھے۔ اور چیف جسٹس ہائی کورٹ کو لکھے۔ مسٹر ایس آئی حق نے اس میں لکھا ہے کہ میرے گورنر موسیٰ سے اختلاف کا آغاز دوسرے وجوہ کے علاوہ ایک اس نقطے پر بھی ہوا کہ گونر موسیٰ کہتے تھے کہ شورش کاشمیری کو جیل میں مار دینا چاہیے اور میں ان سے کہتا تھا کوئی مہذب گورنمنٹ ایسا نہیں کرتی۔ ہمیں اس کے نتائج بھگتنا پڑیں گے۔ اور جب دو دفعہ شورش بھوک ہڑتال سے موت کے منہ میں گیا اور وہ ضدی نہ مانا تو پھر ڈاکٹروں کی اس رپورٹ پر کہ یہ چند گھنٹوں کے اندر اندر مر جائے گا' گورنر کے حواس اڑ گئے' وار موومنٹ بن گئی۔ اور سب سے زیادہ میں لائل پور کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے میرے لئے ہڑتالیں کیں۔ آپ کی وجہ سے گورنر جھکا' پھر مسٹر ایس آئی حق لکھتے ہیں کہ جب مسٹر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شورش کاشمیری رہا ہو کر آیا اور یہاں پر جلوس نکلا تو مسٹر موسیٰ نے ایک ڈی ایس پی کو بلا کر رائفل دی کہ آج جب جلوس مال روڈ پر پہنچے تو کم از کم دو آدمیوں کو گولی سے ضرور اڑا دینا۔ ایک ڈاکٹر جاوید اقبال کو اور ایک شورش کاشمیری کو۔ ڈی ایس پی نے اپنے ایس پی کو یہ بات بتائی اور اس نے ہمیں بتا دی اور ڈپٹی کمشنر نے اسے کہا کہ ایسی حماقت مت کرنا۔ ان کے مارے جانے سے ملک میں خون خرابہ ہو جائے گا۔ جب ہم نے اس سے رائفل لے لی یا سٹین گن..... مجھے اچھی طرح یاد نہیں۔ یہ کتاب میں' میں نے چھاپ دی ہے..... تو گورنر موسیٰ نے مجھے ٹیلیفون کیا کہ لاہور کے ڈپٹی کمشنر کو فوراً بدل دو۔ میں نے کہا' کیوں ؟ اس نے کہا میں نے اس کی ایک ڈیوٹی لگائی تھی' اس نے پوری نہیں کی۔ اس نے کہا' جی اس کا کوئی قصور نہیں' میں ذمہ دار ہوں۔ اس نے کہا آپ کو معلوم ہے اقبال کے بیٹے کو مارنے کا نتیجہ کیا ہو گا ؟ اس نے کہا کون اقبال ؟ پاکستان کا مصور اور بانی۔ تو یہ بات ایس آئی حق سے پوچھی جا سکتی ہے۔ موسیٰ نے کہا کون..... اقبال ؟ یہ باتیں ہوتی رہیں۔ جاوید اقبال ہائی کورٹ کے کسی بنچ میں بیٹھا ہے۔ میں آپ کے سامنے زندہ ہوں' اور جنرل موسیٰ وہاں پر سمندر کے کنارے صبح صبح اکیلا ٹہلا کرتا ہے۔

اسی باعث تو قتل عاشقاں سے منع کرتے تھے
اکیلے پھر رہے ہو یوسف بے کارواں ہو کر

یہ میں اپنی کتاب "موت کی واپسی" میں ہو بہو چھاپ رہا ہوں' جو پانچ ن دن تک آ جائے گی۔ جب ہم ان کے ہاتھوں نہ مرے۔ کچھ آپ کی دعاؤں اور اللہ کی رحمت نے مجھے بچا لیا۔ یہ زین العابدین جب میری نبضیں چھوٹنے لگیں' میرا ہاتھ پکڑ کر رونے لگے۔ پوچھ لو۔ اب تو میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ وہ دوسری پارٹی۔ میں تیسری پارٹی۔ نہیں جی۔ وہ بڑے بزرگ نیک آدمی ہیں۔ انہوں نے میرا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ پکڑ لیا اور کہا شورش! بھوک ہڑتال چھوڑ دو۔ میں اسلام کے اس سپاہی کو ضائع ہوتے نہیں دیکھ سکتا۔ یہ مفتی زین العابدین کے الفاظ ہیں۔ اور میں نے تمہارا ہاتھ اس طرح تھاما ہے جس طرح ابو عکرمہ کا تھاما گیا تھا۔ میں نے کہا آپ کو تاریخ اسلام میں ابو عکرمہ ہی یاد رہ گئے' امام حسینؓ نہ یاد رہے؟ ان کا ہاتھ بھی عبداللہ ابن عباسؓ نے تھاما تھا۔ عبداللہ بن عمرؓ نے تھاما تھا۔ میں نے کہا نہیں! مجھے اپنا کام کرنے دو' مجھے مرنے دو۔ اور حقیقت یہ ہے ڈاکٹروں نے کہا کہ اگر اس نے چوبیس گھنٹے کے اندر اندر بھوک ہڑتال چھوڑ دی تو اسے بچایا جا سکتا ہے اور چوبیس گھنٹے کے بعد اگر چھوڑی بھی تو پھر نہیں بچایا جا سکتا۔ یہ مولانا تاج محمود گواہ ہیں۔ یہ وہاں اس زمانے میں رہے اور اپنا گھر بار چھوڑ دیا۔ اور بچوں کی طرح روتے رہے۔ نواب زادہ نصر اللہ کا تار آگیا۔ اکثر لیڈروں کے تار..... دولتانہ نے بھی اس زمانے میں تار بھیجا کہ خدا کے لئے شورش بھوک ہڑتال چھوڑ دو۔ حضرت دین پوری کا' مولانا عبداللہ درخواستی کا' مفتی محمود کا' ولی خاں کا' محمود علی کا' اصغر خاں کا' تار پہ تار آرہے ہیں اور میں بے ہوش۔ میں نے اس دن محسوس کیا کہ کوئی روح کا تعلق بھی ہوتا ہے۔ جب میری آنکھ لگی۔ صبح چار بجے کے قریب' میں نے خواب دیکھا کہ ایک طرف انور شاہ کاشمیریؒ کھڑے ہیں اور ایک طرف عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور ایک طرف علامہ اقبالؒ کھڑے ہیں اور ایک طرف پیر مہر علی شاہؒ۔ یہ نہیں میں کہہ سکتا میرے شانوں پر کس نے ہاتھ رکھا۔ مجھے یاد نہیں۔ انہوں نے کہا شورش! خبردار ہراساں نہ ہونا' آخری فتح تمہاری ہو گی۔ خدا کی قسم ۔اگلے دن نو بجے ساری گورنمنٹ نے گھٹنے ٹیک دیئے اور میں رہا ہو گیا۔ غیر مشروط۔ تو موت ڈرنے کی چیز نہیں:

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ادب کہ شب کسی بزم میں وہ جو سر اٹھا کہ کہے صلا
جو کہے الست بربکم تو میں سر جھکا کے کہوں بلا!
پسر خلیل کی چیخ لا' جو ہے ذبح ہونے کی آرزو
کہ چھری رکے تو رکے مگر' نہ سرکنے پائے ترا گلا
نہ یزید کا وہ ستم رہا' نہ زیاد کی وہ جفا رہی
جو رہا تو نام حسینؓ کا' جسے زندہ رکھتی ہے کربلا

میں موت سے نہیں ڈرتا۔ یہ یونہی ڈراتے ہیں..... ہم نمٹ لیں گے! بھئی! کیا نمٹ لیں گے؟ ہم کوئی رئیس ابن رئیس ہیں؟ یہی ہے' اندر مر جائیں گے۔ چلو مار دینا۔ تمہیں تو تسلی ہو جائے گی۔ لیکن یہ بتادوں کہ اگر ہم اندر مر گئے تو ہمارا خون راتوں کو تمہیں ڈراؤنے خواب بن بن کے ستایا کرے گا۔ چین سے تم بھی نہیں بیٹھو گے۔ بھئی! ہم تو یہ کہتے ہیں کہ تم قوم کو حقیقت بتاؤ۔ یہ فوج سے ڈرتے ہیں۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ نیازی ٹائیگر کو پسپائی نامہ کس نے لکھ کر دیا تھا؟ اس کی انگریزی کس نے درست کی تھی؟ راؤ فرمان علی کو یہاں بلا کر کس نے کہا تھا کہ یہ ہینڈ اوور کرو۔ میں جانتا ہوں۔ یہ چیزیں منظر عام پر آئیں گی۔ اور اگر تم پاکستان کے معاملے میں ایماندار ہوتے۔ اب شکست کھانے کے بعد روس گئے ہو۔ اس وقت تو قرارداد پھاڑ کر باہر آگئے تھے۔ "ہم نہیں مانتے"۔ اگر روس کی قرارداد مانی ہوتی تو بنگلہ دیش نہ بنتا۔ نہ روس کی مانی' نہ چین کی مانی' نہ امریکہ کی مانی' نہ قوم کی مانی۔ چاہتے کیا ہیں یہ؟ دنیا کی طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ مغربی پاکستان کے کم از کم تین ٹکڑے کر دو۔ ابتدا دو کر دو پھر تین کر دو۔ ایک طرف پختونستان بنادو' پہلی جنگ عظیم میں جس طرح خلافت عثمانیہ کے ٹکڑے کئے گئے تھے۔ شرق اردن بنا دیا۔ شرق اردن' عرب کے جغرافیے میں کوئی نام نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ پہلی جنگ عظیم میں بنا۔ شام' عراق' یہ چھوٹے چھوٹے لبنان' فلسطین۔ اس طرح وہ یہاں چاہتے ہیں کہ سب سے بڑی جو اسلامی سلطنت تھی اس کا غرور توڑ دیا۔ دریائے آمو سے اٹک تک ایک پختونستان بنادو' یا پنڈی جہلم تک۔ اور ایک بلوچستان بنادو اور اس میں سندھ کے دریا کا وہ کنارہ شامل کر دو اور جو پنجاب ہے..... میں کہتا ہوں شورش کاشمیری..... کہ پنجاب کے خلاف دنیا کی طاقتیں یہ سمجھتی ہیں کہ ہم نے اس کی فوج کو دنیا میں ذلیل کر دیا ہے' کیوں نواب صاحب؟..... کہ اس کی فوج جو پہلی جنگ عظیم میں بھی لڑی تھی۔ اور کامیاب آئی۔ یہ بہادر فوج جو دوسری جنگ عظیم میں بھی لڑی تھی اور دنیا میں اپنا لوہا منوا کے آئی۔ پنجاب کی وہ فوج جسے ہندوستان کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا تھا۔ وہ فوج جس نے 65ء کی جنگ فرشتوں کی طرح لڑی تھی۔ اسے اس جنگ میں ذلیل کرایا گیا۔ کچھ روس' ہندوستان اور امریکہ نے مل کر ڈھاکہ ذلیل کرایا' نیازی جو چونڈہ میں لڑتا رہا وہ اپنے ہاتھوں سے مارا گیا۔ اس کے بعد اب باقی جرنیلوں کو کرنے والوں نے ذلیل کیا۔ فوج کا غرور توڑنے کے بعد اگر پختونستان بن گیا۔ میرے سی آئی ڈی والے بھائیو! لکھو۔ دنیا کی طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ پختونستان اور بلوچستان جس میں سندھ کا وہ کنارہ شامل ہو۔ یہ دو الگ الگ ریاستیں بنانے کے بعد سکھ مطالبہ کریں کہ پنجاب ہمارے گوروؤں کی نگری ہے' یہ ہمارے حوالے کیا جائے۔ پھر کسی طرف سے کوئی امداد نہ ہو گی اور سندھ میں اب جو طرح شروع ہو گی' آگے بڑھے گی' اور سوال پیدا ہو گا کہ پنجاب ہی سب خرابیوں کی جڑ ہے۔ تو ہندوستان اور روس مل کر سکھوں کو شہ دیں گے اور سکھ اپنے نانک کی نگری کی طرف بڑھیں گے۔ پنجہ صاحب کی طرف بڑھیں گے' حسن ابدال کی طرف بڑھیں گے کہ یہ ہمارا اسرائیل ہے۔ کہ یہ ہمارے گوروؤں کی سرزمین ہے۔ یہ بڑھیں گے تو ہم مسلمان اس وقت زندہ نہیں ہوں گے'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان کے ساتھ ملانے کے لئے جوان کے علاقے میں ایک پیغمبر کی قبر ہے' جوان کا مدینہ ہے' انہیں قادیاں کا لالچ ہو گا اور انہیں گورو نانک کی جنم بھومی کا لالچ ہو گا۔(مرزائی کمیونسٹ اتحاد مردہ باد۔ نعرے)۔ یہ دونوں مل کر پنجاب پر قابض ہوں گے' یہ تیسری ریاست ہے۔ چوں کہ مرزائی ہر اسلامی ملک سے غداری کرنا اپنا شعار سمجھتے ہیں۔ مرزائی اس وقت کہیں گے کہ قادیاں کی سرزمین' جس کے قصیدے لکھے جاتے ہیں۔ جہاں ان کا نبی سوتا ہے' اور ان کے نزدیک باقی ساری دنیا کافر ہے۔ وہ اس وقت قادیاں لینے کے لئے' اور سکھ یہ لینے کے لئے مشترکہ طور پر سٹیٹ بنائیں گے۔ مرزا بشیر الدین محمود کی یہ تقریریں موجود ہیں کہ یہ ملک ایک ہو کر رہے گا۔ اس وقت پنجاب کو قادیانی ریاست بنایا جائے گا اور تم ہمیں یہ اجازت بھی نہیں دیتے کہ ہم بتائیں کہ تم نے وہاں یہ مرزائی لگادیا اور وہاں وہ مرزائی لگادیا۔ لیکن ہم آپ کو بتادینا چاہتے ہیں' ہم عہد کرتے ہیں کہ ہم اپنا بچہ بچہ کٹادیں گے مگر کسی قادیانی کو اقتدار میں برداشت نہیں کریں گے۔(نعرہ تکبیر اللہ اکبر۔ پاکستان زندہ باد۔ قائداعظم زندہ باد۔ مرزائیت مردہ باد۔ قادیانیت مردہ باد)۔ پھر ایک دفعہ ہاتھ کھڑے کرو۔ لکھ لو میرے سی آئی ڈی کے بھائیو! السلام علیکم!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناقدو! وقت کے افکار بدلنے کے لئے
میں نے مجبور زبانوں کو نوا بخشی ہے
کج کلاہوں کی رعونت کا اڑایا ہے مذاق
میں نے تاریخ کے چہرے کو ضیاء بخشی ہے

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب گوجرانوالہ

بسلسلہ تحریک ختم نبوت 1974ء

آج میں کسی حالت میں بھی اس پوزیشن میں نہیں تھا اور نہ مجھے کسی نے یہ بتایا تھا کہ یہاں ایسا کوئی جلسہ ہو رہا ہے۔ صرف سعید مجھے دفتر میں ملے اور انہوں نے مجھے یہ کہا کہ آپ کے نام کا گوجرانوالہ میں اعلان ہو رہا ہے۔ میں نے کہا مجھے تو کسی نے بتایا نہیں۔ نہ مشورہ کیا' نہ اطلاع دی' نہ کوئی بات ہوئی۔ اور آپ تو جانتے ہیں کہ میری حالت کیا ہے۔ میں کیسے جا سکتا ہوں۔ حضرات میں یہ بات بتانا نہیں چاہتا تھا۔ یہ جو اس پیر سے پچھلا پیر تھا' میں نوابزادہ نصر اللہ خاں کے ہاں بیٹھا تھا۔ اسی سلسلے کی ایک میٹنگ تھی کہ یکایک مجھ پر غنودگی طاری ہوئی اور اس کے بعد میری ایسی ذہنی حالت ہوئی کہ میں بے ہوش ہو گیا۔ اور اس کے بعد اڑتالیس گھنٹے تک میں کومے میں رہا' اور تمام ڈاکٹر کوشش کرتے رہے۔ اخبارات میں اطلاع جان بوجھ کر روک دی گئی کہ کہیں مرزا ناصر احمد اسے اپنے باپ کے کسی نام نہاد معجزے سے نہ منسوب کر دے۔ بچے پریشان۔ بیوی پریشان۔ دوست پریشان۔ لیکن پھر بھی کم دوستوں کے سوا کسی کو اطلاع نہیں کی کہ میری حالت کیا ہے۔ بے شمار ڈاکٹر' کنگ ایڈورڈ کالج کے پروفیسر' میرے عزیز' علاج میں لگے ہوئے تھے۔ اور وہ یہی خدا سے کہتے تھے کہ اللہ میاں' اس وقت اسے زندہ رہنا چاہئے۔ ہماری تحریک چل رہی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے میرے اندر صحت کے آثار پیدا کئے اور میں اس طوفان سے نکل گیا جو میری صحت کے ساتھ ٹکرا رہا تھا۔ میری حالت اب اچھی نہیں۔ اب بھی اچھی نہیں۔ آواز میں وہ کرارا پن نہیں۔ آپ کے چہرے دیکھ کر میری صدا میں رونق پیدا ہو جاتی ہے۔ اور آپ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال اچھا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ دو چار دن سے میں بیٹھ جاتا ہوں۔ میرے اندر خون کی ایک قسم کی حرارت ہے۔ جس کا علاج جاری ہے۔ میں بھی کہتا ہوں میں کس وقت بیمار ہو گیا ہوں۔ جانے قدرت کو کیا منظور ہے۔ اب بھی لیٹا ہوا تھا گھر میں 'اور انکار کر چکا تھا کہ شمسی صاحب میرے پاس آئے اور کہا آیئے ذرا سیر کر آئیں۔ میں نے کہا سیر کی کوئی ضرورت نہیں۔ بیوی میری گھور رہی تھی کہ یہ سیر خطرناک ہے۔ یہ مجھے سیر کے بہانے گھر سے نکال لائے۔ اور آپ جانتے ہیں کہ شاعر قوم جب کسی کو سیر کے بہانے نکال لاتی ہے تو اس کا تہ منظر' پس منظر اور پیش منظر کیا ہوتا ہے۔ بہر حال ہم باتیں کرتے کرتے یہاں آگئے اور میں گوجرانوالہ ضرور آنا چاہتا تھا۔ اور آپ جانتے ہیں مجھے اس شہر سے دلچسپی بھی ہے۔ بہر حال یہ جلسہ سنا اور تقریریں سنیں۔ مجھے معلوم نہیں میرے بھائیوں نے مجھ سے پہلے کیا بیان کیا ہے۔ اور کیا بیان نہیں کیا۔ اس لئے کسی بات کا تکرار ہو جائے یعنی جو بات انہوں نے کہی وہ میں بھی کہہ دوں تو اس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں۔ لیکن نہیں' میں آپ کے لئے نئی باتیں لایا ہوں۔ میرے سوچنے کا' پڑھنے کا' بولنے کا' لڑنے کا' الجھنے کا' ستانے کا انداز بالکل مختلف ہے اور مختلف ہی رہا ہے۔ اور انشاء اللہ شاید اس وقت بھی میں آپ سے مختلف باتیں کروں گا۔ حمزہ صاحب تشریف لے گئے۔ انہوں نے بڑی مجاہدانہ باتیں کیں۔ بڑے غصے کی باتیں کیں۔ دلیری کی باتیں کیں۔ وہ ایک بہادر انسان ہیں۔ بہادر انسان اسی قسم کی باتیں کیا کرتے ہیں۔ اور ان جیسے لوگوں سے اس سے زیادہ مختلف باتیں آپ نہیں سن سکتے۔ اس کے بعد بھی جو تقریریں ہوئیں وہ بھی آپ نے سن لیں۔ بھائی شمسی نے جو کہا۔ جس طرح کہا وہ بھی آپ نے سن لیا۔ اب میں یہ سوچتا ہوں کہ اپنی داستاں کہاں سے شروع کروں :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ابتدا کی خبر ہے نہ انتہا معلوم!

لیکن بہر حال قادیانیت کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ میں نے اس پر بہت سوچا۔ میں آپ کی پوری روداد سے آگاہ ہوں' جو کچھ آپ یہاں کرتے ہیں' غلط نہیں کرتے۔ اتنی بات میں کہہ دوں۔ میں سب سے آگاہ ہوں۔ یہ عزیز انصاری' یہ اعجاز میر' یہ سعید یہ جتنے آپ کے نوجوان ہیں' مخلص ہیں' میرے پاس آتے رہے ہیں۔ اور مجھے لحظہ لحظہ کی تمام داستان سناتے رہے ہیں۔ حکومت بھی سناتی رہی۔ میں حکومت کا بھی بڑا دوست ہوں نا! یہ پتہ نہیں وہ مجھ سے ناراض بھی ہو جاتی ہے۔ مگر میں اس سے ناراض نہیں ہوتا۔ آپ جانتے ہیں۔ عاشق و معشوق میں لڑائی چلتی ہے۔ میری اس سے لڑائی رہتی ہے۔ اس کی مجھ سے لڑائی رہتی ہے۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ بہت سی باتیں ہوتی ہیں۔ تو میں آپ کے سامنے آج کچھ حصہ رکھوں گا۔ اور میں یہ نہیں چاہتا اب مسجدوں میں جلسہ ہو۔ میں نے آج بھی شمسی صاحب گواہ ہیں' ایک افسر سے کہا تھا۔ میں نے چیف سیکرٹری سے بھی کہا تھا کیونکہ بعض آدمیوں کی گرفتاری کے بارے میں' میں ان سے بات کر رہا تھا کہ انہیں رہا کر دیا جائے۔ ورنہ تحریک اس وقت سلگ رہی ہے۔ پھر بھڑک اٹھے گی۔ پھر شعلۂ جوالہ بن جائے گی۔ پھر یہ ایک ایسی آگ ہو گی جو ہمارے لئے ابراہیمؑ کا گلزار بن جائے گی۔ اور مرزا ناصر احمد کے لئے مرگھٹ کا شعلہ بن جائے گی۔ اس کو جانے دیں۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ کے گوجرانوالہ کا جو مشہور باغ ہے۔ شیرانوالہ باغ' وہاں پر یہ جلسہ ہو۔ میں آپ کے سامنے وہ تمام کہانی سناؤں۔ بقول شاعر:

کوئی ایسا اہل دل ہو کہ فسانۂ محبت
میں اسے سنا کے روؤں وہ مجھے سنا کے روئے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ ساری داستان آپ کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن تقریر کا آغاز کرنے سے پہلے' واقعات کے چہرے سے نقاب اٹھانے سے پہلے میں آپ کو ایک بات' اگرچہ جذباتی کہہ لیجئے' مگر نہیں جذباتی بات بھی کیا ہو گی۔ حقیقت یہ ہے..... کہنا چاہتا ہوں کہ کوئی سی حکومت' ذرا سنئے' کوئی سی حکومت..... یہ چلی جائے دوسری آجائے..... اب مرزائیوں کو مسلمانوں میں رکھ نہیں سکتی۔ بعض کہتے ہیں کہ صدر صاحب نے فرمایا ہے کہ تیس کے بعد میں اس مسئلے کو لوں گا۔ سب سے پہلے ملاقات میں نے ہی ان سے کی تھی۔ میری ملاقات ان سے ڈھائی گھنٹے رہی اور ہم نے بڑے پیار کی باتیں کیں۔ بڑی محبت کی باتیں کیں۔ بڑے تیور کی باتیں کیں۔ بڑے ناز و ادا کی باتیں کیں۔ بڑی شوخی کی باتیں کیں۔ تمکنت کی باتیں کیں۔ لطافت کی باتیں کیں۔ فصاحت کی باتیں کیں۔ بلاغت کی باتیں کیں۔ استدلال کی باتیں کیں۔ کبھی نظم کی باتیں کیں۔ کبھی نثر کی باتیں کیں۔ کبھی مرثیے کی باتیں کیں۔ کبھی نوحے کی باتیں کیں۔ ہم نے بڑی باتیں کیں۔ اور میری ان سے بڑی گفتگو ہوئی۔ وہ ابھی آپ سے میں عرض کروں گا۔ میں نے ان کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا۔ گالی دینے سے کیا فائدہ؟ ہت تیرے کی۔ دھت تیرے کی۔ ہت تیرے کی دھت تیرے کی۔ کیا فائدہ؟ ہم تو کہتے ہیں۔ صدر صاحب! ہمارے سر تاج' ہمارے لیڈر..... لیکن اس وقت' جب وہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیں۔ چلئے ہم ان کو پانچ سال اور دے دیں گے۔ اور پانچ سال حکومت کریں۔ لیکن یہ نہیں کہ ہمارے ساتھ گلی ڈنڈا کھیلیں' شطرنج کھیلیں' اور ہمیں خوبصورت الفاظ میں ٹالیں۔ جیسے کوئی ایشیائی معشوق جھوٹے وعدے سے ٹالا کرتا ہے۔ تو پھر ہمارے لئے بھی مشکل پیدا ہو جائے گی۔ پھر ہم بھی ذرا' جانتے ہیں' کچھ ٹیڑھے دماغ کے آدمی ہیں۔ پھر ہمارے لئے یہ ناممکن ہے۔ سوال

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدھا سادہ ہے کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دے دو۔ ہم ان سے نہیں لڑیں گے۔ ہم ان کے بچوں کی حفاظت کریں گے۔ ان کی بیٹیوں کی حفاظت کریں گے۔ ان کی اپنی حفاظت کریں گے۔ میں یہاں آکر' گوجرانوالہ کے مسلمانوں سے' (مرزائیوں سے ان کے) مار کھانے کے بعد' یہ کہوں کہ یار جانے دو انہیں مکانوں میں رہنے دو۔ نہیں یہ حوصلہ کر سکتا۔ گوجرانوالہ کے مسلمان۔ پہلوانوں کا علاقہ۔ اڑنگے پہ لا کر ایسی پٹخنی دیں کہ چار چول چوکس ہو جائے۔ ہمیں دن کو تارے نظر آرہے ہیں۔ یہ ناممکن ہے۔ مجھے سمجھ میں نہیں آتا۔ شمسی صاحب' یہ آپ جتنے بیٹھے ہیں' صدر صاحب قبلہ نے بھی فرمایا کہ میرا ختم نبوت پر ایمان ہے۔ اور جو ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتا وہ خارج از اسلام ہے۔ اور برخوردار حنیف رامے نے بھی یہی فرمایا۔ ہاں تو برخوردار ہی ہے' بچہ ہے اپنا۔ ہاں جی کیا ہے' میرے بیٹے کی عمر کا ہے۔ اس نے بھی یہی فرمایا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب تم یہ ایمان رکھتے ہو تو پھر قرارداد کیوں نہیں پیش کرنے دیتے۔ کیا اس مسئلے میں شیعوں اور سنیوں کی لڑائی ہے؟ شافعیوں اور حنفیوں کی لڑائی ہے؟ مقلد اور غیر مقلد کی لڑائی ہے؟ ہم تو اسلام کے دریا کی موجیں ہیں۔ آپس میں لڑو مگر ایک رہو۔ اب جب قرارداد آتی ہے۔ تو تم قرارداد پیش کیوں نہیں ہونے دیتے۔ لیکن بھائی تم "الفضل" نہیں پڑھتے' میں پڑھتا ہوں۔ آج کل مرزا ناصر احمد بھی کہتا ہے۔ جو خاتم النبین کو نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں ہے۔ رامے بھی یہی کہتا ہے۔ صدر بھی یہ کہتا ہے۔ پھر اختلاف ہے کہاں؟ معلوم ہوتا ہے تینوں راویوں کا منبع ایک ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بتائیں غلام احمد کافر ہے کہ نہیں ہے؟ صدر یہ بتائیں کہ مرزا غلام احمد کافر ہے کہ نہیں ہے؟ میری ایک وکیل سے بات ہوئی۔ میری بڑے بڑے افسروں سے بات ہوئی ہے۔ انہیں خود پتہ نہیں ختم نبوت کیا ہوتی ہے۔ میرے ایک دوست مر گئے ہیں۔ وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایم این اے تھے' میں جانتا ہوں۔ میاں منظور حسین۔ آپ بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے! ایک شریف نوجوان تھا۔ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ ان کا ایک لے پالک بچہ پستول لے کر مجھے لاہور میں قتل کرنے آیا تھا۔ کچہری میں اس نے مجھ پر گولی بھی چلائی تھی۔ لیکن میں یوں ہی مر جاؤں گا؟ جس دن اللہ کو منظور ہوگا۔ انٹا غفیل۔ اس سے پہلے تمہاری بندوقیں' تلواریں' گولیاں مجھ پر کیا اثر کر سکتی ہیں۔ میں تو انشاء اللہ اس دن مروں گا جس دن مرزا غلام احمد کی امت کو دفن کر دوں گا۔ یہ بات کیا ہے! تو بھائی میرے سیدھی سادی بات ہے۔ بڑی تقریریں کی ہیں۔ کسی مرزائی کو نہ مارو۔ جو تم نے پہلے کیا وہ ٹھیک ہے۔ ان (مسلمانوں) کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ وہ پکڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے ایک لڑکے کے ساتھ بد فعلی کی گئی ہے۔ میں چھوڑوں گا نہیں۔ لیکن آپس میں کیوں لڑتے ہو؟ پولیس بھی ہماری ہے۔ لاہور میں چودہ جون کو جو جلسہ ہوا تھا۔ ہڑتال ہوئی تھی۔ میں باہر نکلا۔ دفعہ چوالیس لگی ہوئی تھی۔ میرے ارد گرد دو ہزار کا جلوس ہو گیا۔ میں نے کہا۔ اچھا یار شرط یہ ہے کہ پولیس پکڑ نہ لے۔ ہنگامہ نہ ہو جائے۔ لپاڈگی نہ ہو جائے۔ تکرار نہ ہو جائے۔ خون خرابہ نہ ہو جائے۔ فساد نہ ہو جائے۔ تو میں نے انہیں کہا۔ کہ نعرہ کوئی نہیں لگانا۔ کہنے لگے اچھا آغا صاحب نعرہ نہیں لگائیں گے۔ اب میں آگے آگے اور نوجوان میرے پیچھے پیچھے۔ ایک چوک میں شاید کشمیری بازار تھا۔ پانچ سو کے قریب پولیس کھڑی تھی۔ لڑکے کب رہ سکتے تھے۔ انہوں نے پولیس کو دیکھ کر مردہ باد زندہ باد شروع کر دیا۔ تو میں نے کہا یار کوئی خرابی نہ ہو جائے۔ میں نے تقریر کی۔ پولیس کو مخاطب کیا۔ میں نے کہا۔ یہ بھی محمدؐ کے غلام ہیں۔ تم بھی محمدؐ کے عاشق ہو۔ یہ بھی کلمہ طیبہ پڑھتے ہیں۔ تم بھی اس کے حلقہ بگوش ہو۔ یہ بھی ان کو ماننے والے ہیں۔ تم بھی قرآن پڑھتے ہو۔ اور یہ بھی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ پر جانیں دیں گے۔ تم بھی جانیں دینے والے ہو۔ میری جوشیلی تقریر کے بعد پولیس کا ایک انسپکٹر کہتا ہے۔ شورش صاحب۔ وقت آنے پر معلوم ہوگا کہ ہماری گولی محمدؐ کے غازیوں کے سینے میں جاتی ہے یا کافر غلام احمد کے حامیوں کے سینہ میں۔ صدر صاحب! وہ زمانہ لد گیا ہے۔ مرزائیوں کو کافر قرار دے دو۔ ورنہ اب لڑائی کوچہ بازار میں نہیں ہوگی۔ تھانوں میں ہوگی' ہواؤں میں ہوگی' فضا میں ہوگی۔ اب اور کیا اشارے کروں؟ یہ لڑائی رکے گی نہیں۔ یار چھوڑو' مت مارو کسی مرزائی کو۔ خدا کی قسم کیا فائدہ؟ انتظار کرو ممبروں کا' اور جو ممبر مرزائیوں کو اقلیت قرار دینے کے حق میں نہ ہو' میں شورش کاشمیری کہتا ہوں..... جب تمہارے قابو میں آئے اس کی ٹانگیں توڑ دو۔ میں نے وہی زبان استعمال کی ہے' جو صدر نے سیاست کے لئے کی تھی۔ میں نے محمدؐ کے لئے کی ہے۔ صدر نے کہا تھا جو مشرقی پاکستان جائے گا' وہ واپس آئے گا تو اس کی ٹانگیں توڑ دی جائیں گی۔ زندہ نہیں بچے گا۔ یار حد ہو گئی۔ صدر پر تنقید کریں تو شورش جیل میں۔ احسان الٰہی ظہیر پر 302 کا مقدمہ۔ ہم بھی کہتے ہیں' صدر کو گالی دینے والا کمینہ ہے۔ لیکن بتاؤ تمہارے پاس صدر کی عزت کے لئے قانون ہے' محمدؐ کی عزت کی حفاظت کے لئے کوئی قانون نہیں؟ میرے شیعہ بھائی یہاں بیٹھے ہیں۔ علی غضنفر کراروی۔ یہاں پتہ نہیں انہوں نے یہ بات کہی کہ نہیں کہی۔ لاہور میں انہوں نے بڑے پتے کی بات کی۔ پہلے دن جب میٹنگ ہوئی۔ میرے ہی دفتر میں۔ تو کہنے لگے۔ ہم شیعہ بھی آئے ہیں۔ ہم تم سے کہتے ہیں کہ بعض شریر آدمی اور ذلیل آدمی چاہتے ہیں کہ یہاں پر شیعہ سنی فساد ہو جائے۔ بریلوی دیوبندی فساد ہو جائے۔ ہمارا کوئی فساد نہیں ہوگا۔ ہم ہوا کی مختلف لہریں ہیں۔ کوئی ان میں بہار کی لہر ہے۔ کوئی شبو کی لہر ہے۔ کوئی نسیم صبح ہے۔ کوئی باد صبا ہے۔ کوئی شام کی ہوا ہے۔ ہماری کوئی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑائی نہیں۔ بڑی کوشش کرتے ہیں بعض بد معاش۔ ہماری مجلس عمل میں بھی ایک دو نابالغ لڑکے آگئے۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ انہیں فوراً نکال دو۔ ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ علی غضنفر کراروی نے کہا۔ بھائی آپ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم تبرا کرتے ہیں' عمر فاروقؓ پر عثمان غنیؓ پر صدیق اکبرؓ پر۔ میں تبرا کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہوں۔ لیکن میں تم سے کہتا ہوں۔ اے سنی مسلمانو! تمہارے پنجاب میں مسیلمہ کذاب کا جانشین غلام احمد پیدا ہوا۔ تم صدیق اکبرؓ کا دینی جذبہ لے کر نکلو ہم علیؓ کی تلوار لے کر نکلیں گے۔ میں ڈیڑھ سال سے جو تحریک چلا رہا تھا اب سامنے آگئی ہے۔ بلکہ ایک اور رسالہ قادیانی محاسبہ کمیٹی نے شائع کیا ہے۔ جس میں درج ہے کہ برطانیہ نے تو اس ملک پر قبضہ کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ یہ حمزہ غلط نہیں کہتا۔ میں نے بھی صدر صاحب سے کہا تھا۔ وہ مجھ سے بڑے پیار اور محبت کی باتیں کر رہے تھے۔ میں ان مولویوں سے بھی کہتا ہوں کہ اے علمائے کرام! تم آپس میں لڑتے ہو۔ تمہاری لڑائی سے تاشقند اور بخارا میں روس کی لادینی آگئی۔ یہاں تم لڑتے ہو۔ تم سمجھتے ہو۔ تمہاری نمازیں قائم ہیں تو اسلام قائم ہے:

ملا کو ہے جو ہند میں سجدے کی اجازت
ناداں یہ سمجھتا ہے کہ اسلام ہے آزاد

میں نے صدر صاحب سے کہا تھا کہ قبلہ! میں نے زندگی میں دو بڑے سیاست دان کمینہ نواز دیکھے ہیں۔ وہ ہنسنے لگے۔ کہنے لگے' شورش! وہ کون کون سے۔ ان کے خیال میں بھی نہیں تھے۔ ایک تو سہروردی مرحوم بڑی کمینہ نوازی کرتے تھے' اور ایک آپ۔ خدا کی قسم۔ صدر ہے سچا۔ کہنے لگا یار تم نے بات تو صحیح کی ہے' مجھے سب کچھ پتہ ہے کہ انہوں نے ہمیں کتنے پیسے دیے' لیکن انہیں غلط فہمی ہے کہ انہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ووٹ دے کر اور چند پیسے دے کر ہمیں خرید لیا ہے۔ آپ حیران ہوں گے۔ میں مزید انکشاف کر رہا ہوں۔ کسی ملک پر قبضہ کرنے کے لئے دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک فوج پہ غلبہ حاصل کرے۔ دوسرے اقتصادی زندگی پر کنٹرول کرے۔ کارخانے' ملیں' دولت' سیم و زر اسے اپنے قبضے میں لے لو۔ چلئے ہماری کوئی لڑائی نہیں۔ میرے سی آئی ڈی کے بھائی یہاں بیٹھے ہوں گے۔ اللہ انہیں خوش رکھے! وہ بھی مسلمان ہیں۔ وہ سچی بات ضرور لکھیں گے۔ اور اگر ان میں کوئی مرزائی ہے اور جھوٹی بات لکھے گا' تو وہ آگے منظور ہی نہیں ہو گی کہ میں بفضل خدا اس کے تھانیداروں اور ایس پیوں سے زیادہ طاقتور ہوں۔ مجھے کوئی معمولی آدمی گرفتار نہیں کر سکتا۔ ڈی سی' کمشنر مجھے گرفتار نہیں کر سکتے۔ میری گرفتاری اگر کل کرنا چاہو گے تو ڈھاکے سے منظوری لینی پڑے گی۔ صدر صاحب کل ڈھاکے میں ہوں گے نا۔ وہ اور مجیب الرحمٰن :

آعندلیب مل کے کریں آہ وزاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

مجیب کا مرض بھاشانی' اور ہمارا مرض قادیانی۔ وہ پاگل کا بچہ ناصر احمد۔ یار پاگل کا بچہ نہیں۔ پاگل تو بڑے اچھے لوگ ہوتے ہیں۔ مجذوب ہوتے ہیں۔ ان میں ایک قلندرانہ ادا ہوتی ہے۔ یہ پاگل کا بچہ نہیں۔ یہ تو سؤر کا بچہ ہے۔ مرزا غلام احمد' کتے کا بچہ تھا۔ حنیف رامے صاحب مجھ پر مقدمہ چلاؤ۔ مرزا غلام احمد کہتا ہے' جو مجھے نہیں مانتے وہ کتیا کے بچے ہیں۔ صدر سے بھی میں نے کہا۔ وہ کہنے لگے۔ خدا کی قسم؟ میں نے کہا جی' وہ کہتا ہے..... وہ زانی عورتوں کی اولاد ہیں۔ کہنے لگا یار واقعی؟ میں نے کہا حضور! بالکل درست ہے۔ میں نے کہا جناب میں اپنے لئے غمزدہ نہیں ہوتا۔ آپ بھی اسے نہیں مانتے۔ وہ تو سب کو گالی دیتا ہے۔ آج ہی ظفر اللہ خان نے پھر کہا ہے لندن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں "جنگ" میں پڑھ لو۔ بی بی سی کا حوالہ ہے۔ "ٹائمز" لندن کا خط میرے پاس ہے۔ وہاں سے کٹنگ روز آتے ہیں۔ ظفر اللہ نے کہا ہے کہ جو ہمارے خلاف ہتھکنڈے استعمال ہو رہے ہیں' ہمیں اقلیت قرار دینے کے لئے تحریک چلائی جا رہی ہے' ہم انہیں کافر سمجھتے ہیں۔ مسلمان نہیں مانتے۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ میں نے قائداعظم کا جنازہ نہیں پڑھا تھا' کیونکہ ہم غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھا کرتے۔ اب بتایئے اس کے بعد وہ ہم سے الگ کیوں نہیں ہوتے ؟ جب وہ کوئی بات مانتے نہیں' ہم ان کے نزدیک کافر ہیں تو وہ کافروں سے الگ کیوں نہیں ہوتے ؟ میں نے اپنے پرچے میں اسے آج ہی لکھا ہے "دم بریدہ کتا"! صبح میرے پرچے میں پڑھ لو۔ لندن میں بیٹھا باتیں کرتا ہے۔ دیکھو جی ہیں کیا چیز! میں نے صدر صاحب سے کہا' یہ انگریز کی اولاد' وہاں بیٹھا باتیں کرتا ہے۔ کہنے لگے' ایم ایم احمد عالمی بنک کا نمائندہ بن کر گیا ہے۔ وہ امریکہ میں بیٹھا باتیں کرتا ہے۔ کہتے ہیں کہ فرانس نے مرزائیوں کے حق میں بات لکھی ہے۔ میں نے کہا جی فرانس میں جو سفیر ہے' شفقت محمود وہ بھی قادیانی ہے۔ وہ تو میرا دوست ہے۔ میں تو جانتا ہوں ڈاکٹر بشیر کا لڑکا ہے وہ۔ میں نے کہا جی آپ کرتے کیا ہیں ؟ انہوں نے پورے ملک پر قبضہ کا ایک منصوبہ بنایا ہے۔ میں نے "عجمی اسرائیل" میں بھی لکھا تھا۔ میں کبھی یہاں تین چار گھنٹے کی تقریر میں بتاؤں گا۔ میں رب ذوالجلال اور محمد مصطفیٰ ﷺ کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ مشرقی پاکستان مجیب نے الگ نہیں کیا۔ دنیا کی ایمپیریلزم نے مرزائیوں کے ساتھ سازش کر کے اسے الگ کیا۔ اس لئے کہ یہ نقشہ تبھی بن سکتا تھا۔ ایم ایم احمد' خبیث کے بچے نے' مشرقی پاکستان کی اقتصادی زندگی کو تباہ کیا۔ وہ ناراض ہوئے۔ جنرل نیازی' آپ کو معلوم ہے 1965ء کی جنگ میں جتنے جرنیل جنگ میں لڑے تھے' اور جن میں جنرل نیازی ٹائیگر کہلاتا تھا۔ انہیں مرزائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرنیلوں نے امریکہ سے سازش کر کے پنجاب کی فوج کو ہمیشہ کے لئے ذلیل کرنے کے مقصد کے تحت مشرقی پاکستان کو کٹوایا۔ جب یہ وہاں چلے گئے تو پیچھے سے سپلائی اور راشن بند کرادیا اور وہ شکست ہوئی۔ اب یہ سرحد بھی الگ کرانا چاہتے ہیں۔ بلوچستان بھی الگ کرانا چاہتے ہیں۔ سندھ بھی الگ کرانا چاہتے ہیں۔ اور جب پنجاب تنہا رہ جائے گا۔ اس میں یہ اپنی حکومت قائم کرنا چاہتے ہیں۔ مجھ سے ایک بہت بڑے سرکاری لیڈر کہنے لگے کہ جناب یہ مٹھی بھر ہیں کیا قبضہ کرلیں گے؟ میں نے کہا اس ملک کی تاریخ تم نہیں جانتے۔ اس ملک میں آریہ آئے مٹھی بھر تھے۔ انہوں نے قبضہ کیا اور سارے ہندوستان کے مالک بن بیٹھے۔ آریہ جب تمام ہندوستان پر چھا گئے تو مٹھی بھر مسلمان آئے۔ انہوں نے سارے ہندوستان پر قبضہ کر لیا' اور نو سو سال حکومت کی۔ جب مسلمانوں پر زوال آیا تو مٹھی بھر سکھوں نے پنجاب میں مسلمانوں کو پیچھے دھکیل کر اپنی حکومت قائم کر لی۔ اور جب سکھوں پر زوال آیا تو مٹھی بھر انگریزوں نے سارے ہندوستان پر قبضہ کر لیا۔ دنیا میں حکومت مٹھی بھر لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ جن کے پاس اقتصادی زندگی ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ فضائیہ کا جو ایئر مارشل ظفر چودھری ہے' یہ بھی مرزائی ہے۔ بحریہ کے ایڈمرل کی بیوی بھی مرزائی ہے۔ دو کور کمانڈر وہ بھی مرزائی ہیں۔ کور کمانڈر وہ ہوتے ہیں جن کے پاس جنگ کا ساز و سامان' پورا علاقہ اور فوج ہوتی ہے' جنگ کی حالت میں۔ وہ بھی مرزائی ہیں۔ ہمارے چودہ جرنیل ہیں اور میری اطلاع کے مطابق ان چودہ جرنیلوں میں آٹھ جرنیل مرزائی ہیں۔ یہ ہیں مٹھی بھر۔ اسی لئے تو یہ اپنی گنتی نہیں کراتے۔ چودہ بریگیڈئر مرزائی ہیں۔ پانچ سو کے لگ بھگ میجر مرزائی ہیں۔ یہ جو آپ کے پاس آیا تھا نا بریگیڈیئر۔ وہ بریگیڈئر پتہ ہے کون تھا؟ وہ مرزا بشیر الدین محمود کا داماد تھا۔ ساری فوج پر انہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے۔ اور یہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں۔ اب کہتے ہیں ہمیں اقلیت قرار دیا گیا تو ہم بنگلہ دیش کے حالات پیدا کر دیں گے۔ او بیوقوف کے بچو! بنگلہ دیش کے حالات اس لئے پیدا ہوئے کہ وہ سات کروڑ بنگالیوں کا سوال تھا۔ تم تو پنجاب میں سات لاکھ بھی نہیں ہو۔ آؤ میدان میں' جہاں آنا چاہتے ہو آجاؤ۔ تم سمجھتے ہو تم فوج کی معرفت ہمیں ذلیل کر لو گے؟ کبھی نہیں ہو گا۔ اگر تمہارے ساتھ عبدالعلی ہے تو ہمارے ساتھ بھی ٹکا خاں ہے۔ تم کیا کہتے ہو؟ باز آتے ہو کہ نہیں؟ رپورٹ ہے کہ جس دن وہ چناب ایکسپریس خیبر سے آرہی تھی اور نشتر میڈیکل کالج ملتان کے لڑکوں کو مارنا تھا' اس دن رات کے نو بجے سے لے کر دس بجے تک ڈونڈی پیٹی گئی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا ارشاد ہے کہ صبح اسٹیشن پر پہنچ کر ان گستاخ لڑکوں کو سرزنش کرو' جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام (لعنت اللہ علیہ) کے خلاف نعرے لگائے۔ یہ تحریر باقاعدہ موجود ہے۔ تم نے بزدل عورتوں کا کردار ادا کیا۔ یہ تو ہندو کیا کرتے تھے۔ جب ہماری لڑائی ہوا کرتی تھی۔ پتہ نہیں؟ لاہور میں یا گوجرانوالہ میں۔ مسلے آئے وچ بازار۔ اٹھنی پا بھواٹاں مار۔ تم ریوے کے سٹیشن پر مسلمانوں کو پیٹو تو جائز اور گوجرانوالہ کے مسلمان تھوڑی سی چھیڑ خوانی کر لیں تو ناجائز؟ میں کہتا ہوں' قومیں عقیدے سے زندہ رہتی ہیں' ایمان سے زندہ رہتی ہیں' دولت اور زر سے نہیں زندہ رہتیں۔

مرزا کہتا ہے میرے فرشتے کا نام ٹی چی۔ ٹی چی ہے۔ مسلمانو! سوچو۔ ہمارے بازوؤں میں طاقت پیدا کرو۔ ہم نہیں برداشت کریں گے مرزائی کی حکومت۔ مرزائی کی حکومت سے پہلے خدا ہمیں طاعون سے مار دے۔ پلیگ سے مار دے۔ کینسر سے مار دے۔ سیلاب سے مار دے۔ زلزلوں سے مار دے' منظور ہے۔ غلام احمد کی حکومت نہیں منظور۔ ہماری انکوائری روز ہوتی ہے۔ یہ دو کروڑ روپیہ ناصر احمد نے نکالا ہے'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں گیا ہے ؟ پوچھو' یہ روپیہ آتا کہاں سے ہے ؟ حمزہ صاحب! آپ کے قائداعظم کے ذکر سے ایک بات یاد آگئی۔ تصحیح کر دینا چاہتا ہوں۔ آپ نے کہا کہ مسلمان کے طور پر قائداعظم نے ظفر اللہ کو لیا تھا۔ قائداعظم نے ظفر اللہ کو مسلمان کی حیثیت سے نہیں لیا تھا۔ جس طرح جوگندر ناتھ منڈل کو لیا تھا اسی طرح اس کو بھی لیا تھا۔ یہ بھی ایک جوگندر ناتھ منڈل تھا۔ اسے اسلام کا نمائندہ سمجھ کر نہیں لیا تھا۔ اب دین کے مسئلے میں قائداعظم کی رائے کا سوال نہیں۔ وہ تو سیاست کے مسئلے میں ان کی رائے کا سوال تھا۔ دین کے مسئلے میں تو علمائے کی رائے ہی ثقہ ہو سکتی ہے۔ یہ ظفر اللہ ہے کیا؟ کچھ بھی نہیں۔ آپ کو خوشخبری سنا دوں۔ ظفر چودھری فضائیہ سے چلا گیا ہے۔ اس ہفتے کے اندر ان شاء اللہ' اور چار چلے جائیں گے۔ اور آپ کی بدولت جائیں گے۔ ضرور جائیں گے اور نہیں جائیں گے تو میں کہتا ہوں کہ ہمیں مارو گے تو پھر :

تو کہاں جائے گی کچھ اپنا ٹھکانہ کر لے
ہم تو کل خواب عدم میں شب ہجراں ہونگے

ہمیں مار کے تم کہاں جاؤ گے ؟ قرآن مجید کی قسم! کسی نے ہم پر حملہ کیا' ہمیں مارنے کی کوشش کی تو اس کے بعد وہ زندہ نہیں رہے گا۔ اگر کوئی شورش کو قتل کر دے تو کیا تم اس کا بدلہ نہیں لو گے ؟ (لیں گے۔ لیں گے)۔ لیکن میں کیا کروں میری حکومت مانتی نہیں۔ سیالکوٹ کا سینیٹر ظہور الحق بنگلہ دیش میں گیا ہے' مجیب کی مخبری کرنے۔ اس کی باتیں وہ مرزا ناصر احمد کو بتائے گا۔ میری آج کی اطلاع ہے کہ مرزائی کرنل اعجاز حسین کو ایک دو دن کے اندر جیل خانوں کا جوائنٹ سیکرٹری لگایا جا رہا ہے۔ تم ان حرکتوں سے باز آجاؤ۔ ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے۔ میں نے وعدہ کیا تھا کہ چودہ جون کی ہڑتال میں پسینے کا ایک قطرہ نہیں بہنے دوں گا۔ اور مسلمانو! تم مبارکباد کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستحق ہو کہ تم نے غیرت کا ثبوت دیا اور امن عامہ کا کوئی سوال پیدا نہ ہوا۔ اور اگر تم پر امن جلوس پر' ہم پر گولی چلاؤ گے تو ہم تمہارا تخم مٹا دیں گے۔ دیکھو جی ایک ہوتا ہے گورنمنٹ کا اسٹیبلشمنٹ سیکرٹری جو اس کی ٹیم کی تقرریاں کرتا ہے۔ تبدیلیاں کرتا ہے۔ تعین کرتا ہے۔ نوکریاں دیتا ہے۔ پنشنیں دیتا ہے۔ توسیع دیتا ہے۔ وہ سب سے بڑا سیکرٹری ہوتا ہے۔ اس کا نام ہے وقار احمد۔ آج میں پہلی دفعہ انکشاف کر رہا ہوں کہ وہ بھی قادیانی ہے۔ ساری فنانس کارپوریشنیں جہاں باہر سے روپیہ آتا ہے اور یہاں انڈسٹری میں لگتا ہے اس کے تمام ڈائریکٹر سوائے ایک کے قادیانی ہیں۔ اس کا مینجنگ ڈائریکٹر قادیانی۔ آپ کو معلوم ہے کہ بٹالہ انجینئرنگ کمپنی پنجاب کی سب سے بڑی لوہے کا کام کرنے والی فیکٹری' اس کا مالک مسلمان۔ حکومت نے اس پر قبضہ کر لیا۔ کروڑوں روپے کی فیکٹری پر۔ میں آپ کو بتاؤں ہم یونہی ذرا صبر کر رہے ہیں۔ اس فیکٹری کا نیا مینجنگ ڈائریکٹر..... دیکھو مسلمان کی دولت مرزائی کیسے کھا رہے ہیں' ریاض..... خورشید حسن میر۔ دہریہ کا ہم زلف۔ کمیونسٹ بنا پھرتا ہے۔ کمیونسٹ بھی نہیں ہے۔ کمیونسٹ تو بڑے کریکٹر کے لوگ ہوتے ہیں۔ دہریہ ہے۔ مرزائیوں کے خلاف نہیں بولتا۔ ریاض' میر کا ہم زلف چار ہزار ماہوار پر مالک بنایا گیا۔ لیکن وہ کون ہے؟ وہ بھی مرزائی ہے۔ اس کا کیا حق تھا؟ مل کیوں اس کے حوالے کی گئی؟ اس نے اپنے آنے کے بعد چالیس آدمی' پانچ سو روپے سے لے کر تین ہزار روپے ماہوار کے بھرتی کیے۔ ان چالیس میں سے پانچ پانچ سو تنخواہ لینے والے گیارہ تو مسلمان ہیں۔ باقی انتیس آدمی قادیانی ہیں جو تین ہزار روپے تنخواہ لیتے ہیں۔ سارا لوہا' سارا سریا' سارا نفع وہ لے جا رہے ہیں۔ سوئی گیس لاہور میں ایم ایم احمد کا عزیز مصطفےٰ خاں' وہ قادیانی۔ سوئی گیس آزاد ادارہ۔ کروڑوں روپے کی آمدنی۔ مصطفےٰ خاں جسے گیس کی منظوری دیتا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے' اس سے پانچ سو روپے رشوت لیتا ہے۔ وہ پانچ سو روپیہ اس فنڈ میں جا رہا ہے جو ہمیں غلام بنانے کے لئے ہے۔ میں الزام لگا رہا ہوں۔ بولو انشورنس کمپنی میں کتنا روپیہ ہے انصاری صاحب! دو سو پچاس کروڑ۔ ہمارے پیسے کی رقم۔ اس انشورنس کمپنی میں کئی مسلمان ایم اے موجود ہیں۔ مگر اس کا جنرل منیجر شریف جنجوعہ اس لئے لگایا گیا ہے کہ وہ قادیانی ہے۔ ٹیکسٹ بک بورڈ دو کروڑ روپے کا کاغذ درآمد کرتا ہے۔ اس کا چیئرمین راجہ غالب احمد قادیانی ہے۔ لاہور میونسپل کارپوریشن کا انجینئر قادیانی۔ آڈٹ آفیسر قادیانی۔ پولیس کا انچارج قادیانی۔ بھئی ہم کہتے ہیں انہیں نوکریاں دو۔ مگر جتنی ان کی شرح بنتی ہے اتنی دو۔ سارے ملک پر قبضہ کرنے کی سکیم تیار کی گئی ہے۔ یہ چیزیں پس منظر میں رکھئے اور پھر غور کیجئے کہ ربوے کا واقعہ کیوں ہوا؟ ربوے کا واقعہ اس لئے ہوا کہ مرزا ناصر احمد سمجھتا تھا عطاء اللہ شاہؒ مر گیا' ماسٹر تاج الدینؒ مر گیا' داؤد غزنویؒ مر گیا' حسام الدینؒ مر گیا' ظفر علی خاںؒ کا انتقال ہو گیا۔ اب کوئی باقی نہیں رہا۔ لڑکے لڑکے رہ گئے ہیں۔ ہمارا قبضہ ہے۔ اس نے ربوے میں اس واقعہ کو ٹیسٹ کیس بنایا کہ دیکھیں کہ مسلمانوں میں قوت مدافعت ہے کہ نہیں۔ مسلمان آگے آتے ہیں کہ نہیں۔ اگر مسلمان اسے برداشت کر جاتے تو تباہی یہاں ہوتی۔ لاہور ہوتی۔ لائل پور میں ہوتی۔ بھئی! ہمارا کیا ہے۔ ہم جس نبیؐ کے لئے کام کر رہے ہیں۔ اس کا سایہ عاطفت ہی ہماری رہنمائی کر رہا ہے۔ آج ظفر اللہ خاں نے لندن میں کہا ہے کہ ہمیں کوئی اقلیت قرار دینے کی جرات نہیں کر سکتا۔ اگر کسی نے اقلیت قرار دینا چاہا تو ہم زبردست مزاحمت کریں گے۔ یہ بی بی سی نے بھی براڈ کاسٹ کیا۔ دہلی نے بھی براڈ کاسٹ کیا۔ "جنگ" میں بھی چھپا۔ بتایئے کہ مٹھی بھر لوگ کہتے ہیں مزاحمت کریں گے۔ کیونکر کریں گے' اتنی ہمت کیسے آئی؟ کیا یہ برطانیہ کے ساتھ' امریکہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ' یورپی طاقتوں کے ساتھ مل کر بنگلہ دیش کی فضا پیدا کرنا چاہتے ہیں؟ بنگلہ دیش کے بنگالی بابو تھے۔ پنجاب تو رستم زماں گاما پیدا کرنے والا صوبہ ہے۔ ہمیں کون شکست دے سکتا ہے۔ یہ بڑی لمبی سازش ہے۔ شیخ دین محمد کے بیٹے سے جا کر پوچھئے۔ اس کے والد نے دستاویز لکھی تھی کہ مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا تو کیا ہو گا۔ میں جانتا ہوں۔ میری قوم شعر و شاعری سنتی ہے' لطیفے سنتی ہے' طنزیں سنتی ہے' مطائبات سنتی ہے۔ میں آپ کو حقائق سنا رہا ہوں۔ اگر آپ کے دل میں اثر کر سکتے ہیں تو کریں' نہیں کر سکتے تو جا کر آرام کریں۔ ہم مرزائیوں سے آخری لڑائی کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ آپ کے سامنے مظفر علی شمسی نے یہ کہا' ہم لڑائی کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ یہاں مرزائیوں کے مکانوں کو جو آگ لگی ہے' انہوں نے خود لگائی ہے۔ انہوں نے تین دن پہلے اپنی جائدادوں کے بیعے کرائے۔ گولیاں انہوں نے چلائیں۔ تم ہمارے بچے جیل میں نہیں رکھ سکتے۔ ہم نہیں بسنے دیں گے قادیانیوں کو اپنے علاقے میں۔ یا تو میری کوٹھی بناؤ' مرزا ناصر احمد کی کوٹھی کے ساتھ۔ وہاں عشق و عاشقی کی باتیں ہوں۔ میں اپنے بھائی ڈپٹی کمشنر اور پولیس کپتان سے کہتا ہوں۔ ہمارے مکان بناؤ ربوے میں۔ ناصر احمد کے مکان کے ساتھ میرا مکان۔ وہ ملکہ ترنم نور جہاں کہہ رہی تھی کہ مرزا غلام احمد کی بیٹی مبارکہ بیگم کے ساتھ میرا مکان ہو۔ میں نے نور جہاں سے کہا تو کیا کرے گی۔ کہنے لگی میں اسے پکا راگ سکھایا کروں گی۔ کہنے لگی۔ ہاں ہاں۔ میں ایک گناہ گار عورت سہی لیکن ختم نبوت کا عشق تو میرے دل میں بھی ہے۔ تو ہمیں اجازت دو' نہیں تو ہم تمہیں تاریخ کا انتظار کر رہے ہیں۔ جیل میں بھیج دو کوئی پروا نہیں۔ خدا کی قسم یہ لڑائی ہم نہیں کرتے تو اس کی وجہ ہے۔ مرزائی چاہتے ہیں کہ لڑائی ہو' آگ لگے' قتل و غارت ہو' ہم کبھی نہیں ہونے دیں گے۔ یہ جتنی آگ لگی ہے' مرزائیوں نے خود لگائی ہے'

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امداد لینے کے لئے حکومت سے۔ خلیفے سے۔ انشورنس کمپنیوں سے۔ وہ کہتے ہیں لڑائی ہو۔ لڑائی کا محاذ جو مسلمانوں کا ہمارے خلاف ہے۔ یہ محاذ ہمارے خلاف سے ہٹ جائے۔ حکومت کے خلاف ہو جائے۔ حکومت اور مسلمانوں کی لڑائی ہو۔ یہ آپس میں لڑ کر مریں اور ہم بچ جائیں یہ ہے ان کی چال۔

دوستو! کل ابھی حافظ آباد کے ہارون رشید اور حامد رشید میرے دفتر میں آئے۔ بڑے زمیندار ہیں۔ لکھ کر دے گئے ہیں کہ ہم اسلام قبول کرتے ہیں۔ اور مرزائیت پر لعنت بھیجتے ہیں۔ بڑے پرانے مرزائی ہیں۔ کالونی ٹیکسٹائل مل والا کیسے مسلمان ہوا؟ بھائی تم ان کا اقتصادی بائیکاٹ کرو۔ خدا کی قسم میں ساٹھ سال کا ہو گیا ہوں۔ سخت بیمار ہوں۔ تقریر تو پھر کبھی آ کے کروں گا لیکن میری ایک ہی تمنا ہے کہ یا اللہ مجھے موت دینی ہے تو محمدؐ کے راستے میں دے۔ تم مجھے پانچ سو جوان مخلص دے دو۔ اگر مرزائی پنجاب میں رہ جائیں تو مجھے کہنا۔ لاہور میں مرزائیوں کو اسلحہ سپلائی کیا جاتا ہے' یہ کہاں سے آتا ہے؟ اب میں مطالبے شروع کرتا ہوں۔ حکومت کا فرض ہے ہم میں سے اگر کوئی مرزائی کی جان لیتا ہے بے گناہ' اس کے مکان کو آگ لگاتا ہے تو وہ ذلیل ہے۔ لیکن ہم یہ برداشت نہیں کر سکتے کہ مرزائی اپنے مکان پر جائز اور ناجائز اسلحے کے انبار رکھیں۔ ان کا اسلحہ ضبط کیا جائے۔ نمبر دو ہم کسی مرزائی کو مسلمان بستی میں آباد نہیں ہونے دیں گے' کسی مرزائی کی دکان سے سودا لونہ دو' شیزان کا پانی یہاں نہیں آنا چاہیے۔ آخری بات! آپ ہمیں موقع دیں۔ میری بات مانیں قانون کو ہاتھ میں نہ لیں۔ میں جانتا ہوں۔ سب بے گناہ پکڑے ہوئے ہیں گوجرانوالہ میں۔ کسی کو قتل نہ کریں۔ بھٹو صاحب کو ہم نے امتحان میں ڈال دیا ہے۔ یا وہ انہیں اقلیت قرار دیں گے اور اگر کوئی ہیرا پھیری ہوئی تو پھر سارے پنجاب میں غدر پیدا کر دیا جائے گا۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ہم نہ رکیں گے' نہ ٹھہریں گے۔ کوچہ وبازار میں لڑائی ہو گی۔ مرزائیوں کو اس طرح مٹایا جائے گا جیسے برسات کے کیڑے اور مکوڑے مٹا دیئے جاتے ہیں۔ مرزائیوں کو اس طرح ختم کیا جائے گا جیسے جراثیم ختم کئے جاتے ہیں۔ مرزائیت اب اس ملک میں نہیں رہ سکتی ہے' مسٹر حنیف رامے! اور مرکزی حکومت سے ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ مرزائیوں کو کلیدی آسامیوں سے ہٹائے۔ اور اگر تم نے نہ ہٹایا تو مصطفےٰ خان سوئی گیس والے کو ہم بل ادا نہیں کریں گے۔ میں جانتا ہوں تمہارے شہر میں کون کون وزیر مرزائیوں کا رشتے دار رہا۔ میں نہیں جانتا سیالکوٹ سے کتنے دوست آئے ہوئے ہیں۔ یہ کشمیر موومنٹ کا سب سے بڑا علاقہ اور وہاں سے سینیٹر ایک مرزائی ظہور الحق؟ جب تک وہ کتا موجود ہے' شورش کاشمیری کا سیالکوٹ کے عوام سے بائیکاٹ ہے۔ مرزائی ہمیں کہتے ہیں' ہم کتیا کے بچے ہیں۔ تم نے عطاء اللہ شاہؒ کو گالیاں دیں' تم نے ثناء اللہ امرتسریؒ کو گالیاں دیں' تم نے داؤد غزنویؒ کو گالیاں دیں' میں کہتا ہوں تمہارا نبی غلام احمد کتے کا بچہ تھا۔ بشیر الدین محمود خنزیر کا بچہ تھا۔ اور سینیٹر ظہور الحق میں کہتا ہوں تم سے بڑا کتے کا بچہ پیدا ہی نہیں ہوا۔ مجھ پر مقدمہ چلاؤ۔ شورش کاشمیری اب جیل میں مرنا چاہتا ہے:

یہ کہہ کر حق جتا دوں گا محمدؐ کی شفاعت کا
کہ آقا تیری خاطر چکی میں نے جیل میں پیسی
سر سینکڑوں' جہاں میں سروں کی کمی نہیں
اس آستاں کی خیر ہو وہ آستاں رہے

اگر ہم نے محمد سے وفا نہ کی اگر ہم نے رسول اللہ سے وفا نہ کی اگر ہم نے رحمۃ للعالمینؐ سے وفا نہ کی' اگر ان کی اولاد سے وفا نہ کی' ان کے صحابہؓ سے وفا نہ کی' ان

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے منصب سے وفانہ کی' ان کے قرآن سے وفانہ کی' ان کی عظمت سے وفانہ کی' ان کی عزت اور ننگ و ناموس سے وفانہ کی' وہ دیکھو خدا کی قسم گنبد خضریٰ کی پیشانی پر پریشانی کے آثار ہیں کہ جس ملک میں میری امت سب سے زیادہ تعداد میں بستی ہے' وہیں ایک نبی میری نبوت پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے پیدا ہوا۔ آج کھڑے ہو جاؤ۔ علم دینؒ کا خنجر بن جاؤ۔ غازی عبدالرشیدؒ کی تیغ بن جاؤ۔ میں کہتا ہوں۔ ناصر احمد راج پال سے زیادہ خطرناک ہے۔ تم نے راجپال کو ختم کیا تھا۔ ناصر احمد اگر باپ کا بچہ ہے تو لاہور میں آئے' مسلمانوں کو خطاب کرے۔ اسے سب سے پہلے میں خنجر ماروں گا اور اگر میں خنجر نہ ماروں تو میں نظام دین کا بیٹا نہیں۔ یہ سؤر کا بچہ اس حکومت پہ اکڑتا ہے۔ میں جان بوجھ کر گالیاں دے رہا ہوں کہ حکومت' کیا چھوٹے چھوٹے بچوں کو پکڑ رہی ہے' مجھے پکڑے۔ میں جیل میں بھوک ہڑتال کر کے موت کی وادی میں جانا چاہتا ہوں۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے خدا کی قسم۔ سینٹرل جیل کے قیدیوں نے اٹھائیں سو روپے جمع کر کے مجھے بھیجے ہیں کہ یہ ہم قیدیوں کی طرف سے ختم نبوت کے لئے قبول کریں۔ خدا کے لئے سوچو۔ تم پیدا ہوتے ہو تو اذانیں دلواتے ہو۔ وہاں کہتے ہو "اشہد ان لا الہ الا اللہ"۔ تم نمازوں میں' تم مرنے کے بعد' تم جنازوں میں' تم عیدوں میں' تم نذر نیاز میں' چھوٹی چھوٹی باتوں میں' بریلویوں کو برا کہتے ہو کہ یہ "یارسول اللہ" کا نعرہ لگاتے ہیں۔ نعرے پر لڑتے ہو۔ یہاں تو خود "یارسول اللہ" بھی خطرے میں ہے۔ شرم کرو۔ ہم سب بھائی ہیں۔ بریلوی میرے بازو' دیوبندی میری آنکھیں' اہل حدیث میرا دماغ اور شیعہ مرا دل۔ دوستو! بس اس بات کا مجھ سے آج عہد کرو۔ ملک بڑے خطرے میں ہے۔ اس وقت مرزائیوں نے امریکہ کو ساتھ ملا رکھا ہے۔ لندن کو ساتھ ملا رکھا ہے۔ ہمارے بڑے بڑے دیوث وکیل ہائی کورٹ میں پیش نہیں ہوتے۔ مگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمدرد دواخانے میں اسلام سے ہمدردی پر تقریریں کرتے ہیں۔ لعنت ہے ان پر۔ ہم ان سب بے ایمانوں کو جانتے ہیں۔ ایک بڑا وکیل ہمارے پاس منظور قادر تھا۔ پیسے لے کر ادھر چلا گیا۔ مجھے کسی نے کہا آغا صاحب' وکیل اور ڈاکٹر کسی کی ذات نہیں پوچھا کرتے۔ انہیں پیسے سے غرض ہوتی ہے۔ میں نے کہا تم غلط کہتے ہو۔ ڈاکٹر کا پیشہ اور ہے۔ وہ عبادت کا پیشہ ہے۔ وکیل کا پیشہ کچھ اور ہے۔ یہ اپنے آپ کو ڈاکٹروں کے ساتھ نہ ملائیں۔ کہنے لگے کس کے ساتھ ملائیں۔ میں نے کہا طوائف اور وزیر' کسی کا اتہ پتہ نہیں پوچھا کرتے۔ بڑے وکیل گھر میں بیٹھے ہیں' کوئی بولتا نہیں۔ کوئی آگے آتا نہیں۔ ہم سب کچھ دیکھ رہے ہیں۔ لیکن اے میرے مسلمان بھائیو! اے گوجرانوالہ کے غیور مسلمانو! تم میری قبر پر فاتحہ ضرور پڑھنا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں اگر میں جھوٹ بولوں تو مجھ پر خدا کی لعنت ہو۔ میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ میں خود' میری بیوی' اپنی سات بچیاں اور بچے اپنے آپ کو محمد ﷺ کے قدموں پر قربان کر دیں گے۔ ہم اس وقت تک امن قائم رکھیں گے جب تک اسمبلی کوئی فیصلہ نہیں کرتی ہے۔ اگر اسمبلی نے کیس مخنثوں کے حوالے کر دیا۔ وہ ایڈوائزری کونسل بھی ہے۔ مخنثوں کی جماعت۔ اسلامک ایڈوائزری کونسل۔ جتنے معشوق علماء ہیں' اس میں جمع ہیں۔ اتنے قد کے علماء۔ کسی کا نام نہ لو یار۔ ساری اسلامی دنیا فیصلہ کر چکی ہے۔ مکہ معظّمہ میں تمام ملکوں نے ان کے خلاف کفر کا فتویٰ دے دیا ہے۔ یہ ایڈوائزری کونسل کیا ہے؟ استنجے کے ڈھیلے پھینک دیں تو ایڈوائزری کونسل کا ایک ممبر بن جاتا ہے۔ اور یہ بھی ہم برداشت نہیں کریں گے کہ کیس سپریم کورٹ کے پاس بھیج دیا جائے۔ تم نے بنگلہ دیش کا معاملہ سپریم کورٹ کے پاس بھیجا تھا؟ ملوں پر قبضہ کرنے کا معاملہ سپریم کورٹ میں بھیجا تھا؟ بنکوں پر قبضہ کرنے کا معاملہ بھیجا تھا؟ فیکٹریوں پر قبضہ کرنے کا معاملہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا تھا؟

تمہاری زلف میں آئی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامہ سیاہ میں ہے

تم جو کرو وہ عوام؟ اور جو ہم کہیں وہ بدنام؟ یہ نہیں ہو گا۔ آؤ ووٹ لے لو۔ چلو جمہوریت تمہاری ممانی لگتی ہے۔ ووٹ لے لو۔ ساری قوم کیا چاہتی ہے۔ اگر مرزائیوں کو پانچ فیصد ووٹ مل جائیں تو ہم دستبردار ہو جائیں گے۔ لیکن' یہ نہیں مانیں گے۔ میں حیران ہوں' یہ پنجاب اسمبلی ہے کیا؟ کہتے ہیں جی بحث میں دوسری بحث نہیں ہو سکتی۔ اور یہ بات وہ سپیکر کہتا ہے جس کا خاندان بڑا دین دار ہے۔ کہتے ہیں کہ بحث' پر بحث نہیں ہو سکتی۔ بحث ہدایت نامۂ خاوند ہے' کہ ہدایت نامۂ بیوی ہے کہ کوک شاستر ہے؟ کہ اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہو گا۔ یا کوئی طلائی کشتہ ہے یا:

پیر مغاں کے پاس وہ دارو ہے جس کے بعد
نامرد مرد' مرد' جواں مرد بن گیا

سو میرے بھائیو! میں آپ کے سامنے ہوں۔ میرے دماغ میں کسی کی آبرو کے بارے میں کبھی کوئی غلط خیال نہیں آیا۔ میں نے کبھی کسی کا پیسہ نہیں کھایا۔ میرے بھائی! ہم پر اعتبار کرو۔ جب گولی کھانے کا وقت آئے گا۔ قرآن مجید کی قسم سب سے پہلے شورش گولی کھائے گا۔ مگر میں کسی کے بچے کو فضول مروانا نہیں چاہتا۔ میں آپ سے یہی کہوں گا کہ اسمبلی کے فیصلے کا انتظار کرو۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ دن نہیں گزرے یہاں کچھ لوگ رہتے تھے
جو دل محسوس کرتا تھا' علی الاعلان کہتے تھے
گریباں چاک دیوانوں میں ہوتا تھا شمار ان کا
قضا سے کھیلتے تھے وقت کے الزام سہتے تھے

شورش کاشمیری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب چنیوٹ

بسلسلہ تحریک ختم نبوت 1974ء

صدر گرامی۔ معزز علمائے کرام اور میرے عزیز بھائیو!

مجھ سے پہلے جن علماء نے اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے' میں نے آنکھیں بند کر کے لیکن کان کھول کے ان کے خیالات سنے ہیں۔ جب میں یہاں پہنچا تو مولانا محمد شریف جالندھری' ناظم تحفظ ختم نبوت' مجلس عمل کی تاریخ بیان کر رہے تھے۔ کہ ہم لوگوں نے کس طرح بے سروسامانی کے ساتھ اس تحریک کا سفر شروع کیا' کس طرح ہم خارستان میں گئے' بیابان میں گئے' صحرا میں گئے' جنگل میں گئے' اپنے آبلوں کی کانٹوں سے تواضع کی۔ لو کو دیکھا' دھوپ کو دیکھا' آخر منزل مقصود پر پہنچ کر دم لیا۔ میں آج بہت خوش ہوں کہ آج اس جلسے کی صدارت میرے ایک عزیز اور مکرم بھائی کر رہے ہیں' جو حکومت میں بھی ایک آواز رکھتے ہیں' اور اپنی دھڑکن کو مسٹر بھٹو کی دھڑکن کے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ میں کچھ باتیں ان کے لئے کروں گا۔ کچھ آپ کے لئے کروں گا اور کچھ ربوہ شریف کے لئے کروں گا۔ مولانا محمد شریف نے آپ کے سامنے اپنی داستان بیان کی۔ اس کے بعد ایک نوجوان نے جس کا نام غلطی سے نصیر لیا گیا۔ اس کا نام آصف ہے۔ انہوں نے بڑے طنطنے' دبدبے' ولولے' جوش و خروش' جذبے' شعور' ارادے' متلاطم جذبات' کچھ طغیانی کے ساتھ' کچھ نوجوانی کے ساتھ اور کچھ روانی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ میرے متعلق جو کچھ انہوں نے کہا' وہ ان کی محض محبت تھی۔ نوجوان ظاہر بات ہے عمر رسیدہ لوگوں سے محبت ہی کیا کرتے ہیں۔ اگرچہ کبھی کبھی عمر رسیدہ لوگوں کو کٹی ہوئی پتنگ کی طرح لوٹنے کی کوشش بھی کیا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ پہلے میرے ذہن میں کچھ باتیں تھیں اب میں وہ نہیں کرنا چاہتا۔ میرے بھائی میاں عطاء اللہ (وزیر ریلوے) بیٹھے ہیں۔ گو ان پر میں نکتہ چینی نہیں کرنا چاہتا۔ اگرچہ غصے میں انہوں نے بہت سی باتیں کہہ دی ہیں۔ جو میں سمجھتا ہوں، تھیں تو ٹھیک، لیکن ہر بات کا ایک موقع ہوتا ہے، ایک محل ہوتا ہے۔ کبھی ہم میت پر پیانو نہیں بجایا کرتے۔ میت پر تو آنسو ہی بہایا کرتے ہیں۔ باقی شریف جالندھری صاحب نے جس جذبے اور جس ایمانی حرارت کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے اور جیسا کہ میرے مکرم تاج محمود نے بیان کیا ہے، یہ حقیقت ہے کہ وہ اس تحریک میں اپنے دل و دماغ کی توانائیوں، گہرائیوں اور پہنائیوں کے ساتھ شامل تھے۔ یہ ایک امر واقعہ ہے اس کی شہادت ہماری مجلس عمل، تمام ایم این اے، جو ہمارے ساتھ اپوزیشن میں شامل تھے، خواہ وہ چودھری ظہور الٰہی ہوں، خواہ وہ مفتی محمود ہوں، خواہ وہ مولانا احمد شاہ نورانی ہوں، جتنے بھی ہمارے بزرگ تھے، وہ بھی کہتے ہیں کہ انہوں نے ہمارا ساتھ ایسے دیا جیسے تحریک ختم نبوت کے دیوانے تھے۔ ہم نے انہیں صدارت اس لئے پیش نہیں کی کہ وہ کوئی وزیر ہیں یا وہ مولانا تاج محمود کو ریلوے کا ٹکٹ مفت لے دیں گے۔ انہوں نے اپنی خاندانی روایت کو قائم رکھا ہے اور اپنی ایک وجاہت کو، اپنے ایک خون کو قائم رکھا ہے۔ قادیانی مسئلے کے متعلق تین قسم کی باتیں کی جاتی ہیں۔ جیسا کہ مولانا عبدالرحیم اشعر نے بیان کیا۔ آپ جانتے ہیں کہ وہ غصے میں پیچ و تاب بھی کھا رہے تھے۔ ان میں سوز و ساز رومی کم تھا اور پیچ و تاب رازی زیادہ تھا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ مرزا غلام احمد نے یہ کہا ہے اور مرزا غلام احمد نے وہ کہا ہے۔ اس کی اب تو ہڈیاں بھی گل سڑ گئی ہیں۔ اور وہ قادیاں میں ہے اور جانے قادیاں میں ہے بھی یا نہیں ہے۔ جانے وہ کہاں ہے۔ جہاں بھی ہے خدا وہاں کسی کو نہ لے جائے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ربوہ میں کتاب

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپی ہے' جس میں مرزا کے الہام دیئے گئے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں یہاں مرزا ناصر احمد کے کوئی نہ کوئی معتبر ضرور ہوں گے جو میری تقریر وہاں تک پہنچائیں گے۔ میں اس اپنے قادیانی دوست سے کہوں گا کہ وہ مہربانی کرے' میرے الفاظ کو پورے طور پر نوٹ کر کے لے جائے' وہ مجھ پر بھی احسان کریں گے' اپنے فرقے پر بھی احسان کریں گے' کیونکہ وہ مجھے اپنے طور پر عذاب الٰہی سمجھتے ہیں۔ اس لئے میں کوئی ایسی بات نہیں کروں گا جو دل آزاری کی ہو یا غصے کی ہو۔ بہر حال مولانا عبدالرحیم اشعر نے جو کچھ بیان کیا 'میں کہتا ہوں اگر وہ کتاب ریوے میں چھپی ہے تو آپ مجھے اس کا ایک نسخہ دیں۔ میں کل ہی مسٹر ذوالفقار علی بھٹو سے کہہ کر اسے ضبط کرادوں گا۔ یہ کوئی بات نہیں۔ اس پر غصے کا اظہار نہیں کرنا چاہیے۔ جیسا کہ سعید اعوان صاحبؒ نے کہا کہ خورشید حسن میر تقریر کر رہے تھے :

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
تیری زلفوں کے سب اسیر ہوئے

بہر حال سعید اعوان صاحب بہت اچھی باتیں کر رہے تھے۔ میں بھی ان کی زبانی خورشید حسن میر کی باتیں سننا چاہتا تھا۔ آپ کو بھی ان کی باتیں سن لینی چاہیے تھیں' لیکن آپ نے ان کی باتیں نہیں سنیں۔ آپ نے کہا رامے صاحب کو جانا چاہیے۔ رامے صاحب کو بھیجنے والا بھیجے گا اور ضرور بھیجے گا :

کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں

آپ جانتے ہیں نا بہادر شاہ ظفر آخری مسلمان بادشاہ تھا۔ اس نے کہا تھا ..... کس کی بنی ہے عالم ناپائیدار میں۔ باقی یہاں انقلاب ہوتے ہی رہتے ہیں۔ رات کو جو وزیر ہوتا ہے دن کو جیل میں اسیر ہوتا ہے۔ کسی کا نام بے ادبی سے یا توہین سے نہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیناچاہیے۔رات کو سوتے ہیں تو ہیر کے ساتھ۔ صبح اٹھتے ہیں تو سسی کے ساتھ۔گلہ نہیں کرنا چاہیے۔رامے بہت اچھا آدمی ہے'نوجوان ہے'ایم اے ہے۔ابھی تجربہ اس کے پاس ہے نہیں۔بھٹو صاحب کی نوازشوں سے وزارت اعلیٰ اسے مل گئی ہے۔اب اسے کھیلنے دیجئے۔ بعض لوگ اقتدار کو بھی گلی ڈنڈا سمجھ کر کھیلا کرتے ہیں۔اس سے آپ ناراض کیوں ہوتے ہیں؟ناراض ہونے والی کوئی بات نہیں۔یہ باتیں میں نے برسبیل تذکرہ'برسبیل تفنن'برسبیل مطائبات آپ کے سامنے رکھی ہیں۔ آپ کے گوش گزار کررہاہوں۔اصل باتیں میں آپ کے سامنے ابھی کروں گا۔میں اتنا بیمار تھا کہ صبح گیایا شام گیاوالی کیفیت پیدا ہو چکی تھی۔اور میں چارپائی پر ہی بول وبراز کرتا تھا۔چالیس چالیس گھنٹے تک بے ہوش رہا۔شاید اللہ کو یہ منظور ہے کہ میں اس وقت تک زندہ رہوں جب تک ربوے کی مخلوق رخت سفر نہ باندھ لے۔اگرچہ انہیں بھیجنا حکومت کا کام ہے۔ہمارا کام تو یہ ہے قرارداد پاس کردو'التجا کردو'التماس کردو'درخواست کردو' استدعا کردو'تقریر کردو'ریزولیشن کردو'ہاتھ کھڑے کردو'آندھی کی طرح اٹھو اور غبار کی طرح بیٹھ جاؤ۔

بھٹو صاحب ایک زمانے میں میرے بہت مہربان دوست تھے۔مکرم دوست تھے۔گو ان میں اور مجھ میں مجلسی اعتبار سے'ذہنی اعتبار سے'سیاسی اعتبار سے' اقتدار کے اعتبار سے'قابلیت کے اعتبار سے'لیاقت کے اعتبار سے'حذاقت کے اعتبار سے'فراست کے اعتبار سے'ذہانت کے اعتبار سے کوئی چیز مماثلت نہیں رکھتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ بڑے ذہین آدمی ہیں۔ حسن وہ ہوتا ہے جس کا سوکنوں کو بھی اعتراف ہو۔وہ بڑے فطین آدمی ہیں۔اور ان کی قابلیت ایک تسلیم شدہ چیز ہے۔ انہوں نے بڑی نازک سے نازک صورتحال کا مقابلہ کیا اور اب وہ اپنی کشتی کو لے کر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجوں سے کھیلتے ہوئے سمندر کے کناروں پر چلے گئے ہیں۔ میں ان کے دور میں دو دفعہ پکڑا گیا۔ ایک دفعہ 1972ء میں پکڑا گیا اور 1973ء میں رہا ہوا۔ یعنی میں اپنے دوست کے عہد میں پکڑا گیا۔ پھر ختم نبوت کی تحریک میں ایک پریس ضبط' دوسرا پریس ضبط' میں اندر۔

بہر حال! میں نے ساری زندگی کالجوں میں' یونیورسٹیوں میں یا شہروں میں تقریریں کی ہیں۔ مگر آپ چنیوٹ کے رہنے والوں سے مجھے پیار ہے کہ آپ نے قادیاں کو وہ پانی پلایا ہے' وہ پانی پلایا ہے کہ دریا کا پانی ختم ہو گیا ہے۔ لیکن انہیں وہ پانی یاد ہے۔ مرزا ناصر احمد' مرزا طاہر احمد کے بھائی ہیں نا۔ وہ بھٹو صاحب کے پاس جاتے تھے اور کچھ باتیں واتیں کر آتے تھے اور ان کا خیال تھا کہ ہم نے بھٹو صاحب کو قائل کر لیا ہے' اور بھٹو صاحب ہماری حفاظت کریں گے۔ میں نے رہائی کے بعد بھٹو صاحب کے ساتھ باتیں کیں۔ مجلس عمل میں اکثر باتیں ہوا کرتی تھیں۔ مولانا یوسف بنوری اور دوسرے اکابر کو پتا ہے' میں کہا کرتا تھا کہ یہ غلط ہے کہ ناصر احمد کا جادو بھٹو صاحب پر چلے۔ بھٹو صاحب ہی انہیں اقلیت قرار دیں گے اور پھر اس سال آپ نے دیکھ لیا کہ بھٹو صاحب نے انہیں اقلیت قرار دے دیا۔ اب ان شاء اللہ بھٹو صاحب ہی انہیں یہاں سے نکالیں گے۔ آپ کیوں غصہ کرتے ہیں' کیوں ناراض ہوتے ہیں؟ آپ رامے کے پیچھے کیوں پڑ گئے ہیں؟ رامے بھی کوئی چیز ہے؟ لاحول ولا قوۃ الا باللہ:

اے داغ برا مان نہ تو ان کے کہے کا
معشوق کی گالی سے تو عزت نہیں جاتی

میں جو باتیں آپ کے سامنے کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان سے غافل نہیں ہوں۔ جب ہم نے یہ تحریک شروع کی' ایمان داری کی بات ہے تحریک آپ نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع' کی فضا ہم نے پیدا کی۔ اگر آپ لوگ گولی نہ کھاتے' مار نہ کھاتے تو ربوے کی سرزمین تنگ نہ ہوتی۔ ایک بات میں کہنا چاہتا ہوں۔ جب ربوہ کے سٹیشن پر نشتر کالج ملتان کے لڑکوں کو مار پڑی تو مولانا تاج محمود نے مجھے لاہور ٹیلیفون کیا۔ میں نے کہا ہم بھی میٹنگ کرتے ہیں' آپ بھی بلائیں۔ پھر آپ کی وجہ سے' آپ کی بدولت' احتجاج کی وہ تحریک پھیلی' وسیع ہوتی چلی گئی' اور پھر اس کی یہ شکل بنی کہ فلاں تاریخ کو ہم ہڑتال کریں گے۔ چودہ جون کو ہڑتال کی گئی۔ میں 1930ء سے ہڑتالیں کراتا رہا ہوں' اور ہڑتالیں دیکھتا رہا ہوں' اور ہڑتالوں ہی سے گزرتا رہا ہوں۔ تو میں نے ایسی کامل ہڑتال نہیں دیکھی۔ 14 جون سے پہلے جب میں بھٹو صاحب سے ملا' ان سے دو ڈھائی گھنٹے باتیں ہوتی رہیں۔ تو مجھے یہ فخر ہے کہ بھٹو صاحب نہیں مان رہے تھے' وہ کہہ رہے تھے شورش! کیا مسئلہ لے کر آگئے ہو۔ یہ کوئی مسئلہ ہے؟ میں نے کہا سر! نہیں اس پہ غور کریں۔ وہ بڑے وسیع مطالعے کے آدمی ہیں۔ میں نے انہیں کہا آپ علماء سے ملیں تو سہی۔ وہ علماء سے ملنے سے ہچکچاتے تھے۔ میں نے کہا جی ہم ہڑتال کریں گے۔ کوئی ٹکراؤ نہیں ہونا چاہیے۔ وہ کہنے لگے میرا کوئی ٹکراؤ نہیں۔ میں نے کہا اب ہماری ہڑتال کامیاب ہونی چاہیے۔

میں نے مولانا سے کہا۔ کوئی ساٹھ ستر علماء بیٹھے تھے۔ مولانا یوسف بنوری بھی بیٹھے تھے' قبلہ مفتی محمود بھی بیٹھے تھے۔ یہ سب علماء تشریف فرما تھے۔ میں نے کہا کہ کل آپ کو بھٹو صاحب بلائیں گے اور بات چیت کریں گے۔ آپ اپنا کیس پورے طور پر تیار کریں۔ اور ایک بات اور ہے کہ آئندہ مجھے نہ کبھی ان کے پاس لے کر جائیں' یہ بات مجھے بتانی نہیں چاہیے تھی مگر میں بتاتا ہوں۔ میں نے کہا کہ جی۔ وہ مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں کہ میں ان کے سامنے احسان سے سر جھکا دیتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب وہ مجھے ملتے ہیں تو وہ کہتے ہیں تم میرے بڑے بھائی ہو۔ ایک دفعہ کہنے لگے اسی طرح۔ تم میرے بڑے بھائی ہو۔ کیا تم مجھے بھائی نہیں سمجھتے ؟ بولتے کیوں نہیں۔ میں نے کہا جی ہاں۔ حضرت یوسف کے بھی بڑے بھائی تھے۔ خدا شاہد ہے' میں نے کہہ دیا۔ یہ بات نہیں ہے' مجھے پتہ ہے' ایسی باتوں سے میں آئندہ بھی قید ہوں گا اور میرا جنازہ بھی جیل خانے سے نکلے گا۔ میں کسی کا محتاج نہیں ہوں۔ میں آج تک کسی آدمی کا ایک پیسے کا شرمندہ نہیں ہوں۔

ناصر احمد صاحب! یہ آصف جیسے جو جوان ہیں' یہ سچے نوجوان ہیں' ان کا جذبہ صادق ہے۔ یہ ان کی شرافت ہے کہ تم نے اسمبلی میں جو شہادت دی اسے بے نقاب نہیں کیا۔ اگر وہ بے نقاب ہوتی تو تم اسمبلی ہال سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ تم نے وہاں کہا کہ ہمارا مسلمانوں کے ساتھ اختلاف ہے ہی نہیں۔ یہ داستانیں باہر نہیں آئیں اور تم یہاں پر رہ رہے ہو۔ مرزا کے الہامات کا تو میں حافظ ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ اللہ (معاذ اللہ) مجھ سے ہے اور میں اللہ کے نطفے سے ہوں۔ ان کی بات ہی کیا ہو سکتی ہے ؟ میں اس لئے اس کے الہامات' اس کی داستانیں' اس کی کتھا' اس کی کہانی :

رہیں گی بعد میرے بھی یونہی رسوائیاں میری
میں چپ ہوں گا تو پھر دنیا کہے گی داستاں میری

میں انہیں بیان نہیں کرنا چاہتا۔ مرزا غلام احمد کی وہ جو الماری ہے جس پر اسے بہت غرور و ناز تھا' جس غرور و ناز پر اس نے ترقی کی' انگریزوں نے اسے اپنا آلہ کار بنایا۔ میری کتاب عنقریب آ رہی ہے۔ میں میاں صاحب! آپ کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں۔ مجھے سینٹرل انٹیلی جنس کے ایک افسر نے یہ رپورٹ اپنے ریکارڈ میں سے نکال کر دی ہے کہ جب انگریز یہاں پریشان تھے اور کہتے تھے کہ مسلمانوں سے جہاد

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جذبہ نہیں جاتا ہے' اس جہاد کے جذبے کو کس طرح کم کیا جائے' ہم نے اتنے ظلم کئے' علماء کو پھانسی پر لٹکایا' ہم نے بنگال سے کلکتے تک اور پٹنہ اور نواکھلی سے لے کر خیبر تک علماء کی ڈاڑھیاں منڈوائیں۔ جن کی جبینوں پر سجدوں کے نشان تھے' ہزاروں کی تعداد میں انہیں لٹکادیا۔ درختوں کے ساتھ باندھا۔ نیچے آگ کاالاؤ روشن کر کے ان کی چربی پگھلنے کا انتظار کیا لیکن مسلمانوں نے جہاد سے کبھی انحراف نہ کیا۔ ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر نے تحریر کیا۔ ء کہ مسلمانوں سے جہاد کی روح کو اسی طرح سلب کیا جا سکتا ہے کہ انہیں جہاد کی تنسیخ کے لئے کوئی الہامی سند پیش کی جائے۔ پھر ہندوستان کے پانچ بڑے پادریوں نے اپنی رپورٹ میں لکھا کہ جب تک ہم ان میں ایک پیغمبر نہ پیدا کریں' پیغمبر عربی کا لفظ نہیں ہے' یہ فارسی کا لفظ ہے۔ عربی میں نبی اور رسول کہا جاتا ہے۔ نبی کا ان لوگوں پر اطلاق ہوتا ہے جو خدا سے کلام کرتے ہیں اور پھر اپنی قوم کے سامنے خدائی کلام بیان کرتے ہیں اور رسول اِس ہستی مقدس کو کہتے ہیں جن پر کوئی کتاب شریعت نازل ہوتی ہے اور وہ اپنی قوم کو ضابطہ حیات کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ انگریز نے سوچا کہ مسلمانوں میں جہاد کی تنسیخ کے لئے کوئی پیغمبر پیدا کیا جائے۔ یہ رپورٹ جو اس وقت کے ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس بیورو نے مجھے دی ہے وہ میں اپنی کتاب "تحریک ختم نبوت" میں نقل کر رہا ہوں۔ اس نے کہا کہ جب یہ سوال پیدا ہوا۔ اور یہ رپورٹ ہندوستان میں آئی تو پنجاب کے گورنر سے مشورہ کیا گیا اور اس کے بعد ڈپٹی کمشنر سیال کوٹ کی ڈیوٹی لگائی گئی اور ڈپٹی کمشنر نے پانچ آدمیوں کو انٹرویو کی خاطر بلایا۔ چار فیل ہو گئے۔ مرزا غلام احمد پاس ہو گیا۔ میں نے ان پانچوں کے نام اس کتاب میں دے دیئے ہیں' اور سرکاری دستاویزات کا حوالہ دے دیا ہے۔ اس طرح مرزا صاحب نبی بنے۔ اور پھر نبی ہونے کے بعد انہوں نے جو کارنامے انجام دئے' جو خدمات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ڈھیر لگایا۔ انہوں نے عیسائیوں کے ساتھ مناظرے کئے' انہوں نے یہ کہا کہ میں مسلمانوں سے اپنی بات تبھی منوا سکتا ہوں کہ میں عیسائیوں سے مناظرے کروں۔ مسلمان کہیں گے کہ برسر اقتدار جماعت کے مذہب کے ساتھ یہ مناظرے کرتا ہے۔ پھر بعد میں اس کی معافی ناموں کی ایک لمبی چوڑی داستان ہے جو میں بعد میں بیان کروں گا۔ اس نے کہا کہ عیسائیوں سے مناظرے اس لئے کرتا ہوں کہ مسلمانوں پر میرا اعتماد قائم ہو جائے۔ جب ان پر اعتماد قائم ہو گا تو تنسیخ جہاد کا فلسفہ بھی قائم ہو گا۔ آج سے ساٹھ سال پہلے افریقہ میں ایک کتاب لکھی گئی جو وہاں کی یونیورسٹی کے ایک انگریز پروفیسر نے لکھی۔ وہ کہتا ہے کہ افریقہ میں قادیانیوں کو دیکھ کر میں دفتر خارجہ گیا کہ ہماری ہندوستان میں حکومت ختم ہو چکی ہے' لیکن افریقہ میں اسلامی ملکوں میں جہاں ہم عیسائیت کی تبلیغ کے لئے جاتے ہیں وہاں پر قادیانی مشن قائم ہیں۔ یہ ہمیں پریشان کرتے ہیں۔ آپ ان کی سرپرستی کیوں کرتے ہیں؟ انہیں چھوڑیئے اور انہیں نکالئے؟ تو وزارت خارجہ نے پادری کو جواب دیا کہ دیکھو تم ان کا مذہبی سطح پر مقابلہ کرو۔ ہم ان کی سرپرستی صرف سیاسی سطح پر کرتے ہیں۔ سیاسی انداز میں کرتے ہیں۔

اگر میں مرزا غلام احمد کی نبوت سے لے کر پلومر وائن تک کی داستانیں بیان کرنے لگوں اور اس کے بعد اس کی اولاد کے واقعات پیش کرنے لگوں اور اس کے بعد نوردین کے واقعات پیش کرنے لگوں' پھر یہ بتاؤں کہ محمد علی اور مرزا بشیر الدین میں اختلاف کیونکر پیدا ہوا' پھر اس کے بعد پہلی جنگ عظیم میں یہ کیا کچھ کرتے رہے۔ یہ لمبی چوڑی داستانیں ہیں۔ انہیں بیان کرنے میں ساری رات گزر جائے گی۔ اس کے لئے نہ میری صحت اجازت دیتی ہے' نہ میرا جگر یاوری کرتا ہے' نہ میرا گلا وفادار رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے قادیانی امت کے ساتھ کوئی سمجھوتہ کر رکھا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ میں نے بھٹو صاحب کے سامنے ان کی دستاویزی چیزیں رکھیں۔ وہ زبانی قائل نہیں ہوتے۔ وہ ذہین بھی ہیں' وہ بذلہ سنج بھی ہیں' وہ حاضر جواب بھی ہیں' ان کی گرفت بھی بڑی ہے' پکڑ بھی بڑی ہے۔ وہ سیاست دان بھی ہیں۔ مدبر بھی ہیں۔ مفکر بھی ہیں۔ میں نے "عجمی اسرائیل" کتاب بھٹو صاحب کے سامنے رکھی۔ اپوزیشن اپنی جان کو ہتھیلی پہ رکھ کر باہر نکلی اور بھٹو صاحب نے مرزائیوں کو اقلیت قرار دیا۔ باقی رامے پر تنقید سے کیا حاصل ؟ وہ بے چارہ کس قابل ہے ؟ او میرے چنیوٹ کے مسلمانو! مرزا ناصر احمد کی چال یہ ہے کہ وہ ہمیں بھٹو سے لڑا دے اور پھر اپنا راستہ ہموار کرے۔ وہ ہمیں ہماری فوج' ہماری پولیس' ہمارے ڈپٹی کمشنر سے لڑانا چاہتے ہیں۔ نالائق تو ہر جگہ ہوتے ہیں۔ باقی یہ ایک حقیقت ہے کہ جو محمد ﷺ کی غلامی کا باغی ہے وہ شورش کاشمیری ہو' خواہ عطاء اللہ ہو' خواہ تاج محمود ہو' قابل گردن زدنی ہے۔ محمد ﷺ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ وہ ہمارے آقا' ہمارے مولا' ہمارے سب کچھ وہ۔ میں موت ووت سے نہیں ڈرتا۔ موت تو ایک دن آنی ہی آنی ہے :

ہے یہاں فرصت کردار نفس یک دو نفس
عوض یک دو نفس قبر کی شب ہائے دراز

بھٹو صاحب مجھے کہنے لگے شورش ! کیا کروں۔ مجھے امریکہ اور برطانیہ سے چٹھیاں آرہی ہیں۔ ہم نے کہا کہ بات تو ٹھیک ہے' ہم ان سے امداد لیتے ہیں۔ کسی سے معاشی کسی سے عسکری۔ ہم نے مولانا یوسف بنوری' مولانا تاج محمود سے کہا۔ یہ عرب ملکوں کے پاس گئے اور اللہ نے کام بنا دیا۔ چودھری سر ظفر اللہ خان کو آپ جانتے ہیں ؟ ویسے اب کپکپی طاری ہے اس پر' آنکھوں میں بھی' ہاتھوں میں بھی..... بیچارہ اپنی کوٹھی میں بیٹھا پڑھتا رہتا ہے :

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر و مینا میرے آگے

اب وہ جوانی کو ڈھونڈ رہا ہے۔ ایمان پہلے دغا دے گیا تھا۔ جوانی اب دغا دے گئی ہے۔ آپ کو معلوم نہیں، حقیقت یہ ہے، اور میرے میاں صاحب! آپ سے یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔ آپ کی وساطت سے بھٹو صاحب تک ایک بات پہنچانا چاہتا ہوں کہ انہیں مسلمان قوم سے کوئی خطرہ نہیں۔ وہ قادیانی امت سے ہوشیار رہیں۔ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر مرزائیوں کے ہاتھوں بھٹو کی انگلی کے خون کا ایک قطرہ بھی نکلا تو ربوے کو آگ لگا دی جائے گی۔ او چنیوٹ کے باسیو! اپنے کان میری طرف کر لو، میں نے آپ کے لئے اپنی زندگی کی بے شمار راتیں جیل میں گزاری ہیں:

میں نے رو رو کے گزاری ہیں سہانی راتیں
بزم انجم کی قسم، ماہ درخشاں کی قسم
آگئی نیند تو سرد آہوں نے چٹکی لے لی
منزل شوق سے بے زار شبستاں کی قسم

جب صمدانی صاحب کی عدالت میں مقدمہ چل رہا تھا تو میں اس زمانے میں گرفتار تھا۔ مرزائیوں کے بارے میں بھٹو صاحب کو میمورینڈم پیش کیا گیا۔ میں سخت بیمار تھا۔ میں نے لکھا کہ مجھے بھی شہادت کے لئے بلایا جائے۔ مرزائیوں کے وکیلوں نے سخت مخالفت کی۔ آپ جانتے ہیں ایک تو بیچارہ اللہ کے ہاں چلا گیا۔ منظور قادر۔ اللہ ان کی مغفرت کرے۔ انہوں نے کہا مجھے اس کا اندازہ نہیں تھا۔ میں چھوڑ کے چلا جاتا ہوں۔ ایک دوسرے وکیل اعجاز تھے۔ اعجاز نے مرزائیوں سے کہا میں وکیل تمہارا ضرور ہوں۔ تمہارے عقائد پر بحث نہیں کروں گا۔ میں مسلمان ہوں اور شورش پر میں جرح نہیں کروں گا۔ بلکہ اس دن میں آؤں گا ہی نہیں۔ اور واقعی وہ اس دن ایشیائی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitabbSunnat.com

معشوق کے روایتی وعدے کی طرح عدالت سے غائب ہو گئے۔

ایک دفعہ میرے خلاف الزامات عائد کئے گئے کہ میں نے روس کے فرسٹ سیکرٹری سے ملاقات کی ہے' اور دوسری بات یہ کی ہے کہ بھٹو صاحب کے قتل کی سازش کی ہے۔ یہ اخبار میں چھپا۔ اس لئے میں بیان کر رہا ہوں۔ میں نے کہا سر! جہاں تک روس کے فرسٹ سیکرٹری سے ملنے کا تعلق ہے آپ کو یہ سن کر حیرت ہو گی کہ میں نے تمام دنیا گھومی پھری ہے۔ ہر ملک میں گیا ہوں۔ امریکہ گیا ہوں' چائنا گیا ہوں' جاپان گیا ہوں' اور ان کے راستوں میں جتنے چھوٹے بڑے ملک آتے ہیں سب دیکھے ہیں۔ ایک ملک ایسا ہے جو مجھے کبھی ویزا نہیں دیتا اور وہ روس ہے۔ میں نے کہا جی وہ تو میرا نام بھی سننا نہیں چاہتے اور میرے کمیونسٹ بھائی مجھے مشنری مین کہتے ہیں۔ کیونکہ میں مذہب کا نام لیتا ہوں۔ یہ ٹھیک ہے میری نہ داڑھی ہے نہ مونچھیں ہیں۔ گناہ گار مسلمان ہوں۔ روسیاہ ہوں' لیکن وہی بات جو ظفر علی خاں نے کہی ہے :

دیار یثرب میں گھومتا ہوں نبی کی جالی کو چومتا ہوں
شراب ہستی پہ جھومتا ہوں' رہیں سلامت پلانے والے

یا وہ شعر آپ نے ضرور سنا ہو گا :

نماز اچھی' حج اچھا' روزہ اچھا' زکوۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجۂ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

ایمان کامل تو تبھی ہو سکتا ہے۔ واہ۔ واہ۔ واہ۔ اب تقریر پھیلتی جا رہی ہے۔ موضوع جو ہے وہ سیاق و سباق کی مینا کاری سے کچھ سے کچھ ہوا جاتا ہے۔ تو میں نے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالت میں کہا مائی لارڈ! آپ کیا پوچھتے ہیں؟ کسی بھی ایجنسی کا کوئی آدمی کسی کو ملے تو سی آئی ڈی اسے واچ کرتی ہے۔ آپ کی گورنمنٹ کے جو فرشتے ہیں' نکیرین کی طرح میرے ساتھ لگے رہتے ہیں۔ یہ سانس نہیں لینے دیتے' تو میں نے کہا بھٹو صاحب سے پوچھ لیں۔ وزیر داخلہ کہہ دیں کہ شورش جھوٹا ہے تو آپ مجھے جھوٹا قرار دے دیں۔ اس کے بعد جج صاحب نے مجھے کہا کہ یہ کہتے ہیں کہ آپ نے بھٹو صاحب کے قتل کی سازش کی ہے۔ میں نے کہا سر! اسی کو کہتے ہیں:

یوں تڑپ کر دل نے تڑپایا سر محفل مجھے
اس کو قاتل کہنے والے کہہ اٹھے قاتل مجھے

میں نے کہا یہ تو میٹنگ ربوے میں مرزا ناصر احمد کی صدارت میں ہوئی تھی۔ اس میں ایک میجر جنرل تھا۔ دو بریگیڈیئر تھے' ایک کرنل تھا' جہاں پر بھٹو صاحب کے قتل کا فیصلہ کیا گیا۔ کہنے لگے 'ہیں؟ آپ کے پاس ثبوت کیا ہے؟ میں نے کہا جی! ان چیزوں کا کوئی ثبوت نہیں ہوتا۔ میں نے بھی ذرا اشاروں میں بات کی۔ میں نے کہا آپ بھٹو صاحب سے پوچھ لیں۔ اگر وہ کہہ دیں کہ شورش جھوٹ کہتا ہے تو جھوٹ ہے اور اگر وہ سچ کہتا ہے تو بات سچی ہے۔ اور میاں عطاء اللہ صاحب!

میری کشتی جب منجدھار میں ہو جب ہوا بھی الٹی چلتی ہو
میری فکر ذرا نہ کرنا تم' میں خوگر ہوں طوفانوں کا

یا بقول جوش کے:

کیا نزع کی تکلیفوں کا مزا' جب موت نہ آئے جوانی میں
کیا لطف جنازہ اٹھنے کا' ہر گام پہ جب ماتم نہ ہوا

میرے بھائی! آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ میری طبیعت دوسری طرف جا رہی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ تو میں اب بھی یہی کہتا ہوں کہ جس دن سے مرزائیوں کی اقلیت کا فیصلہ ہوا ہے' قادیانی سازشوں پہ سازشیں کر رہے ہیں۔ ہم لڑیں گے تم سے۔ بے شک ہماری حکومت ہمیں مار دے۔ میاں صاحب! ان کے منہ میں لگام دیجئے۔ یہ فیصلہ ہونے کے بعد 7 ستمبر کو گھبرا گئے۔ روتے تھے۔ ٹسوے بہاتے تھے۔ ان کی عورتوں کے چہرے کا رنگ اس طرح ہو گیا تھا جس طرح لال قلعے کی بیگمات کا 1857ء میں ہو گیا تھا۔ اس وقت ان کی طرف سے کوئی چوں بھی نہیں کرتا تھا۔ لاہوری پارٹی تھی' تو صرف سات ہزار' وہ بھی کہتی تھی کہ ہم غلام احمد کو چھوڑ کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ لیکن یہ تسلی کہاں سے آئی' یہ یقین دہانی کہاں سے آئی کہ مرزائی اب شیر کی طرح غرا رہے ہیں۔ ہمیں کہتے ہیں تم سرکاری مسلمان ہو۔ اور تم درباری مسلمان ہو۔ بیٹا! ہم تو پھر بھی محمدی مسلمان ہیں۔ تمہاری طرح لارڈ کلائیو کی روحانی اولاد نہیں۔ لیکن یہ ڈٹے ہوئے ہیں۔ کس مقصد کے لئے ڈٹے ہوئے ہیں؟ ان کی کتابیں ان کا پرچہ۔ میں اپنے دوست حنیف رامے سے سوال کرتا ہوں کہ "الفضل" کو آپ نے چھٹی دے رکھی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد کی بیویوں کو امہات المومنین لکھے؟

اچھا بھئی! آپ یہ بتائیں کبھی کانا نبی بھی آیا؟ نبی کی نگاہ تو ایسی ہوتی ہے کہ:

نظر کی جولانیاں نہ پوچھو' نظر حقیقت میں وہ نظر ہے
اٹھے تو بجلی پناہ مانگے' گرے تو خانہ خراب کر دے

نبی تو ایسے ہوا کرتے ہیں۔ یہ کہاں کا نبی ہے؟ عجیب نبی ہے یار! اس نے سولہ معافیاں تو انگریزی عدالتوں (اسسٹنٹ کمشنر اور ڈپٹی کمشنر) سے مانگیں۔ ملکہ وکٹوریہ کے دور میں اس نے انگریز کو گالیاں دیں۔ مقدمہ چلا تو کہنے لگا۔ میں تو مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے ایسا کرتا ہوں' ورنہ جو اس گورنمنٹ کا مخالف ہے وہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرامی ہے۔ یہ الہام ہے۔ اسی پر تو ظفر علی خاں نے کہا تھا:

جو بات بات پہ تم کو حرامزادہ کہے
ہر ایسے سفلہ و بداصل و بد زباں سے بچو
بچا لیا تمہیں توپوں نے اور تفنگوں نے
مزہ تو جب ہے کہ مظلوم کی فغاں سے بچو

ابھی مولانا اشعر بیان کر رہے تھے کہ اس نے کہا ہے کہ یہ خواب میں حضرت فاطمہؓ کے زانو پر سر رکھ کر لیٹا ہوا تھا۔ معاذ اللہ۔ خاکم بدہن۔ حالانکہ کوئی گستاخ یہ کہہ دے کہ میں رات مبارکہ بیگم کے زانو پر سر رکھ کر سو رہا تھا' تو وہ بھی غلط ہے۔ حالانکہ غلطیاں ہو ہی جاتی ہیں۔ بھئی کیا کیا جائے:

کمبخت جوانی سینے میں ناگن کی طرح لہراتی ہے
ہر موج نفس یاں طوفاں ہے' پیمان شکن ارمانوں کا

میں یہ عرض کر رہا تھا کہ اس فیصلے سے نہ صرف ملک کے اندر بلکہ ملک کے باہر بھی ہمارا وقار بڑھ گیا ہے۔ مجھے کویت سے چٹھی آئی ہے۔ اس میں لکھا ہے کہ یہاں پر ایک مرزائی نے سوات کے زلزلے پر یہ کہا ہے کہ دیکھا! تم نے ہمیں ذلیل کرنا چاہا پاکستان میں اور ہمارے نبی اور خلیفہ کی بددعا سے زلزلے آنا شروع ہو گئے۔ کتنی احمقانہ باتیں ہیں۔

میں میاں صاحب کو مبارک باد دینا چاہتا ہوں کہ آپ نے اپنے ماں باپ کے خون کی لاج رکھی ہے اور آپ نے ہمارا ساتھ دیا۔ ہم آپ کو کچھ نہیں دے سکتے' آپ کا اجر خدا رسول کے پاس ہے۔ جب اس معاملے پر آپ نوجوانوں سے باتیں کرتے ہیں تو ان کا دل بولتا ہے' ان کا خون کھولتا ہے' ان کے جذبات بولتے ہیں' ان کے خیالات

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردش کرتے ہیں' ان کے محسوسات میں تیزی آتی ہے' اور وہ سوچتے ہیں کہ ہمارے ملک میں محمد ﷺ کے باغیوں کو اور محمد ﷺ کے دشمنوں کو اتنی اجازت اب بھی ہے کہ وہ اپنی تبلیغ جاری رکھیں؟ مرزا ناصر احمد اپنے آپ کو خلیفہ کہلائے اور اگر وہ خلیفہ کے معنی نائی کے لیتے ہیں تو الگ بات ہے۔ آپ کو یہ سن کر خوشی ہو گی کہ تمام دنیا کے اخبارات نے ہمارے قصیدے لکھے ہیں۔ ہماری بے پناہ تعریف کی ہے اور پٹنہ کے ایک ہندو جج نے ایک مرزائی مقدمہ میں فیصلہ دیتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزائیوں کو مسلمان تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ مرزائی کلیدی آسامیوں پر فائض ہیں۔ مثلاً سیکرٹری تعلیمات پروفیسر عبدالرشید' وہ قادیانی ہے' اس کا ڈپٹی سیکرٹری قادیانی ہے اور ان کی ملک کو قبضے میں لینے کی سکیم ہے۔ میں مرزا ناصر احمد سے کہتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو کھونٹے پر باندھ لو' چپ ہو جاؤ' قرآن حدیث فقہ کا غلط استعمال چھوڑ دو اور اسلامی اصطلاحات کا غلط استعمال چھوڑ دو' امہات المومنین وہی ہیں جو محمد عربی ﷺ کے نکاح میں آئی تھیں۔ انہی پر ہماری مائیں' بیویاں اور بیٹیاں قربان کی جا سکتی ہیں۔ ہماری جان قربان ہے' ہماری عزتیں قربان ہیں' ہمارا سب کچھ قربان ہے۔ اور اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ تم کسی گھمنڈ میں ہو' ہم پر قابض ہو سکتے ہو' ہمارے لئے کوئی کربلا پیدا کر سکتے ہو' تو یاد رکھو اگر کربلا کا میدان پیدا کرو گے تو ہم لڑائی میں احد کے پہاڑوں تک جا سکتے ہیں۔ اور اگر جان دینے کا مرحلہ آیا تو ہم اپنی بیویوں اور بچیوں کو لے کر کربلا میں بھی جا سکتے ہیں۔ ہم اپنی جان بھی دے سکتے ہیں اور اپنے بچوں کی جان بھی دے سکتے ہیں۔ اور اگر ایک باقی صرف بچہ بیمار رہ جائے (زین العابدین) تو وہ اپنے سامنے اپنے باپ حسینؓ کا سر لٹکتے ہوئے بھی دیکھ سکتا ہے۔ اور آپ کو یاد ہو گا جب شمر نے کہا تھا کہ اے زین العابدین! یہ تیرے باپ کا انجام ہے۔ تو اس کا سر نیزے پر لٹک رہا تھا اور کہا کہ بتا! اب تیرا باپ سر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باندھے ہے یا ہم؟ تو وہ زین العابدین' وہ بیمار' تیور بدل کر شمر سے کہتا ہے کہ ابھی اذان اور اقامت کہو' اگر اس میں ہمارے بڑوں کا نام آجائے تو ہم سربلند ہیں' اگر تمہارے بڑوں کا نام آجائے تو تم سربلند ہو۔ تو دوستو! ہم اس طرح جان بھی دے سکتے ہیں۔ میاں صاحب قبلہ! ہم حکومت کے لئے اس عنوان پر کوئی مشکل کوئی افتاد پیدا کرنا نہیں چاہتے۔ میں کہتا ہوں' شورش کاشمیری کہ اس معاملے میں میں بھٹو کے ساتھ ہوں۔ میری جان حاضر ہے۔ کوئی اگر اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے گا تو آنکھ نکال دیں گے۔ لیکن اگر قادیانیوں نے یہاں سر اٹھایا اور ہمارے آئین کو توڑنا چاہا اور بیرونی طاقتوں کے ساتھ مل کر یہاں خونی انقلاب لانا چاہا تو ہم مجبور ہو جائیں گے۔ ہم بھی لڑیں گے۔ وہ بھی لڑیں گے اور اے مرزا ناصر احمد! تم باز آجاؤ اپنی حرکات سے۔ ہم تمہیں برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر تم نے دو مہینے کے اندر اندر' کیوں کہ وقت اتنا نہیں ہے' اپنی حرکات سے توبہ نہ کی اور اسلام کا پنڈ نہ چھوڑا تو پھر تمہارے سوشل اور اقتصادی بائیکاٹ کی پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ تحریک چلائیں گے۔

بس! میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ ملک کے دو دشمن ہیں۔ ایک وہ جو اللہ کے دشمن ہیں دوسرے وہ جو محمد ﷺ کے دشمن ہیں۔ آؤ اپنے ملک کی خدمت کریں' آؤ اپنے اسلام کی خدمت کریں اور محمد عربی ﷺ کے سامنے جائیں تو اس طرح جائیں کہ سرخرو ہو کر جائیں اور کہیں کہ آقا:

یہ کہہ کر حق جتا دوں گا محمدؐ کی شفاعت کا
کہ آقا تیری خاطر میں نے چکی جیل میں پیسی

تو دوستو! میں آپ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ میرا ساتھ دیں۔ میں نے بہت سی باتیں چھوڑ دیں۔ لیکن اس سے پہلے کہ میں اپنی تقریر ختم کروں۔ آپ تین

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعرے لگائیں اور اتنے زور سے لگائیں کہ آپ کے نعرے دوش ہوا پر اڑتے ہوئے عرش کے دامن کو چوم لیں۔ بخاریؒ کی قبر پہ جا کر گلاب کا پھول بن جائیں اور غلام احمد کے بیٹے کے پیٹ کے لئے قولنج کا باعث بن جائیں۔

نعرہ تکبیر۔ اللہ اکبر۔ پاکستان زندہ باد۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ زندہ باد۔ ختم نبوت زندہ باد۔ اور ناصر احمد کو جلانے کے لئے کہو۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو زندہ باد!

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا پوچھتے ہو دیدہ و دل کے معاملات
ہر شخص اس دیار میں خانہ بدوش ہے
سوچا بھی ہے کہ آپ ہیں کس سمت گامزن
اے تاجرانِ دینِ ہدیٰ! عقل و ہوش ہے؟

شورش کاشمیریؒ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب اچھرہ لاہور

شرک کا سیاسی پس منظر۔1964ء

مجھ سے پہلے مولانا جو کچھ کہہ رہے تھے اور آپ جس طرح ان کی باتوں کو آویزۂ گوش بنا رہے تھے اس سے میرے دماغ میں طرح طرح کے خیالات پیدا ہو رہے تھے کبھی تو اُن کی قرآن خوانی سے مجھے ایک گمشدہ ہستی کا چہرہ یاد آ رہا تھا، جو قیامت کی نیند سو گئی۔ اُن کے قرآن پڑھنے سے مجھے بجنور کی ایک رات یاد آ گئی۔ میں اور شاہ صاحب مرحوم و مغفور (سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ) وہاں پر کسی جلسے میں شامل ہونے کے لئے گئے تھے تو شاہ صاحبؒ دو بجے رات تک تقریر کرتے رہے۔ یقین کیجئے! میں خانۂ خدا میں کھڑا ہوں، انہوں نے نو بجے سے لے کر دو بجے رات تک کوئی ترجمہ نہیں کیا، کوئی بیان نہیں، کوئی وعظ نہیں کیا، کوئی دعوت نہیں دی، کوئی ارشاد نہیں فرمایا، کوئی تقریر نہیں کی، صرف قرآن پڑھا، ایسا معلوم ہوتا تھا کہ قرآن نازل ہو رہا ہے اور فرشتے شاہ صاحبؒ کے نطق کے بوسے لے رہے ہیں۔ بات ختم ہوگئی، تارے بھیگ گئے، اور آپ جانتے ہیں کہ شاہ صاحبؒ تقریر کیا کرتے تھے اور کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ شفق اندھیرے میں بدل جایا کرتی تھی، پھر شاہ صاحبؒ کھڑے ہوتے تھے، پو پھٹنے لگتی تھی، اذان ہوتی تھی اور شاہ صاحبؒ کی تقریر کا نصف حصہ ختم ہوتا تھا۔ تو میں نے شاہ صاحبؒ سے کہا کہ شاہ صاحبؒ! آپ کے قرآن پڑھنے کی لذت میرے دل میں بھی نقش ہوتی چلی گئی، ایسے معلوم ہوتا تھا کہ دل ایک سادہ کتاب ہے، جس پر قرآن کی تاثیر کا قلم اپنے نقش و نگار بناتا چلا گیا ہے لیکن اس قرآن

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اثر، کیا وجہ ہے کہ مسلمانوں کے مزاج پر، مسلمانوں کی طبیعتوں پر، مسلمانوں کے دلوں پر اور مسلمانوں کے دماغوں پر نہیں ہوتا؟ شاہ صاحبؒ کہنے لگے کہ تم نے اپنا سوال ذرا پیچیدہ کیا ہے ،اس سوال کو پلٹایا بھی جا سکتا ہے اور یہ اس طرح پلٹایا جا سکتا ہے کہ میرے ساتھ جیل میں شیر جنگ ایک ٹیررسٹ ہوتا تھا۔ انقلابی۔ بم پھینکنے والا، جسے بیس سال کی قید ہوئی ،جس نے چلتی ہوئی گاڑی کو لوٹا تھا۔ اس نے مجھ سے قرآن پڑھا، تو پڑھنے کے بعد وہ کہنے لگا کہ شاہ صاحب! میں نے سارا قرآن پڑھا، اس میں ہر بات آ گئی، اس میں حکایتیں بھی آ گئیں، اس میں داستانیں بھی آ گئیں، اس میں فرائض بھی آ گئے، اس میں عبادات بھی آ گئیں، اس میں اعتقادات بھی آ گئے، اس میں معاملات بھی آ گئے، اس میں قوموں کا انجام بھی آ گیا، اس میں تاریخ بھی آ گئی، اس میں لیل ونہار کے طلوع وغروب کے سلسلے بھی آ گئے، اس میں نشیب وفراز کے قوانین بھی آ گئے، اس میں حکومت بھی آ گئی، مملکت بھی آ گئی، قومیں کس طرح بنتی ہیں، قومیں کس طرح زندہ رہتی ہیں، کس طرح جوان ہوتی ہیں، کس طرح مٹتی ہیں، کس طرح پروان چڑھتی ہیں، کس طرح ان پر کہولت آتی ہے، کس طرح ان پر بڑھاپا آتا ہے اور کس طرح وہ گور کنارے چلی جاتی ہیں۔ یہ سب چیزیں آ گئیں، لیکن ایک بات نہیں آئی کہ مسلمان اگر غلام ہو جائیں تو زندگی کس طرح بسر کریں، ایک تو یہ بات مجھ کو سمجھ میں نہیں آئی۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ میں نے تمام کتابیں پڑھی ہیں وہ کوئی نہ کوئی معبود پیش کرتی ہیں لیکن اس کتاب میں ایک ہی معبود ہے، جسے آپ کا پیغمبر ﷺ کہتا ہے کہ وہ ان دیکھا معبود ہے۔ جھکنا ہے تو اس کے سامنے جھکو، سجدہ کرنا ہے تو اسے کرو۔ یعنی قرآن نہ تو کوئی دوسرا معبود پیدا کرتا ہے اور نہ مسلمان کو قرآن یہ سکھاتا ہے کہ غلام ہو جاؤ تو زندگی کس طرح بسر کرو؟ تو پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ مسلمان غلام کیوں ہے؟ یہ شاہ صاحبؒ نے فرمایا اور آپ کئی دوست یہاں پر جانتے ہوں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے، ذرا، ان کا لب ولہجہ بڑا شیریں تھا۔ آپ جانتے ہیں، وہ بولتے تھے تو کلیاں پھول بن جایا کرتی تھیں۔ تو انہوں نے بتایا کہ شیر جنگ نے مجھ سے کہا کہ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ سارے قرآن میں یہ بات کہیں درج نہیں کہ مسلمان غلام ہو جائے تو زندگی کس طرح بسر کرے اور پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک مسلمان جسے صرف ان دیکھے خدا کے سامنے جھکنے کی دعوت دی گئی ہے، وہ اتنے خداؤں کے سامنے کیونکر جھکتا ہے، تو کہنے لگے میں اس وقت بھی عاجز آ گیا تھا اور اسے کوئی جواب نہ دے سکا تھا کیونکہ مجھے اپنی خانہ ویرانی کا احساس تھا اور آج تم نے یہ سوال کیا ہے تو مجھے بھی یہ احساس ہوتا ہے کہ میں نے نو بجے سے لے کر دو بجے تک قرآن سنایا اور لوگ جھومتے رہے، وجد میں آتے رہے، لطف اٹھاتے رہے، موتی چنتے رہے، موتی رولتے رہے، اور اپنے اپنے دامن بھرتے رہے، جو کچھ بھی تھا، انہوں نے اپنی سماعت میں بھرا، اپنے ذہن میں بھرا، مگر اس کا اثر کیا لیا؟ تو میں نے ان سے کہا کہ مولانا آزادؒ نے ایک بڑی اچھی بات کہی ہے۔ انہوں نے عید کے خطبے میں کہی تھی اور شاید میں نے آپ کو پہلے بھی کبھی سنائی ہو اور آج مجھے فوراً یاد آ گئی کہ انہوں نے ایک دفعہ تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ میں جانتا ہوں کہ اس لاؤڈ سپیکر کے ذریعے میری آواز اس کونے سے اس کونے تک پھیل سکتی ہے، شمال سے ہم آغوش ہو سکتی ہے، جنوب کے کنارے کو بوسہ دے سکتی ہے، مشرق سے ہم آغوش ہو سکتی ہے اور مغرب سے بغل گیر ہو سکتی ہے، ثریٰ کی پستیوں میں اتر سکتی ہے، ثریا کی بلندیوں کو چھو سکتی ہے لیکن اے برادرانِ عزیز! میں تم سے پوچھتا ہوں کہ تمہارے دل و دماغ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے تاکہ میں کوشش کروں کہ اپنی آواز وہاں تک پہنچا سکوں۔

سچی بات تو یہ ہے کہ میں علماء کے سامنے آنے سے گھبراتا ہوں، یہ اللہ کے نیک بندے ہیں، پاکیزہ ہیں، شب زندہ دار ہیں، عابد ہیں، زاہد ہیں، پابندِ صوم وصلواۃ ہیں۔ اور

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم تو آپ جانتے ہیں کبھی غزل کے کوچہ میں نکل گئے، کبھی شاعری کے میدان میں چلے گئے ،لیکن کبھی کبھی یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ ؎

کامل اس فرقۂ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
کچھ ہوئے تو یہی رندانِ قدح خوار ہوئے

لیکن یہ ایک دوسری بات ہے کہ مولانا جب قرآن مجید پڑھ رہے تھے تو میرے دل پر ایک دستک سی ہو رہی تھی، لیکن میں ایمانداری سے آپ کو کہتا ہوں میں تاریخ کا ایک طالب علم ہوں اور اس نہج پر سوچ رہا ہوں کہ اسلام کا جتنا اثاثہ ہے، سرمایہ ہے، دولت ہے ،اور یہ بھی ایک بات ہوتی ہے کہ انسان چند آدمیوں کیلئے باتیں نہ کرے، ان آدمیوں کے لئے بھی باتیں کرے جو اپنے دل میں صحیح جذبہ رکھتے ہیں۔ وہ آپ کو یاد ہوگا کہ علامہ انور شاہ صاحبؒ سے کسی نے سوال کیا تو وہ سوچنے لگے، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ نے ان سے کہا کہ حضرت! آپ کو بھی سوال کا جواب دینے کیلئے سوچنا پڑتا ہے تو انہوں نے کہا کہ میں جواب نہیں سوچ رہا۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ سوال کرنے والے کی ذہنی کیفیت اور اس کی استعداد کتنی ہے تاکہ اس کے مطابق جواب دوں۔ تو ہوسکتا ہے میں کوئی ایسا لفظ بولوں تو آپ مجھ سے اس کو آسان کرنے کیلئے کہہ سکتے ہیں کہ میں لغت کے معاملے میں اتنا غریب بھی نہیں ہوں اور نہ ہی میں نے صاحبزادہ فیض الحسن کی طرح ''آبِ حیات'' پڑھی ہے۔ بہر حال میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ میرے نقطۂ نگاہ سے اسلام کی تاریخ چار چیزوں سے بنتی ہے۔ ہماری فکری، ہماری نظری، ہماری دینی، ہماری اسلامی اصل واساس، ہمارے اعتقادات یعنی وہ تمام تاریخ جس میں ہماری تمام تہذیبی اور تمدنی زندگی نشو ونما پاتی ہے ایک تو یہ تاریخ ہے، دوسری وہ تاریخ ہے کہ فقہ اور تصوف کا انداز ہے اور ایک الٰہیات کا انداز۔ یاد رکھیئے! قوموں کو جب قدرت معاف کرنے پہ آتی ہے تو بہت سی چیزیں معاف

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ زانیوں کو بھی معاف کر دیتا ہے، شرابیوں کو بھی معاف کر دیتا ہے، اللہ تعالیٰ گنہگاروں سے بھی درگزر کرتا ہے لیکن خدا کا غضب اگر کسی کو معاف نہیں کرتا تو شرک کرنے والوں کو کبھی معاف نہیں کرتا۔ میں اپنے تاریخی مطالعے کی بنیاد پر، جیسا کہ آگے چل کر آپ کو بتاؤں گا کہ ہمارے ہاں شرک کیسے آیا؟ اور اس کا سیاسی پس منظر کیا ہے؟ اور یہ انگریز جاتے جاتے کیا چیزیں دے گیا؟ آپ جانتے ہیں، ۴۷ء سے پہلے ایک انگریز یہاں ہوا کرتا تھا، یہاں لکھنے والے بھی بیٹھے ہیں، ذرا احتیاط کریں، کیونکہ میری تقریر اور میرے لفظ جو ہیں وہ ذرا صحیح صحیح تحریر ہونے چاہئیں اور صحیح صحیح ریکارڈ ہونے چاہئیں کیونکہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہمارے بڑے افسروں کو اردو ویسے نہیں آتی، عربی کو یہ جانتے نہیں، فارسی انہیں آتی نہیں، انہیں صرف ایک مادری زبان انگریزی آتی ہے۔ پھر بعد میں کہتے ہیں فلاں لفظ سے بوئے فساد آتی ہے۔ یہ بے چارے عاجز سے، ذہنی اعتبار سے، فرومایہ سے۔ یہی ادھر ادھر کے سکولوں سے پڑھے ہوئے، ملازمت کی، نوکری کی۔ میں آپ کو سچ کہتا ہوں اس قسم کے بڑے بڑے پی ایچ ڈی، بڑے بڑے افسر، ایک افسر مجھ سے پوچھنے لگے، بہت بڑے افسر تھے، ایک دفعہ میں نے ایک نظم لکھی، پتہ نہیں کیا لکھا۔ مجھ سے کہنے لگے یار! بات تو سنو، مجھے سیاسی طور پر شیعہ سنی پس منظر تو سمجھا دو، یہ جھگڑا کیسے چل رہا ہے؟ میں نے کہا کہ میں ان کی مذہبی تاریخ سے کوئی زیادہ واقف نہیں، لیکن موٹی موٹی باتیں یہ ہیں، ایک کتاب میں ان کو شاہ عبدالعزیزؒ کی اٹھا کر دے آیا اور ایک محسن الملک کی دے آیا۔ وہ مجھے کہنے لگے اچھا ایک بات تو مجھے جاتے جاتے بتاتے جایئے، کہنے لگے یہ حضرت عائشہؓ شیعہ تھیں یا سُنی تھیں؟ اب میں کبھی ان کے منہ کو دیکھتا تھا اور کبھی اپنے آپ کو۔ میں اپنے عجز کا اقرار کر رہا تھا اور میں سوچ رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے لوگ پیدا کر رکھے ہیں؟ لہٰذا جو میری تقریر نوٹ کی جائے، تحریر کی جائے، اس میں جو لفظ نوٹ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیے جائیں تو جو لفظ میں بولوں وہی لکھا جائے کیونکہ یہاں معاملہ بڑا نازک ہے ۔

تمہاری زلف میں آئی تو حُسن کہلائی
وہ تیرگی جو میرے نامۂ سیاہ میں ہے

یہ تیرگی، تیرگی کی بات ہوتی ہے، کسی کی زلف میں چلی جائے تو حسن کہلاتی ہے اور ہمارے مقدر میں آجائے تو سیاہی ہوجاتی ہے۔تو میں اپنی تاریخی بصیرت اور تاریخی مطالعے کی بنا کر آپ سے کہتا ہوں کہ پھر اللہ کا قانون آپ کو معاف کرنے کیلئے تیار نہیں ہوگا۔یہ ایسی چیزیں ہیں کہ جن پر غور کرنے سے، تدبر کرنے سے، تفکر کرنے سے، ہمارے سامنے راہیں کھلتی چلی جاتی ہیں۔آپ بار بار قرآن سنتے ہیں، توحید کی باتیں سنتے ہیں ،رسالت کی باتیں سنتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ مولانا! جو اصطلاحیں آپ استعمال کرتے ہیں ہمارے نئی پود کو، نئے انسانوں کو، نئے دماغوں کو اور ہمارے ان لوگوں کو جو عربی فارسی نہیں جانتے ہیں اور جنہیں اردو زبان بھی پورے طور پر نہیں آتی ہے۔ان کے لئے یہ باتیں ایسی ہیں جیسے یہ تصور کرلیا جائے کہ یہاں سے کوئی آدمی انگلستان چلا جائے وہ انگریزی زبان نہ جانتا ہو، وہ ان سے گفتگو کرنے لگے تو ان کی بات اس کی سمجھ میں نہیں آئے گی۔سوائے سکوت اور سناٹے کے کوئی بات نہیں ہوگی۔اگر اشارات سے کام لیا جائے ،تو ظاہر بات ہے کہ اشارات سمجھا تو سکتے ہیں، فہم وادراک میں کوئی بات لاتو سکتے ہیں لیکن اسکی پورے طور پر جو کہانی، جو داستان ہے وہ آپ کے ذہن میں بٹھا نہیں سکتے ہیں۔تو اسی طرح آپ ان کے سامنے، نئے طبقے کے سامنے، نئی قوم کے سامنے، نئی نسل کے سامنے، نئی پود کے سامنے ،نئے ذہن کے سامنے، نئے دماغوں کے سامنے، نئے مدرسوں کے پڑھے لکھے طبقے کے سامنے اور ان لوگوں کے سامنے جن کے بارے میں ڈاکٹر اقبالؒ کہتا ہے کہ ؎

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلا تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

اور ؎

اُدھر نہ دیکھ اِدھر دیکھ اے جوانِ عزیز
بلند سوزِ دروں سے ہوا ہے فوارہ

اوران نوجوانوں کے بارے میں، جن کے بارے میں وہ کہتا ہے ؎

تجھے کتاب سے ممکن نہیں فراغ کہ تو
کتاب خواں ہے مگر صاحب کتاب نہیں

اوران نوجوانوں کے بارے میں، جن کے بارے میں اکبرالہ آبادی یہ کہہ گیا ہے کہ ؎

ہم ایسی سب کتابیں قابلِ ضبطی سمجھتے ہیں
کہ جن کو پڑھ کے بیٹے باپ کو خبطی سمجھتے ہیں

تو ظاہر بات ہے کہ اس نئی نسل کے لئے توحید اور رسالت کا تصور، ختم نبوت کا تصور اور شریعت کا تصور اور اس کے بعد طریقت کا تصور اور اس کے بعد تصوف کا تصور اور فقہ کا تصور اور مختلف مجلسیں اور ان کے مختلف امام اور ان کے مختلف پیش کرنے والے اتنی ہی اجنبیت رکھتے ہیں جتنے آپ لوگوں کیلئے یورپ کے شاعر، یورپ کے افسانہ نگار اور یورپ کے ناول نگار اجنبی ہیں۔ مسیحیوں کا ایک تصور ہے کہ ہمارے تمام گناہ جو ہیں وہ یسوع مسیح لے کر پھانسی پر چڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ آپ میں سے جو لوگ یورپ گئے ہیں۔ انہوں نے دیکھا ہوگا کہ یورپ کے گرجوں میں بڑی رونق ہوتی ہے۔ یہ بات غلط ہے کہ یورپ لادین ہوگیا ہے۔ میں خود یورپ میں گھوما پھرا ہوں، تمام یورپ میں نے دیکھا ہے، وہاں گرجوں میں بڑی رونق ہوتی ہے، بڑے صاف، بڑے ستھرے، بڑے نکھرے ہوئے لوگ، بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بہار، بڑا ان کا جوبن، بڑی رعنائی، بڑا بانکپن، گرجوں کی فن تعمیر کے بڑے بڑے نمونے ،سب لوگ عبادت کرنے آتے ہیں۔آپ نے دیکھا ہوگا یہاں پر ملکہ برطانیہ آئی تھیں ،جتنے دن وہ یہاں رہیں، اپنے گرجوں میں جاتی رہیں، وہاں پر تقریر کرتی رہیں اور یہ کہہ کر گئی کہ تم عیسائیت کی تبلیغ کرو۔ ہماری حکومت تمہاری مدد کرے گی۔ میں آپ کو سچ کہتا ہوں کہ پاکستان کے تمام علماء بھی اکٹھے ہوکر زور لگالیں کہ عیسائیت کی تبلیغ یہاں پر بند کی جائے تو موجودہ حکومت کبھی نہیں مانے گی۔ (نعرہ تکبیر کی آواز) اس نعرہ تکبیر کا مطلب پوچھ لیجئے۔ ان سے، کوئی مطلب ہے، کوئی مطلب نہیں، میری قوم بڑی سادہ ہے۔

کبھی خیال آتا ہے کہ یہاں پر بڑے بڑے عالم اور فاضل تشریف فرما ہیں، انگریزی پڑھے لکھے لوگ بھی بیٹھے ہیں۔ میں ان کے سامنے ذرا اس پر بھی بحث کروں کہ دنیا میں اس وقت سائنس، فلسفے اور مذہب میں کیونکر کشمکش ہورہی ہے لیکن مجھے یہ سائنس، فلسفے اور مذہب کی کشمکش یہاں بیان نہیں کرنی ہے۔ یہ باتیں کسی یونیورسٹی میں بیان کرنے کی ہیں۔ تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ یورپ لادین نہیں ہورہا۔ ان کے دین کا انداز ہی ایسا ہے، وہ جب چاہتے ہیں، بائبل میں تحریف کردیتے ہیں، جب چاہتے ہیں اس کا رخ موڑ دیتے ہیں، چنانچہ اتوار کو گرجا میں بڑی رونق ہوتی ہے، اس لئے رونق ہوتی ہے کہ لوگ ہفتے بھر کے گناہ اکٹھے کر کے ان کی سواریاں لے جاتے ہیں، پادری کے سامنے اور پادری صاحب انہیں بپتسمہ دے دیتے ہیں کہ تمہارے گناہ یسوع مسیح نے معاف کردیئے۔ (بھئی! آپ بیٹھ جائیں یا چلے جائیں، اس سے آدمی کا خیالات سے رشتہ ٹوٹ جاتا ہے اگر آپ سننا چاہیں کہ میں آپ کو شعر وشاعری سناؤں یا کوئی افسانے سناؤں یا کوئی روایات سناؤں، میں تو آپ کو وہ بات سناؤں گا، جو میرے دل میں ہے) تو مذہب کا تصور اُن کے ذہن میں یہ ہے کہ یسوع مسیح ہمارے سب گناہ لے کر صلیب پر چلے گئے، انہیں اللہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ نے اٹھالیا اور دنیا کی رہنمائی کے لئے وہ پھر آئیں گے۔لہذا ہمارا وجود گناہ کرنے کے باوجود بھی گناہ گار نہیں رہتا۔یہ ایک ایسی چیز ہے کہ جس نے یورپ کو اجتماعی طور پر ان تمام باتوں کا تابع کر دیا ہے، جس سے قومیں متمدن ہوتی ہے، تہذیب نشو ونما پاتی ہے اور ہماری یہ نئی پود بھی جس راستے پر چل رہی ہے، اور ہمارے بڑے بڑے پوپ زدہ، افرنگ زدہ لوگ، جو دین میں آسانیاں پیدا کرنے کے لئے نکلے ہیں جو حدیث کو تسلیم نہیں کرتے ،صرف قرآن کا نظام قائم کرنے کا پرچار کرنے کیلئے نکلے ہیں۔اب میں کیا بتاؤں کہ کیسے کیسے فتنے نشو ونما پا رہے ہیں، میں اس کا بھی پس منظر آگے چل کر بیان کروں گا۔چنانچہ آپ دیکھیے کہ یورپ کی قومیں بڑی دغا باز قومیں ہیں، انہوں نے عربوں کے ساتھ پہلی جنگ عظیم کے ساتھ کیا کیا؟ دوسری جنگ عظیم میں کیا کیا؟ وہ کبھی معاہدوں کا احترام نہیں کرتی ہیں۔حضرت عمر فاروقؓ..... جب کوئی لشکر جاتا تو انہیں ہدایت کرتے کہ کسی پھل دار درخت کو نہیں کاٹنا۔او انسانوں کو ذبح کرنے والو ظالمو! اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ پھل دار درخت کو نہ کاٹا جائے، تو اس تصور نے ہم میں تن آسانیاں پیدا کیں کہ گناہ کرو، زنا کرو، عیاشی کرو، بات یہ ہے کہ ہمارا جو اونچا طبقہ ہے وہ اسلام کے حقوق سے تو فائدہ اٹھاتا ہے لیکن اسلام جو فرائض ان کے سپرد کرتا ہے، ان سے بغاوت کرتا ہے۔فرائض وہ ادا کرنے کے لئے تیار نہیں۔چنانچہ ہماری قوم کی جہالت یہ ہے کہ اس نے بھی عیسائیت ذہنی طور پر قبول کر لی ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ حج کی کوئی ضرورت نہیں، پیر کی قبر پر چلے جاؤ، کافی ہے، لوگ سمجھتے ہیں کہ اپنے پیر کی خیر منا لو، کافی ہے، گیارہویں دے لو، کافی ہے، ڈھول پہ ناچ لو، سماع کی محفل رچا لو، ہر وہ چیز جس کا ثبوت قرآن شریف سے، حدیث شریف میں اور رسول اللہ ﷺ کے اسوۂ حسنہ سے نہیں ملتا۔حتیٰ کہ فقہ کی کتابوں سے نہیں ملتا، اور صوفی لوگ، صوفی ازم کے نام پر ان چیزوں کا پرچار کرتے ہیں، میں انہیں چیلنج کرتا ہوں کہ تم اگر

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے دین کہتے ہو، تو تم مجھے خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اور خواجہ نظام الدین اولیاءؒ کی تحریروں میں سے کوئی تحریر نکال کر بتاؤ کہ انہوں نے ان باتوں کی تلقین کی ہو، ان باتوں پر اصرار کیا ہو، اوران باتوں کی دعوت دی ہو، تو پھر تو اس کے بعد میں بھی ماننے کے لئے تیار ہوں، لیکن میرا عقیدہ یہ ہے کہ جو بات اللہ اور اللہ کے رسول کے قول سے ٹکراتی ہو خواہ وہ صدیق اکبرؓ کی ہو، ہم کبھی اسے ماننے کیلئے تیار نہیں ہوں گے۔ چنانچہ یہ چیزیں ہمارے ہاں آئیں، اور خوب پھیلیں۔ اور آپ کو معلوم نہیں یہ ہماری بہنیں جو ادھر بیٹھی ہیں، یہ جانتی ہیں کہ ان لوگوں نے اس قسم کے عقائد کس طرح پھیلائے ہیں، میانی صاحب قبرستان میں آپ نے دیکھا کیسے کیسے پیر بیٹھے ہیں؟ میں تو ایک کتاب لکھنے والا ہوں ''اِس بازار پر'' ایک ''اُس بازار پر'' لکھی ہے۔ عورتیں جاتی ہیں، پیر جی بیٹھے ہیں، اتنی زلفیں لٹکائی ہوئی ہیں، ان پر وہ دھول پڑی ہوئی ہے، چہرے پر خاکستر ملی ہوئی ہے، غیر ضروری سرمہ لگایا ہوا ہے، اور اس کے بعد دو چار مشٹنڈے لنگوٹ باندھے ہوئے ہیں۔ اگر اسلام میں یہ باتیں ہوتیں تو صدیق اکبرؓ بھی کرتے، فاروقؓ بھی کرتے، عثمان غنیؓ بھی کرتے، حضرت علیؓ بھی کرتے، یہ جعلی پیر بیٹھے ہوئے ہیں، ڈیرے بنا کر اور میری بہنیں ان کے پاس بیٹھی ہیں، کوئی انہیں روکنے والا نہیں، کوئی انہیں سمجھانے والا نہیں، وہ پیر صاحب جناب بھنگ پی کر مست ہیں۔

ع بھنگ پی کر مست ہیں، داتا کی نگری کے فقیر

کوئی خدا کا خوف کرو، کوئی سوچو، میں آپ کو سچ کہتا ہوں، قو میں شرک سے ڈوبتی ہیں، اگر یہ بات ہوتی تو عبادت کیلئے سب سے پہلے پیغمبر خدا فرماتے کہ میری عبادت کرو۔ حضرت صدیق اکبرؓ ان کے پاؤں کو بوسہ دیتے، لیکن یہ کہیں نہیں کہا گیا، اور قرآن مجید میں تحریف کی جاتی ہے، سورۃ یوسف میں جہاں یہ ذکر آتا ہے کہ امت کہے گی کہ ایک

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ ہمیں پھر دنیا میں بھیج دیں، تا کہ ہم نے جو کچھ پہلے کیا ہے اس کی سزا نہ ملے، اور مولوی صاحب وعظ کرتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ ہمیں دنیا میں بھیج دیں تا کہ ہم اپنے پیر فقیر منا کر آئیں، انہیں سجدے کر کے آئیں، اپنی جبینیں ان کے آستانے پر رگڑ کر آئیں، میں نے خود اس قسم کی تقریریں سنی ہیں تو میں آپ کو سچ کہتا ہوں کہ میری قوم یونہی تباہ نہیں ہو رہی، میری بہنیں جاتی ہیں اور یہ دیکھتے ہوئے کہ یہ شخص چرس پی رہا ہے، بھنگ پی رہا ہے، اسے پیر مانتی ہیں، آپ کے ہاتھ میں جوتا ہونا چاہیے کہ اس قسم کے مشٹنڈے کو سیدھا کر سکے، یعنی یہاں تو یہ خدا بھی بن جاتے ہیں، پنجاب میں پہلے نبی بنتے تھے، ولی بنتے تھے، اب خدا بھی بن رہے ہیں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ کوئی پیر کسی کو بیٹا نہیں دے سکتا، نہ مار سکتا ہے، نہ زندہ کر سکتا ہے، نہ حیات دے سکتا ہے۔ زندگی بھی اس اللہ کے قبضے میں ہیں اور موت بھی اس اللہ کے قبضے میں ہے، میری بہنیں جاتی ہیں اور یہ ناچ رہے ہوتے ہیں، بھنگڑا ڈال رہے ہوتے ہیں، یہاں قبرستان میانی صاحب میں جب یہ گرفتار ہوتے ہیں تو پتا چلتا ہے کہ انہوں نے قبروں کے اندر شراب کی بھٹی قائم کی ہوئی ہے اور آپ انہیں اپنا سب کچھ مانتے ہیں، داتا صاحب کے ہاں یہ جاتے ہیں، کسی نے ان کی کتاب نہیں پڑھی، کوئی نہیں جانتا کہ ''کشف المحجوب'' میں انہوں نے کیا لکھا ہے، وہ سب سے بڑا موحد، توحید کی اشاعت کرنے والا، خدا کا نیک بندہ، جب یہاں پر کفرستان تھا، جب یہاں پر اللہ کا نام لینا جرم تھا، جب یہاں بالکل تاریکی چھائی ہوئی تھی، وہ یہاں آیا اور اس نے یہاں توحید کا پرچم بلند کیا، آپ جاتے ہیں، ہماری بہنیں وہاں جاتی ہیں اور وہاں جا کر اپنی چٹیا کے بال کاٹ کر باندھ آتی ہیں۔ کیا آپ کے پیر آپ کو سنبھال لیں گے، بچا لیں گے، یہ تصور یہاں کیوں آیا؟ ان پیروں نے آپ کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی ہے کہ تم انہیں نذرانے دے دو، نیازیں دے دو، تحائف دے دو، گھر میں بلا

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو، قوالی کرالو، اس کے بعد تمہارے گناہ معاف ہوجائیں گے۔ یہ بالکل عیسائیت کا تصور ہے اور عیسائیت کا تصور یہاں کیوں پیدا کیا گیا؟ اس کی ایک بڑی لمبی تاریخ ہے۔ دوستو! سچی بات تو یہ ہے کہ کبھی کبھی جی چاہتا ہے کہ آپ لوگوں سے کھل کر بات کی جائے، آپ سندھ میں چلے جائیں، آپ کو معلوم ہے، سندھ میں ایسی گدیاں ہیں کہ پیر کے ساتھ اگر آپ بیٹھ جائیں تو آپ کو گولی سے اڑا دیا جائے گا، حسین شہید سہروردی کے ساتھ ایک دفعہ ملتان میں، میں ایک جگہ گیا تو لوگ نعرہ لگا رہے تھے، نعرہ تکبیر، اب چپ، کوئی جواب نہیں دے رہا، پھر کہا نعرہ تکبیر، بھر وہ خاموش، تو سہروردی جب اتر کے آ گئے تو ایک نے کہا ''شہید اسہروردی'' تو لوگوں نے جواب دیا۔ ''ہو، او، او'' تو میں نے کہا شاید یہ ملتانی زبان میں اللہ اکبر کہہ رہے ہیں، یہ دیوان غلام عباس کا گاؤں تھا، ان کے ہاں دعوت تھی، میں نے وہاں دیکھا کہ لوگ ہمارے بچے ہوئے ٹکڑے، ریزے جو گرے تھے، اٹھا کر کھا رہے ہیں، میں نے دیوان صاحب سے کہا یہاں نعرہ تکبیر لگتا رہا ہے، کسی نے جواب نہیں دیا، نعرۂ رسالت بھی لگا یہ نہیں بولے، اگر اللہ اکبر انہیں کہنا نہیں آتا تو ملتان کے ضلع کو نعرۂ رسالت تو لگانا چاہیے۔ آپ انہیں اللہ اکبر سکھایئے، آپ انہیں نعرۂ رسالت سکھایئے، علیؓ کا نام سکھایئے، آپ انہیں کچھ تو سکھایئے تو دیوان غلام عباس کہنے لگے واہ شورش صاحب! آپ کیسی باتیں کرتے ہیں؟ میں نے کہا کیوں؟ کہنے لگے یہ سالے منہ نہیں دھوتے، کلی نہیں کرتے، ہم انہیں ایسے منہ سے اپنے نانے کا نام کیوں لینے دیں؟ آپ کہاں بیٹھے ہیں، یہ لاہور تو بڑا باغ و بہار شہر ہے، یہاں بڑے بڑے لوگ، بڑے بڑے اہل دل، بڑے بڑے صاحب حال، بڑے بڑے صاحب قال، بڑے بڑے صاحب کردار، بڑے بڑے صاحب گفتار، بڑے بڑے خطیب، بڑے بڑے ادیب، بڑے بڑے شاعر، بڑے بڑے مناظر، بڑے بڑے فقیہہ، بڑے بڑے محدث، بڑے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے قرآن کے مفسر، بڑے بڑے "غلافِ کعبہ"، بڑے بڑے مجاور، اور بڑے بڑے گورکن یہاں پر بیٹھے ہیں۔ لاہور تو ایسا ہے کہ ع

جسے مے خانہ کہتے ہیں، جہاں پگڑی اچھلتی ہے

اور بقول اکبر الہ آبادی کے ؎

سید اٹھے جو گزٹ لے کے تو لاکھوں آئے
شیخ قرآن سناتے پھرے تو پیسہ نہ ملا

ایک شیعہ دوست اقبالؒ کے پاس گئے اور پوچھا کہ حضرت! آپ یہ فرمایئے کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ مظلوم کون ہے؟ ظاہر بات ہے، کہ جس گوشے سے یہ سوال کیا گیا تھا، وہ اقبالؒ سے توقع رکھتے تھے کہ اقبالؒ اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ حسینؓ سب سے زیادہ مظلوم ہے لیکن علامہ اقبالؒ نے فرمایا کہ میری نظر میں سب سے زیادہ مظلوم قرآن ہے۔ لاہور کی سرزمین..... سب سے زیادہ اخبارات یہاں نکلتے ہیں، عقل یہاں شائع ہوتی ہے، دانش یہاں نکلتی ہے، دین یہاں نکلتا ہے، صالح لوگ یہاں بستے ہیں، غیر صالح یہاں بستے ہیں، ابو صالح یہاں بستے ہیں، یہاں مدرسے بڑے قائم ہیں، سکول کالج بڑے قائم ہیں، کتابیں اتنی چھپتی ہیں کہ اللہ پناہ دے! اقامتِ دین پہ بھی کتابیں چھپتی ہیں، اور عصمت کی "ٹیڑھی لکیر" بھی چھپتی ہے "لٹتا سہاگ" بھی چھپتا ہے، منٹو کے افسانے بھی چھپتے ہیں، شعر و شاعری بھی ہوتی ہے، جوش آتا ہے تو لاہور والے کہتے ہیں جزاک اللہ، جگر آتا ہے تو جزاک اللہ، اقبالؒ ڈے آتا ہے تو جزاک اللہ، مولانا غلام اللہ جزاک اللہ، مولوی محمد عمر اچھروی جزاک اللہ، شورش کاشمیری جزاک اللہ، اور جب بگڑ جائیں تو عطاء اللہ شاہ بخاریؒ مردہ باد، کوئی پتا نہیں چلتا، آپ کے مردہ باد اور زندہ باد کا، درحقیقت ہمارے اصل مجرم وہ پڑھے لکھے لوگ ہیں جو قوم کو بتاتے ہی نہیں کہ قومیں مٹتی

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکر کر ہیں، بنتی کیسے ہیں؟ یہاں آپ اسمبلی کی کارروائی اٹھا کر دیکھ لیں، یہاں ایسے نیک دل پولیس کے افسر موجود ہیں، جنہوں نے مجھ سے یہ روایت بیان کی کہ وہ یہاں سے مغویہ لڑکیاں برآمد کرتے رہے۔ آپ اس قوم کے بارے میں کیا کہہ سکتے ہیں؟ جو زمانہ قبل از تقسیم، مظفر گڑھ کے ضلع میں، اور ڈیرہ غازی خان کے ضلع میں، ہندو مہاجنوں کے ہاتھ اپنی کنواری لڑکیاں گروی رکھ دیتے تھے۔ میرے پاس ایک قرآن مجید ہے، قلمی، یا تو وہ اورنگزیبؒ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے، یا اس سے پہلے کا، وہ بھی گروی پڑا ہوا تھا، ایک بنیے کے پاس۔ آپ ان اضلاع میں چلے جائیں، افسوس ہوتا ہے، دکھ ہوتا ہے، ملال ہوتا ہے، کہ یہ کس قسم کی قوم ہے، یہ ہمارے پیرزادے، ان کے جوان لڑکے، کہ جا رہی ہے ایک ٹیار، ایک کمیرے کی بیٹی، یہ اسے دیکھتے ہیں، یہاں میری بہنیں بیٹھی ہیں ورنہ میں شاعرانہ طور پر بتاتا کہ جوانی کیا چیز ہوتی ہے؟ یہ پیر لوگ اس لڑکی کو پکڑ لیتے ہیں، گھوڑا اپنا باندھ دیتے ہیں اور اسے کہتے ہیں کہ تو نبی کی بہو بننا چاہتی ہے؟ اور پھر آپ بہتر جانتے ہیں کہ آگے کیا کچھ ہوتا ہے؟ ہم اگر بات کریں گے تو شکایت ہوگی، یہ صاحبزادہ فیض الحسن مجھ سے بڑا عالم نہیں ہے وہ بھی عطاء اللہ شاہؒ کی جوتیاں سیدھی کرتا رہا، میں بھی عطاء اللہ شاہؒ کی جوتیاں سیدھی کرتا رہا، اس کی تقریر میرے سامنے کبھی کرا لیجیے، خدا کی قسم!

''اک پھول کا مضموں ہو تو سو رنگ سے باندھوں''

یہاں تو مذہب کا معاملہ ہے، ادھر میرے غلام اللہ بیٹھا ہے، اُدھر مولوی عبدالحکیم ہے، پتا نہیں یہاں پر کتنے دین کے ستون بیٹھے ہیں تو آدمی کو بڑی احتیاط برتنی چاہیے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے معاملات بڑے عجیب و غریب ہوتے ہیں، سو سال تک زاہد عبادت کرتا رہے لیکن ایک لمحے کی لغزش، سو سال کی عبادت کو ضائع کر دیتی ہے اور ایک رند سو سال تک گناہ کرتا رہے اور ایک لمحے کی نیکی کرے تو اللہ کی بارگاہ میں قبول ہو جاتی ہے اور اس کے لئے جنت کا دروازہ

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھل جاتا ہے۔اس لئے میں اس معاملے میں بڑا محتاط ہوں ۔باقی .....سیاسیات ہو،ادبیات ہو،فلسفہ ہو،سائنس ہو،ثقافت ہو،تہذیب ہو،تمدن ہو،اس کی روایات ہوں،اس کی تاریخ ہو،عمرانیات ہو.....،فیض الحسن ہواور میں ہوں،آمنے سامنے تقریر ہو،اور میں بولنے پہ آجاؤں تو ستارے الفاظ بنتے چلے جائیں،اور ماہتاب کی چاندنی خیالات میں ڈھلتی چلی جائے، یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔تقریر کرنا کوئی مشکل فن نہیں ہے،مصیبت یہ ہے کہ ؎

میں نے اندھوں کی نگری میں ناحق اپنے دیپ جلائے

یابقول حفیظ جالندھری کے کہ ؎

اناڑیوں سے تجھے کھیلنا پڑا ہے دوست
سکھا سکھا کے انہیں چال،مات کھائے جا

مات خود کھائے جا،والا قصہ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ جن لوگوں کے پاس ہماری تقریریں نوٹ ہو کے جاتی ہیں وہ بقول غالب کے ؎

پکڑے جاتے ہیں فرشتوں کے لکھے پہ ناحق
آدمی کوئی ہمارا دمِ تحریر بھی تھا

یہ تو ملائکۃ المقربین لکھ کر لے جاتے ہیں،الفاظ ان کی سمجھ میں آتے نہیں،مولانا ظفر علی خانؒ ایک جگہ تقریر کررہے تھے کہ ایک صاحب نے ایک اعتراض کیا،مولانا نے کہا کہ میرے مخلص بھائی نے مجھ پر یہ اعتراض کیا ہے،اس نے کہا مولانا! خاموش ہوجایئے! میں کہاں کا مخلص ہوں، میں تو ہمیشہ آپ کو چندہ دیتا رہا ہوں تو بھائی یہ ؎

غلطی ہائے مضامیں مت پوچھ
لوگ نالے کو رسا باندھتے ہیں

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال میں اس بحث کو یہاں چھیڑنا نہیں چاہتا۔ ہمارے یہ لوگ بڑے نازک اندام ہوتے ہیں ؎

اے عندلیبِ ناداں ! دم را گلو بہ بند
نازک مزاج شاہاں تابِ سخن ندارد

یہ ہمارے جو بادشاہ ہیں، بھولے بھالے، یہ نور جہاں قسم کے لوگ، یہ جہانگیر قسم کے لوگ ،یہ بابر کے بیٹے، یہ سکندر کے پوتے، یہ دارا کے بیٹے، یہ سلاطینِ دہلی کی یادگار، یہ نئے نئے بادشاہ، نئے نئے نظام دکن جو پیدا ہوئے ہیں اور ان کے اعوان وانصار جو پیدا ہوئے ہیں ،ان کے ہاروت ماروت، جو پیدا ہوگئے ہیں، ان کے رام رلیا جو پیدا ہوگئے ہیں، یہ ہماری سمجھ میں نہیں آتے ،ہم زبان بولتے ہیں، چار چول چوکس بولتے ہیں، بے عیب بولتے ہیں، داغ کی زبان بولتے ہیں، امیر مینائی کی زبان بولتے ہیں، شبلی کی زبان بولتے ہیں ،ظفر علی خان کی زبان بولتے ہیں، عطاء اللہ شاہ کی زبان بولتے ہیں، ابوالکلام کی زبان بولتے ہیں، حمید نظامی کی زبان بولتے ہیں جو ان کی سمجھ میں نہیں آتی، یہ کہتے ہیں کہ بس جو زبان ہے وہ صرف انگریزی ہے، جو ان پر القا ہوئی ہے اور سچی بات یہ ہے کہ ان کی زبان کچھ ایسی ہے کہ ؎

تو بھی گریجوایٹ ہے میں بھی گریجوایٹ
علمی مباحثے ہوں ذرا پاس آکے لیٹ

لیکن مسلمان جو ہے، سچی بات ہے وہ اپنی روایات ہی کھو چکا ہے، اور ہماری سرزمین میں یہ جو دین ہم تک آیا ہے، یہاں انگریز نے جہاد ختم کرنے کیلئے پنجاب میں نبی بھیجا مرزا غلام احمد، اور یوپی میں دارالحرب کو دارالسلام بنانے والا پیدا کیا۔ یہ چیز یہاں آئی اور اس نے نشو ونما پائی۔ چنانچہ آپ علماء یونہی یہاں پر دیوبندی، بریلوی کا سوال پیدا کرتے ہیں۔ یہ تو انہوں نے یونہی خاص طور پر یہاں بنا دیا ہے۔ علامہ اقبالؒ کے خطوط پڑھیے، انہوں نے یہ لکھا ہے کہ ''انگریز کا سب سے بڑا شعبدہ تھا کہ اس نے مسلمانوں کے جہاد جیسے مضمون

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کواختلافی بنادیا اور مسلمان جو صرف ایک اللہ کے سامنے جھکتے تھے، اللہ کے باغی ہوکر اتنے آستانوں پر جھکنے لگے کہ ان کی روح غائب ہوگئی اور مسلمان شرک کا اتنا شکار ہوگیا کہ اس کے بعد کچھ کہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا''۔ دوستو! اس منظر کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تاریخ پڑھیے، اپنے ماحول کو دیکھیے، آپ کو جب مولانا قرآن سناتے ہیں، آپ جھومتے ہیں، وجد میں آتے ہیں، مولانا سچی بات تو یہ ہے کہ اب اسلام کا مقابلہ جیسا کہ میں نے ملتان میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا، دوسرے مذاہب سے نہیں ہے، نہ عیسائیت سے ہے، نہ ہندوازم سے ہے، نہ یہودیت سے ہے، اب آپ کا مقابلہ نئے افکار سے ہے، اس قوم کو تو یہ پتا نہیں کہ لا الہ الا اللہ کے معنی کیا ہیں؟ میں آج اذان سن رہا تھا تو میں سوچ رہا تھا، سب کہتے ہیں اللہ اکبر، اللہ کی بڑائی کا اعلان کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ محمد ﷺ اس کا رسول ہے، اس کا ایلچی ہے، اس کا پیغام لانے والا ہے، اور ہمارے نزدیک

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

سب کچھ وہ ہے، پھر اذان میں پکارتے ہیں آؤ! نیکی کی طرف، آؤ! فلاح کی طرف، اتنی باتیں کہنے کے بعد جب آپ عمل کی دنیا میں آتے ہیں تو کہتے ہیں یہ کون ہیں جی؟ یہ پیر صاحب ہیں، یہ کون ہیں جی؟ یہ شیخ صاحب ہیں، یہ کون ہیں جی؟ یہ مخدوم صاحب ہیں، اور سچی بات یہ ہے، ان کا کوئی قصور نہیں، آپ انہیں جو قرآن سناتے ہیں، حدیث سناتے ہیں، ان کی انہیں زبان نہیں آتی، لہجہ نہیں آتا، مفہوم نہیں آتا، صرف ونحو نہیں جانتے، گرامر نہیں جانتے، آپ کی بات سن کر یہ کہتے ہیں ''یہ بھی ٹھیک، وہ بھی ٹھیک''، دوسرا آتا ہے، وہ چاہے امراء القیس کے اشعار سنا جائے، قصیدے سنا جائے، مسلمان اسے بھی کہتے ہیں، ''آمنا وصدقنا'' جو زبان آتی ہی نہیں، جس کا مفہوم ہی نہیں آتا، جس کا مطلب ہی نہیں آتا اس کے سنانے کا کیا فائدہ؟

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آغا شورش کاشمیری کی خطابت کے بارے میں

علما / زعما کے تبصرے

رہیں گی بعد میرے بھی یونہی رسوائیاں میری
میں چپ ہوں گا تو پھر دنیا کہے گی داستاں میری

☆ "اس نوجوان کی تقریر سنی۔ زبان ہی سے نہیں دل سے دعا نکلتی ہے۔ اس کی طبیعت کا رخ نہایت خوشگوار ہے۔ اس قدرتی ملکہ کی اس نے علم و مطالعہ کی دولت سے حفاظت کی تو اردو زبان ایک ایسے مقرر سے محروم نہیں رہے گی جس کی فی زمانا اسے ضرورت ہے"۔

مولانا ابوالکلام آزاد

☆ "معلوم ہوتا ہے اس کے حلق میں گراریاں لگی ہوئی ہیں۔ خدا کا شکر ہے آواز میں غنا نہیں ورنہ ہم لوگ چوکڑی بھول جاتے۔ بحمد للہ! مطمئن ہوں کہ بڑھاپا جوان ہو گیا ہے۔ میں برگد کا درخت نہیں کہ اس کے نیچے دوسرا پودا اگ نہیں سکتا"۔

سید عطاء اللہ شاہ بخاری

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ "تقریر بند کردو۔ یہی وہ مقام ہے جہاں ایک خطیب لوگوں کے دل ودماغ پر قابو پاکر جس طرف چاہے اس کا رخ موڑ سکتا ہے۔ یہ خطابت نہیں ساحری ہے' اور ساحری عقل وہوش کو شکار کرتی ہے"۔
مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی

☆ "جیتے رہو۔ اب ہمارا نہیں تمہارا زمانہ ہے۔ ہم بوڑھے ہو چکے ہیں۔ میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔ ماشاءاللہ خوب تقریر کی ہے"۔
مولانا شوکت علی (صدر شہید گنج کانفرنس)

☆ شورش سے مرا رشتہ ہے اور وہ ازلی ہے
میں وقت کا رستم ہوں وہ ہے ثانی سہراب
مولانا ظفر علی خاں

☆ "میں نے پچھلے ساٹھ ستر برس میں بڑے بڑے نامور خطیبوں کی تقریریں سنی ہیں اور بڑے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ میں نے ہمیشہ شورش کی خطابت میں ابوالکلام آزاد کی خطابت کا رنگ متعکس پایا۔ ان کے الفاظ میں اللہ علی خاں کی للکار کو جھلکتے دیکھا۔ اور ان کے جذبات میں اقبال کے اصلاحی تصورات کا پرتو آب وتاب سے چمکتے پایا"۔
حکیم احمد شجاع

☆ "پنجاب نے اقبال و ظفر علی خاں ہی کو نہیں بلکہ شورش کو بھی پیدا کیا ہے"۔
پروفیسر رشید احمد صدیقی

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ "حضرت آغا شورش کاشمیری کا دل صرف عشق رسالت میں دھڑکتا تھا وہ جو بات حق سمجھتے اسے برملا کہتے"۔

علامہ احسان الٰہی ظہیر

☆ "شورش.....اپنے تخلص کا صحیح ترین مصداق' ایک ہنگامہ خیز' ہنگامہ طلب' بے باک شخصیت"۔

نیاز فتح پوری

☆ "شورش کاشمیری کسی تعارف کے محتاج ہیں اور نہ ان کی شہرت کسی خاص [illegible] میں محدود ہے۔ وہ ادب و شعر' تاریخ و صحافت' مذہب و سیاست' خطابت اور تصنیف و تالیف کی مشہور شخصیت ہیں"۔

مشفق خواجہ

☆ [illegible] نوجوان کی تقریر نے اتنا متاثر کیا ہے کہ میں خان بہادری کا خطاب ترک کرتا ہوں"۔

ریٹائرڈ ڈپٹی انسپکٹر جنرل پولیس سندھ (خان بہادر) ضیاء الدین احمد

☆ "ایک نوجوان جو ابھی لڑکپن سے نکلا ہی ہے' احرار کانفرنس پر چھایا رہا۔ بمبئی کے لوگوں نے اسے کئی جگہ تقریروں کی دعوت دی۔ وہ اردو زبان کا ایک شعلہ نوا اور صاف گو مقرر ہے۔ لوگوں کے دل و دماغ پر جادو کرتا ہے"۔

اخبار "بمبئی کرانیکل" (بمبئی)

☆ "شورش صاحب! قدرت نے آپ کو معجزانہ قوت بیان دی ہے۔ کسی زندہ ملک میں ہوتے تو اب تک آپ کے مجسمے نصب ہو چکے ہوتے' عوام آنکھوں پر بٹھاتے۔

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ملک میں ہو جہاں خزف ریزے موتی ہو جاتے ہیں' اور موتی کوڑیوں پر قربان کیے جاتے ہیں"۔

عبدالعزیز فلک پیما

☆ "جہاں تک خطیب شورش کا تعلق ہے آج بھی ان کی خطابت میں یہ کشش ہے کہ مغربی پاکستان کے کسی بھی شہر میں اس امر کی اطلاع ملنے پر کہ جلسے میں شورش صاحب تقریر کریں گے' ہزارہا ہزار آدمی جمع ہو جاتے ہیں۔ اور پھر شورش صاحب ہوتے ہیں اور یہ مجمع۔ چاہیں تو اسے ہنسائیں۔ چاہیں تو اسے رلا دیں۔ اگر اسے جوش میں لانا مقصود ہو تو ان کے الفاظ تلوار سے بھی زیادہ تیز اور سہ آتشہ شراب سے [illegible] ہو جاتے ہیں۔ اور جب وہ مخالفین کا خاکہ اڑانے پر اتر آتے ہیں تو گویا لطیفوں' چٹکلوں' طنزیات اور تعریضات کا ایک سیلاب پھٹ پڑتا ہے' جس میں پورا مجمع بہہ جاتا ہے"۔

پروفیسر محمد سرور

☆ "شورش کی صلابت کردار اس نوعیت کی ہے کہ وہ اپنی لیاقت و ذہانت کو کبھی اور کسی حالت میں بھی بکاؤ مال اور فرد ختنی جنس کے ذیل میں نہیں آنے دیتے۔ وہ نعرہ زن رہتے ہیں کہ "آں نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من"

اس فولادی کردار کے دوش بدوش وہ ایک اچھے صحافی' ایک اچھے انشا پرداز' ایک اچھے شاعر اور ایک اچھے خطیب بھی ہیں"۔

جوش ملیح آبادی

☆ "شورش کاشمیری پاکستان کے بے پناہ خطیب ہیں۔ الفاظ ان کی زبان پر حاضر رہتے اور مطالب ان کے نطق کو بوسہ دیتے ہیں۔ میں نے اردو زبان میں اس مرتبہ کے

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت کم خطیب دیکھے ہیں۔ وہ اپنی منفرد صلاحیتوں کے باعث لسان الانسان ہیں۔ وہ دماغوں کو مسحور کرتے اور دلوں میں تیر نگاہ کی طرح اترتے چلے جاتے ہیں۔ ہم ان کے وجود پر فخر کرتے ہیں۔ فی الجملہ وہ دبستان اقبال کے قلندر ہیں' جنہیں قدرت نے سوزو ساز رومی اور پیچ و تاب رازی کی خصوصیات عطا کی ہیں"۔

جسٹس (ریٹائرڈ) محبوب مرشد

☆ "میں نے 1919ء سے اس زمانے تک بڑے بڑے خطیبوں کی تقریریں سنی تھیں. مگر یہ تقریر کچھ اور شے تھی مجھے حیرت اس بات پر ہوئی کہ ایک نوجوان (بلکہ نوخیز لڑکا) خطابت کے طوفان اٹھا رہا تھا۔ الفاظ کی فراوانی' ترکیبوں کی کثرت' جوش کا وفور' طنز کی تیزی' ہجو کی کاٹ' اشعار کی پیوندکاری..... ایک تماشائے لفظ و معنی تھا جو ہر سننے والے کو مسحور و مبہوت کر رہا تھا..... میری نگاہ کا شورش سے یہ پہلا تعارف تھا' ایک شبخون تھا۔ جس نے شورش کے متعلق میرے دل میں ایک مرعوب کن تصور پیدا کر دیا اور یہ تصور عمر بھر رہا"۔

ڈاکٹر سید عبداللہ

☆ "تقریر کے معاملے میں آغا صاحب کی مثال اس دریا کی سی تھی جو کوہستانوں سے گزر رہا ہو۔ ان کی تند و تیز روانی ناقابل یقین تھی۔ حیرت ہوتی تھی کہ الفاظ صف در صف کہاں سے آتے چلے آرہے ہیں۔ اور پھر آغا صاحب کا ذہن اتنے مترادف الفاظ کیسے جمع کر لیتا ہے جو کسی مفصل سے مفصل فرہنگ میں بھی موجود نہیں ہوتے"۔

احمد ندیم قاسمی

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تعارف

مرتب و مولف

نام:	شیخ حبیب الرحمٰن بٹالوی
پیدائش:	۲ مارچ ۱۹۴۴ء
جائے پیدائش:	بٹالہ ضلع گورداسپور (انڈیا)
تعلیم:	ایم اے (اردو، فارسی، اسلامیات) ایم اوایل
اساتذہ کرام:	مولانا صوفی عبدالحمید سواتی۔ ماسٹر گوہر مل۔ آقا بیدار بخت۔ پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی
ادبی حوالہ:	ادارت ''خبرنامہ'' تعلیمی بورڈ ملتان
پیشہ:	ڈپٹی کنٹرولر (سیکریسی) تعلیمی بورڈ ملتان
کتب:	ہر قدم روشنی (سفرنامہ حجاز) ۲۰۰۰ء خطبات شورش ۲۰۰۲ء
زیرِ طبع:	قلمی چہرے۔ حاصل مطالعہ۔ لفظوں کی کھیتی باڑی

''علم نافع، عمل صالح، جمالِ خلق اور حسنِ معاملت کا پیکر۔ فیضانِ نظر اور سامانِ علم و خبر کا نقطۂ ارتکاز۔ لسان و قلم کے وسیلے سے معاشرتی اقدار کی بہتری میں مشغول، ملتان میں ایک شخصیت ہے جس کا خمیر و ضمیر محبت سے بنا ہے۔ جس کی طبیعت میں عجز و انکسار، جس کی سوچ میں وقار اور جس کے اعمال میں خوبیٔ کردار ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (جو منعم حقیقی ہے) اُسے زہد و عبادت، صبر و شکر اور عزیمت و استقلال کی نعمتوں سے نوازا ہے۔ جو بزرگوں کیلئے خوئے احترام اور خردوں کیلئے شفقت و اکرام سے معمور ہے۔ علم و فضل اور لیاقت و استعداد سے اسے سرفراز کیا گیا ہے۔ مجھے یہ فخر ہے کہ میں اس سے محبت کرنے والوں اور اس کیلئے ''فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ'' کی دعا کرنے والوں کی صف میں شامل ہوں۔ اِک شخصیت کا نام ''حبیب الرحمٰن'' ہے۔''

891.469 ب 126 ح
A 22285 EU-64